بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه وويل يومئذ للمكذبين

تصدیق براہین احمدیہ

جلد اول

بجواب

تکذیب - خبط - تنقیہ وغیرہ

از

عمدۃ المتکلمین حکیم مولوی نور الدین ملازم سرکار جموں و کشمیر

مصنف کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب (دو جلد)

و رسالہ ابطال الوہیت مسیح وغیرہ وغیرہ

سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۹۰ء

پنجاب پریس سیالکوٹ میں غلام قادر فصیح مالک مطبع کے اہتمام سے چھپی

بار اول .... (تعداد اشاعت ۷۰۰) .... (قیمت بلا محصول عہ/)

فہرست مضامین تصدیق

مضمون	صفحہ
...ون اور ...ون مین اگر جنگ ہو خدا پرستیاں ہی فتحیاب ہوتے ...ن	۱
...ا مسیح علیہ السلام کا قصہ اور یہ کہ ...ت مسیح اور موسی علیہ السلام ...ن کیطرف کیون بھیجے گئے	۷
...ترقیہ - اقبال اسماعیلیہ - مین ...ی اسلام اور اہل اسلام کی نسبت ...ت گوئی	۸
...ستان اور ایران کی روحانی حالت	۱۰-۳۸
...یون کی روحانی حالت	۱۱-۳۹
...ی روحانی حالت اور شرک کے بدنتائج	۱۳-۴۴
...سلام کی پیشین گوئی اور اسکے معجزے	۱۴
...ین جب ہمارے مورث آئے تھے ...ے تھے - اور اب ہم کیسے ہین	۱۸
...کے بدنتائج	۲۰
...عیسی اسد کی کامیابی اور ... مین فرق	۲۱
...حال کے ہوشیارون کا حال	۲۲
...سلام کو کتاب المبین تدبر کی ...ور اختلاف کا سبب	۲۳
...ندیون کے نزدیک ابدی نجات ...ہے	۲۶
...ی نجات کا ثبوت اور دیانندیون کے ...ض کا جواب	۲۸
...یون کو خطاب کہ وہ کبھی ...کے فضل سے باہم بھائی ...تھے اب اپنی نافہمی سے ...دا ہین	۳۰

مضمون	صفحہ
مناظرہ کرتے وقت قرآن مجید کن آداب کی تعلیم دیتا ہے	۳۰
تدبر کی تاکید قرآن مین	۳۵
عفو کے بارے مین قرآنی تعلیم حکیمانہ	۳۶
باوجود دعوے الہام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بے نظیر کامیابی آپکا معجزہ ہے	۳۸-۴۱
اسلامی جنگون کی مختصر وجہ	۴۰-۴۱
	۴۳-۴۷
ہادی اسلام کی ایک خرق عادت کا ثبوت اور اس امر کا بیان کہ آپکی پاک تعلیم ہی ایک آیتہ ثبوت ہے	۴۲-۴۳ و ۴۴
اسلام کا وعدہ غلمان کی نسبت	۴۵
اسلامی جنگ سلطان محمود غزنوی اور عالمگیر کا مختصر تذکرہ	۴۶-۴۷
حتی لاتکون فتنۃ کے معنے	۴۹
دیانندی بہاشت کے رو سے ویدون مین جنگ قتل قید	۵۰
استیصال اعداء لوٹ جبر اور ظلم اور اپنے ساتھیون کی تاکید اور خطرناک سزاؤن کا حکم	۵۱
ویدک اخلاق کا ایک نظارہ	۵۲
اسلامی جنگون مین اخلاقی اصول کا لحاظ	۵۳
قومی ہمدردی جسکو عام لوگ جہاد کہتے ہین اسکی اصل مصنف کے نزدیک	۵۴
اسلام ہی دنیا مین پورا نا مذہب ہے	۵۹
الہام ہمیشہ جاری رہا اور رہتا ہے اور رہتا رہیگا اور نبوۃ تشریعی اس لئے ختم ہو گئی کہ انسانی تربیت انسانی قوے کی طرح محدود ہے	۵۸
ہندو - آریہ کے لفظ پر بحث اور حضرت	

مضمون
لقمان ... یادہ ... مین پاک تعلیم کا تذکرہ
ذوالقرنین کا قصہ ... اسکا بیان کہ وہ ... کون تھا
یاجوج ماجوج کی نسبت مصنف کی تحقیق
ایک پیشین گوئی انگریزون کی نسبت
روح اور مادہ کے قدم پر تکذیب والے کے مقدمات اور انکا ابطال
قدم صفات کی بحث اور قدیم کے معنے صفات کی تقسیم
قدم ارواح کی دلیل مین تکذیب کی غلطیان
تکذیب کے دعوے ... کی تردید
روح کو اللہ تعالے نے کیا بنایا روح مطلق اور روح یعنے انسان یا حیوان کا بیان
انسان ایک روح مرکب اور اسکی ترکیب کی دلیل
مخلوق کیون پیدا ہوئی
مادہ عالم کی بحث
دوسری دلیل
آیتہ یسئلونک عن الروح مین روح قرآن ہے
زندگی اور [illegible]
روح کے [illegible]
ابوالانبیاء سیدنا آدم علیہ السلام کے قصہ تکذیب کے اعتراضات کا خلاصہ
ابوالبشر و ابوالانبیاء سیدنا آدم علیہ السلام کے قصہ پر اعتراضات کا جواب
شجرہ کے معنے

مضمون	صفحہ
آدم علیہ السلام جس جنت میں تھے وہ جنت زمین	
میں تھا نہ جنت الخلد۔ اس مسئلہ میں اختلاف	
ہے مگر مصنف کا اعتقاد یہی ہے...	۱۱
لفظ جبر و قدر پر چند ریمارک...	۱۳۷
اثبات صانع میں مکذب کی دلیل...	۱۳۹
مکذب نے غلطی سے دعوے کو دلیل سمجھا۔	۱۴۰
ایک لطیف نوٹ ... ہیں کہ عام	
مذاہب نے صفات ... سے ہیں نقص	
کہا یا اسلام نے اس ہدایت کی تکمیل کی	۱۴۳
مکذب کی وید کی دلیل کا لفظی ترجمہ	۱۴۴
صانع عالم کے اثبات میں متکلمین کا	
طرز...	〃
قیاسات میں قرآن کریم استدلال بالآثار	
سے کام لیتا ہے۔ اور قرآنی دلائل	
کا خاصہ...	۱۴۵
انسان عام حیوانات سے کن باتوں میں ممتاز ہے	۱۴۶
انسان کا وجود صانع کا مثبت ہے اور	
ایک سخت پر اشارہ اللہ تعالےٰ کامیاب	
کرے...	۱۴۷
اثبات صانع میں قرآنی دلیل...	۱۴۸
دوسری دلیل...	۱۴۹
تیسری اور چوتھی دلیل اور پانچویں	۱۵۰
آیۃ ہل اتاک حدیث موسیٰ اذ رای نارا	
کی تفسیر...	۱۵۱
مکذب کی دوسری دلیل اثبات صانع میں	
اور گائیتری کا ترجمہ جو مکذب نے کیا...	۱۵۶
لطیفہ اس پر کہ لفظ آدم کے معنی اگر خالق	
الکل ہیں...	۱۵۸
لطیفہ اس پر کہ لفظ آدم تمام برکات کا چشمہ ہے	۱۵۹
الخ ہیں۔ الملک القدوس السلام کے	
معنی اگر دیکھنے ہوں تو دیکھو تصدیق صفحہ	
نمبر ۲۵...	〃

مضمون	صفحہ
ہے اس پر کہ اللہ تعالےٰ ایک دیش نے	
نہیں حالانکہ وید میں لکھا ہے۔ کہ زمین	
و آسمان کے کسی تیسری جگہ مقیم ہے...	۱۶۰
الٰہی اسماء۔ القہار۔ الجبار کے معنے...	۱۶۴
نوٹ قرآنی الفاظ کے معنی کرنے میں	
مخالف لوگوں کی غلطی...	۱۶۵
قربانی۔ جو ایک قسم کی مہمان نوازی اور	
الٰہی فرمانبرداری ہے...	۱۶۶
گائیتری کا لفظی ترجمہ...	۱۶۹
سورہ فاتحہ کو مکذب نے اثبات صانع کی	
دلیل سمجھا ہے...	〃
قتل و غارت پر وید کی تاکید میں نمبر دیکھو	
تصدیق صفحہ نمبر ۵۵ و ۱۰۵...	۱۷۰
گوشت کے کھانے میں عقلی دلایل	
حیوانات کا ذبح کرنا حیوانات پر رحم ہے	
پھر انسانی ذبح کیوں مستثنیٰ ہے...	۱۷۴
یوم الدین کی تفسیر...	۱۷۸
ایک لطیف کلام اس پر کہ مکذب نے صراط مستقیم	
کے معنی۔ لواطت کئے ہیں...	۱۸۴
قرآن کریم تعلیم علوم کی بہت ترغیب دیتا ہے	۱۸۶
مضمون کا مختصر بیان...	۱۸۹
سورہ والنجم کے پہلے رکوع کی تفسیر	۱۹۱
کسی شخص یا آدمی پر اعتبار نہ کرنے کے	
وجوہ...	۱۹۳
توحید اور تثلیث کا اصلی بھید...	۱۹۵
قاب قوسین کے معنے...	۱۹۶
ما اوحی۔ اور سدرۃ المنتہیٰ کے معنے...	۱۹۸
وید کے لفظ سترتیئے دھام سے ثابت	
ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ زمین و آسمان کے	
اوپر کسی تیسرے مقام میں ہے...	۲۰۳
آیۃ یوم یکشف عن ساق کی تفسیر...	۲۰۴
توحید کی دوسری اور تیسری وجہ...	۲۰۵

مضمون	صفحہ
چوتھی توجیہ مصنف کی اپنے مسلک پر...	۰۶
آیۃ فی ستۃ ایام پر مکذب کے چند شکوک	۰۷
آیۃ فی ستۃ ایام میں زمین و آسمان کی	
بناوٹ کا ذکر ہے۔ اور یوم بقول کن	
میں قیامت کا...	۸
روح کے چند معنی ہیں اور لوگ ایسی تقسیم	
کے نہ سمجھنے سے روح کی حقیقت کے	
بیان کرنے میں حیران ہو جاتے ہیں...	۳
فی ستۃ ایام کی وجوہ۔ اور یوم کے محاورات	
آیۃ فی ستۃ ایام میں ایک لطیف نکتہ...	۸
قل انما انا بشر کی تحقیق اور بشیر و نذیر کا مسئلہ	۲
ید اللہ فوق ایدیہم کی تفسیر...	۷
ہمارے سید و مولیٰ حضور علیہ السلام کی عبودیت	
کا بیان...	۸
وید کی توحید بطور اعتقاد و تنقید لغ...	۱۱
ید اللہ فوق ایدیہم کی اور تفسیر	۲
اسکندریہ کے کتب خانہ پر مفصل مضمون	۸
قرآن کی تعلیمات کا خلاصہ یعنی صانع	۷
قرآن کریم کے ترجمہ کرنیکا خاص طرز ان	
تمام آیات کین دکھایا گیا ہے...	
باری تعالےٰ کے وجود پر دلائل...	۸
شرک کا رد...	۰۰
شرک کی غلطی پر دلائل...	۲
اللہ تعالےٰ کی صفات کا بیان...	۳
الٰہی عبادت کی تاکید...	۵
اخلاق فاضلہ کا بیان...	۷
سیاست کے احکام...	۴
بغاوت کی برائی۔ اور اصول تمدن...	۶
غیر قوموں سے تعلق...	۳
مومنین کی صفات...	۵
تعلیم و تعلم کی تاکید...	۷
ہمسایوں کے حقوق کی تاکید...	۹

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
...وارڈس اور مجیز	۲۸۰	ایک عجیب یادداشت۔ آریہ کو فلاسفت		اور یہ بھی یاد رہے کہ عقل اہل	
....	۲۸۲	کا گھمنڈ۔ بالکل غلط ہے	۳۱۸	اسلام کے نزدیک۔ ایک صفت	
...ام	۲۸۳	سبع سموات کا ثبوت۔ آریوں کے		ہے و صوفیہ و فلاسفہ کہ بیان وحی	
...عیاشی حق تلفی کی		سلاست سبع سموات کی نسبت		کردند آن تیسیرا ز مکاشفات ایشان	
....	۲۸۶	ایک اور توجیہ	۳۲۱	است اگرچہ شریعت [illegible]	
...شرور ... بہ منفعت بحث	۲۹۲	اختلافات قرآنیہ کا جواب	۳۲۹	ان ان [illegible] لا تقتلوا	
...ن ... رائم و فضل ہے ...	″	اور ایک پرانے آشنا کا قصہ	۳۳۱	انفسکم و قوا انفسکم [illegible]۔	
...مشنریوں کا عربیہ یا قریش		انسانی یا جدا ہی وہ روح جس کا بیان			
...پڑا تھا	۲۹۷	تصدیق کے صفحہ نمبر ۱۴۲ میں ہے		تمت	
...ت قرآن مجید نے الہامی		اسپر یہ حاشیہ اس لئے قابل ازدیاد			
...اہمی اختلاف کو دور کیا	۳۰۰	ہے کہ بعض احباب کو وہ معنے مندرجہ			
...ت توحید الوہیت کی تکمیل کی	۳۰۲	کا خاص عندیہ معلوم ہوتے ہیں۔			
...اور مختصر مخلوط ہو گئے تھے		الروح۔ الذی اعتمد علیہ عامۃ المتکلمین			
...کی حفاظت نہیں رہی تھی		من اہل السنۃ انہ جسم لطیف فی البدن			
...اخلاقی کی	۳۰۴	سار فیہ سریان ماء الورد فیہ و عن			
...قرآن مجید جامع تعلیمات		الاشعری النفس الداخل الخارج			
...قرآن کی نسبت اقتباس		قسطلانی جلد اول صفحہ نمبر ۲۸۶			
...اب دیا ہے	۳۰۶	باب وما اوتیتم من العلم الا قلیلا			

اغلاط نامہ

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
السه	سه	۳۰	۱۰	۳۰۲	۲ و ۳	۶۶	۶	دوسرا سمندر	سمندر
بہی	ابہی	۳۲	۱	اول یہود	یہود	۷۰	۱۷	اپنی قوم	قید
دان	الن	۳۵	۴	من	بمن	۷۴	۱۳	نیشاپٹے	نیشنیلٹے
دلیہا الکتب	ولکم بالکسبتم	۳۶	۵	عضو	عضو	۷۵	۲	مرتے	مہاپدے
مود	ثمود	۳۷	۱۲	براوردون	برداروں	۷۷	۱۷	یا	آیا
—	کانوا	۵۲	۱۲	سلام	اسلام	۷۹	۱۰	شاخ	شاخ اور ایک انسانی صفت
یوم تم	یوم	۵۵	۷	ہین	نہیں	۸۹	۱۵	جاتی	ذہتی
المنظرین	المنظرین	۶۳		خردل	خردل	۹۰	۱۵	تیرے	تیسرے
یوم تم	یوم	۶۳	۲۰	شگزار	شکرگذار	۹۱	۱	خاص	+
السموات مطویٰ	السموات	۶۵	۳	مسائل	سائل	۹۱	۱	انسانی	+

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۲	۱۴	سوفت	موصوف	۱۷۸	۱۰	کہ	جو	۲۲۵	۱۳	بہی کی	کی بہی
۹۳	۵	ہین	ہین	=	۱۱	تسلط بخشتا ہے	بخشتا ہے	=	۱۹	ذرا بہی اچہا	+
=	۱۸	ہستی	نیستی	=	=	اُس وقت	+	۲۲۶	۱۶	حالتہٗ	حالتہ
=	۱۹	صفتین	صفے	۱۸۱	۱	المرسکین	المرسلین	۲۲۷	۱۱	لوگون	لوگونپر
=	=	سوجو	موجود	=	۱۷	قادیہا	فادیہا	۲۳۵	۳و۷	بُریدہ	بریدہ
۱۰۹	۱۰	دہ	مادہ	۱۸۶	۵	نقشے	نقشے	۲۴۸	۱۶	مختلطۃ	مختلفہ
=	۱۳	سے خلق	خلق سے	۱۸۸	۱۲	ثمر	نمبر	۲۵۶	۱۰	تم	تم سے
۱۱۳	۶	ایمان ن	ایمانا	=	۱۴	مس	اس	۲۵۷	۴	فاصلہ	فاصلہ
=	۱۱	مِن	مَن	۱۸۹	۱۷	کراتے	کرتے	۲۹۵	۱	سے	[illegible] کلام
=	=	المستقیم	مستقیم	=	۱۹	ہین	ہین	۲۹۵	۱۱	گہراسنے تمام	گہبرانے سے تمام
۱۱۸	۱	کاقو	کاقول	۱۹۰	۱۹	السے	ایسے	=	۱۵	ہون	[illegible]
=	۶	شیطان شیطان	شیطات	۱۹۱	۱۵	ہبن	ہین	۲۹۸	۱۶	قرآنی ضرورت نے	نے قرآنی ضرورت
=	۱۹	شیطان	شیطان سے	۱۹۷	۲۰	قاب	ایک قاب	۳۰۳	۱۹	تیری	میری
۱۱۹	۴	لاتعبدُ	لاتعبدوا	۱۹۸	۹	سلہ	سلہ	۳۰۴	۲	اس	اس الہامی
۱۳۸	۳	بہر	بلکہ	۲۰۱	۱۷	بیکے	بدلے	=	۱۲	خیالات	[illegible] خیالات
۱۳۹	۸	بہیم	بہم	۲۰۲	۵	لتیر دہ ہم لوگ	دہ ہم لوگ	=	۱۶	میوہ جات	[illegible]
=	۱۸	بہی	سے	۲۰۴	۱۹	افسوس	افسون	۳۰۵	۱	اور ہین	[illegible] ہین
۱۴۴	۲	شینی	پیشینی	۲۰۶	۵	کہبے	کہتے	=	۱۷	الیونکو	[illegible] سونکو
۱۵۰	۲۰	زند	زندہ	=	۸	معلہ	معاملہ	۳۰۶	۲	الکتا	الکتاب
۱۵۶	۹	قیول	قیوم	۲۰۷	۱۳	لگار	لگا	۳۰۷	۱۱	بہی آجتک	آجتک
۱۵۷	۲	بچ	برکاتش	۲۰۸	۷	اود	اور	۳۱۱	۷	نچاسنے	[illegible] اسنے
۱۵۸	۵	قرآن	کیا قرآن	۲۱۰	۱۳	پرہیشیر	ہم ہمیشہ [illegible]	۳۱۲	۱۶	اسی اس لفظ کو	اسکا یہہ لفظ
۱۶۰	۱۶	تراتیبئے	ترتیبئے	۲۱۱	۱۷	تیسرے	چوتھی	۳۱۴	۳	اور حد	حد
۱۶۱	۱۷	ہوالیقین	یقین	۲۱۲	۱۴	الارض	الارض کا جملہ	۳۱۵	۱۱	اگہبرہ	اگر کس کہتی
۱۶۷	۱۶	ہندیون	ہندیون بلکہ ایرانیون	۲۱۷	۱۶	توریت	توریت	۳۱۶	۷	وہ	اسکے وہ
۱۶۹	۱۳	تکذیب	تکذیب	۲۲۱	۱۷	سمہن	کُن	۳۱۷	۱۵	کا بیان	کا
۱۷۰	۹	صفت	صنعت	۲۲۲	۱۵	کے بنانے	بنانے کے	۳۱۸	۸	ساتیر	وساتیر
۱۷۲	۱۹	کوڑا کرکٹ	حشرات الارض	۲۲۴	۶	وانطلق	وانطلق	۳۲۸	۱۳	مین اپنا	[illegible]
۱۷۴	۱۰	ہم نہین سمجھتے	حیوانات کے	=	۸	اختلاق	اختلاق پ ۲۳ سورہ ص		ـ		
	۱۰	حیوانات کو									
۱۷۴	۱۰	کرنے سے	کرتے ہین	=	۱۱	یظنون	یظنون پ ۲۵ سورہ جاثیہ				
[illegible]	۱۱	منع کیا جاوے	مستثنی کیا گیا								

تمت

بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه ولن نؤمن لك للذين

تصدیق براہین احمدیہ

جلد اوّل

بجواب

تکذیب - خبط - تنقیہ وغیرہ

از

عمدۃ المتکلمین حکیم مولوی نور الدین ملازم سرکار جموں و کشمیر
مصنّف کتاب فصل الخطاب المقدّمۃ اھل الکتاب (دو جلد)
و رسالہ ابطال الوھیّت مسیح وغیرہ وغیرہ

سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء

پنجاب پریس سیالکوٹ میں غلام قادر فصیح مالک مطبع کے زیر اہتمام چھپی

طبع اوّل .... (تعداد اشاعت ۷۰۰) .... (قیمت بلا محصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی نبیہ الامین

انٹروڈکشن

جہانتک تاریخی واقعات - قدیمہ اور جدیدہ آثار - اور عقل شہادت دیتی ہے اس دنیا مین اضداد کا مقابلہ ہوتا رہا - اور یقینی طور پر کہہ سکتے ہین کہ آیندہ بھی کسی مدت تک ایسا ہی ہوتا رہیگا -

کیمسٹری کی گواہی ذرات عالم کی نسبت اس وقت چھوڑ دو - انسانی گروہ پر نظر کرو سعید کے ساتھ شقی یا سرینیٹ کے ساتھ ڈلیٹیریو کب سے مقابلہ کر رہا ہے مومن و کافر کا جھگڑا - اور عالم و جاہل کا تنازع کوئی پہلے قسم سے جدا فساد نہین یہہ الفاظ - سعید اور شقی - بھلے اور برے یا سرینیٹ اور ڈلیٹیریو کے ہی عنوان ہین اور ان کا مخاصمہ وہی اضداد کی باہمی جنگ ہے یہہ باہمی حملہ بڑے بڑے نتائج موجب اور خداترس پر سمجھ والون کے واسطے انواع و اقسام فوائد کا باعث ہے

با

علم الکیمیا ۱۲ منہ سعید اچھا ۱۲ منہ شقی ڈلیٹیریو - برا ۱۲ منہ

ان منافع کا تذکرہ جو اس جدال و قتال سے اس حملہ کے **مجاہدین** اور شہداء کے حق مین پیدا ہوتے ہین اس رسالے مین نامنوون ہے ۔ مگر قدرت کے کارخانہ مین جب اختلاف موجود ہے پہر ایسی قوت اور طاقت کے ساتھہ ہوتا ہے کہ مخلوق مین کوئی بہی نہین گذرا اور نہ ہے ۔ جسنے اس اختلاف کو مٹایا ہو ۔

بلکہ یہہ سچا الہام

وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۔ اس جنگ کے قیام کی خبر دیتا ہے ۔

کارخانہ قدرت کا کام چونکہ خبیر و علیم اور عزیز و حکیم کے صفات کا نتیجہ اور انہی کا اثر ہے اور اسواسطے ظہور پذیر ہے کہ اللہ تعالی کی کاملہ صفات کا **اقتضا** پورا ہوا اور وہ صفات منتج نتائج اور مثمر ثمرات ثابت ہون نہ نکمی اور بیکار !

اسلئے

ممکن ہی نہین کہ بیوجہ اور بدون حکمت ہو بلکہ ضروریہ الہی کام ہی انواع و اقسام **حکمتون** پر مبنی ہوگا اور ظاہر ہے کہ اختلاف اور تضاد کے وقت دونون گروہ ایک دوسرے کے مغلوب کرنے مین **اولوالعزمی** سے کام لیتے ہین ۔

پس ضرور ہے کہ ان مین سے ایک فتحیاب ہو اور دوسرا شکست پاوے ۔ گو ایک کی کامیابی اور دوسرے کی ناکامی کچھہ دیر کے بعد اور دونون کا فیصلہ بعضون کو مجاہد غازی اور شہید اور بعض کو اسیر اور مقتول بنا دینے کے **پیچھے** ہی کیون نہو ۔ اور یہہ بہی عیان ہے کہ ان دونون گروہون کی **لڑائی** گو ہر زمانے مین نئے رنگ سے شروع ہوتی ہے دونون نئے انکی وردیان نئی ۔ زبانین نئی ہتہیار بہی نئے ہوتے ہین مگر اصلی دعوون پر گہری نگاہ کرو تو وہی پرانے دعوے ہین ہان طرز بیان مین کچہ

سلہ اور ہمیشہ رہینگی اختلاف میں جاتے مگر جنپر رحم کیا تیرے پروردگار نے ۔ پ۱۲ ۔ سورہ ھود ۔ ع ۱۰

ایسی تراش خراش ہو جاتی ہے کہ سرسری نگاہ والا ان دعووں کو نئے دعوے اور اثبات و نفی کے سوالوں اور جوابوں کو نئے سوال اور نئے جواب خیال کرتا ہے۔ مگر متامل جانتا ہے کہ یہہ وہی **آدم** اور **شیطان** والا پورانا جھگڑا ہے جو نئے رنگ سے رنگین کیا گیا ہے

یہہ امر بھی شاید **فروگذاشت** کے قابل نہوگا کہ ان حملوں کے دیکھنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہین۔ کمزور۔ کم حوصلہ نا تجربہ کار۔ قوی۔ بلند حوصلہ اور تجربہ کار۔ گو پہلے گروہ کا یہی خیال ہوتا ہے کہ مومن اور سرشیٹ آج نہ گرے تو کل پسپا ہونگے۔

کیونکہ یہہ مقدس گروہ ابتدا مین بلحاظ اپنی سوسائیٹی کے بہت ہی **قلیل** اور اسپر غربا اور ضعفا کا مجمع ہوتا ہے۔ دنیاوی سامان کے لحاظ سے اس جماعت کے عام ممبر ابتدائی حالت مین ہیچمیرز نظر آتے ہین۔ مال و منال اور حصص سلطنت مین اس گروہ کے اعضا **کم قدر** دکھائی دیتے ہین۔

اسلئے ان مخلصوں اور سچے اہل ایمان کو انکے مخالف حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور کہتے ہین۔

لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ

مگر عاقبت اندیش اللہ تعالی کی صفت عدل و رحم اور صفت فوقیت علی الکل پر ایمان رکھنے والا فتح و نصرت کا مالک صرف اللہ تعالی کو یقین کرنے والا۔ تمام نظام عالم کا قابض اور متصرف صرف ایک الہ الحق قدوس رب کو سمجھنے والا اللہ تعالی ہی کو حق اور راستی کا حامی اور مددگار جاننے والا جانتا ہے۔ کہ الہی امداد و انجام کار راستبازی

سلہ اگر ہم شہر مین گئے تو ضرور معزز لوگ ان ذلیلوں کو وہاں سے نکال دین گے۔ پ ۲۸ سورہ منافقون۔ ع ۱۔ سلہ فرشتوں ۱۲ سلہ شیاطین ۱۲

کیے تھا ہے - حق ہی کی عمارت مستحکم چٹان پر قایم ہے سچائی کامیابی سے مآل کار علیحدہ نہین ہوئی - اور وہ الہام الٰہی بالکل سچ ہے جسمین ہے -

وَالْاٰخِرَۃُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ[1] ۝

متمول مگر کافر کے مقابلہ مین بہی مفلس مگر مومن آخر کار دولتمند ہوا کرتے ہین - ابتدائی حالت مین ظاہر کے ذلیل مگر اللہ تعالیٰ کے سچے فرمانبردار ہی ظاہری عزت کے بہی معزز ہوتے ہین -

سُبْحَانَ اللّٰہِ - وَالْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ تَعَالٰی !!!

یہہ عجیب و غریب راستی اور راستبازی کی معیار ہے - یہی ہمیشہ ہر ملک مین تعجب انگیز - اور راحت بخش معجزہ اور الٰہی نشان ہے ! اور

یہی پہلوون کو ہر دو سے مقابلہ کرتے وقت یقیناً تسلی دیتا رہا اور ہے اور رہیگا -

آدم سے پہلے ملائکہ - دیوتا[2] سُرون[3] کے سامنے جن - شیاطین[4] اور اسُرون[5] کی جو گت ہوئی اور جس ذلت کو وہ پہونچے آثار صحیحہ اور پستندون[6] سے عیان ہے -

پہر آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عداوت سے جو وبال ابلیس پر آیا - اور اسکی شرارت کے بدلے شیطان کی جو حقارت ہوئی وہ غالب عمرانات کے زن و مرد بلکہ بچے بہی مخفی نہین مگر آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ آخر اہل ایمان کے مورث اعلیٰ بنے - اور اللہ تعالیٰ نے آپکی اولاد مین ہزارون ہزار انبیاء - اور ملوک اپنے پیارے پیدا کئے -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَھُمْ - آمِیْن -

---

[1] آخر کار کامیابی خدا کے پاس پرہیزگارون ہی کا حصہ ہے ۱۲
[2] فرشتون ۱۲ [3] شیطان ۱۲ [4] دیدون کے خلاصے یا تفاسیر ۱۲
[5] ترجمہ - اے اللہ ہم کو بہی انہین سے کر اور انکے ساتھ اٹھا - اور ہمارے عرض قبول کر -

ہم ہرگز اِس سے انکار نہین کر سکتے کہ شیطان کی اولاد بہی چلی اور اِن مین بہی بڑے بڑے شہنشاہ (اخنے الاسماء) اور فرعون پیدا ہوئے جو ہمہ تن شیطان کے مظہر۔ اِسکے ملتبۂ اور تعلق کے باعث شیطان اور شیطان کی ذرّیت کے اولیا۔ اُن ملاعنہ کے اعضا ہتہیار انکے پیادے اور سوار ہوئے۔ اور کسی وقت تک رہین گے۔

~~مگر کیون ہوئے~~ ؟ غور کرو

اسی نشان کے قایم رکھنے اور یاد دلانے کو کہ پہلون کے مخالف شیطان اور اسکے مظہر اور اسکے اولیا بڑے لوگ کیسے ہی کثیر التعداد قوی اور دولتمند کیون ہون آخر ایسے ذلیل اور خوار ہوا کرین گے جیسے آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین شیطان

کون بتا سکتا ہے؟ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عدو کدہر گئے؟ کچہ کہوج تو لگاؤ کیا ہوئے ؟ سب بے نام و نشان ہین اب تاریخ بہی انکی تشخیص سے ساکت ہے۔ اور الٰہی غضب نے پانی کو جو ایک آیت رحمت اور حیوۃ کا مدار ہے ایسی شکل بخشی کہ ایک طرف اِس کی خانہ زاد لکڑیون سے جہاز بنے جسمین اِس سعید و مومن کے متبع نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام جا بیٹہے اور پانی نے جوش سے انہین اپنے کندہون پر اوٹہا لیا۔ اور دوسری طرف نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنون کو۔ نہین نہین راستی کے مخالفون۔ حق کے مقابلہ کرنیوالون کو اون کی بدکرداری کے بدلہ جہنم پہونچا دیا۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ قرآن کریم مین عقل والون کو عبرت دلانے اور نصیحت پر چلنے والون کو نصیحت کے واسطے بارہا مذکور ہوا۔ سنو۔

ــه نہایت گردہ نام ۱۲

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا
مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ[۵۵] كَمَا تَسْخَرُونَ

نوح علیہ السلام کے نام لیوے اور اوسکی طرف منسوب ہونے پر فخر کرنے والے[۵۲] آجتک موجود ہین اور انمین ہزارون ہزار روحانی معلم اور پرہیزگاری الٰہی[۵۳] انعامات و احسانات سے سرفراز اور ممتاز ہین نوح علیہ السلام کیے مخالفون کے معبودان باطلہ **ودّ سُواع یغوث یعوق نسر** کا کوئی حامی نہین رہا۔ اور نوح کی تعلیم توحید نبوۃ اور معاد کے ہزارون ہزار ناصر و معین موجود ہین نوح علیہ السلام کے مخالفون حق کے دشمنون پر کمزور اور مظلوم کی وہ آہ اثر کرگئی جسکا بیان آئیہ ذیل مین ہے۔

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا[۵۴]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو **برکت** پائی وہ ایشیا۔ یورپ امریکہ افریقہ اور بڑے بڑے معلوم اور آباد جزائر کی آنکھ سے مخفی نہین۔ اور جو وبال اسکے دشمنون پر انکی بے ایمانی بدکرداری اور حق کی عداوت کے بدلے پڑا کیا اوس کا یہ **نشان** کچھ کم ہے۔ کہ وہ تمام بے نام و نشان ہوگئے؛ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اور تجھکو مبارک اور تیرا نام بڑا کرون گا اور تو ایک برکت ہوگا اور جو تجھے برکت دیتے"
"ہین برکت دونگا اور اونکو جو تجھپر لعنت کرتے ہین لعنتی کرون گا۔ پیدایش ۔۱۲-۳"

---

[۵۲] کاف سببیہ معنے دیتا ہے یا مثل کے ۱۲ منہ
[۵۳] خیرخواہ۔ نفع رسان ۱۲
[۵۵] اور وہ (نوح علیہ السلام جہاز بناتا تہا اور جب اوسکے پاس سے نکل جاتے اوسکی قوم کے سردار ہنسی کرتے نوح علیہ السلام سے (نوح علیہ السلام نے کہا اگر تم ہنسو ہمپر تو ہم ہنستے ہین تمپر یہہ ہی اس لئے یا اتنا جو تم ہنستے ہو۔ سیپارہ ۱۲۔ سورہ ھود۔ ع ۴
[۵۴] اے میرے رب مت چھوڑ اس زمین پر ان کافرون سے کوئی بسنے والا۔

اور فرمایا[۱] وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت صحت بخش اور نجات دہ نصائح پر کان نہ رکہنے والے وضع الٰہی کے دشمن فطرت کی مخالفت میں قوے کو برباد کرنے والے[۲] موذی کدہر گئے؟ اونکی بستی کی یہی خبر ہے جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا[۳]

سر غریب سعید۔ اور استباز حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مصری بادشاہ کے اس سخت ظلم و تعدی کو دیکہہ کر جو اُسنے اُنکی قوم پر شروع کر رکہی تہی اس خیال سے کہ جس بادشاہ کی رعایا ہو کر رہتے ہیں بغاوت کرنا اہل ایمان اور سچے اسلام والوں کا کام نہیں فرعون شاہ مصر سے درخواست کی۔ اور بجا درخواست کی۔

اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ[۴]

پر اس نافہم نے حضرت موسٰی جیسے مومن ناصح کی عمدہ اور بجا درخواست کیطرف توجہ نہ کی اُلٹا بنی اسرائیل کو زیادہ تر دکہہ دینے لگا بلکہ جناب موسٰی علیہ السلام جیسے پاک خیر خواہ کی نسبت ناعاقبت اندیشی کے باعث حقارت کی راہ سے کہا

يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ[۵]

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ[۶]

---

[۱] اور ابراہیمی ملت سے کون روگردان ہو سکتا ہے سوائے اسکے جس نے اپنے تئیں احمق ٹہیرایا۔

[۲] یہہ بدکار لونڈے باز تہے نعوذ باللہ ۱۲

[۳] ہمنے اسکو زیر و بالا کر دیا۔ پ ۱۲ ۔ سورہ ھود ۔ ع ۷ ۔

[۴] بنی اسرائیل (یعنی میری قوم) کو میرے ہمراہ کر دے اور انہیں دکہہ نہ دے ۔ پ ۱۶ سورہ طٰہٰ ۔ ع

[۵] اے میری قوم کیا تم نہیں دیکہتے ۔ ملک مصر کا میں مالک ہوں اور یہہ ندیاں میرے نیچے بہتی ہیں ۔ پ سورہ ع

[۶] بلکہ میں بہت اچہا ہوں اس ذلیل سے اور یہہ تو صاف صاف بول بہی نہیں سکتا ۔ پ سورہ ع

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝

اور موسیٰ علیہ السّلام کا ضعیف مگر سعید اور دشمنون کی سختیون پر صابر گروہ آخر اسی وعدہ الٰہی کے مطابق کہ صادق بخلاف کاذب و مکذب کامیاب ہوتا ہے کامیاب ہوا۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ

بے بس نہایت خاکسار بنی اسرائیل کے گھرانے کے خاتم الانبیاء رسول مسیح ابن مریم علیہما السّلام کے قسی القلب دشمن کدہر گئے؟ کوئی انکا پتہ بتا سکتا ہے؟ ان بے ایمان "نشانیون" اور "سانپون کے بچون" پر فتویٰ لگ گیا! پر حکم ہو چکا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے اتباع جس جاہ و حشم کے ساتھ جناب مسیح علیہ السّلام کے منکرون پر حکمران ہین اس سے ہندوا کیا تمام آباد دنیا بے خبر نہین۔

ہمارے ہادی (اے رب اے رحمٰن اے رحیم مولیٰ کریم مجھے بھی اسکے خدام مین کہیو اور اسی کی مرافقت جنت مین عطا کریو!) کے آیات نبوت مین حضرت مسیح کے اتباع اور انکے منکرون کا تذکرہ بطور پیشین گوئی مندرج ہے۔ اسپر غور کرو۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝

۵۱ کنگن اسکے زمانہ مین عزت کا نشان تہا جیسے ہندوان کی ہندوستانی رئیسون مین اب بہی ہے۔
۵۲ بہلا کیون نہ ڈالے گئے اسکو سونیکے کنگن۔ اور نہ آئے اسکے ساتہہ فرشتے پرا باندہ کر۔ پ ۲۵ سورۃ زخرف ع ۴
۵۳ اور ہمنے مالک بنایا موسیٰ کی ضعیف قوم کو مبارک ملک شام کی تمام زمین کا۔ اور پوری ہوئی اچھی بات تیرے رب کی بنی اسرائیل پر اسلئے کہ صابر ہوئے۔ اور خراب کیا اسکو جسے بنایا فرعون اور اوسکی قوم نے۔ پ ۹ سورۃ اعراف ع ۱۶
۵۴ جب اللہ نے فرمایا کہ عیسیٰ مین لینے والا ہون تجھکو اور بلند کرنیوالا ہون اپنی طرف اور پاک کرنیوالا تجھے کافرون سے اور کرنیوالا ہون تیرے اتباع کو کافرون کے اوپر قیامت تک

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے اتباع اور اونکے ساتھہ والے مسلمان ہین یا عیسائی او
انکے منکر یا یہود ہین اور تھے یا اس انڈیا مین آریہ اور مختلف بلاد مین کچھ پارسی اور کچھ
بدھ[۱] یہہ تمام منکر قومین حضرت مسیح علیہ السلام کے اتباع کے ماتحت ہین اور ہمیشہ ماتحت
رہین گی اور یہہ پیشین گوئی قیامت تک ثابت اور مستحکم کے ساتھہ ظاہر رہکر قایل کے
واسطے آیت صداقت اور نشان نبوت رہیگی۔

مسکیا جس کتاب مین اس پیشین گوئی کا تذکرہ ہے اور جس کتاب مین اس پیشین گوئی
کا دعوٰی اسطرح پر ہے کہ قیامت تک اسیطرح رہیگی وہ کتاب ایسے علیم وخبیر کی
نہین۔ جو جزئیات اور کلیات پر محیط اور انپر تفصیل
واقف ہے؟

اب مین تمام سرپشتون[۲] کے سرپشت اور تمام اہل ایمان کے سردار اسعد الخلق
(فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم) کے قصہ پر اس کلام کو ختم کرتا ہون۔

حضور علیہ السلام نے ایسے وقت جب تمام دنیا پر روحانی تمدنی اور اخلاقی حالت
کی نسبت ظلمت اور تاریکی چھائی ہوئی تھی اور دنیا کے لوگ گم کردہ راہ بھول بھلیان
مین مبتلا تھے۔ آفتاب کی مانند طلوع فرماکر راہ نمائی کا بیڑا اوٹھایا۔ اور انکے نکالنے
لوگون کو ظلمات سے نور کیطرف۔

خدا کیواسطے ذرا غور تو کرو۔ اس سراج منیر کی نور افشانی کیوقت تمام آباد دنیا کا
کیسا حال تھا؟ دنیا کے اشیا جنہین انسان کے خادم کہنا چاہیئے اور حسب الحکم۔

---

[۱] کچھ بدھ اور آور قومین مسیح علیہ السلام سے بہی ناواقف ہین اور انکے پورے منکر نہین ہوئے ہین یاد رہے ۱۲
[۲] تمام عمدہ لوگون سے افضل ۱۲

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۵۱

انسان کے ماتحت ہین بالعکس انسان کے معبود بنائے گیے - غور کرو - ہندستان کا ملک ایسا تہا کہ اس ہین پتہر اور درخت پوجے جاتے تہے - بلکہ یون کہنا چاہئے کہ آریہ ورت بقول آریون کے بہی ہندستان ہوچکا تہا -

حیرانی ہوتی ہے کہ لنگ ۵۲ کی مہتّاں ۵۳ اور اوسکی پوجا کا دور دورہ یہان تہا ! بہگ ۵۴ اور شکتی کی پرستش یہان تہی ! وام مارگ - اگہور - کپال مت کے بانی اور گروہ یہان ہی تہے - جین - اور ناستکو نکا مبدا - اور مولد یہی آریہ ورت تہا !

آریون کے یا ہندؤن کے ہمسایہ یا پہلے استاد بلکہ بہائی بند قدیم ایرانی اگنی ہوتری تہے - جنہون نے آسمانی بروج سیارون ستارون اور خاصکر سورج کو معبود بنا رکہا تہا بلکہ انکے نہایت ناپاک اثر سے فارسی لٹریچر مین تمام سکہون اور دکہونکو آسمانی گردش کی طرف منسوب کیا گیا تہا - اسلام کے مدعی لایق منشیون نے سورج کو حضرۃ نیر اعظم وغیرہ مقدس الفاظ سے یاد کیا -

یہہ لوگ یزدان اور آہرمن دو خداؤن خالق خیر اور خالق شر کے معتقد تہے مغرب اور شمال بلکہ اندرونی حصہ عرب مین یہود اور عیسائی تہے -

عیسائیون کا یہہ حال کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا ازلی بیٹا بلکہ خدا یقین کرتے اور اوسکو اصل ایمان جانتے تہے - اور ان کا اعتقاد تہا اور ہے - کہ اللہ تعالےٰ نے

---

۵۱ کیا تم نہین دیکہتے اللہ تعالیٰ نے مفت تمہاری خدمت مین لگا دیا جو کچہہ آسمانون اور زمین مین ہے پ ۲۱ سورہ - لقمان ع ۲

۵۲ لنگ پوجا حسب اعتقاد عام ہنود کے شیوجی کے عضو تناسل کی پرستش ہے -

۵۳ مہتاں - عظمت -

۵۴ عورت کا عضو تناسل -

وحدہٗ لاشریک لہٗ من کل الوجوہ ایک ہے اور تین ہے۔ پناہ بخدا!!! عیسائی کہتے ہین
خدا باپ ازلی۔ خدا بیٹا ازلی۔ خدا روح القدس ازلی۔ تینون خدا ہین پھر خدا
ایک ہے!!!

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا
لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا[1]

وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا وَاِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا[2]

اُسوقت کیتھولک فرقہ کا عروج تہا اور عیسائیون مین بعض ایسے بہی تہے جو صدیقہ مریم علیہا السلام کو شمہ تثلیث جانکر انکی تصویر پر گوٹے کناری کے کپڑے ڈالتے تہے۔ ہندمین بہی بعض لوگ بتون کو گرمی اور سردی کا لباس علیحدہ علیحدہ چڑہاتے ہین۔

پادری کا۔ نہہبی مقدس کا بہید رعب اور یہہ عظمت تہی اور یہ کہ عیسائیونکا بچہ پیدایش نہہبی مقدس اُسکے خاص لباس اور اس خاص رسم کے جو مسیحی کلیسیا کے واسطے ضرور ہے کلیسیا کا عضو اور اسکا ممبر نہین ہوسکتا۔

کوئی عیسائی بدون وساطت پوپ کے نکاح نہین کرسکتا۔ نماز کے واسطے کنیسہ مین جانا ضرور ہے اور وہان قسیس کا ہونا لازم۔ گناہ گار کو گناہ کی معافی لینے وقت لازم ہے کہ قسیس کو اپنی بدکرداریون پر واقف کرے۔ اگر بدکار اپنے گناہون پر پادری کو آگاہ نہ کرے تو گناہ گار کا گناہ معاف ہی نہو!

---

[1] قریب ہے کہ آسمان چور چور ہو جائین اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ذرہ ذرہ ہو کر گر پڑین کہ وہ رحمن کا بیٹا پکارتے ہین۔

[2] اور رحمن کو سزاوار نہین کہ بیٹا اختیار کرے کیونکہ سب جو آسمان و زمین مین ہین رحمن کے حضور مین بندہ بنکر آنیوالے ہین۔ پ ۱۶

مرنے کے بعد دفن کے موقعہ پر اگر پادری موجود نہو تو یہہ لابدی سفر یہہ آخری منزل طی ہی نہو۔

عیسایون کے اُستاد اور معلم اور اونکے پاک کتاب کے پہلے اور آجتک کے محافظ یہود تھے۔

جنہون نے توحید کو تشبیہ تک اور عبادت کو اُسکے صرف جسمانی مظہر تک اور اخلاق کو قساوت قلبیہ کے ساتھ مختلط اور محدود کر رکہا تہا توحید اور اخلاق فاضلہ کیطرف وہم دعوۃ ہرگز نہین کرتے تھے۔

یہود کے کئی فرقے قیامت کے منکر بہی تھے۔ بلکہ انجیل سے واضح ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام سے بہی اِس مسئلہ مین انہون نے تکرار کی۔

اور اکثر یا قریبًا کل اِن مذہب اور تمام برایون کے سرچشمہ بد اعتقاد کے معتقد تھے۔ کہ یہود۔ بنی اسرائیل خدا کی برگزیدہ قوم ابراہیم علیہ السلام راستباز کی راستبازی سے انجام کار نجات پائینگے۔ جسکا قرآن کریم نے تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ کہکر ابطال کیا۔

پہر عیسائی یہہ بہی اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام جیسا نیک بندہ اور رسول بلکہ عیسائیون کا خدا تمام عیسایونکی لعنتون سے ملعون ہوکر اور عیسائی قوم کی بدکاری۔ اور فسق و فجور اور گنہگاری سے گنہگار بنکر۔ عیسایون کا کفارہ ہوا۔!!!

ؔ یہہ وہ لوگ ہین جنکی نسبت آریون اور پادریون کا خیال ہی کہ اسلام بلکہ ہادی اسلام کے معلم تہے اسلام نے اگر اقتباس کیا ہے۔ تو غور کرو کیسی جوہر شناسی اور کامل ہدایت کو کام مین لایا ہے کہوٹے اور کہرے ملے جلے جواہرات مین سے کہرے موتیون کو الگ کرنا کیا چہوٹا سا کام ہے؟ - غور کرو -

اسلئے

عربکے لوگ شرک مین ڈوبے ہوئے تہے اور شرک کی ذاتی لازم جہالت مین سخت مبتلا تہے۔ اور اُسکے نتیجہ باہمی اختلاف مین پہنسکر ایک دوسرے پر حملہ کر کے کمزور اور ذلیل اور مفلس بن رہے تہے۔ نہ انہین کوئی ہدایت نامہ تہا نہ کوئی قانون شرابخوری۔ قمار بازی۔ عزت اور فخر۔ اور بہادری کا نشان تہا۔ اور بس۔
تعصب۔ ہٹ۔ ضد۔ اور عداوت۔ گویا انکی فطرۃ ہو رہی تہی۔ ایسے وقت مین حضرت خاتم الانبیاء۔ اصفی الاتقیا سیّد ولد آدم۔ فخر بنی آدم واعظ سعادت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندہی اور ساتہہ ہی یہہ بہی دعوے کیا کہ مین اللہ تعالی کی طرف سے ملہم ہوا ہون۔ مین بہی ان سعیدون مین سے ایک ہون جنمین

آدم علیہ السّلام۔ نوح علیہ السلام۔ ابراہیم علیہ السّلام۔ لوط علیہ السّلام موسٰی اور عیسٰی علیہم الصّلوۃ والسّلام تہے۔

انبیا کے قصے بار بار قرآن کریم مین پڑہکر لوگون کو یاد دلاتے کہ گذشتہ روساء اہل ایمان اور اعداء حزب شیطان کی تاریخ پڑہ لو۔

اِس پاک گروہ کے مخالفون کی تباہی سے عبرت پکڑو۔ ان شریرٹون کے قصون کو پڑہ کر نصیحت حاصل کرو۔

یہی قصے میری راستی اور راستبازی کے آیات اور علامات یا بطور محاورہ محدثہ معجزات اور خوارق عادات ہین۔

منکرو! جسطرح پہلے ہمیشہ بُرون کے مقابلہ مین انجام کار فتحیاب ہوتے رہے اور راستی کے دشمن یا انبیا علیہم السلام کے مخالف ہر زمانہ مین آخر شکست پاکر بے نام ونشان

ہوتے رہے ہین ایسے ہی او دشمنون! حق کے مخالفو! میری مخالفت مین تم ذلیل اور خوار ہوجاؤ گے۔

حملہ آورون کے حملون کی خبر دی اور یہہ بھی بتا دیا کہ میرے مخالفو! اگر تم مجھہ پر حملہ آور ہوگے تو نتیجہ یہہ ہوگا۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ[۱]

سورہ شعرا وغیرہ مین انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ان قصص کا بیان ہے جنمین انبیا علیہم السلام کے ساتہہ انکے دشمنون کے مقابلون کا تذکرہ ہوتا ہے اور مخالفون کی بیہودہ تکذیب کا آخری نتیجہ اور دائمی ثمرہ بتایا جاتا ہے۔ اور پہر آخر مین ہر قصہ کے یون کہا جاتا ہے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ[۲]

اسی سورہ مین حضرت نوح علیہ السلام کے اعدا نے جب نوح علیہ السلام کو یہہ کہکر وعظ سے روکا۔

لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ[۳]

اُسوقت حضرت علیہ السلام نے بھی فرمایا اور اسطرح دعا کی۔

رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ[۴]

---

[۱] عنقریب وہ وقت ہے کہ میرے مخالفونکی جمعیت ہزیمت پاوے۔ اور پیٹہہ دیکر بہاگین۔
[۲] اس قصہ مین بے ریب ایک نشان معجزہ ہے اور اکثر نہین مانتے۔
[۳] اگر تو اس منادی سے اے نوح نہ رکا تو تجھہ پتہراؤ کیا جاوے گا۔
[۴] اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔ تو میرے اور انکے درمیان فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھہ والے ایمان والونکو بچا لے۔

پہر جو نتیجہ نکلا اوس کا بیان ہے

فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

اسیطرح اس سورہ شعرا میں قوم عاد کا جناب ہود علیہ السلام سے مقابلہ اور قوم ثمود کا حضرت صالح علیہ السلام سے جہگڑا - اور قوم لوط کا جناب لوط علیہ السلام کے مواخذہ سے بچکان نہ دہرنا ایسی ہی طرز سے بیان ہوتا ہے -

سورہ مزمل مکہ معظمہ میں اُتری جب حضور علیہ السلام بظاہر نہایت کمزوری کی حالت میں تہے اور بظاہر کوئی سامان کامیابی کا نظر نہ آتا تہا - قرآن نے صاف صاف جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا -

یہہ رسول اس رسول کی مثل ہے جو فرعون کیوقت بہ گزیدہ اور بنی اسرائیل کا ہادی بنایا گیا - جسطرح اُس رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن بے نام و نشان ہو گئے - ایسے ہی اس رسول کے دشمن معدوم ہونگے -

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ

اور جسطرح جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوم دشمنوں سے نجات پا کر ملک مصر اور شام اور خلافت اور سلطنت سے سرفراز ہوئی - اسی طرح - ٹہیک اسی طرح - ٹہیک اسی طرح اس رسول کے اتباع بہی موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کیطرح بلکہ بڑہکر ابراہیمؑ کے موعود

ؔلہ پہر بچا لیا ہمنے اسے اور اُسکے ساتہہ والوں کو بہری کشتی میں اور غرق کر دیا اسکے پیچہے سب کو - اس قصہ میں ایک نشان یعنی معجزہ ہے -

ؔلہ - ہمنے ہی بہیجا تمہاری طرف رسول نگران تمپر جیسے بہیجا تہا فرعون کو رسول پہر جب نافرمانی کی فرعون نے اس رسول کی تو سخت پکڑ لیا ہمنے اسے - پہر تم اگر اس رسول کے منکر ہوئے تو کیونکر بچوگے -

ملک بالخصوص اور اپنے وقت کے زبردست بادشاہون پر علی العموم خلافت کرین گے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔

آخر دیکھ لو۔ اِس فطرت کے قاعدہ نے۔ اس الٰہی سنت یا عادۃ اللہ نے۔ ناظرین کو وہی نتیجہ دکھایا جو ہمیشہ اہل ایمان کے ساتھہ انکے بے ایمان مخالفون کے بیجا حملون کیوقت دکھاتی چلی آتی ہے۔

ہمارے ہادی۔ بلکہ **ہادی انام** علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی قوم مین۔ نہین نہین۔ آپ کے **مولد مسکن** اور آپکے **ملک** مین آپکا کوئی دشمن نہ رہا۔ دشمن کیسے؟ انکے آثار بھی نہ رہے! **مکہ معظمہ** نہین۔ بلکہ جزیرہ نمائے عرب پر نگاہ کرلو تمام عرب آپکے خدام یا خدام کے معاہدین کی جگہہ ہوگیا۔

اللّٰہ اللّٰہ!!!

جیسے آپ بے نظیر ہین ویسے ہی آپکی کامیابی بھی بے نظیر واقع ہوئی!۔

ناظرین!

ایسی کامیابی کسی ملہم کسی مدعی الہام۔ کسی پیغامبر۔ کسی مصلح۔ کسی رسول یا کسی بادشاہ کو کبھی ہوئی ہے؟ ہرگز **نہین**۔ کس مقتدا نے۔ کس بادشاہ نے۔ نام تو لو۔

ﻠﻪ۔ وعدہ دیچکا اللہ تعالےٰ ان لوگون کو تم مین سے جو ایمان لائے اور کام کئے انہون نے اچھے ضرور خلیفہ کردیگا ان کو اس ملک مین جیسا کہ اولاد ابراہیم ہوا جیسے خلیفہ بنایا انکو جو ان اسلاموں سے پہلے تھے اور طاقت بخشیگا انہین اس دین پہیلانے کے لئے جو اللہ تعالےٰ نے انکے لئے پسند فرمایا اور ضرور ہی بدلدیگا انہین خوف کے بعد امن سے۔

ﻠﻪ۔ من قبلهم سے وہ قوم موسیٰ کی بنی اسرائیل مراد ہے جنکا ذکر۔ واورثنا القوم الذین یستضعفون مشارق الارض ومغاربها التی بارکنا فیها مین ہے۔

وحدت ازادی کی روح پھر الہامی دعوے کے بعد اپنی قوم میں اپنے ملک میں - اوّلاً و بالذات اسطرح پھونکی ہ - کسنے - بتاؤ تو سہی - اسطرح کی نئی زندگی بخشی؟ کسکے وسیلے ایسی عملی طاقت ظہور میں آئی ہ - مذہب لو! کسکا مولد آزاد دیکھتے ہو؟

حضور علیہ السلام نے نہ صرف اپنا ملک - بلکہ اپنے مورث حضرت ابراہیم علیہ السلام کا موعود ملک آزاد کرا لیا!-

ہمیشہ حق کے مخالف اور متکبر - انبیا اور انکے غریب جان نثاروں کو ستاتے - اور انکے مقابلہ میں ظالمانہ صف آرا ہوتے ہیں - پر آل کار وہی کمزور - اور مومن غالب ہوتے ہیں سچ ہے -

١ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُوْنَ

یاد رکھو

یہی ایک رحمت بخش **قانون** ہے جو سچائی کا معیار رہا - اور رہیگا - اور یہی تسلی دہ **معجزہ** ہے جسے بھلائی اور بُرائی کو عام نظر کا آدمی بھی امتیاز کر سکتا ہے -

ہاں فتح مندی اور کامیابی کا **تاج** لینے کے واسطے - استقامت - حُسنِ ظن - وفاداری - راستی - اور کوشش - **شرط** ہے

٢ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا -

٣ اَلظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ -

---

١ - کیا جو مومن ہے وہ فاسق کا سا ہو سکتا ہے یہ نہیں وہ برابر نہیں - پ ٢١ - سورہ سجدہ ٨

٢ اسکی نسبت بد ظن کرنے والے - انکی نسبت سخت سزا کا فتویٰ ہے - اور ان پر اللہ کا غضب ہے ١-

٣ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ ٹکے رہے انپر فرشتے اترتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ - پ ٢٤ سورہ حم سجدہ - ع ١٨ -

ب[۵۱] وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا۔

ج[۵۲] وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ۔

د[۵۳] أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ

ہ[۵۴] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

و[۵۵] وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ

یہہ ایک مختصر تذکرہ ہے جو گذشتہ واقعات پر مبنی ہے جس کی شہادت آثار باقیہ اور تواریخ صحیحہ سے ظاہر ہے۔

یہان۔ انڈیا مین ہمارے مورث آے۔ استقامت۔ باہمی کے پرحسن ظن۔ وفاداری۔ صداقت۔ اور سعی۔ اور سعادت کا مخزن توحید الوہیت اور جزا اور سزا کا مستحکم مسئلہ اور ایمان بالملائکہ اور ایمان بما انزل اللہ اور ایمان بالانبیا کا پاک اعتقاد جو تمام نیکیون کا منشا ہے۔ اور تقدیر کا نہایت سچا مسئلہ جو تمام بلند پروازیون کا چشمہ ہے۔ اور مروت شجاعت ہمت عدل۔ اور اخلاص۔ یہہ ساری صفات فاضلہ اپنے ساتھ لائے انکا ظاہر و باطن ایک تھا جیسا ایمان۔ اور اخلاص رکھتے تھے

۵۱۔ اور تم نے برا گمان کیا۔ اور تم کہپ جانیوالے لوگ ہوگئے۔ پ۔ ۲۶۔ سورہ فتح۔ ع۔ ۹۔

۵۲۔ اور اسی گمان نے جو تمنے اپنے رب کیا تھین ہلاک کیا پہر تم زیانکار ہوگئے۔ پ۔ ۲۴۔ سورہ حٰم سجدہ۔ ع۔ ۱۷۔

۵۳۔ میرے عہد کو پورا کرو مین تمہارے عہد کو پورا کرونگا۔ پ۔ ۱ سورہ بقرہ۔ ع۔ ۵۔

۵۴۔ اے مومنو اللہ سے ڈرو اور صادقون کا ساتھہ اختیار کرو۔ پ۔ ۱۱۔ ع۔ ۴۔

۵۵۔ انسان کا بہرہ وہی ہے جو اوس نے کمایا۔ اور اسکی کمائی دیکھی جاوے گی۔ پ۔ ۲۷۔ سورہ نجم۔ ع۔ ۷۔

وسیلے ہی کامیاب بھی ہوتے رہے۔

مگر انکی اولاد نے اپنے آبا کے اقتدا بین سنتی کی بزرگون کی چال نہ چلے۔ بلکہ حسب

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ۔ ۵۱

حرص وہوا کے پیچھے پڑے تب انکو حسب الٰہی وعید۔

فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۵۲

بُت پرستون کے رسوم اور عادات لینے کی سزا ملی جس کو آج تم او مسلمانو! دیکھتے ہو۔ اور سنتے ہو۔ اگر قلب سلیم رکھتے ہو تو فکر کرو۔

البتہ ان بین نہایت نیک اور با ایمان بھی تھے۔ اور ہین۔ الا عام گروہ نافرمان ہوا۔ بھلون کو ان نافہمون کے ساتھہ ملا جلا رہنے اور علیحدہ نہ ہونیکے باعث برون کی سزا کا حصہ دار ہونا پڑا۔ اور کیونکر شریک نہوتے؟

لَا تَرۡكَنُوۡۤا اِلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ ۵۳

کی ممانعت پر انکا بھی عمل درآمد نہ رہا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنَّا۔ ۵۴

۵۱۔ پھر ان کے بعد ایسے جانشین پیدا ہوئے جنھون نے عبادت الٰہی کو ترک کیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے

۵۲۔ جلدی وہ سزا کو پہونچینگے۔ سورہ مریم۔ پ ۱۶ ع ۷۔

۵۳۔ ظالمون کی طرف نہ جھکو کہ تمہین آگ چھوئے گی۔

۵۴۔ اے خدا تو معاف کرنیوالا ہے۔ عفو کو دوست رکھتا ہے۔ ہمسے درگذر فرما۔

ہان - ان اللہ تعالےٰ کے ان پیارے بندون نے اپنی قوم کے نافرمانون کا ساتہہ کیون نچہوڑا ؟ - کیون ایسے لوگون سے الگ ہہوئے ؟ - غالبًا قوم کی خیرخواہی - اُنکی بہلائی کے خیال سے - مگر ہدایت نامہ قوم کے پاس تہا - اور کم و بیش اسپر عملدرآمد بہی تہا - پاک کتاب کی زبردست تاثیر کبہی کبہی غافل سست قوم کو جگاتی رہی سلئے انمین اللہ تعالےٰ کے پیارے سرفرازان - اولیاء کرام - علماء عظام - واعظ حق پیدا ہوتے رہے - اور بقدر استعداد و ہمت سچائی کو پہیلاتے رہے - اور ان کے مجاہدات - دعاؤن - خلوص - اور توجہ کی برکات سے اپنے بیگانے متنبہ ہوتے رہے - اور ان پاک لوگون کی کوششین مثمر ثمرات ہوئین والحمد للہ رب العلمین -

ہندستان کی بُت پرستی - ہندون کا دوراز عقل قصص کو یہود سے بہی زیادہ سچ جاننا - دنیا سے مخفی نہین - اور ان دونون مہلک مرضون سے جو بدنتائج ظہور مین آئے اُنسے دیانندی پنتہہ کو بہی انکار نہین -

توحید الوہیت - اور اعلےٰ درجہ کے علوم - اتفاق - یکتائی کے حاصل کرنے مین یہی دونون - (۱) غیراللہ کی پرستش - (۲) خیالی جہوٹہے افسانون پر یقین کرنا بڑی روک ہوتے ہین - میرے پیارے بہائی مسلمانو! - یہی دونون افتین اب تمکو دامنگیر ہوگئین - اور یہی دونون برباد کن اسباب جو مشرکون اور یہود کی بدولت تمہاری سوسائٹی مین در آئے تمہین اُنکے ساتہہ ہی لے ڈوبے -

عاقبت اندیشی کرو! - اللہ تعالےٰ کا خوف کرو! - مشرکون یہودون کی شاگردی سے توبہ کرکے - اور قرآن کریم - اور حدیث نبی رؤف الرحیم کا اتباع اختیار کر کے دیکہہ لو! جیسے کہ اس اتباع سے تمہارے اسلاف - دین و دنیا کے سلاطین - اور امراء و خلفا بنگئے

ویسی ہی تم بہی بنجاؤگے - یادرکھو! - نصرانیت - دہریت - یہودیت - شرک کے اجتماع سے جنسے اب تمہارے اکثر کالجیئر زمرکب ہین - کبہی بہی تم کامیاب نہوگے ! -

غرض

ان باہمت ارواح مقدسہ کے قومی اثر سے ہند مین ہمیشہ اسلام پہیلتا رہا - نہ جیسے ہمارے بعض **طلیق اللسان** لکچرار ون کا بیان ہے - کہ اسلام ہند مین بجبر داخل ہوا - ! - زمانہ حال کا تذکرہ ہے کہ مولوی **شیخ عبید اللہ** صاحب کی ہمت نے ایک تحریک کی جسنے صدہا اپنے اور بیگانے - بیدار ہوگئے - بلکہ مخالفون کی تعلیم یافتہ سوسائیٹی - بلند آواز سے پکار اُٹہی کہ **بُت پرستی - اور لغو افسانے بربیب تباہی کا موجب ہین** "- مولوی صاحب کا ایک بڑا مکذب اپنا قدیمی طرز ترک کرکے - دیانندی عالیجنابون مین آداخل ہوا مگر ترقی ہمیشہ بتدریج ہوا کرتی ہے اور ان نئے جاگنے والون کو پوری راستی پر پہونچ جانا شاید اسلئے ہی نصیب نہوا - کہ قومی تعلقات اور انواع واقسام کی جسمانی ضرورتون نے یکدم قوم سے علیحدگی کی اجازت ندی - **برہمو** مذہب والون نے آریہ سے زیادہ جلدی قدم اُٹہایا - بہ نسبت آریہ کے بہت کچہ اسلام کے قریب آگئے - اور آریہ برہمو نکے ساتہہ اس لئے بہی شریک نہوئے کہ ذات پات کا امتیاز جو بدظنی - تکبر - اور باہمی تنفر - کا منشا ہے اور بنی نوع کے اتحاد مین سخت خلل انداز ہے - چہوڑ نہ سکے - بلکہ مین کہتا ہون - دفعی جذب اسواسطے ہی نصیب نہوا - کہ دل صرف اللہ تعالے کا طالب نہ تہا - دنیوی آسایش اور نیشنیلٹی کا خیال قوۃ ایمانیہ پر غالب آگیا - ایسے ہی اسباب نے نور فطرت و سلیم کانشنس کی بینائی کو دہندلا کردیا - اور آخرت یا

بیچھے آنیوالی حالت پر دنیا یا موجودہ خیالی راحت کو ترجیح دیدی !

سبحان اللہ !!!

کسی زمانہ مین آخرت کو دنیا پر ترجیح تھی - اور دنیا ایک فانی اور محض خواب خیال سمجھی جاتی تھی - اور اب اس زمانہ مین نوجوان کالجیئیڑون اور انکے ہم منیا لوگین عام طور پر دیکھا جاوے (الامن عصمہ اللہ) تو صرف چندروزہ دنیوی آسایش ہی نجات اور آرام کی جگہہ ہے ! - ان نئے جاگنے والون نے **قصہ مختصر** اسلام کے قریب آتے آتے روگردانی اور اجتناب کیا - معلوم ہوتا ہے - اور یقینًا ہے بھی یون ہی کہ کسی **شریر** کی یہہ خواہش -

أَنظِرْنِيٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ[۱]

منظور ہوگئی - اس منظوری مین کیا حکمت ہے ؟ - یہہ ایک جدا بحث ہے اور یہان بالکل سچ ہے کہ اُسے کہا گیا -

إِنَّكَ مِنَ ٱلْمُنظَرِينَ[۲] إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْوَقْتِ ٱلْمَعْلُومِ -

مگر تعجب ہے !

اس گروہ نے جس کتاب کو کافی ہدایت نامہ یقین کیا اسکے پورے سمجھنے والے پنجاب کے منتہا تک نظر کرو کہین نہ ملین گے - ویدک سنسکرت کی عبارت بھی نہین پڑہ سکتے - مگر یہہ کہے جاتے ہین کہ ہماری ہی کتاب تمام علوم اور فنون کی معلم اور استاد ہے - ثبوت پوچھئے - تو کیا ہوگا - ! -

اس کتاب کے وجود سے آریہ ماتوار اور بلاد کے لوگ واقف بھی نہ تھے ہند سے کس ملک مین وید کا ترجمہ پہونچا ؟ - آریہ صاحبو ! - کوئی مستحکم دلیل چھوڑ ناقص شہادت ہی پیش کرو

---

۱ - مجھکو بعثت کے دن تک مہلت دے -
۲ یقینًا تجھے وقت معلوم کے دن تک ڈھیل دی گئی -

مسلمانو!

اس حملہ کا باعث جو آریہ جماعت - اسوقت مسلمانو نپر کر رہی ہے اور اس تنفر کا موجب جو آریہ نے ظاہر کیا ہے - صرف آریہ ہی نہین - بلکہ تمہاری غفلت اور اپنی پاک کتاب کی خدمت مین علمی اور عملی طور پر بے پروائی ہی اسکی علت ہے - تمنے اپنی پاک کتاب کو طاق نسیان پر رکھدیا - جسکا وبال تمپر یہ پڑا کہ تمہارے کئی فرقے ہو گئے - مین مانتا ہون کہ یہود اور عیسائیون کا سا تمہارا حال نہین - تمکو باہم **الفت** ہی ہے - مگر نہ ایسی جیسی چاہئے - اہل کتاب کا نمونہ دیکھہ لو - !

اللہ تعالے انکے حق مین فرماتا ہے

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصَارٰىٓ اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ[۱] فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ -

سوچو اگر انہین اتفاق ہوتا تو تمام دنیا پر جو چاہتے کرتے - مگر جرمن سے فرانس - روس سے انگلستان کو جو کچھہ کھٹکا ہے ظاہر ہے - باانیکہ سب عیسائی ہین! مسلمانو! تمہارا مالک رازق اللہ ایک - تمہاری کتاب ایک تمہارا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ایک - عیسائی تین کے بندے ہین - آریہ چار کتابون کے متبع - انمین اختلاف ہوتا تو ہوتا - ہم مین ایسی وحدت کے ہوتے اتنا تفرقہ ہی کیون ہوا ؟ -

الحاصل

مشرکون سے نکلتے توحید کی طرف آتے ہوئے گروہ - بلکہ یون کہئے اسلام کے قریب آنیوالے **دیانندی پنتھہ** کو جب مختلف اسباب سے رکاوٹ ہوئی - اور دہوکہ مین

[۱] - اور ان لوگون سے جنہون نے کہا ہم نصرانی ہین - ہمنے پختہ اقرار انکا لیا - اس یاد دلائی گئی بات پر عمل کرنا بھول گئے - پھر ہمنے ان مین عداوت اور بیر کو مُسکا دیا -

مبتلا ہوئے۔ تو اللہ تعالٰی نے اپنے فضل سے ان مین کے سعیدوں کو غلطی سے بچنے کے لیئے

حضرت میرزا غلام احمد صاحب مجدد کو پیدا کیا۔ اور انہین توفیق دی کہ آریہ۔ اور انکے سوا جسقدر اسلام کے مخالف ہین ان سب کو موجہ اقوال سے سمجھا دین۔ اور مغالطات کے مواقع سے انہین آگاہ کرین۔ حضرت میرزا صاحب نے اس مقصد اعلیٰ کی ابتدائی تحریک کے واسطے ایک کتاب لکھی اور اسکا نام **براہین احمدیہ** رکھا۔

اللہ تعالے کے سامان قدرت کو دیکھو غافل قوم کے جگانے کو کیا تدبیر نکالی!۔ اس کتاب کی تکذیب پہ ایک پولیس مین کھڑا ہو گیا۔ الحمد للہ تعالے۔ اس مکذب نے تمام مباحث ضروریہ کو ایکجا جمع کرنا شروع کر دیا۔ آریہ کے عام مذہب ہین گو۔ **کاسہ لیسی** اور جوٹھا کھانا نا پسند ہے مگر اس شخص نے تمام عیسایون اور پادریون کے اعتراض ہی لے لئے۔

اسواسطے

عیسایون کے ایک بیقرار مرید افشان نے تکذیب کی مدح مین کئی صفحے سیاہ کیئے ہین ایک جگہہ لکھتا ہے۔

"تکذیب براہین ایسی دل چسپ ہے جب اسے ابتدا سے دیکھنا

شروع کرو تو دل یہی چاہتا ہے کہ آخر تک دیکھہ ہی جاوے"۔

سبحان اللہ کیا سچ ہے!

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا

ساہ۔ دیکھو توان کتاب والون کو یقین لا رہے ہین ساتھہ بدکارون۔ اور نا فرمانون حد سے نکلنے والون کے۔ اور منکرون کو کہتے ہین۔ یہہ اسلامیون اور مومنون سے زیادہ ہدایت یافتہ ہین۔

اگرچہ عیسائیوں میں ایسے منصف بھی ہیں جنمیں سے ایک نے مجھے لکھا ہے

"تکذیب ریویو سے اتفاق صرف صاحب ریویو کے سے مزاج والونکا ہوگا"

"تکذیب براہین کو میں دیکھ چکا ہے بجز یاوہ گوئی کے میرے ہاتھ تو کچھ نہیں آیا ہاں"

"کوئی فحش سیکھنا چاہے تو اچھی کتاب ہے۔ عیسائی اعتراض بہم پہونچا کر۔ اپنی لیاقت"

"ضرور جتائی ہے ایسے مباحثہ سے چکلی کی کہانیاں اچھی ہیں"۔

خاکسار نے

جب اس کتاب تکذیب کو دیکھا تو وہ کل تکذیب یاد آگئے جو آدم سے لیکر ہمارے ہادی (فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم) تک آپکے اور آپکے سچے اور نیک فرمانبرداروں اور جان نثاروں کے مقابل گذرے ۔ مگر وہی الٰہی سنت اور خدائی قاعدہ کہ انجام کار اہل ایمان اور راستباز ہی فتحیاب ہوتے ہیں میرے واسطے جان افزا۔ راحت بخش ہوا۔ ہمارے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باری تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ

اور جگہہ جب حضور علیہ السلام تنہا مکہ معظمہ میں تھے فرماتا ہے کہ اپنے مخالفوں اور بیجا حملہ آوروں۔ نافہم مکذبوں کو سنا دے۔

سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ

لہ بیشک جھٹلائے گئے رسل تجھ سے پہلے۔ پھر صبر کیا انہوں نے تکذیب پر اور دکھ دئے گئے یہانتک کہ آئی انکے پاس مدد ہماری۔ اور اللہ کی باتیں کوئی نہیں بدل سکتا۔ اور تیرے رب آچکی تجھے خبر پہلے رسولوں کی۔

لہ زمین میں سیاحت کرو پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔

کوئی دیکھ لے۔ جو حالت انبیا علیہم السلام کے مکذبون کی ہوئی اسّے بڑھکر ہمارے حضور علیہ السلام کے نافہم مکذبون کی ہوئی۔ جہاں سے مکذبون نے آپ کو نکالا وہان سے خود ہی ابدالآباد کے واسطے نکل گئے۔ سچ ہے والعاقبة للمتقين۔

حضرت مرزا صاحب خاتم الانبیا اصفی الاصفیا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادم اور اسلام کے باخلاص حامی اس زمانہ کے مجدد و ملہم ہین۔ بیٹے چاہا (اور خدا کے فضل سے یقین ہے کہ میری نیت کا ثمرہ مجھے ضرور ملیگا) کہ راستبازون کا ساتھ دون اور انکے انصار سے ہون۔ اسلئے براہین کی تصدیق پر کمر ہمت کو چست باندھکر اس رسالہ کو لکھا۔

وانما الاعمال بالنيات۔ وانما لامرأ مانوى۔ اللهم وفقني لما تحب وترضى وانت حسبى نعم الوكيل۔

تکذیب صفحہ اول۔ "انسانیت سے باہر آزادی مبدأ فساد ہے اصل مین وہ آزادی نہین بلکہ اواگون کی بنیاد ہے"۔

مصدق براہین۔ بے ریب انسانیت سے باہر کی آزادی مبدا فساد ہے۔ وہ آزادی نہین بلکہ انواع واقسام کے سزاؤن کی موجب اور تکالیف کی باعث ہے۔ لیکن آریہ دیا نندیو! بتاؤ تو سہی تمہارے اعتقاد کے بموجب کبھی کوئی انسان اس آزادی اور مبدأ فساد آزادی سے پاک بھی ہوا یا نہین؟۔ بتاؤ وید کا کوئی قاعدہ ہے جسپر عمل کرنیسے کوئی شخص ابدی نجات پاسکتا ہے؟ اور تمہاری مقدس کتاب نے ہی مخلوق کو کوئی ایسا ذریعہ بتایا ہے جس سے انسان آئیندہ آواگون سے بچ جاوے؟۔ **مکذب** کی کتاب صفحہ نمبر ۲۲ مین ہے "محدود ارواح کے اعمال محدود ہین۔ اور محدود اعمالون کا نتیجہ بے حد نہین ہو سکتا"۔

اسواسطے (بطور دیانندی پنتھ)

نجات ابدی روح حاصل نہین کر سکتی - اور نہ ابدی دُکھ بھوگ سکتی ہے - اور یہ بھی آپ لوگونکا اعتقاد ہے -

"مہاپرلے کیوقت (جب کہ بات کے اجزا الگ الگ ہوجاوینگے اور اجزا کا باہمی تعلق"
"ٹوٹ جائیگا) بیج انکر یا تر (بقدر تخم) اعمال اور بُرائی اعمال کے ارواح مین موجود"
"رہتی ہے اور اسی مقدار اعمال سے مہاپرلے کے بعد جانداراشیا کا پیدا"
"ہونا شروع ہوجاتا ہے"-

یاد رہے - ایسے مہاپرلے کا وجود صرف خیالی ہے دیانندیون کے پاس کوئی اُسکی دلیل نہین -

مکذب!

تمہاری تحریر اور دیانندیون کی تقریر سے صاف واضح ہوتا ہے - کہ اس مبداء فساد اور اگون کی محکم بنیاد کا حامی - صرف آپکا خیال یا اعتقاد ہے - اور اسی بُرے اعتقاد کا ثمرہ ہے - جو آپکو اُس **مذہب** سے سخت بغض ہو رہا ہے - جسمین ابدی **نجات** اور **دائمی** آرام کو جو روح کا اصلی تقاضا اور سلیمہ فطرت کا منشا ہے تسلیم کیا گیا اور جس مذہب نے ایسی یاس اور قنوط کو کفر کہا ہے اُسکے مقابلہ مین آپ سر توڑ کوششین کر رہے ہین - اور اموال کو خرچ کرتے ہین! - اگرچہ مجھے یہہ صدا آرہی ہے ؀

سَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَيَّ مُنۡقَلَبٍ يَّنۡقَلِبُوۡنَ

اور اس مال کے خرچ کرنے پر یہہ آلہی وعید اُسکے انجام کی خبر دے رہا ہے -

---

لہ ان ظالمون کو پتا لگ جائیگا کہ کیسی گردش ان پر آنے والی ہے -

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ[۵۱]

تمام سلیم الفطرتون کا اعتقاد ہے۔ جب ارواح اللہ تعالے کے رحم یا عدالت یا دونون سے بری الذمہ اور غیر مجرم ٹھہرین گے۔ یا جب ارواح اپنے اعمال بد کی سزا الٰہی عدالت سے پا چکین گے۔ تو وہ نجات پا کر اعلے درجہ کی نیکی۔ حمد اور ثنائے الٰہی مین مشغول رہین گے اور ہمیشہ فرمانبرداری کرینگے اور چونکہ نیک اعمال کا نتیجہ ہمیشہ آرام ہی ہوتا ہے اسلئے وہ ہمیشہ کے آرام اور سدیو کال کے آنند مین مسرور ہونگے۔

غیر محدود زمانہ مین۔ اُنکے محدود اعمال کا نتیجہ۔ یا انکے ان غیر محدود اعمال کا ثمرہ جن کو وہ غیر محدود زمانہ مین کرتے رہین گے۔ اللہ تعالے کے فضل سے ابدی نجات اور بے انت سکھ ہوگا! آپکے پاس کونسی دلیل ہے کہ محدود اعمال کا نتیجہ غیر محدود آرام نہین ہوسکتا؟۔ کیا فضل الٰہی محدود ہے؟۔ غیر محدود نہین؟ یا ہمین کمی ہے؟۔ بطور آپکے بھی مین اس مشکل کو حل کر دیتا ہون کیونکہ یہان فضل کا بیان ہے۔ آپنے تکذیب کے صفحہ دو سو بتیس[۲۳۲] مین اعمال محدود کے عوض غیر محدود نجات کا ملنا۔ اسنبھو یا محال کہا ہے۔ حالانکہ یہہ صرف آپکا دعوے ہے جو دلیل نہین رکھتا اور آپنے محدود کا مونکا پھل غیر محدود ملنا اپنی عقل سے جسکو آپنے سلیم مان رکھا ہے پسند نہین کیا۔ حالانکہ روح کا تقاضا یہہ نہین۔ حل اشکال یون ہے۔ نیک اعمال کا نتیجہ اللہ کے فضل سے وہ آرام ہوگا جسکو اہل اسلام جنت اور تم لوگ خوشی کا مقام کہتے ہو۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ[۵۲]

---

[۵۱] جو لوگ اپنے مالون کو اسلئے خرچ کرتے ہین کہ اللہ کے رستہ سے روکین سو وہ خرچ تو کرینگے پہر آل کار پشیمان ہو کر مغلوب ہو جائینگے
سورہ انفال سپارہ ۹۔ رکوع ۱۸۔

[۵۲] اور یہی وہ جنت ہے جسکے وارث اپنے اعمال کے سبب تم ہوئے۔ سورہ زخرف۔ سپارہ ۲۵۔ رکوع ۱۳۔

انسان کو بلحاظ انسانیت ضرور ہے اپنے خالق اپنے رازق اپنے محسن رحیم اور کریم مالک کی حمد و ثنا کرے اور اسکے شکریہ مین مشغول رہے۔

اور اُسکے بعد

تمام خلق سے عموماً اور ابناء جنس سے خصوصاً پیار اور محبت کرے اور بنی نوع سے برادرانہ رنگ سے پیش آوے۔ اور بغض و کینہ سے پاک رہے۔ اقبال کریم پر نظر کرو اسمین اہل جنت کی نسبت کیا تذکرہ ہے اور اُس آرامگاہ مین پہنچنے کے بعد کیسی صلح آمیز اور با امن انجمن کا ذکر فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۔ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ
اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۔
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ
حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۔

جنت مین باہمی تعلقات کیسے ہونگے۔

---

[1] یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اُنکا رب اُنہین راحت کی جنتون مین لیجا دیگا جن کے نیچے نہرین بہتی ہون گی۔ اُنکی پکار اُن (جنتون) مین یہ ہوگی اے اللہ تو قدوس ہے! - اور اُنکی باہمی دعا و سلام کی باتین امن اور سلامتی ہوگی - اور آخری پکار اُن کی یہہ ہوگی کہ اللہ رب العلمین کی حمد ہو!-

[2] - جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہین جنت کو گروہ گروہ مین اُنہین لے چلینگے - جب اُسکے پاس آوینگے اور اُسکے دروازے کھولے جاوینگے جنت کے نگہبان انہین کہینگے تم پر سلامتی ہو تمنے پاک زندگی بسر کی تو اب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اسمین داخل ہو جاؤ - اور وہ (بہشتی) کہینگے اللہ کی حمد ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور اس زمین کا وارث ہمین بنایا۔ اس جنت مین جہان ہم چاہین ٹہکانا بنالین عاملون کا اجر کیا ہی خوب ہے!

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ لَا يَمَسُّهُمْ
فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ

مسلمانو! کیا تم اسی دنیا میں اسلام کی برکت سے اَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا کے مخاطب نہیں ہو چکے؟ اب تمکو کیا ہو گیا؟ کیا بغضبہ مدار تو نہیں ہو گئے؟ غور کرو ما ہم عنہا بمخرجین کا جملہ دوام نجات کا مثبت ہے اور جس آیۃ کو مکذب نے تکذیب کے صفحہ ۲۲۰ مین لکھا ہے اسکا جواب موقع پر دینگے یہان اتنا یاد رہے اس السموت کا الف ولام جو آیۃ مادامت السموات والارض مین ہے خصوصیت کے معنے دیتا ہے۔ یعنے جنت کے سموات اور السموات مطویات کے الف ولام سے دنیا کے سموات مراد ہین جو فنا ہو جائینگے دیکھو آیۃ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات مطویات وبرزوا للہ الواحد القہار۔

تکذیب براہین صفحہ نمبر ۳۰۲ - قرأت کرانی پڑانی - تمام الخ -

مصدق براہین - ناصحانہ گذارش پرداز ہے - مکذب براہین! - اپنی بے باکی کے نتائج پر جو آپکے دور از اخلاق کلمات مین سلیم کانشنس یا بے تعصب فطرۃ کے ساتھ یا غضب اور طمع سے ذرہ الگ ہو کر نظر ثانی کرکے دیکھئے - اور زیادہ نہین ہو سکتا تو بقدر امکان راستی اور راستبازی کی خوبی آپکے مدنظر رہے - پھر کہتا ہون - منصفانہ نگاہ سے دیکھئے قران کریم مناظرات اور مباحثات کیوقت کیا پسندیدہ طرز سکھاتا ہے - اور تہذیب و شرافت سے کام لینے کے فواید کیسی حکیمانہ تدبیر سے بیان فرماتا ہے - مکذب! - آپ اپنی بناوٹ سے بیرے کسقدر معذور ہین - مگر انسانی ملکی قوے سے اللہ کریم نے آپکو بالکل محروم

سلہ اُن (اہل بہشت) کے دلون مین کوئی (دنیوی) بغض تھا بھی ہوگا تو ہم اُسے نکال ڈالینگے (وہان) وہ بھائی بنکر جو کیون پر آمنے سامنے بیٹھینگے۔ وہان اُنہین کوئی دکھ درد نہوگا اور نہ وہ نکالے جائینگے - سورۂ حجر - سپارہ ۱۴ رکوع ۴

نہین کرکہا۔ پس آپ پر فرض ہے کہ اُنسے بہی کام لیا کرین اللہ کریم نے اگر چاہا۔ آہستہ آہستہ بتدریج وہ قوی ہوجاوینگے ۔

انسانی گروہ کمزور ہے۔ ہمین ایسے بہی گذرے۔ جو۔کلوخ انداز را پاداش سنگست کا فتوے دیگئے۔ مین انکے کہے پر عمل کرتا تو بدلہ مین گالی گلوچ کی مجہے بہی اجازت تہی مگر قرآن کریم نے میری دستگیری فرمائی جہان فرمایا۔

اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ[1]

غور کرو قرآن کریم کی تہذیب کیسی ہے۔ ٹہوکر کہانے کے اسباب ہین جو بعض اٰلو دل کی راہ مین بکثرت موجود ہین۔ پر انصاف اور راستی بہی اگر کوئی مثمر برکات ہے تو اُسکے حق لینے مین بہی کوئی روک نہین ۔

دنیا مین بسبب **اختلاف** مذاہب اور **عادات** کے بےشک و ریب یہہ مرض پہیلا ہوا ہے کہ ایک مذہب کا پابند دوسرے مذہب والے کو بُرا نہین بہت ہی بُرا کہتا ہے۔ اپنے مذہب اور اپنے مذہب والون کے سوا دوسرے مذہب اور دوسرے مذہب والون مین کسی خوبی کا وجود تسلیم نہین کرتا۔

شدت غیظ و غضب مین۔ غالب اشخاص ہمیشہ اپنے مقابل کو یہی کہتے ہین "تو کچہ راہ پر نہین"۔

افسوس ہے۔ کئی مسلمانون نے بہی باہمی جہگڑون مین بخلاف حکم قرآنی یہی طرز اختیار کر رکہا ہے!۔ مگر قرآن اسلامیون کو اعلے درجہ کی **مُرَیلِٹی** اور **رَوَرجُو** سکہانے کیواسطے

---

[1] تو بُری بات کو نیک بات کے عوض مین ٹال دے۔ تب جلد تیرا دشمن بہی دلی دوست ہوجاویگا۔ اس کام کا ذمہ اُٹہانا بڑے ہی برداشت والون کا کام ہے۔ اور اسے بڑے حظ والے اختیار کرتے ہین۔ سورہ حم سجدہ۔ سپارہ ۲۴ رکوع ۱۹

اوّل - یہود - اور عیسایون کے آپس بُرے برتاؤ کو بیان کرتا ہے جو ہٹ او رضد اور جہالت کا لازمہ ہے - کیونکہ اسلامی تعلیم کے وقت بھی دونون قومین مدعی اتباع کتاب اللہ اور مدعی علوم حقہ ابتدائے جناب حضر خواہ انام علیہ التحیۃ والسلام کے سامنے موجود تھین - جس سے غرض یہ ہے کہ پیرو ان قرآن کریم بلکہ خواستہمندان راستی اور راستبازی اس بری طرز سے محفوظ رہین -

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط

یہود نے کہا عیسائی کچھ راہ پر نہین اور عیسائیون نے کہا یہود کچھ راہ پر نہین - حالانکہ ممکن ہے بلکہ واقعی یون ہے کہ عیسائیون مین بہت سی خوبیان ہون - پس یہود کا عام طور پر یہ کہنا کہ عیسائی کچھ راہ پر نہین غلطی اور ناسمجھی ہے - ایسا ہی ممکن ہے بلکہ واقعی ہے کہ یہود مین کچھ بھلائی بھی ہو - پس عیسائیون کا علی العموم یون کہدینا کہ یہود کچھ بھی راہ پر نہین بڑی ناسمجھی اور بے انصافی ہے - غرض علی العموم کسی مذہب کو یون کہدینا کہ وہ بالکل ہی بھلائی سے مبرا ہے - کوئی علمی بات نہین - اسواسطے قرآن اور اُسکے لانیوالے محسن خلق نے یہود اور نصارا کی مقدس کتابون کو جہان یاد کیا بڑے انصاف اور راستبازی سے یاد کیا مدح کے الفاظ بولے -

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ -

ا اور یہود کہتے ہین نصارے کچھ بھی نہین اور نصارے کہتے ہین یہود کچھ بھی نہین - حالانکہ وہ کتاب (مقدس) کو پڑھتے ہین اور نادان ایسا ہی کہا کرتے ہین سورہ بقرہ - سیپارہ (۱) رکوع ۱۴

ا ہم نے توریت اتاری اسمین ہدایت اور نور ہے -

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ط [ل]

یاد رہے۔ تمام قران اور صحیح احادیث مین توریت۔ انجیل اور مجوسیون کی مقدس کتب کی اہانت کا نام ونشان نہین باانیکہ ان مین انواع واقسام کا تبدل اور تغیر اور ایزاد ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے مقدس کتابون کی نسبت ایسا اشارہ بہی نہین کیا جسکی نسبت خلاف ادب کا وہم بہی کرسکین۔ حالانکہ اسوقت بہت سی کتابین اور صحیفہا دنیا مین موجود تہے جو انبیا کی طرف منسوب کیئے جاتے۔ بلکہ بقول دارا شکوہ کے جسکو ہمنے صفحہ تکذیب نمبری ۹۷ مین نقل کیا ہے۔ اپنشد (وید کے ضمیمہ یا اسکی خلاصے یا کسی کی تفسیر) کو بہی قرآن نے کتاب مکنون اور اسکے چہونے والون کو مطہرون کہا! گو یہہ قول حاشیہ کا محتاج ہے۔ قران کریم نے تمام مذاہب کے ان معبودون کی دشنام دہی سے جنکو بت پرست پکارتے ہین حکماً قطعی ممانعت کردی ہے جہان فرمایا ہے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ط [٢]

مکذب براہین کے ان عالی جنابون مین سے جنکی فہرست تکذیب کے صفحہ ۲۹ مین دی گئی ہے۔ ایک نے جسکو عربیت کا دعوے ہے مجہے فرمایا "قران کریم نے اگر گالی سے منع کیا ہے تو تعجب ہے کہ بتون کے توڑنے کا کیون تاکیدی حکم کیا" اسوقت انکی خدمت مین کہا گیا۔ کہ آپ قران دانی کے بڑے مدعی ہین۔ از راہ مہربانی آیت کا نشان دیجیے جس مین قرآن کریم نے بتون کے توڑنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ ہان کسی تاریخی واقعہ کے بیان مین اگر قران نے کہا ہے کہ فلان موحّد

ل۔ ہمنے اُسے انجیل دی اُسمین ہدایت اور نور ہے۔

٢۔ اُن کو جنہین اللہ کو چہوڑ کر پکارتے ہین بُرا مت کہو۔ پہر وہ ضد اور نادانی سے اللہ کو بُرا کہینگے۔ سورہ انعام۔ سپارہ ۷ رکوع ۱۹

بت پرستی کے دشمن نے اپنے یا اپنی قوم کے بت توڑے تھے تو یہہ امر آور ہے اور ایک
واقع اور نفس الامر کا بیان ہے؀

"تکذیب صفحہ ۴ مین فرماتے ہین مرزا صاحب کی کتاب (براہین احمدیہ) مین کہین یہہ و برہمو کو گالی گلوج"
"ہے کسی جگہہ مرزا صاحب عیسائیون کو کوس رہے ہین کسی جگہہ آریون کو برا بھلا بتا رہے ہین"
"یہہ ہو اور عیسائیون کے تو آپ وکیل نہین۔ وہ برہمو یا مرزا جی سے نپٹ لینگے۔ اگر مرزا صاحب نے
انکو برا بہی کہا اور بھلا بہی کہا تو خفگی کی کیا بات ہے۔ برائی کے لحاظ سے برا کہنا اور بھلائی کی جہت
سے بھلا کہنا۔ تو انصاف ہے اور منصف کا کام ہے۔ برا ہی کہنا۔ اور بھلائی و برائی ہر دو پر برائی
کا برتاؤ بے ریب برا ہے۔ جو اکثر مقامات مین آپ سے ہوا۔ غور کیجئے۔ آپکے اس شعر مین
جو ذیل مین درج ہے۔ (تمام) کا لفظ کس طرح انصاف کا خون کرتا ہے۔

؀ قرانی۔ کرانی۔ پرانی تمام ؀
؀ فسادوں کا ہر ایک زینا دوام ؀

اور آپ نے صفحہ ۳۶ مین کس قوت سے کام لیا جہان کہا ہے "خدا سے بھاگا ہوا ہن
بے علم۔ نا فہم۔ دہوکہ باز۔ فریبی۔ وغیرہ وغیرہ" باری تعالے اپنے رحم اور فضل سے
تمہین ہدایت کرے یا سفاقلوس کے مبتلا عضو کو کاٹ ڈالے۔ آمین۔

کیا آپنے اور آپکے عالیجناب اندرمن نے تہذیب سے کام نہ لینے مین کچہہ
کمی فرمائی ہے؟ بالفرض اگر مرزا صاحب نے آپکے نزدیک تہذیب کے خلاف سخت کلامی سے
کام لیا تہا تو کیا آپ مرزا صاحب کے پیرو تہے؟ آپکو دعوے ہے کہ آپ ایک
کامل کتاب کے متبع ہین!۔ برائی کا پیرو کیا آریہ اور ستیارتھ ہو سکتا ہے؟۔
کیا آپکی کامل کتاب یہہ چال سکہلاتی ہے جو آپ نے تکذیب مین برتی ہے؟۔

قرانی طرز مباحثات مین جو خوبی ہے۔ کچھ تو آگے بیان کر چکا ہون اور اور گذارش کرتا ہون۔ قران کریم منادی۔ مناظرات اور جدال کیوقت حکم کرتا ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔[1]

ہر ایک سلیم الفطرت۔ دنیا کے معاملات کا واقف خوب جانتا ہے کہ بعض لوگ صبر سے کام نہین لے سکتے۔ اور یہہ بہی کہ بعض اوقات چشم پوشی۔ صبر۔ درگذر نقصان عظیم کا موجب ہوتی ہے۔ چور۔ باغی۔ اور راستہ لوٹنے والے کو اگر سزا نہ دیجاوے اور صرف رحم ہی اسپر کیا جاوے تو کتنا نقصان ہوتا ہے۔ فطری قوے مین انتقامی طاقت بہی سلیم الفطرۃ انسان کے ساتھ لازمی ہے۔ پہر اگر کوئی قوت انتقام کو بہی کام مین لاوے اور مقابلہ ہی چاہے تو اُسے بہی قرآن کس طرح نیک روی کی تعلیم کرتا ہے اور کسطرح صبر اور نرمی کی ترغیب دیتا ہے۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۔[2]

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔[3]

---

[1] اپنے رب کے راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت سے (لوگون کو) بلا اور اُن سے پسندیدہ طرز سے مباحثہ کر۔ تیرا رب انہین بہی خوب جانتا ہے جو اوسکی راہ سے بہک گئے اور وہ راہ پانے والون کو بہی جانتا ہے۔

[2] اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی دو جتنی تمہین دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو صابرون کے حق مین تو وہ بہت ہی بہلا ہے۔

[3] اور تو (اے محمد) صبر کر اور تیرا صبر دینا اللہ کا کام ہے اور ان پر غمگین نہ ہو اور انکی مکاریون سے ملول نہ ہو۔ جان لے کہ اللہ ڈرنے والون اور نیکوکارون کے ساتھ ہے۔

فائدہ - قرآن کی تعلیم سبحان اللہ کس حکیمانہ طرز کی ہے - اور کیون نہو؟ - عزیز حکیم کی تعلیم ہے!۔

صبر کے بیان مین بہی کہین الصابرین مین الف ولام عہد لگا کر اور کہین -

فَمَنْ عَفَىٰ وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

فرما کر جتا دیا کہ جس عضو مین اصلاح اور سنوار نہو وہ بے جا اور برا ہے اور جسمین اصلاح اور سنوار ہو اسپر اجر ہے اور اسکا اجر اور بدلہ پروردگار دے گا ✣

مکذب براہین - محمدی اور عیسوی معجزات اب قدر کے لائق نہین شعبدہ بازی رہ تی ہے "

مصدق - عیسوی معجزات کے مثبت کمزور نہین اور وہ میرے جواب کے محتاج نہین۔ آپکے مذہب مین یہی دنیا سورگ اور یہی دنیا نرگ ہے - دنیوی عیش وآرام - نیک اعمال اور راستی کا نتیجہ اور اسیکا ثمرہ اور اسی کا پہل ہے - عیسوی معجزات کے قائلین کی سچائی تو بقول آپکے عیسائیون کے عیش وآرام سے ظاہر ہے - محمدی معجزات کی بابت مجھسے سن لیجئے ✣

اوّل تو آپنے خود تکذیب کے صفحہ ۱۲۳ مین کئی آیات لکھدیئے ہین جنسے آپنے اپنے خیال مین ثابت کر لیا ہے - کہ قرآن شریف مین محمد صاحب نے معجزات سے انکار فرمایا - اپنی کتاب خبط نام مین اور ایسے دلائل دیئے ہین جنسے بزعم خود ثابت کر لیا ہی کہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے معجزات سے انکار فرمایا - پس مین کہتا ہون کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزات سے انکار فرمایا تو آپکا اعتراض کس قدر اور خوبی کا رہا!

سلہ جس نے درگذر کی اور سنور گیا تو اُسکا اجر اللہ پر ہے ✣

اور بطریق اولٰی آپ ہی کے قول کے موافق اسلام ہر قسم کے شعبدون سے بری ٹھیرا
دوم - یہہ عربی لفظ معجزہ قران کریم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نہین آیا - اگر معجزے
کے معنے شعبدہ بازی اور یہان ہتی کا تماشا ہے تو مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ شعبدہ بازی
کا دعوے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین نہین فرمایا - آپ عربی
دانی کے بڑے مدعی ہین قران کریم مین کہین دکہلایئے کہ حضرت نے شعبدہ بازی
کا دعوے کیا ہو - بلکہ صحیح احادیث کی اعلے طبقہ کی کتابون بخاری مسلم - اور
ترمذی مین اس لفظ معجزہ کا پتہ دیجئے - ہان ایک صورت آپکی تصحیح کلام کی بن سکتی
ہے جب ہادی اسلام نے شعبدہ بازی کا دعوے نہ کیا اور اسکو کام مین نہ لائے تو
بیشک شعبدہ بازی روتی ہوگی کیونکہ قدر کے لائق نہین رہی - اگر قدر کے لائق ہوتی
تو اُسے اللہ تعالے کا برگزیدہ - برگزیدون کا سردار اور اللہ تعالے کا پیارا
خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ترک نہ فرماتا - جب انہون نے شعبدہ بازی کو ترک فرمایا
اور آپکے کروڑون فرمان برادرون نے آپکی باعثِ نجات پیروی کو اختیار کرکے
شعبدہ بازی کو چہوڑ دیا - اور لغو جانا تو بے ریب شعبدہ بازی روئیگی اور روتی ہے
مگر اکثر اہل ہنود اور آریا ورت کا شکریہ کرے جسکی طفیل اسکو ہند مین ابتک جگہہ
مل رہی ہے - اگر انکار ہو تو آپکا اور آپکے بعض عالیجنابون کا امرتسر سے تعلق ہے
وہان بت پرست آپکے بہائی بندا سکے لئے چندہ جمع کر رہے ہین دیکھ لیجئے -
سوم - معجزہ کے معنے عربی مین دوسرے کو عاجز کردینے والا ہین - آپ لغت
عرب مین تحقیق کر لین - اور بعد تحقیق کامل اوراتصاف محمدی اور عیسوی معجزات
کی تصدیق کے واسطے کچھ تو اپنی تاریخ ہند سے کام لین اور کچھ ہمارے آثار دیکھ لیجئے

مین یقین کرتا ہون کہ آپکو محمدی اور عیسوی معجزات یا محمدیون اور عیسائیون کے فعال معجزہ
سے ہرگز انکار نہوگا۔ اگر شک ہو تو حسب ہدایت وید مقدس دُشٹ قومون کے ناکا لنے
کے واسطے ذرہ شستر (ہتھیار) اُٹھا کر امتحان کر لیجئے۔ خوب واضح ہو جاویگا کہ ان
دونون اہل کتاب قومون نے بت پرست حریفون کو عاجز کر دینے مین کیا کیا معجزات
اور کارہائے نمایان دکھائے ہین اور اب بھی انکا متقدر رہا تھ ویسے ہی معجزات دکھانے
کو تیار ہے۔ آپ تو صفحہ ۳ مین لکھ چکے ہین کہ آپکو واقفیت رزم و آزرم سے بہر دیہ
گیا ہے ہ۔ یا اسوقت کا انتظار ہے جسکے واسطے آپ چسپٹ چالاک سرپٹ گھوڑے
دوڑا رہے ہین۔

چہارم۔ اب اثبات معجزہ لیجئے۔ اور جب معجزہ ثابت ہو گیا تو بھی آپکا اعتراض اُٹھ گیا
یہان مین نے معجزہ کے معنے خرق عادت ہی مان لئے ہین۔ مگر بغور پڑھئے۔ آپکو
تواریخ عرب سے عیان ہوگا کہ حضور (فداہ ابی وامی) صلی اللہ علیہ وسلم یتیم رہ گئے
تھے جس ملک مین آپنے وعظ شروع کی وہان کی بت پرستی ایک خطرناک تھی اور
وہان جسقدر لوگ آباد تھے قریبًا کل اسمین گرفتار تھے۔ اور سپر بھی جیسا بت پرستی کا
لازمہ ہے سخت کندے ناتراش اور ضدی جاہل تھے ٭

عرب کے حدود و اطراف کا حال دنیا جانتی ہے مشرق مین ایکطرف یہی آپکا
آریہ ورت تھا آپ اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہین کہ اُن دنون مین اس آریہ ورتا
کی کیا حالت تھی اور اب تک ہے۔ مگر آیندہ اُمید ہے کہ جلیبا اسلام کے فیض و برکت سے
کسیقدر بت پرستی کی گھنونی عادت کو چھوڑا ہے کامل موحد دیندار بھی ہو جائینگے
دوسری جانب پارسی تھے جنہون نے ستارہ پرستی اور یزدان اور آہرمن دو

خداؤن کا لا انا ایمان سمجہہ رکہا تہا - شمال اور مغرب مین یہود اور عیسائی تہے جنکا تذکرہ گذر چکا اگر اور مطلوب ہے تو اُسکے واسطے قران کریم کی یہہ آیت پڑہ لو جسمین انکی حالت کا خوب فوٹو کہینچا ہے -

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا [۱]

اُنکے کامل نمونے ہمارے وطنی عیسائی بہائیون کو دیکھ لو نور افشان مین کس زور و شور سے تکذیب کا ریو لیو دیا ہے - اور محض بغض و عناد کی وجہ سے کتاب والون (اہل اسلام) کے مقابلے مین مانی ہوئی بت پرست قوم کی ستایش مین فصاحت کو خرچ کیا ہے یہود کا بچہڑے کی پوجا کرنا - موسیٰ کے سامنے کا واقعہ ہے اور بعد کی بُت پرستی قاضیون کی کتاب سے جو کتب مقدسہ مین کی ایک کتاب ہے پڑہ لیجئے - عیسائیون کی بت پرستی ظاہر ہے کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام جیسے خاکسار نیک بندے کو خدا یقین کرتے ہین - اگر بیٹا کہتے ہین تو اول مسیح کو خدا کا ازلی بیٹا اور خود خدا یان ذاتًا خدا سے متحد بتاتے ہین - دوم اسکی انسانیت کے ساتہہ اُسکی الوہیت کے اعتقاد اور پرستش کو ایمان اور باعث نجات یقین کرتے ہین - اُس سے استعانت اور نجات طلب کرتے ہین - کفّارات معاصی پر جو کچھہ اِن قومون کا خیال ہے - وہ ناگفتہ بہ ہے - اور اِس مسئلہ سے جو خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہین وہ عیان - یہہ قصہ طول ہے - اور اسوقت یہود و عیسائیون اور پارسیون سے بحث نہین بلکہ تاریخی طور پر اسکا تذکرہ مطلوب ہے - میرے مخاطب آریہ تسلیم کرینگے کہ یہہ طرز عیسائیت کا سے ریب شرک ہے گو عیسائی اسکا کچھہ ہی جواب دین ؛

۱ - دیکھتے ہو انکو جنکو کتاب سے بہرہ ملا وہ شیاطین اور ناپاک روحون پر اعتقاد لا رہے ہین اور (خدا بین) کافرون کی نسبت کہتے ہین کہ وہ مومنون سے اچھی راہ پر ہین !! سورہ نساء - سپارہ - ۵ - رکوع ۶ - ۵

خود عرب کیا تہے سابق مین کہہ چکا ہون - انکے رسومات کا تذکرہ کہین اور جگہ کرون گا-

ایسے وقت **حضرت** نے توحید کی وعظ شروع کی - ایسے وقت مین **توحید الوہیت** اور صرف باری تعالی کے **معبود برحق** ہونے کی منادی اختیار کی بے شک علمی طور پر توحید الوہیت کا وعظ کتب مقدسہ مین موجود ہوگا یا تہا - الا عملی حالت بالکل مفقود تہی عملاً او اعتقاداً توحید پر ظلمت کا ابر چہایا ہوا تہا - عیسائیون نے لوتہر کے زمانہ مین کچہہ ترقی مذہب مین کی - مگر شرک سے پاک نہوئے - اور آریہ ورت مین ابتک توحید کا جو کچہہ حال ہے آپسے مخفی نہین - گو خدا کے فضل سے برہمو بہت کچہہ ہمارے قریب آگئے اور بت پرستی سے بیزار ہوگئے ہین - اور قرانی راستی ظہور پاتی جاتی اور اسکا اصل مطلب پورا ہوتا جاتا ہے اور امید قوی ہے کہ انشاء اللہ کچہہ عرصہ کے بعد **آفتاب حق و صدق** ضرور جلوہ گر ہوگا ‌‌٭

حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت مین توحید الوہیت کی طرف بلایا - جب چارون طرف اندہیر مچا ہوا تہا - اور کہا -

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا [1]

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ [2]

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا [3]

تمام ملک کے رؤسا و امرا اور بت پرستی کی عادی قومین مخالفت پر کہڑی ہوگئین اور سخت ایذائین دینی شروع کر دین جسقدر موحد و بندار جناب رسالتمآب کے ساتہہ ہوئے ان سب کو ملک چہوڑ چہاڑ ہجرت کرنی پڑی اور حبش کو چلدئے - آخر نوبت

---

[1] - اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتہہ کسی کو شریک مت کرو -
[2] - اللہ ہمکو کہ اس سے شرک کیا جاوے معاف نہ کریگا اور اس کے سوا جسے چاہیگا معاف کر دے گا -
[3] - اور جس نے اللہ سے شرک کیا وہ سخت گمراہ ہوا -

بر بنجا اسبد کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ چھوڑ مدینے چل بسے بت پرستون نے
وہان بھی چین نہ لینے دیا اور استیصال کے درپے ہوگئے تب قران کریم مین حکم ہوا کہ جب
مشرکون نے اسلام کا استیصال چاہا۔ تو اہل اسلام کو بھی اپنے تحفظ پر کمربانہنی چاہیئے
قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ [۱]
اور کسی آئیندہ زمانہ مین اعتراضات کو دفع کرنیکی خاطر قران کریم نے صریح طور پر مقاتلہ
کی وجہ بیان فرمائی ہے جہان فرمایا۔
أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ [۲]۔
آخر الٰہی **نصرت** شامل اسلام اور اہل اسلام ہوئی کہ صاحب اسلام ہی غالب رہے اور
آپکے دشمنون کی ایک نہ چلی۔ اور آپکی تمام پیشین گویان فتح و نصرت کی پوری ہونے
لگین اس نعمت کا بیان آیت ذیل مین دیکھو۔
وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ [۳]
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی **معجزات** تھے کہ تمام عرب مقابلہ مین عاجز ہوگئے !۔
اور ایسا عجز اختیار کیا کہ اپنے خیالی مذہب سے آخر دست بردار ہوگئے !۔ اللہ اللہ کیسے
آیات بینات ہین اور کیسے **برکات** ہین !۔ کیا کوئی قریشی آپکا مخالف دنیا مین
موجود ہے۔ آپکی ساری قوم آپکے سامنے آپکے جیتے جی اُس دین مین داخل ہوگئی جسمین داخل
کرنیکا آپنے بیڑا اٹھایا تھا۔ عرب کے ایسے شہر مین جہان آپنے وعظ شروع کی اقربائت

---

[۱]۔ اللہ کی راہ مین ان لوگون سے لڑو جو تم سے لڑتے ہین اور زیادتی مت کرنا اللہ زیادتی کرنیوالون کو پیار نہین کرتا سورہ بقر سپارہ ۲۔ رکوع ۲
[۲]۔ تم کیون نہین لڑتے ایسے لوگون سے جنہون نے توڑ دیئے عہد اور قسمین۔ اور فکر مین ہے کہ رسول کو نکال دین ! اور انہون نے تمسے پہلے چھیڑ کی سورہ توبہ سپارہ ۱۰۔ رکوع ۲ سلہ۔ اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اور اس سرزمین (مکہ) مین ناچیز سمجھے جاتے تھے تمہین ڈر رہتا تھا کہ لوگ تمہین اُچک کر لیجائینگے ایسے حال مین تمکو (خدا نے) جگہہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور عمدہ چیزین مرحمت فرمائین تو کہ تم شکر کرو۔

شنو م یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یہہ الہام سن لیا !-

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

یہہ نصرت کسی ہادی مذہب کو اپنے سامنے - اپنی زندگی مین ہوئی ہے تو اسکی نظیر دو - اس بے نظیر کامیابی مین ہی اعجاز ظاہر ہے - اور عدم نظیر مین اس کامیابی کے خرق عادت ہونے مین کونسا شبہ ہے ؟ مسیح علیہ السلام کو بڑی کامیابی ہوئی مگر کیا اُنکی اپنی قوم اُس بادشاہت مین داخل ہوئی جسمین داخل کرنیکے لئے حضرت مسیح کو بادشاہ بنایا گیا تہا - اور جس کے حصول کی امید مین اُسکے سر پاک تیل ڈالا گیا تہا ؟ کیا وہ قوم جو ہدایت کے لئے مقصود بالذات اور مسیح کی اپنی قوم تہی اس نجات سے بہرہ یاب ہوئی ؟ - کیا مسیح انکے لئے قربانی ہوا ؟ - کیا کہوئی ہوئی بہیڑین اسکے ہاتہہ آئین ؟ - نہین نہین - ہرگز نہین - بلکہ اس بیت المقدس مین جہان کبوتر فروشی سے مسیح علیہ السلام نے منع کیا تہا سور کی قربانی ہوئی !!! - کیا وید کے مذہب کا بانی اس کامیابی پر خوش ہوگا کہ آریہ ورت مین اُسنے اپنا کچھہ ثبات اور قیام مذہب دیکھا ہ - ویدون کے اور پرانون کے حامی برابر آریہ ورت مین موجود رہے ! علاوہ برین اوسنے الہام کا دعوے ہی کیا کیا ؟ - کیا یہہ نصرت دیانند جی کو حاصل ہوئی ؟ - ویدون کے حامی نے ہمارے دیکہتے دیکہتے وید کی حمائیت کا بیڑا اُٹہایا مگر اپنی مقدس و پیاری کتاب کا ترجمہ بہی پورا پورا قوم کے سامنے نہ رکہہ سکا ! بلکہ اور قوم کی نجات تو ایک خواب و خیال ہے جس کتاب پر نجات کا مدار سمجہا تہا - وہ کتاب

لہ - آج مین نے تمہارا دین تمہارے واسطے کامل کر دیا اور اپنا فضل تم پر پورا کیا اور اسلام کا دین تمہارے لئے پسند کیا - سورہ مائدہ سیپارہ ۶ - رکوع - ۵ -

بھی پبلک کو دکھا نہ سکا !!!۔ حسب دعوے آریہ صاحبان ویدون کو اس موجودہ دنیا مین آئے ہوئے دو ارب برس کے قریب زمانہ گذرتا ہے !۔ پر اس کتاب کی نسبت نصف الہیّت کا یہہ حال ہے کہ آریہ ورت مین بھی یہہ کتابین پورا رواج نہین پا سکین اور ادوار بلاد کی نسبت دعوے بلا دلیل ہے۔ چشم دید حالت سے بڑھکر اونکے خیالی اشاعت کو کوئی کیون کر مانے اور کیونکر یقین کرے۔ کہ ویدہی کی بدولت تمام دنیا نے سچے علوم سیکھے اور توحید ذاتی اور توحید صفاتی اور توحید الوہیت کا پتہ ویدہی سے لگا !!۔ ہم تو اب بھی آریہ ورت مین جین مت والون کو انکا سخت مخالف پاتے ہین پھر اگر اس کامیابی کی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ اگر نظیر دکھلانے سے عجز ہے اور واقعی عجز ہے آپ کے وہ افعال جو کامیابی کے باعث ہوئے بے ریب خرق عادت اور معجزہ ہین !۔ کون گذرا ہے جس نے ملہم الہی ہونے کا جھوٹا دعوے کیا ہو اور ایک کتاب کو خدا کی بنائی ہوئی کتاب بتایا ہو پھر اپنی قوم اور اپنے ملک پر خاص کر ان عظیم الشان موجودہ سلطنتون پر جو اپنی جگہہ بے نظیر نہین۔ مثلاً ہمارے ہادی (فداہ۔ ابی وامی) کے وقت ایرانی سلطنت جو ایشیا کے بے نظیر اور قریباً کل ایشیا پر حاوی اور دوسری روم کی سلطنت جو قریباً کل یورپ اور آبادا فریقہ پر متسلط تھی پورا فتحیاب ہوا ہو۔ اور کامیابی جو امتیازی کا معیار تھی حاصل کر چکا ہو۔

پنجم۔ اگر معجزہ کسی علامت نبوت یا نشان رسالت کا نام ہے جسے قرآنی اصطلاح مین آیت کہتے ہین تو سنئے آیات رسالت محمدیہ اسقدر ہین اور تھین کہ صاحب آیات کے آیات دیکھکر اسقدر لوگ اسکے دین مین داخل ہوئے کہ منکرین کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور حضرت نے اپنے کانون سے سن لیا۔ الیوم یئس الذین کفروا من دینکم ٭

سبحان اللہ کیا معجزہ ہے!

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ؕ

آپکی تعلیم کچھ کم آیت نبوت ہے؟ - جو تمام نیکیون کا مجموعہ اور تمام برائیون سے مطہرا ہے -

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

قرانی اوامر اور نواہی کی کیفیت کا فوٹو ملاحظہ کرنا ہو تو دیکھو -

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؕ

تکذیب صفحہ ۵ -

مکذب - قومی حمایت بیکار اور بیجا بحر طویل سے قرانی حفاظت دشوار - کیونکہ خود حدیث راوی ہے - جسقدر فرقے مومنون کے ہین سب دوزخ کی آگ مین جلینگے پھر آخر کہا ہے - "اہل تشیع اہل تسنن کا خاکہ اوڑا رہے ہین" -

مصدق - کیا آپ کو اپنے آریہ ورت سرشٹون کے ملک مین اتفاق نظر آیا ہے؟ کیا جنکو آپ پرانی کہتے ہین - آریہ ورتی نہین؟ کیا آپ انکا اور وہ آپ کا

لہ جب اللہ کی نصرت آگئی اور فتح حاصل ہوگئی اور لوگون کو اللہ کے دین مین جوق جوق داخل ہوتے تونے دیکھلیا تو (بس تو تو اپنا کام پورا کرچکا) اب اللہ کی حمد وستایش کر اور اس سے استغفار کر کیونکہ وہ توّاب ہے - سورہ فتح

ته - تم ایک اچھی جماعت ہو لوگون کے لئے نمونہ کے طور پر نکالے گئے - تم نیکی کا امر کرتے اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر اعتقاد رکھتے ہو - سورہ آل عمران - سپارہ ۴ - رکوع ۳ -

له - اللہ امر کرتا ہے عدل و احسان کا اور قرابتون کو دینے کا اور روکتا ہے بےحیائی اور منکر اور بدکاری سے تمہین نصیحت کرتا ہے کہ دھیان کرو -

خاک نہیں اوڑاتے ؟ - کیا آپکے قلیل اور کمزور گروہ کے ساتھی جنھین عملی طاقت والے جیسے کچھ ہین دنیا پر مخفی نہین لنگ کے پوجاری پرتمان بت کے فدا - بت پرست - وحدت وجود کے قائل ویدانتی - سنیاسی - بیراگی - یوگی - سکھ - جین بدھ - برہمو - وغیرہ وغیرہ اور دہریون کے کئی فرقے - آریہ ورت - یا ہندوستانی - آریون کے نور چشم آریون کے مخالف آریہ ورت مین موجود نہین اگر آپکا فرمانا سچ ہے تو کیا آپ ہی کے قول کو لیکر آپکا مخالف کہہ نہین سکتا - دیانندیون کی قومی حمایت بیکار ہے اور بیجا بحر طویل سے وید کی حفاظت دشوار ہے - کیونکہ ہمارا مشاہدہ دکہا رہا ہے - کہ انہین باہمی سخت نفاق ہے اور آتش نفاق سے سخت کباب ہو رہے ہین عقل کہتی ہے کہ جس قدر نہین حق کے مخالف ہین وہ اپنے کئے کی سزا ضرور پائین گے ॥

"مکذب - مسلمان تیغ ابروئی غلمان سے سر بریدہ ہین"

مصدق - بہشتی نعمتون مین اسلام بیان کرتا ہے کہ بڑی نعمت خدا کی رضامندی ہے - دیکھو قران کریم ॥

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ[1]

پس سچے مسلمان الٰہی رضامندی کے گرویدہ ہوکر اوسکی عبادت کرتے ہین نہ اسبابِ کے لئے جسکی نسبت آپنے کہدیا ! - دنیا کی نعمتین اور دنیوی عیش و آرام اور دولتمندی آریون کے اعتقاد مین نیکیون کا پہل ہے - اور ظاہر ہے کہ غلمان بعض دولتمند ہندیون کے لوازمات مین داخل ہین - پس کیا یقیناً یہہ الزام آپ لوگون پر نہین ہوسکتا ؟ بلکہ جب دیانند کے نزدیک یہی دنیا ہی سورگ اور نیکی کے ثمرات لینے کی جگہہ ہے - گو چند اعمال کے بدلے ارواح

---

[1] - اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے -

جنہدے شوا غل دنیا سے بہی آزادی اور انند مین رہین گے - تو اس صورت میں دیانندی منتہہ کے مطابق غلمان نیکی کے ثمرات نہین تو اور کیا ہین ! - بات یہہ ہے کہ سخت عداوت کے سبب آپکو غلمان کا قصہ سمجہہ مین نہین آیا - یا قران کریم کو نہ دیکہا ہے - اور نہ سمجہا ہے افسوس اس ادعائے تہذیب کے زمانے مین یہ درشت زبانی ! - تمام قران کریم مین غلمان کا لفظ صرف ایک جگہہ ستائیسوین سپارہ سورہ طور مین ہے - اگر قران کریم کا اُردو ترجمہ بہی آپ دیکہہ لیتے اور تہوڑا سا ماقبل سے پڑہ لیتے تو بشرط انصاف آپ ایسے خلاف تہذیب امر کے مرتکب نہوتے سُنئے -

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ - كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ - وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ - يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ [1]

باری تعالی فرماتا ہے - بہشتیون کی اولاد ان کے پاس پہریگی - وہان مومن اولاد کی جدائی کا غم نہ دیکہینگے اور اونکے لئے نہ ترسینگے - جب لفظ **ولا تاثیم** صریح اسکی صفت مین موجود ہے - جسکے معنے ہین نہ گناہ مین ڈالنا - پہر آپ کو ایسا ناشایان خیال کیون گذرا - اس معنے کی تفسیر خود قران کریم نے سورہ دہر مین اور لفظون کے ساتھہ کی ہے - اور وہان غلمان کے بدلے ولدان کا لفظ جو ولد یا ولید کی جمع ہے

[1] اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بہی ایمان مین ان کی پیروی کی ان کی اولاد کو بہی ہم اُن سے لاحق کر دینگے - اور انکے عمل سے کچہہ بہی کمی نہ کرینگے - ہر شخص اپنی اپنی کمائی کا گرویدہ ہوگا اور ہم اُن کو من بہاتے گوشت اور میوے عنایت کرینگے - اُن مین ایسی پیالون کو دور دینگے - جن مین (بخلاف دنیوی مے) بہکی اور بدخیالات کا اثر نہوگا - اور اون کے خدمتون کے ایسے لڑکے پالے اُنکے ارد گرد اچہلتے کودتے ہونگے - سورہ طور - سپارہ - ۲۷ - رکوع ۳ -

فرمایا ہے۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۔ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا

اور سورہ واقعہ میں ہے۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ

تکذیب ۔تلوار کی دین اور پیارے دھرم کا مقابلہ کرکے اور جبر و اکراہ کو محبت چاہ رو بروِ لا کر آگے

مصدق ۔اسلام کے معنے صلح کے ساتھ زندگی بسر کرنا ۔چین سے رہنا ۔کیونکہ یہہ لفظ سلم سے مشتق ہے جسکے معنے صلح اور آشتی کے ہین بعضے پادریون کی دشمنانہ تحریر نے ۔مین سچ کہتا ہون آپ کو دھوکہ دیا ہے ۔جبر اور اکراہ سے اسلام اور تصدیق قلبی کا حصول ممکن نہین قران کی دوسری سورہ کو جو مدینہ مین نازل ہوئی اور جسمین جہاد کا حکم ہوا ہے پڑہ لیجئے ۔اور غور کیجئے آپ کا کلام کہانتک سچ ہے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

اسلام مین شرط ہے کہ آدمی صدق دل سے باری تعالے کی الوہیت اور اسکی معبودیت اور اوسکے رسولونکی رسالت وغیرہ وغیرہ ضروریات دین پر یقین لاوے تب مسلمان کہلاوے ۔اور ظاہر ہے کہ دلی یقین جبر و اکراہ سے کبھی ممکن نہین ہے مین بڑی جرأت سے کہتا ہون کہ حضور علیہ السلام اور انکے راشد جانشینونکے زمانے مین کوئی شخص جبر اور اکراہ سے مسلمان نہین بنایا گیا ۔بلکہ محمود غزنوی

۱۔ اور پھرتے ہین انکے پاس بچے سدا رہنے والے جب تو انہین دیکھے خیال کرے انہین موتی بکھرے۔
۲۔ اور پھرتے ہین انکے پاس بچے سدا رہنے والے ۔آبخورے تشتیان ۔اور پیالے ستھرے پانی کے لیکر۔
۳۔ اسمین زبردستی نہین ۔اور حق و باطل واضح ہوگیا۔

اور عالمگیر کے زمانے مین بہی کوئی شخص عاقل و بالغ جبر سے مسلمان نہین کیا گیا - دنیا مین تاریخ موجود ہے صحیح تاریخ مین اس الزام کو ثابت کیجئے - مین نے زمانہ نبوی اور خلافت راشدہ کے وقت اور محمود و عالمگیر کی تاریخ کو اچھی طرح دیکھہ بہال کر یہہ دعوے کیا ہے - زمانہ رسالت مآب مین اور خلافت راشدہ مین صلح اور معاہدہ اس کے بعد کل مذہب کے لوگ مذہبی آزادی حاصل کر لیتے تہے - خیبر کے یہود و نجران اور غسان کے عیسائی - حضرت خاتم الانبیا کے اور خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کے وقت شام کے یہود اور عیسائی اسلام کی رعایا تہے اور اپنے مذہبی فرائض کی بجا آوری مین بالکل آزاد تہے - عالمگیر کے عہد مین بڑے بڑے عہدہ وزیر ممتاز ہندوستان کے پرانے باشندے اپنی بت پرستی پر قایم دکہلائی دیتے - اگر عالمگیر کی لڑائیون سے اسلام پر الزام ہے تو عالمگیر نے تاناشاہ سے جو ایک سید تہا دکن کے ملک مین جنگ کی بہر اپنے مسلمان باپ اور بہائیون کے ساتہہ جو معاملہ کیا وہ مخفی نہین - پس عالمگیری جنگ مذہبی جنگ کیون خیال کی جاتی ہے ؟ - عالمگیر نے کبہی کسی ہندو کو تلوار اس سبب سے نہین لگائی - کہ وہ ہندو تہا - اور کبہی اوسنے زبردستی اونکو مسلمان نہین کیا - اونکی جو مذہبی عبادت اور رسومات عہد قدیم سے چلی آتی تہین اونکو نہین روکا محمود کی نسبت کہین تاریخ سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اوسنے اشاعت اسلام اور دعوت اسلام مین ہمت صرف کی ہو - گجرات مین اتنے دنون تک پڑا رہا مگر ایک ہندو کو مسلمان نہ بنایا - اپنے بہائی مسلمان امیر اسماعیل سے جنگ کی کیا وہ لڑائی بہائی کو مسلمان بنانے کے لئے تہی ؟ - اور ہند کے حملے تو راجہ جیپال نے خود کرائے جسنے محمود سے لڑنے مین ابتدا کی - ورنہ محمود کا تو یہہ منشا تہا کہ تاتار کے بلاد کو فتح کرے - نہ ہند کو ۔

اسلام نے اپنے مخالفون پر بیشک تلوار اوٹہائی ہے - مگر کس شرط پر - اوس شرط کا

تذکرہ خود قرآن کریم مین موجود ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ[1]

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ

بخاری جلد ۳ صفحہ ۸۰ مطبوعہ مصر مین لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ کے معنے تفصیل سے مندرج ہین۔

وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا قَتَلُوهُ وَإِمَّا يُعَذِّبُوهُ[2]

حَتَّىٰ كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ۔

اچھا ہمنے بطریق تنزل یہہ بھی مانا کہ اسلام نے جنگ کی۔ مگر وید مین جنگ کی جسقدر تاکید ہے اور وید کے مخالفون کے استیصال اور اونکے خطرناک سزاؤن کا جسقدر حکم ہے۔ اگر آپ اسکا علم رکھتے بشرطیکہ خوف الٰہی ساتھہ ہوتا تو آپ اور آپکا کوئی آریہ بھائی اسلام پر جنگ کا الزام دینے کی کبھی جرأت نہ کرتا۔ ایک مختصر تذکرہ سناکر وید کے چند احکام آپکے دیانتداری بھاش سے لکھتا ہون ذرا بغور ملاحظہ فرمائیے۔ لیکن مین اس تذکرہ مین پہلے ان آیات قرآنی کا بھی ذکر کرونگا جنپر ہمارے مخالفون کے خاص اعتراضات ہین۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ۔[3]

---

[1] ۔ اللہ کے رستے مین اُن سے لڑو جو تم سے لڑتے ہین اور حد سے مت بڑھو۔ اللہ حد سے بڑھنے والون کو پیار نہین کرتا۔ اور اُن سے (کافران مکہ اور اُنکے خصال و صفات کے آدمی) لڑو جبتک روک ٹوک اٹھہ جاوے اور دین اللہ کے لئے ہو۔ یعنی فرائض دین بلا روک ٹوک ادا کئے جاسکین اور مخل خلل اندازی چھوڑدین۔ سورہ بقرہ ۔ ۲ ۔ رکوع ۔ ۸

[2] ۔ مسلمان تھوڑے تھے اسلئے یون ہوتا کہ دین مین ستائے جاتے۔ یا تو قتل کئے جاتے یا سخت عذاب مین مبتلا کئے جاتے پھر جب مسلمان بڑھ گئے تو یہہ مصیبت اُٹھہ گئی۔

[3] ۔ ان مشرکین کو جہان پاؤ مارو اُنہین پکڑو اور ان کی راہ مین پوری پوری گھات لگاؤ۔ سورہ توبہ سپارہ ۱۰ ۔ رکوع ۔

اِس آیت شریف پر ہمارے بعضے آریہ دوستون نے خاص توجہ کی ہے اور بڑے بہاری اعتراض کا نشانہ اسے بنایا ہے اِسلئے اس آیت کی تصدیق کے واسطے اتمامًا للحجۃ آپکے مقدس رگوید سے چند منتر لکہتا ہون سُنئیے ! ـ حسب وید مقدس آدمی دو قسم کے ہوتے ہین ایک سرشیٹ (اچہے) اور دوسرے دلیسیو اور دُشٹ دیکہو منتر ۸ رگوید منڈل نمبر ا سوکت نمبر ۵۱ اور تکذیب صفحہ ۹ ـ اور ایسے ہی قرآن نے بہی آدمی کی دو قسمین بیان کی ہین شقی و سعید ـ ان دُشٹ اور شتروُن کی نسبت جنکو قرآن نے مشرک اور کافر کہا ہے وید کہتا ہے (۱) سیناد ہکش آدمی لوگ (سپہ سالار) جیسے لوہا کے گہن سے لوہے اور پاشان (پتہر) آدکو نکو توڑتے ہین ویسے ہی آدہرمی دُشٹ شترو نکو (بے ایمان دشمنون کے) انگو نکو (اعضا کو) چہن بہن کر دِن رات دہرم آتما پرجا بہو پالن مین تت پر ہون جتنے شترو ہین ان پر جا وُنکو دکہ دینے کے سامرتہہ نہو سکین [1] اچہے گن کرم اور سبہاؤ والے سبہا دہکش راجہ کو چاہئے کہ راج کی رکہیا نیتی اور ڈنڈ کے بہی سے سب نشٹون کو پاپ سے ہٹا سب شتروُن کو مار اَوِدّیاون کی سب پر کار سیوا کرکے پرجا مین گیان اور سکہہ اور اوستہا بڑہانے کے لئے سب پرانیو نکو شب گن یکت سدا کیا کرے [2] یہہ تو قتل کے احکام مین اب قید کی بابت سنئیے ؟ ـ جو آریہ کو جملہ قرانیہ ـ و احصروہم ـ کے ماننے کا انشاء اللہ ذریعہ ہوگا ـ

"دُنار یکِ پرشون کو چاہئے کہ تیجسوی سبہا دہکش راجہ کے ساتہہ ملکے بیگ سے اُن سے پیار نہو نکو ہرنے کہوٹے سبہاؤیکت اور اپنے وِجے کی اچہیا کرنے والے ڈاکوُن کو

[1] ـ دیانندی بہاش صفحہ ۹۹۶ سوکت ۱۳۶ ۷ ـ
[2] ـ رگ وید بہاش صفحہ ۶۹۶

بلا انکو پریت آدمی اکانت استھانون[۱] مین بنے ہوئے گہرون مین گہسا کر اور باندہکے اونکو قید مین کہین"[۱]

"جیسے سورج انتر کہہ سے میگہہ کے جس کو بہومی پر گرا کے سب پرانیون کے لئے سکہہ دیتا ہے ویسے ہی سینا دہکش آدمی لوگ دشٹ منش شترؤن کو باندہکر دہارمک منشونکی رکہشا کرکے سکہون کا بہوگ کرین اور کرا وین[۲]۔

یہہ قید کے احکام گذرے اب استیصال اعداء کا قصہ سنئے اور غور کیجئے۔ ویدون نے دشمنون کے جلانے کا بہی حکم دیا ہے ذرہ یہان انصاف کو بہی کام مین لا وین۔

"سبہا دہکش آدمی راج پرشون اور پرجا کی منشون کو چاہئے کہ جس پرکار اگنی آدمی پیدا تہہ بن آدمی کو بہسم کر دیتے ہین۔ (جس طرح آگ جنگل کو جلاتی ہے) ویسا ہی دکہہ دینے والی شترو جنون کو بناش کے لئے اس پرکار یتن کرین"[۳]

اب جبر اور اکراہ کا حکم جسطرح وید مین ہے ملاحظہ ہو۔

سنئے۔ اور اپنے پیارا اور محبت والے دہرم کا حال پڑہئے "جیسے بجلی میگہ کے اوپر بدلون کو تیکہن بیگ سے چہن بہن اور بہومی پہ گیر کر اسکو وش مین کرتی ہے ویسی ہی سبہا سنیا دہکش کو چاہئے کہ بدہی شریر بل و سینا کے بیگ سے شترؤن کے بیگ کو چہن بہن اور شترؤن کی اچھی پرکار پہاڑ سے پرتہوی پہ گرا کر اپنے سمتی مین لا وین"[۵]۔

---

[۱]۔ پہاڑون کی کہوہ مین الگ بند کر دے۔
[۲]۔ دیانندی بہاش صفحہ ۳۰۷۔ سوکت ۶۳۔
[۳]۔ دیانندی بہاش صفحہ ۶۲۔
[۴]۔ دیانندی بہاش رگ وید صفحہ ۷۰۷۔
[۵]۔ دیانندی بہاش صفحہ ۶۱۶۔

اب نہایت غور سے ویدک اخلاق کی حالت سنئے۔

وید دشمنون مین عداوت اور پھوٹ کرانے کی ترغیب دیتا ہے "سبھا وکش کو چاہئے

کہ شانتی بچن کہنے دشٹون کو ڈنڈ دینے اور شتروُن کو پرسپر پھوٹ کرانیکی کرایا کون سے

تینون کو آچھے پرکار پراپت ہوکے پرجا جنون کی دکھہ کو نت دور کرنے کے لئے اُدّم

کرے"[1]

اچھا مین آپکے کانشنس پر چھوڑتا ہون۔ ایک ایسے جانور کے بدلے مین جسکی جنس

کی تکلیف دینے مین آپکے کانشنس کمی نہین کرتے۔ آپ ہی کسقدر منصوبے امکان سے

بہی زائد انسان کو ایذا رسانی کے باندہ رہے ہین جن مشرکون کی نسبت آیات ذیل

مین حکم ہوتا ہے۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ

وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ۔

وہ وہی دشمن ہین جو دغا با موقع بر معاہدہ اور صلح کو توڑ کر سلام کا استیصال

کرتے ہین۔ دیکھو حکم بالا کے آگے فرماتا ہے۔

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ

كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُمْ

---

[1] صفحہ نمبر ۱۶۶۔

[2] اللہ اور اسکا رسول ان مشرکین کے عہد کی کیونکر رعایت کر سکتے ہین سوائے اُنکے جنسے تمنے مسجد حرام کے پاس عہد کیا۔ سو جب تک اپنے معاہدہ پر قائم رہین تم بھی قائم رہو۔ کیونکہ اللہ ڈرنے والون کو پیار کرتا ہے۔ کیونکر ا۔ (انکے عہد کی رعایت ہو سکتی ہے) اور اگر وہ تمپر غالب آوین تو تمہارے حق مین کسی قسم کی قرابت اور عہد کا لحاظ اور نگہداشت نہین کرتے۔ منہ سے تو تمہین خوش کرینگے پر جیون مین ان کے انکار ہے اور اکثر ان مین سے فاسق ہین۔

بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فَاسِقُوْنَ ۔ اور پھر کہتا ہے
وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ
الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا
اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

"جنگ جو غضب الٰہی کا نشان ہے اُس میں بھی اسلام نے ہمدردی اور رحم کے اصول کو ترک نہیں کیا"
"اسلام جنگ میں بے قصور بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں۔ مزدوروں۔ جانوروں کو قتل کی اجازت نہیں
دیتا دشمن جب جزیہ گزار ہوجاوے یا اسلام قبول کرے تو اسلام جنگ کو موقوف کر دیتا ہے۔ اور"
"فاتح و مفتوح برابر ہوجاتے ہیں۔ پھر اسلام کو جنگ میں ملک گیری مقصود نہیں فقط توحید کی"
منشور وعظ مطلوب ہے۔ اور جنگ بھی جبتک کہ اسلام کے مخالف مذہبی آزادی کو نہ روکیں۔"

غور کرلو۔ جب ابتدائے اسلام میں مسلمان توحید کے اقرار پر بےگناہ قتل ہونے لگے گھرون سے نکال دیئے گئے ا۔ توحید کی منادی سے روکے گئے ا۔ اُنکے دشمن باتفاق حملہ آور ہوئے ا۔ دشمنوں نے مدینہ طیبہ۔ دار النبوۃ کا محاصرہ کر لیا۔ ا۔ اسوقت اسلام نے تلوار پکڑی"۔ بتاؤ کیا یہہ عقل تھی کہ اسلام اپنے آپکو معدوم کر دیتا؟ کیا صاحب اسلام اپنی اصل غرض نبوۃ و رسالت کو چھوڑ دیتا؟ ایسی ضرورۃ میں کوئی دانشمند قوم جنگ سے مانع نہیں۔ اِلَّا اسلام نے پھر بھی اکراہ سے منع کیا۔ کیا اگر [illegible] پر بھی ایسی زیادتی ہونے لگے تو عقل والے خدا ترس باطاقت بادشاہ حملہ آور نہ ہونگے؟ یہہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ جب کوئی حاکم مسلمانوں کے دین میں دخل دے

ف ۵ - اور اگر وہ عہد کر کے پیچھے اپنی قسمین کو توڑ ڈالین اور تمہارے دین میں طعن کرین تو ان کفر کے سرداروں سے جنگ کرو۔ ان لوگوں کی قسمیں وسمیں کچھہ بھی نہیں۔ تو کہ باز آجاویں۔ کیا وجہ ہے کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ نہ کرو جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول کے نکال دینے پر ہمتیں لگائیں اور انہوں ہی نے تم سے ابتداء (جنگ) بھی کی۔

اور ارکان اسلام کو آزادانہ طور پر ہندو کرنے دے تو مسلمانوں کا ہر فرد جان دینے کو حاضر اور
اور اسمین مرنے کو شہادت جانتا ہے !- الحمد للہ اسی اصل جہاد کی برکت سے بڑے بڑے
سلاطین مسلمانون کے امور مذہبی مین دخل دینے سے کوسون بہاگتے ہین جہاد کے
نام سے انکی روح کانپتی ہے تعجب ہے اس قومی درد اور مذہبی محبت کو بعض اہل
عیب شمار کرتے ہین" (برکات اسلام)

مکذب - تکذیب صفحہ ۷

"پوشیدہ نہ ہے - اعتراض کرنے سے پہلے فریق ثانی کی کتب کا مطالعہ کرنا شرط اولی ہے مگر معترض نے
نہین دیکہا"

مصدق - آپ اپنے ایمان سے کہئے - آپنے عربی زبان دانی کی کتابین کسقدر پڑہی
ہین ؟- عربی دواوین اور خطبات مین کتنی مہارت پیدا کی ہے ؟- قرآن اور حدیث کا کتنا
علم حاصل کیا ؟-

مرزا صاحب نے دیانند جی سے بڑہکر قدم نہین مارا جنہون نے ستیارتھ مین اسلام
پر اعتراض کئے !- کیا وہ عربی کے ماہر تہے ؟ - مجہے یاد ہے میٔنے لاہور مین اپنے کان سے
سنا کہ دیانند جی فرما رہے تہے - "کہ رحیم اور کریم لوگون کی گہڑت ہے" تاریخ کے اتنے بڑے
ماہر تہے - کہ ایک جگہ ستیارتھ پرکاش کے صفحہ تین سو اکیس مین کہتے ہین کہ "سلطان محمود
غزنوی جب قیدیون کو مکہ مین لے گیا تو فلان تکلیف دی" !!!

پہر جیسے تو مرزا صاحب نے بہت کوشش سے بقدر امکان وید کو دیکہا سوامی جی کا ترجمہ چار ویدون کا باوجود
اتنے قومی جوش کے ابتک ناتمام ہے !- اُسے کون دیکہہ سکے ! جبکہ خود سوامی جی کو عادل اور رحیم
بنیاد کار ی خدا نے کامیابی کا منہہ دکہایا تو دنیا کی اور غیر قومین اس ترجمہ سے کیا نفع اٹہا سکتی ہین !-

اور مرزا صاحب! اِس غیر موجود کو کب دیکھہ سکتی ہین!۔ جو ترجمہ دنیا مین موجود تہا اور آپکی قوم نے چہپوایا اُسے مرزا صاحب نے دیکھہ لیا۔ دو ارب کے قریب بقول آپکے گذرتے ہین کہ خدا نے ویدون کو الہام کیا۔ یہہ خدائی کارخانے پر نظر کیجئے کہ دو ارب برس مین ویدون کے تراجم بہی دنیا مین کیا آریہ ورت کے اندر بہی نہین ملسکتے!! جب اِس کتاب کی اشاعت کا یہہ حال ہے تو مرزا صاحب کا کیا قصور۔ آجتک آریہ ورت کے تین ربع سے زیادہ قومین شرعًا گو وہ شرع کیسی صحیح یا غلط کیون نہو۔ وید پڑہنے کے لایق خیال نہین کی گئین تعجب ہے آپ لوگ ویدون کو عام خلقت کے سامنے رکہتے ہین اور لوگون کا لکہا ہوا ترجمہ پسند نہین کرتے۔ بہلا یہہ بے انصافی نہین تو کیا ہے ؟۔ کہ خود تو دنیا کی عام زبانون مین ترجمہ کرتے نہین اور جو ترجمے فضلائے یورپ نے کئے ہین انہین پسند نہین کرتے!۔ باقی یہہ خیال کہ تمام دنیا کو اُسی سے فیض پہونچا۔ ایک خوش اعتقادی کا خیال ہے خود آریہ ورت کے باشندے علی العموم محروم ہین پنڈت دیانند جی نے وید کے اشاعت کی کوشش کی مگر ہمین بہی اوّل تو غیر بلکہ اپنی بہی قومین محروم رکہی گئین۔ کیونکہ وہ جانتے تہے کہ علی العموم مسلمان اور عیسائی تعلیم یافتہ گروہ بہاشا نہین پڑہ سکتے۔ بلکہ سنتیارتہہ کا ترجمہ بہی وہ اردو حروف مین پسند نہین کرتے تہے!۔ اور اُردو مین کیون لکہواتے ادہر وید کا عام فہم ترجمہ ہوا اُدہر دیکہو اسکا وہ سارا کارخانہ کان لم یکن شیئا ہوا!۔ دوم۔ باری تعالی نے بہی انکو تمام ترجمہ کی توفیق ندی ساری دنیا کو کب اور کس دن فائدہ پہونچا ؟۔ مین نہایت راستی۔ سچائی اور صاف دلی سے چارون ویدون کا ترجمہ سننا پسند کرتا ہون مگر کوئی صورت اتنی بہی نہین نکل سکتی کہ ایک بار سرسری طور پہ ہی سُن سکون!۔ جب کوشش کرتا ہون اور ایک

دو دفعہ ایسا ہوا ہی - تو آریہ مہربان بہائی سنانیوالے کی عداوت کو کہڑے ہو چاہتے ہیں اپنے دلون مین جہک کر انصاف کرلو کہ کہانتک تمہارا دل گوارا کرتا ہے کہ ایک مسلمان وید کی پوری ماہیت سے واقف ہو۔

پہلے اتمام حجت کے لئے چارون ویدون کا ٹہیک ترجمہ جیسے آپکے عام علما تسلیم کرین تیار کیجئے - ہم لوگ بہی ویدک اردو ترجمہ مین امداد کے لئے دلسے حاضر ہین پہر آپکا دعوت دنیا وہی کرنا بہی موزون ہوگا -

مکذب - "وید کے روسے دو قومین ہین - ایک آریہ دوسری دسیو"

مصدق - یہی تقسیم تمام دنیا کے مذاہب نے کر رکہی ہے - بلکہ عام عقل کے نزدیک بہی تقسیم مسلم ہے - کوئی ویدک خصوصیت نہین دیکہو قرآن کہتا ہے -

(فریق فے الجنۃ و فریق فے السّعیر) (ایک فریق جنتی اور ایک فریق ناری)

(فمنھم شقی و سعید) (ان مین سے شقی اور سعید ہین) -

آریہ کے معنے اگر سریشٹ - نیک اور خدا ترس کے ہین تو یہہ ایک لقب ہے جو عمدہ اعمال کے ذریعہ ہر نیک آدمی کو مل سکتا ہے - کسی خاص قوم اور ایک ملک والون کے واسطے اسکی خصوصیت نہین - ان معنون کے روسے بنی اسرائیل کا نیک حق شناس ہادی آریہ ہے - گو وہ شام کا رہنے والا ہو یا مصر کا ایک پارسا عیسائی مذہب کا ہادی آریہ ہے - گو وہ ناصرت مین پیدا ہوا ہو - خیرخواہ بنی آدم و حافظ توحید بنی عرب آریہ ہے - گو مکّہ معظمہ مین جلوہ گر ہوا - اور آریہ ورت کا شہدا - پہکڑ - خدا کو برا کہنے والا دسیو ہے -

دیکہو صفحہ ۱۶ - **تکذیب** - "اور اگر وید کے معنے اُن سَت ودیا کے ہین جس سے پرمیشر کا گیان ہو جائے"

رضامندی کا اور کسی سچی بشارت کا پتہ لگ سکتا ہے اور وہ چیز ہے جو مقدسون کے پڑھنے کے قابل ہے۔ تو تمام مقدسہ کتب وید بین سب قرآن میں ساری کی ساری انجیل ہین۔

تکذیب صفحہ ۲ تا ۷ اہین۔ وید کی قدامت کا بیان ہے۔ مگر ہم کہتے ہین کہ نفس قدامت کسی خوبی کی مثبت نہین ہوسکتی دیکھئے مادہ آپکے نزدیک قدیم ہے حالانکہ جڑ ہے چیتن نہین تو کیا نفس قدامت کسی خوبی کی مثبت ہے؟ اگر ہے تو پہاڑ بہت پرانے ہین اور مادہ بقول تمہارے انسے بھی پرانا ہے!

اوّل۔ آپ ثابت کرین۔ کہ وید الٰہی کلام ہے۔ بلکہ ثبوت سے پہلے از راہ کرم دنیا کو بتلائین کہ فلان چیز کا نام وید ہے اور اسکے یہہ مضامین ہین پھر دنیا پر ثابت کیجئے کہ وید کے بعد اللہ تعالیٰ کا فیضان جسے الہام کہتے ہین بند ہو گیا!۔ باری تعالیٰ ویدون کے بعد کسی سے کلام نہین کرتا!۔ یہانتک کہ دنیا فنا ہو۔ پھر پرلے آوے سرشٹی اور مخلوق بنے اس وید کے ماورا جو صرف آریہ ورت مین نازل ہوا۔ کسی اور ملک مین کوئی الٰہی کلام کبھی نہین ہوا!۔ اور نہ ہو سکتا ہے ہم کب منکر ہین کہ ہند کو اللہ تعالیٰ کے فیضان سے محرومی رہی۔ اور اسمین ہادی و واعظ توحید نہین گزرے۔ بلکہ قرآن صاف بتاتا ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا[۱] وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔

رہی یہہ بات کہ قرآن مین انکے قصے نہین۔ تو یاد رہے۔ قرآن کریم مین سب نبیون کے قصص بیان نہین ہوئے سنو!۔

وَلَقَدْ[۲] أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ
وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ

۱ - ہمنے ہر ایک گروہ مین رسول بھیجا۔ کوئی ایسی امت نہین جسمین کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔
۲ - ہمنے تجھسے پہلے رسول بھیجے بعض کا حال تیرے آگے ذکر کیا بعض کا نہین کیا۔

مگر کلام اس مین ہے کہ ابتدا سے پیدایش عالم مین یا وید کے بعد جن دنون وید کا نزول ہوتا تہا - اُن دنون اور بلاد مین الہام الٰہی ناممکن اور محال تہا ! - اور وید دون کے بعد پہر خدا تعالےٰ چپ ہوگیا ! - اور اس نے اپنے فیضان کو بند کر لیا ! - یا یہی وید کے سوا کسی اور زبان مین کلام کرنا ممکن نہیں ! - اور نہ اُسنے کیا ! - یا ہنوز حسرت ابر رحمت در خرد خسِّ ست کا معاملہ ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُلْھَمِیْنَ - اٰمِیْن - -

مختلف بلاد مین مختلف ہادی ہوتے رہے صرف ایک اسلام ہی کا اعتقاد ہے کہ لَمْ یَزَلْ مُتَکَلِّمًا اسد ہمیشہ کلام فرماتا ہے - اسکے فیضان خاص مین کبھی کمی نہین ہوئی ہمیشہ ہمیشہ بندگان خاص سے اسکا مکالمہ اور مخاطبہ ہوتا رہتا ہے - اور ہوتا رہا - اور ہوتا رہیگا - ختم نبوت نے الہام اور مکالمہ اور مخاطبہ سے مخلوق کو محروم نہین کیا - اسلامیون مین ہمیشہ اور ہر زمانہ مین ایسے لوگ ہوتے رہے جو اس فیض ربانی سے فیضیاب ہوئے - دیکھو حالات شیخ عبد القادر جیلانی - شیخ محی الدین بن عربی - شیخ معین الدین چشتی - بابا شیخ فرید گنج شکر - شہاب الدین سہروردی - شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی - شاہ ولی اللہ دہلوی - اور عبد اللہ غزنوی وغیرہ وغیرہ اولیاء کرام - اور ہمارے اس زمانہ مین حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ انصاف کرین تو اسلام ہی قدیم اور بہت پرانا - مذہب ہے اور یہی سنت اللہ ہے جسکی قدامت کی تعیین سے ہندسہ عاجز ہے - اسلام کیا ہے - خدا کا فرمانبردار ہونا - ویدکے ملہم اگر خدا کے قائل اور اسکے فرمانبردار تہے - تو انہون نے بے ریب وہی کام کیا - جسکے باعث باریتعالےٰ ابراہیمؑ کی تعریف کرتا ہے - اور اُسکے طریق کی خلاف ورزی کو بُرا بتاتا ہے -

وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّۃِ اِبْرٰھٖیمَ اِلَّا مَنْ سَفِہَ نَفْسَہٗ ط وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰہُ

فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ - إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ
أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ
اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ؀

لاریب بشرط فرمانبرداری باری تعالے کے وید کے ملہم مسلمان تھے۔ آریہ تھے ایسے ہی یہودی نئی زندگی سے زندہ عیسائی اور پورے محمدی تھے !۔ خالص خاص بت پرستی پر بحث کرتے جاؤ مثلاً جسوقت سری کرشن دیوجی دنیا مین ظاہر نہین ہوئے تھے۔ کیا اسوقت کوئی انکی پوجا کرتا تھا ؟ ہرگز نہین پھر اُنسے پہلے جب تک سری رامچندر جی نہ ہوے کوئی انکا پوجاری ہوا ؟ نہین۔ بلکہ جب ہنومان ہوئے تب انکی پوجا شروع ہوئی جب گنیش ہوئے تب انکی پوجا شروع ہوئی۔ اسی طرح اوپر کا وقت لیتے جاؤ یہانتک کہ خالص باری تعالے کی پوجا کا وقت نکل آوے مثلاً فرض کرلین کہ برہما جی سرشٹی کی ابتدا مین یا وید کے ملہم اس سرشٹی کے ابتدا مین کسکی پوجا کرتے تھے اگر وہ باریتعالے کے پوجاری تھے اور موحد تھے تب وہ ضرور مسلمان تھے۔ اور لاریب مسلمان تھے۔ والحمد للہ علی ذلک

تکذیب صفحہ ۱۲ تا ۱۷ مین

تکذیب صاحب آریہ لفظ اور ہندو لفظ پر بحث کرتے ہین سو ان لفظون کی نسبت جو کچھ میرے محسن جناب بابو طامس ہاول بشیر مقیم پنڈ دادنخان ضلع جہلم نے ارقام فرمایا ہے میرے نزدیک وہ مضمون نہایت راستی سے لکھا گیا ہے اس مضمون اور اپنی ایک ابتدائی تحریر کو جو اس بحث پر (لفظ آریہ اور ہندو) کی

ف۵ - اور ابراہیم کی سنت سے وہی منہہ پھیرتا ہے جس نے اپنے تئین بیوقوف بنایا۔ ہمنے تو اُسکو دنیا مین چن لیا اور انجام مین وہ نیکوکارون مین ہے جب اسکو اسکے رب نے کہا فرمانبردار ہوجا۔ اُس نے کہا مین رب العلمین کا فرمانبردار ہوا۔ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو وصیت کی اے میرے بیٹو اللہ نے یہہ دین تمہارے لئے چن لیا تو تم اسلام (فرمانبرداری الٰہی) پر مرنا۔

متعلق ہے جناب پادری صاحب نے دوبارہ بطور رسالہ لکھا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء
پادری صاحب کی پہلی تحریر کو مرزا صاحب نے بھی شحنۂ حق مین نقل کیا اسپر کچھ اور
زیادہ کرنا صرف شیخی بگھارنا ہے۔ مگر اتنا زیادہ عرض کر دینا شاید نامناسب نہو کہ آپنے
یا آپکے مصلح نے اس لفظ ہند یا ہندو پر بحث کرنے مین بالکل انصاف سے کام نہین لیا یہہ
بحث الٹے مختلف اغراض کے واسطے چھیڑ دی۔ مین راستی سے کہتا ہون کہ مسلمان فاتح
لوگون نے اس نام کو ناشائستہ اختیار نہین کیا تھا۔ عربی کی مشہور لغت کی کتاب قاموس اللغات
ہے۔ اسمین اس لفظ کے مختلف معنے لکھے ہین۔ دیکھو عمدہ عمدہ معنے اسی لفظ ہند کے واسطے
موجود ہین۔ ہند سو اونٹ کے گلے کا نام ہے اور ایک عورت کا نام بھی جو عمرو
نام بادشاہ عرب کی والدہ تھی۔ بنو ہند ایک قبیلہ عرب کا نام ہے ہند ایک پہاڑ کا
نام ہے۔ تلوار کے تیز کرنیکو بھی ہند کہتے ہین اسواسطے مُہنّد اس تلوار کو کہتے ہین جو بہت ہی
تیز ہو۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین ایک آپکا پیرو آپکے
سامنے کہتا ہے۔ اِنَّ الرَّسولَ لَنورٌ یُستضاءُ بِه۔ سَیفٌ مُهنّدٌ من سیوف
الهند مسلولُ۔ ہندوان ایک نہر کا نام ہے جو خراسان مین واقع ہے۔ ابو جعفر
فقیہ ہندوانی ایک بڑے بزرگ مسلمانون کے مقتدا وہانکے رہنے والے تھے۔ اور تعجب نہین
آریہ کے بزرگ اسی ندی کے کنارے سے آئے ہون۔ اسواسطے وسط ایشیا کی واقف
اور فاتح قوم نے انکو ہندو کہا ہو۔ اور آری لفظ عرب مین کوئی عمدہ مدح کا لفظ نہ تھا
کیونکہ عربی آری طویلہ کو کہتے ہین۔ پس کیا تعجب ہے اگر ہمارے بزرگون نے بجائے
لفظ آری ہندو کا لفظ اخلاقی شریعت کے حکم سے زیادہ تر برتا ہو۔ یا اور کوئی باعث
خاص ہو جو دل آزاری کے سوا ہی۔ اب بھی عرب کے دار السلام مکہ معظمہ مین ہندی مسلمانونکے

شیخ کو شیخ الہنود کہتے ہین - والعلم عند اللہ -

تکذیب تکذیب کے صفحہ ۲ امین مرزا صاحب کا قول ''وہ (موجودہ آریہ مت) بہ ہیئت مجموعی کسی قدیم ہندو مذہب مین نہین جاتے'' نقل کر کے شدت غضب سے سراسیمہ ہوکر عجب بے سر و پا جواب دیا ہے حقیقت مین خوش فہمی کی داد دیدی ہے - میرے نزدیک خفگی کا کوئی مقام نہین -

اول تو اسلئے کہ مرزا صاحب فرماتے ہین - ہندو مذہب مین نہین جاتے'' اور ہندو ہونے سے خود آپکو اور آپکے معاونین آریہ کو انکار ہے - بلکہ تکذیب کے صفحہ ۱۲۳ مین ایک اپنے فاضل کا نکتہ لکھا ہے - اور وہان کہا ہے - کہ ''جب تک ودیا کا زور اور ستیا دہرم کی ترقی - ست دہرم کی طرف توجہ - وید مقدس پر عمل درآمد رہا - تو بہارت سے ستنگاری ایک پرمیشور کی پرستش رہی - یہ ملک آریہ ورت اور اسکے باشندے آریہ یا آریج رہے - مگر جب سے اونہون نے طوق غلامی پہنا - بت پرستی اختیار کی - ہزارون لاکہون - کروڑون کے آگے سر جہکانے لگے - اصلی کتابون پر نقلون اور فسانون یعنے ویدون پر پرانون کو ترجیح دی - تب ہندو بنگئے اور ملک ہندوستان ہوگیا'' لاریب یہہ نکتہ صحیح اور درست ہے - تو پہر آپ کیون ابہی اس ہندو قوم کو آریہ فرماتے ہین ابہی تو بقول آپکے بہی یہہ ملک **ہندوستان** اور اسکے باشندے **ہندو** نظر آتے ہین -

دوم - علے العموم ہندوستانی آپکے بہائی ہندو بت پرست ہین اور اپکے پنتہہ کے **منکر** ہین بلکہ جین اور بدہ ہند کے باشندے - اس وید کے بہی **منکر** ہین - جسے آپ کلام الہی کہتے ہین - ہزارون تو بہارت مین آپکے برگزیدہ پہنسے ہوئے ہین بلکہ تمام قوم ابہی تک قدیم ہندوؤن کے نقش قدم پر چل رہی ہے - تعلیم یافتہ ہندو حیا عت

لفظاً نہ سہی تو عملی طور پر وید کے خاصے منکر ہین - پس آپ غور کیجئے - یہہ بلاک ان معنون
کے بموجب جو آپنے خود کئے ہین کیونکر ابھی آریہ ورت ہو سکتا ہے انصاف انصاف!!!

سوم - اگر اس ملک کے لوگ وید کے مخالف ہوتے تو غیر مذہب والے یہان بالکل
حکومت نکر سکتے کیونکہ آپ کا دعوے ہے "وید وکت ریتی سے ہمیشہ آرام ملتا ہے" - اور
ظاہر ہے کہ رعایا بننے سے بڑہکر کوئی بے آرامی نہین - اور غیر ملک والون کے ماتحت رہنے
سے بڑہکر کوئی ذلت و خواری نہین - اگر آپکے بزرگ دیانندی پنتھہ کے پیرو ہوتے تو
بقول آپکے اس ذلت و خواری مین مبتلا نہوتے - یا یون کہا جاوے کہ یورپین بادشاہ
وید وکت ریتی کے مطابق پوربلی جنم مین بزرگ آریہ تھے اس جنم مین اپنے نیک اعمال
کا پھل بھوگ رہے ہین - اور چونکہ بھلائی کا نتیجہ بھی بھلائی ہوتا ہے اور باری تعالے
دہوکہ باز نہین اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس ذلت اور نیکی کو اونکے لئے دبال
نفرماوے گا یا ویدون کی دعائین جو صرف دشمنون کی تباہی - اور ہلاکت کیواسطے
نہین سالہا سال سے بیکار ہو گئین بلکہ اولٹی پڑین - پس یا تو دعائین الہامی نہین یا
آپکے قدیم آریون کے اعمال نہایت خراب تھے کہ انکو دنیوی عیش و آرام کے ساتھہ
اصل ارتھ دہرم پراپت نہوا - اصل یہہ ہے کہ آپنے "بیت ممعی" کا لفظ جو مرزا صاحب
کے کلام مین مندرج تھا نہین دیکھا - یا اسپر توجہ نہین کی ۔

مکذب - "قرآن صرف اقتباس سابقہ کتب کا ہے"

مصدق - اسکا مفصل جواب ہمنے رد ضمارے مین دیا ہے - اور ایکو بھی مختلف مقامات
پر اسکا جواب دینگے ۔

یہہ نمبر صفحہ ۲۰ مین اقام فرمایا ہے "لقمان - اور سکندر کے قصہ ہمنے (دور از قیاس)

یونانیون کی تواریخون سے جلوہ دکہایا۔ سنئے صاحب!

قرآن نے لقمان کا قصہ جہان بیان کیا ہے۔ اس سورہ کا نام سورۂ لقمان ہے جو اکیسوین سپارہ مین موجود ہے۔ مہربانی کرکے وہ قصہ سنئے۔ آپکو اپنے انصاف اور نیک نیتی اور استعداد اور عربی دانی کا خود بخود پتا لگ جائیگا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝

لہ ہمنے لقمان کو حکمت (اپنی پہچان) دی کہ تو اللہ کا شکر گذار ہو اسلئے کہ جو شکر گزار ہوا اسمین اسکا اپنا فائدہ ہے۔ اور جس نے کفران نعمت کیا وہ جان لے کہ اللہ غنی ہے تعریف کیا گیا۔ اور جب لقمان نے وعظ کرتے اپنے بیٹے سے کہا اے پیارے بیٹے اللہ سے شرک مت کر کیونکہ شرک بڑا بہاری ظلم ہے۔ ہمنے انسان کو والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اسکی ماں نے دکہہ پر دکہہ سہکر اسے پیٹ مین رکہا۔ اور دو سال مین اسکا الگ ہونا ہوا۔ تو اب میرا اور اپنے والدین کا شکر گزار ہو۔ اور پہر آنا میری طرف ہے۔ اور اگر تیرے ماں باپ مجہسے شرک کرنے پہ تجہے مجبور کرین جس سے تو بالکل نادان ہے تو ان کا کہا مت مان۔ اور دنیا مین انکے ساتہہ نیک سلوک سے

۲۵

ان آیات کریمہ پر غور فرمائیے۔ اور داد دیجیے۔ نہ صرف داد بلکہ قبول فرمائیے۔ مین آپکو حق کیطرف بلاتا ہون اور بے انصافی کے سخت وبال سے آگاہ کرتا ہون۔ دیکہو بہلا مرنا ہے اور بہلائی اور برائی کا نتیجہ پانا ہے کیا یہہ دوراز قیاس ہے؟۔ انصاف سے کہیے۔ بلکہ یہہ قصہ تمام بہلائیون کا مجموعی عطر ہے۔ ہان بت پرست ناشائستہ کج خلق آدمی انکو دوراز قیاس کہے تو ممکن ہے۔ رہا سکندر کا قصہ جسکو آپنے دوراز قیاس لکہا ہے۔ مین راستی اور خیر خواہی سے عرض کرتا ہون سکندر کا نام تمام قرآن کریم مین ہرگز موجود نہین۔ کسی صحیح حدیث مین رومی سکندر کا قصہ جناب خاتم الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا۔ پہر کہتا ہون ہرگز سکندر کا قصہ قرآن کریم مین نہین۔ پہر رومی سکندر کا جو مشرک اور بت پرست تہا۔ اور آخر کار شراب خوری مین ہلاک ہوا!۔ مجہے یقین ہے۔ کہ یہہ خیال آپکو قرآن کریم کے مطالعہ اور عربی دانی سے نہین! بلکہ اس موقع پر آپنے پادری صاحبان یا منشی اندرمن صاحب یا کسی اور صاحب کی خوشہ چینی فرمائی ہے آپنے ذوالقرنین کے قصہ کو جو قرآن مین موجود ہے۔ سکندر کا قصہ تجویز کیا۔ اور دہوکا کہایا۔ صاحب من وہ قصہ کتاب دانیال سے ایک مشکل مقام کی تفسیر ہے۔

سنئے

دانیال کی کتاب مین۔ جو بائبل کے مجموعہ مین ستائیسوین کتاب ہے۔ اسکے آٹہہ باب

بقایا حاشیہ صفحہ ۶۳ سنگت کہہ اور میری جانب رجوع کرنیوالون کی راہ کے پیچھے چل پہر تم سب کا لوٹنا میری طرف ہے مین تمکو تمہارے عملون کی خبر دونگا۔ اے پیارے بیٹے اگر رائی کے ایک دانے کے برابر کوئی چیز کسی چٹان کے تلے ہو یا آسمانون مین یا زمین مین اللہ اسے لے آویگا یقینا اللہ لطیف و خبیر ہے۔ اے بیٹے نماز کی پابندی کر نیک باتون کا امر کر اور بدی سے روک اور مصیبتون پر صبر کر یقینا یہہ بڑے حوصلہ کی بات ہے۔ اور لوگون سے اپنی گال مت چمکا اور گہمنڈ سے زمین پر اترا کر مت چل یقینا اللہ خودپسند شیخی خورے کو پسند نہین کرتا۔ اور اپنی چال مین میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز دہیما کر کیونکہ سب سے بری آواز گدہے کی آواز ہے +

۸م۔ آیت مین حضرت دانیال نبی کا مکاشفہ ہے۔ دانیال کی نبوت اور اُسکا مکاشفہ آپکے
نزدیک کیسا ہی ہوا کچھہ ہی وقعت کیون نہ رکہے۔ الّا یہود اور عیسائیون مین جو قصہ
ذوالقرنین کے مسائل اور مجیب کے مخاطب تھے، یہہ مکاشفہ صحیح اور دانیال
کی کتاب صحیح اور مسلم ہے اور اس مکاشفہ مین یہہ بات مندرج ہے۔
تب مینے اپنی آنکھہ اوٹھا کر نظر کی تو کیا دیکھتا ہون کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا
ہے۔ جسکے دو سینگ تھے اور وہ دو سینگ اونچے تھے اور ایک دوسرے سے بڑا تھا"
پھر دانیال کو جبرائیل نے اُس مکاشفہ اور خواب کی تعبیر بتائی کہ مینڈھا جسے
تو نے دیکھا کہ اسکے دو سینگ ہین سو وہ ماد اور فارس کی بادشاہت دانیال
(۸۔۲۰) قرآن نے اسی بادشاہ کا تذکرہ کیا۔ اور نہایت راست اور صاف فرمایا ہو
اسمین کوئی دور از قیاس بات مندرج نہین اب مین وہ سارا قصہ نقل کرتا ہون۔
یَسْئَلُونَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ قُلْ سَأَتْلُوا عَلَیْکُمْ مِنْهُ ذِکْرًا۔ [1]
تفسیر دو سینگ والا وہی ماد۔ فارس کی بادشاہت جسکا ذکر دانیال ۸ باب
۳ مین ہے۔
إِنَّا مَکَّنَّا لَهُ فِی الْأَرْضِ وَآتَیْنَاهُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا۔ [2]
الارض کا ترجمہ مینے خاص زمین کیا ہے۔ جاننے والے تو اسکا سر جانتے ہین مگر
ہم کہو لے دیتے ہین۔ کہ الف اور لام عربی لٹریچر مین خصوصیت کے معنے بہی دیتا ہو
بلکہ عزرا نبی کی کتاب باب ۱۔ آیت ۲ سے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہی قرآن کی

---

[1] ۔ تجہسے ذوالقرنین (دو سینگ والے) کی بابت پوچھتے ہین تو کہہ مین ابہی اسکا قصہ تمہین سناتا ہون۔
[2] ۔ ہمنے زور دیا اسکو خاص زمین مین۔ اور دیا ہمنے اسکو ہر طرح کا سامان اور وہ تابع ہوا ایک سامان کا۔

صداقت ظاہر ہوتی ہے*

حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا

تفسیر یہہ بادشاہ جو دانیال کے خواب مین دو سینگ کا مینڈھا دکھائی دیا اور فارس و مادی کا حکمران ہوا۔ اسکا نام **خورس** ہے جب وہ بلاد شام اور شمالی مغرب کو فتح کر چکا تو **بلیک سی** یا بحر اسود کا دوسرا سمندر یا اور اسکا کالا دلدل آ گے آگیا۔ اتنے بڑے سمندر کا کنارہ کیونکر کہان نظر آسکتا تہا وہان اُسے سورج سمندر مین ڈوبتا دکھائی دیا۔ قران یہہ نہین فرماتا کہ فی الواقع سورج کالے پانی مین ڈوبتا تہا۔ بلکہ کہتا ہے کہ اُسنے یعنے ذو القرنین نے سورج کو کالے پانی مین ڈوبتا پایا" لفظ **وجدھا تغرب** پر غور کیجئے۔ جسکے معنے مین پایا اُسنے اسکو کہ ڈوبتا ہے اور یہہ نہین کہا۔ وَکَانَ ھُنَاکَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ کہ وہان فی الواقعی سورج ڈوبتا تہا۔ یہہ ایسا نظارہ ہے جسے ہر ایک بحری سفر کرنے والے کی آنکہہ نے دیکہا ہے کہ وسیع اور اتہاہ سمندر مین سورج اُسی مین سے نکلتا اور اُسی مین پہر ڈوبتا دکہائی دیتا ہے اسی قدرتی منظر کو جو ذوالقرنین کے پیش نظر واقع ہوا **قدرت** کی صحیح نقل یعنے **قران** نے بیان کیا۔ **کورس** یا **خورس** کا تسلط پچہم زمین پر ہوا۔ اول تو دانیال ۸ باب ۴ مین ہے "مین نے اس مینڈہے کو دیکہا کہ پچہم اتر دکن کو سینگ مارتا ہے"۔ **دوم** تواریخ ایران پر نظر ڈالو۔ اس واقعہ کے مفصل حالات اُس مین **ملینگے***

لہ۔ یہانتک کہ جب وہ پچہم مین پہنچا اُسے ایسا معلوم ہوا کہ سورج دلدل کے چشمہ مین ڈوبتا ہے۔

قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا

تفسیر۔ غرض ماد اور فارس کی سلطنت جب بلاد شام پر فتحیاب ہوئی۔ تو اسکے بادشاہ نے حسب وحی الٰہی اور الہام خداوندی وہان بدون کو سزا اور نیکون کو انعام دیئے۔ اگر کسیکو یہود اور عیسائیون سے جو قصے کے مخاطب ہین اس کی نیکی اور بزرگی بلکہ ملہم ہونے مین کلام ہو تو وہ عزرا کی کتاب دیکھے ”شاہ فارس خورس یون فرماتا ہے۔ کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی سب مملکتین مجھے بخشین اور مجھے حکم کیا ہے“ عزرا باب ۱۔ ۲۔ اس سے یہہ ظاہر ہے کہ حسب کتب مقدسہ وہ حکم الٰہی کا پابند اور مملکتون کا بادشاہ تہا۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ كَذٰلِكَ ۚ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا

تفسیر۔ جب خورس بلوچستان مین پہنچا تو وہان کے لوگ بے خانمان پائے جنکی چہت آسمان اور بستر زمین تہا یہہ لوگ جب بالکل خانہ بدوش جنگلی تہے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا

[illegible] ۔ ہمنے کہا اے ذوالقرنین تو دو طرح کا برتاؤ کر یا سزا دے اور خسروانہ رحم کر یعنے سزا کے لائقون کو سزا اور رحم کے لائق پر رحم کر اُسنے کہا ظالمون کو ہم سزا دینگے پہر اپنے رب کے ہان جا کر ان پر سخت عذاب ہوگا۔ پر مومن اور نیکوکار کے لئے نیک بدلہ ہے اور ہم بہی اُس سے حسن سلوک سے پیش آوینگے۔

[illegible] ۔ پہر وہ سازسامان کرکے روانہ ہوا جب پورب مین پہنچا وہان سورج کے تلے ایسے لوگ پائے جن پر سورج کے سوا کسی چہت کا سایہ نہ تہا۔ ایسا ہی تہا اور ذوالقرنین کے لاؤ لشکر کا حال ہم کو خوب معلوم ہے۔

[illegible] ۔ پہر سامان کیا اور وہ دو خاص پہاڑون کے درمیان پہنچا۔ اور ان پہاڑون کے ورے ایک ایسی قوم کو پایا جو بات سمجھنے مین کمزور تہی۔

لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا۔

تفسیر۔ یہہ وہ مقام ہے جو ایران کے شمال مین دربند کرکے مشہور ہے اور اُسکے قریب اب تک قبہ نام ایک بستی اسی کیقباد خورس کے نام سے قرآن کی تصدیق کے لیے موجود ہے۔

قَالُوْا ملہ یَاذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا۔

تفسیر۔ یاجوج اور ماجوج کون ہین؟۔ غور کرو!۔ روضۃ الصفا کے خاتمہ مین لکھا ہے "اقلیم چہارم مشرق سے شمال چین سے گذر کر تبت اور جبال کشمیر اور بدخشان کے شمال سے اور بلاد یاجوج اور ماجوج کے جنوب سے مغرب کو چلی جاتی ہے" یہہ تو اقلیم چہارم کا قصہ مختصر ختم ہوا۔ اب لیجیے اقلیم ششم۔ اسکی بابت لکھا ہے "بلاد یاجوج و ماجوج سے یہہ اقلیم ششم شمال مین ہے"۔ پس ہر عاقل اب اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ بلاد یاجوج اور ماجوج اقلیم پنجم مین ہے۔ پس جیسے شاہنامہ مین لکھا ہے کہ باختر کے شمال مین یعنے بخارا کی جانب یاجوج ماجوج کا مسکن ہے بالکل ٹہیک ہے۔ غیاث اللغات مین جس سے مکذب نے تفصیل مذاہب اسلام کے لیے کئی ورق نقل کئے ہین۔ یہہ مضمون صاف لکھا ہے۔ اور تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے "یا بین آذربائیکان اور آرمینیہ کے ذوالقرنین نے تیس میل کی دیوار بنائی تہی"۔ اور تفسیر معالم مین سدی اور قتادہ سے روایت ہے کہ ترک کو ترک اسواسطے

ملہ۔ اُنہون نے عرض کیا اے ذوالقرنین یاجوج وماجوج ہمارے ملک مین آکر فساد کرتے ہین۔ ہم تجھے کو روپیہ دیتے جو تو اُنکے اور ہمارے درمیان ایک دیوار کھینچ دیوے۔

کہتے ہین کہ ذوالقرنین نے یاجوج اور ماجوج کے بائیس قبیلون مین سے انکو
چہوڑکر باقی قومون کے حملون کی روک کیواسطے دیوار بنائی تہی - اور ضحاک سے
روایت کیا ہے "یاجوج ماجوج ترکون کی قوم سے ہین - یہہ کچہہ کچہہ تذکرہ ایشیائی عام
اورمشہورکتابون کا تہا جنہین کسی الہامی کتاب سے استدلال نہین کیا - اب سنئے
حزقیل کے ۳۸ باب مین لکہا ہے (یہہ کتاب بائیل کے مجموعہ مین دانیال سے
پہلے ہے) اے جوج روس اور مشک (اسکو) اور طوبال کے سردار مین تیرا مخالف ہون
اور مین تجہے پہیر دونگا اور تیرے منہہ مین ہنسیان مارونگا" ۳ و ۴ - اور اسی باب کی آیت
اول و دوم مین ہے - "اے آدمزاد تو جوج کے مقابلے مین جواج کی سرزمین مین بستا ہے -
اور روس اور مسک اور طوبال کا سردار منہہ کر اور اُسکے برخلاف نبوت کر" اس سے ناظرین
یقین کرینگے کہ روس بے ریب یاجوج ہے گویا جوج کی اور قومین ہی ہون -
یاجوج کی تحقیق ختم ہوئی - اب ماجوج کا حال سنئے - حزقیل کے ۳۹ باب ۵ و ۶ آیت
مین ہے "اور مین ماجوج پہ اور اُنپر جو جزیرون پہ بے پرواہی سے سکونت کرتے ہین
ایک آگ بہیجونگا -

اُس زمانے مین ایسی دیوارون سے حملون کی روک ہوجاتی تہی - دیکہو چین
کی دیوار ایسے حملون اور یاجوجی قومون کی روک کیواسطے اہل چین نے بنائی تہی اور
اُنکے لئے اُسوقت کی حالت کے مناسب مفید اور کارگر ہوئی -

قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا

ف - کہا جو قدرت میرے رب نے مجھے دی ہے وہی بہتر ہے - تو تم مجھے صرف اپنے زور سے مدد دو مین تم مین اور ان مین ایک مضبوط دیوار بنا دونگا
تم میرے پاس لوہے کے تختے لے آؤ - آخر جب اسنے دونو پہاڑون مین برابر کر دیا کہا دہونکو - آخر جب اسکو گرم آگ سا کر دیا
بولا میرے پاس لاؤ کہ مین اس پر پگہلا ہوا تانبا ڈالون - پہر ان سے نہوسکا کہ اس سے پہاند جا سکین اور نہ ان کی طاقت ہوئی کہ اس
مین چہید کر سکین -

آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا
جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ
وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا۔

پس آخر یہہ جنگجو قومین بجلی صفت ہو سکین ۔ جب تین [illegible] تک اور قومین [illegible]
بلاد مین آہستہ آہستہ پھیل گئین ۔ [illegible]

قَالَ هَٰذَا [1] رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۖ وَكَانَ
وَعْدُ رَبِّي حَقًّا۔

تفسیر جب حملہ آورون کے لئے وہ دیوار روک ہوئی کچھ اور بلاد مین چلے گئے تو
جگہون مین ریاستین اور سلطنتین قایم کرلین آخر عجیب عجیب رستون سے بعد
ہزار سال ہجری وہ قومین پھر اُس ملک پہ پہنچنے کے لئے آہستہ آہستہ متوجہ
ہوئین جسکی طرف اُنکے پہلے مورث متوجہ تھے ۔ اور اسیطرح کتب مقدسہ کی
سچائی ظاہر ہونے لگی ۔

وَتَرَكْنَا [2] بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ ۖ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ
جَمْعًا۔

تفسیر مکاشفات یوحنا کے بیسوین باب کے ساتوین آیت سے پڑھو ۔ اور جب
ہزار سال ہو چکین گے (یہہ ہزار سال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہیں
اور شمسی قمری مہینون کا حساب ناظرین یہان سوچ کر کرلین) شیطان قید سے چھوٹے گا ۔

ل۔ کہا یہہ میرے رب کا احسان ہے ۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ آیا اسکو چور چور کر دے گا ۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ۔

۲۔ اور اس دن ہم چھوڑ دینگے کہ وہ آپس مین لڑ کٹ مرین ۔ اور نرسنگا پھونکا جاویگا پھر ہم ان سب کو اکٹھا کرینگے

اور نکلے گا تاکہ اُن قومون کو جو زمین کی - (وہی خاص ہین ہر دو سطر اور نکلنے کی زمین ہے)
چارون کونون مین ہین بہکائے یاجوج اور ماجوج کو فریب دے اور انہین لڑائی کے لیے
جمع کرے - اِن قدیمی نوشتون اور روس اور انگریز - جرمن اور فرانس کے تسلط
پہ چہ ہزار سال ہجری کے بعد سے عرب اور شام کے چارون کونون پر شروع ہوا -
غور کی نگاہ سے دیکھو ! - اور دیکھو اب ۱۳۱۹ھ سے کسطرح یہ قومین اسلامی بلاد پر مسلط
ہو رہی ہین ! - اگر انگریزی تواریخ مذہب کچھ صحت رکھتی ہے اور آریہ قوم ہی انگریزون
سے اعلے نسل مین متحد ہے جو تحقیق لتھ برج وغیرہ محققان یورپ کا علم ہے تو یہ بہی
یاجوج مین داخل ہین - تو ہم آریہ کی اس تیز ترقی کو اپنی مقدس کتابون کی صداقت
ہی یقین کرینگے کہ ہم یقینی رائے قائم نہین کر سکتے کہ ہندوستانی اور انگریز ایک ہی ہین
ہمارا علم اس تحقیق تک پہنچنے سے ابہی تک قاصر ہے ۞
قرآن کو نازل ہوئے تیرہ سو برس گذرے اور مکاشفات اور حزقیل نبی کی کتاب
کو اور بہی بہت زمانہ گذرا - مگر اللہ تعالے کی طرف سے جو عالم بالجزئیات و الکلیات ہے انکا
ہونا کیسے واضح دلیلون سے ثابت ہوا - اب یہ دونون قومین یاجوج روس اور ماجوج
انگریز کیسے نزدیک آپہونچے ہین اور بہت ہی قریب ہے کہ دونون آپس مین
الجھ پڑین اور قرآن کریم کا یہ فرمانا - وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ جو ہمیشہ
سے صادق ہے تمام انکھون کو اپنی سچائی دکہا دے - دیکھو مکاشفات ۲۰ باب ۹
اور انہون نے مقدس چہاونی اور عزیز شہر کو گہیر لیا - تب آسمان پر سے خدا کے پاس سے آگ
اوتری اور انکو کہا گئی - اور اب بڑا اندیشہ کر لگا - اور لوگ کہینگا کہین دیہات کی سب زمین
(ام القری مکہ معظمہ) پر چڑہ نہ آوین گا - ہمین انپر جو چہین ہین ہین - اور آئندہ سے لیتی ہین

جو شہر پناہ مین نہین رکھتے اور بغیر اڑبنگون اور پہاٹکون کے بستے ہین حملہ کرونگا
تاکہ تو لوٹے اور مال کو چہین لے اور تو اپنا ہاتھ ان ویرانون پر جو اب بسے ہین اور
ان لوگون پر جو ساری قومون سے فراہم ہوئے (دیکھو اہل مکہ و مدینہ) جنہون نے
مال اور مویشی حاصل کئے- اور جو زمین کی ناف پر بستے ہین (اسپر سے وہ پادری صاحبان
جو مکہ کو زمین کی ناف کہنے سے ہنستے ہین بہانت و ندا انصاف کرین) چلاوے- اور
سبا- ددان اور ترسیس کے سوداگر اور ان کے سارے شیر ببر تجھے
کہین گے- کیا تو غارت کرنے آیا" حزقیل ۳۸- باب ۱۰-۱۳-

ہمنے یہہ واقعات اسلئے لکھے ہین اور یہہ تذکرہ صرف اسی واسطے کیا ہے کہ الہام
کی قدر نکرنے والے کچہہ کچہہ تو ان زبردست پیشین گوئیون کی صداقت کا لحاظ کرکے
الہامی کتابون کی بے ادبیون سے باز آوین اور غور کرین کہ یاجوج کے باہمی فسا
کا کب اور کس حالت اور کس زمانے مین ذکر کیا گیا جسکا ظہور آج آنکھ سے مشاہدہ کر
رہے ہین اسیاجوج اور ماجوج دونون قومون کی نسبت بعض مصنفون نے یہہ
بھی لکھا ہے کہ وہ دراز گوش ہین"- اس فقرہ کے سمجھنے مین بہت لوگون نے جو
مقدس کتابون کی طرز کلام سے بالکل ناآشنا ہین- کئے غلط نتیجے نکالے ہین مگر
وہ یاد رکھین کہ دراز گوش گدہے کو کہتے ہین اور جو آدمی علم کے مطابق عمل نکرے تے
بہی الہامی زبان مین گدہے سے تشبیہ دی گئی ہے- دیکھو قرآن مین آیا ہے-
مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا-

---

لہ ان لوگون کی مثال جن پر توریت اٹھوائی گئی پھر انہون نے اسکو نہ اٹھایا گدہے کی مثال ہے جس پر
کتابین لدی ہین

اور ظاہر ہے کہ روس اور انگریز جرمن اور ڈنمارک والے الٰہیات کے سچے علوم اور روحانی برکات سے بالکل محروم ہین علم الٰہیات اُنکا نہایت کمزور ہے۔ اور ہمیں پختہ یقین ہے۔ کہ ہمارے علمی مذاق والے آریہ بھی اس کے ماننے سے انکار نہین کرسکینگے ٭

تکذیب صفحہ ۱۲ مین

مکذب صاحب ۱ مرزا صاحب کا قول نقل کرتے ہین۔ ”پہلا اصول اس فرقہ آریہ کا یہہ ہے پرمیشور روحون اور اجسام کا خالق نہین۔ بلکہ یہہ سب چیزین پرمیشور کی طرح قدیم اور انادی ہین“۔ اور پھر اسکے جواب مین فرماتے ہین۔ آریون کا یہہ پہلا اصول نہین ہے بلکہ آریون کا پہلا اصول اور ہی ہے“

مصدق۔ گبھرائی نہین اپنی کتاب تکذیب ہی کے صفحہ ۲۳ پر نظر فرمائیے ”سنسار مین جتنے مذاہب ہین عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا اپنا پہلا اصول جانتے ہین ان مذاہب مین فسٹ نمبر دین محمدی ہے“ غور کیجئے! **تمام مذاہب** پر آپنے یہہ الزام جڑ دیا ہے کہ عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا انکا پہلا اصول ہے ٭ اور اس معاملہ مین محمدی مذہب کو فسٹ نمبر قرار دیا ہے حالانکہ عقل کو بند کرنا اور اس سے کام نہ لینا کسی مذہب کا پہلا اصول نہین !!!۔ اسلامیون کا پہلا اصول اگر آپکو معلوم نہین تو ایک مسلمان بچہ سے پوچھ لیجئے۔ وہ یہی یہی کہیگا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنے کوئی پرستش کے لائق نہین بجز ایک معبود حق کے عیسائیون اور یہودیون سے پوچھئے وہ بھی یہی کہین گے اور اپنا پہلا اصول یہی بتائینگے کہ ”خدا کو تو سارے دل ساری جان اور ساری قوت سے پیار کر“۔ یہی شریعت کا پہلا اور بڑا حکم ہے۔ دیکھو متی ۲۲-۳۷ و لوقا ۱۰-۲۷ استثنا ۶-۵ و ۱۲-۱۱ و ۱۳

سوچئیے تو سہی آپ اس الزام کا کیا جواب دے سکتے ہین جو اسکا جواب تحریر کرین وہی
مرزا صاحب کیطرف سے یقین کرین۔

مرزا صاحب نے جو فرمایا انکا منشا یہہ ہے کہ پہلا اصول جسپر ان کو آریہ سے مخالفت ہے وہی پہلی **اصل** ہے جسے خود آپ نے بھی مان لیا ہے چنانچہ آپنے عدم وقوع انکار پر صفحہ ۲۲ سے ۲۶ تک ارواح کے غیر مخلوق اور مادہ عالم کی انادی ازلی ہونیکے دلائل شروع کر دیئے ہین۔ باری تعالے کے خالق ارواح ہونے سے انکار کر گئے ہین۔

تکذیب صفحہ ۲۲ مین

مکذب - آریہ محمدی لوگون کی طرح پانچہزار یا چھ ہزار سال سے خالق۔ رازق مالک۔ رحیم عادل اور قادر مطلق نہین مانتے"

مصدق - تمام قران کریم اور حدیث نبی رؤف الرحیم مین سے یہہ بات نکال دیجئے- کہان اسلام نے کہا ہے کہ خدا پانچ چھ ہزار سال سے خالق رازق مالک رحیم- عادل اور قادر مطلق ہے- خدا کیواسطے کچھ تو خوف الٰہی کو دل مین جگہہ دو! عدالت الٰہی کا دھیان کرو! صرف نیشنلٹی اور صرف دنیوی پالسی کس کام آویگی باری تعالی عالم الغیب اور بشر یا می اور عادل ہے علیم بذات الصدور ہے۔ راستی پر اپنے فضل سے آرام کا داتا ہے۔ مسلمان تو اللہ تعالے کو ہمیشہ سے خالق رازق مالک عادل رحیم قادر یقین کرتے ہین بلکہ ایک جم غفیر مسلمانون کا عینیت صفات کا قائل ہے جسسے صاف عیان ہے کہ صفات اپنے موصوف سے علیحدہ نہین ہوسکتین- گو آپ عینیت صفات کا قائل نہین- مگر یہہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالے اپنی صفات سے کبھی خالی نہین ہوسکتا بلکہ کوئی موصوف کسی وقت اپنے لازم

صفات سے خالی نہین ہوسکتا۔ اگر اللہ تعالےٰ کا خالق رازق ہونا بلحاظ انسانی پیدائیش کے آپ لیتے ہین تو بتائیے مرنے کے وقت انسان کہان ہوتے ہین جنکا وہ خالق رازق ہوتا ہے ؟

ہم زیادہ بحث نہین کرتے۔ پانچ چھ ہزار برس سے کل مخلوق کی پیدائیش کا زمانہ بلکہ انسانی پیدائیش کا زمانہ قرآن کریم یا حدیث نبی رحیم سے نکال دیجئے بس اسی پر فیصلہ ہے۔ تعجب ہے۔ کہ آپ نے خود صفحہ ۲۳ مین ارقام فرمایا ہے۔ "یہہ امر مسلم فریقین ہے کہ کہ پرمیشور اور اسکی صفات اور علم اور ارادہ قدیم ہین اسواسطے اسپر بحث کی ضرورت نہین" - پہر مین کہتا ہون۔ اگر یہہ بات مسلم فریقین ہے تو آپ نے صفحہ ۲۲ مین کس بنا پہ اسلام کو الزام لگایا کہ محمدی پانچہزار سال سے اللہ تعالےٰ کو خالق رازق جانتے ہین!۔ غرض اسلام تو اللہ تعالےٰ کی اتنی مخلوق کا قائل ہے۔ جو حد وشمار سے باہر ہے۔ دیکہو قرآن کریم مین صاف موجود ہے

۱ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ - وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ

اور اہلاسلام کی مسلم الثبوت اور اعلےٰ درجہ کی کتاب صحیح بخاری مین كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا کے یہہ معنے لکھے ہین۔

۲ لَمْ يَزَلْ كَذَٰلِكَ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ -

منشی لیکہرام صاحب دیانندی مسافر یا انکے کسی معین شرما صاحب یا کسی اور ورما صاحب نے ارواح اور مادہ عالم کے قدم اور مادہ اور روح کے غیر مخلوق ہونے پر تکذیب براہین مین کئی صفحہ لکہے ہین اور ایسی نئی (اقلیدس) ایجاد کی ہے کہ

۱۔ تیرے ربکے لشکرون کو سوائے اسکے کوئی نہین جانتا اسکی کسیقدر علم کا بہی احاطہ نہین کرسکتے۔

۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایسا ہی ہے بیشک اللہ تعالےٰ کے جب ارادہ کرتا ہے وہ کام ہو ہی جاتا ہے۔ (بخاری تفسیر سورہ حم سجدہ)۔

منقود نیا لہ کی پوری تلافی کر دی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ واقعی ہندوستان علوم قدیمہ کا مخزن ہے حسب طریق اقلیدس کے قبل دعاوے اور دلائل کے علوم متعارفہ قایم کئے ہین اس سے پہلے تو مین نے سنا ہوا تہا کہ علوم متعارفہ وہ علوم ہوتے ہین جو عرفا مانے ہوئے اور علے العموم مسلم ہون مگر مکذ بین کے علوم متعارفہ مانند انکے اور انکی بہت سے کامون کے نرالے اور بس ایجاد بندہ ہی ہین - کیونکہ یہہ علوم متعارفہ نہ تو سب عرفا مسلم ہین اور نہ علے العموم عقول سلیمہ کے نزدیک معتبر ہین اور پسند ہین - بلکہ تجربہ وہ تین علوم کے اکثر غلط اور اکثر نہایت مہمل اور سقیم ہین اور ہرگز معہود اظہار حق کے لئے کافی نہین ہوسکتے - خاکسار نے صرف بغرض اظہار حق انکو مع اپنی کلام کے بیان کیا ہے - پہلا علم "جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہان سے برآمد ہوتی ہے" دوسرا علم "جو چیز جہان نہین ہوتی وہ وہان سے برآمد ہی نہین"

مصدق مین کہتا ہون یہان اتنا یاد رہے - تمام ارواح اور سارے اشیاء جو ظاہری وجود مین آئین اور آتی ہین اور آوین گی ہمیشہ سے اللہ تعالے کے علم مین موجود ہین اور موجود رہینگی - اللہ تعالے علیم اور خبیر موجود ہے اور اسکا علم جو اسکی صفت ہے وہ بہی موجود - اللہ تعالے راکے پیچھے اور واقعی ست گیان ست ودیا حقیقی علم کے مطابق اسکی کامل قدرت سے وہ اشیاء جو الٰہی علم مین موجود ہین اور موجود نہین حسب انہی تقدیم تاخیر اور ترتیب کے خارجی وجود پاکر موجود کہلاتے ہین جو اللہ تعالے کے علم مین پہلے تہی - جو چیز اللہ تعالے کے علم مین موجود ہے وہی علمی وجود سے برآمد ہوتی ہے - اور جو چیز وہان موجود نہین ہوتی وہ ہرگز ہرگز برآمد ہی نہین ہوتی - اللہ تعالے تمام سموات اور زمین کا خالق اور نور ہے -

وہی تمام سرشٹی اور مخلوق کا پرکاشک ہے۔ عدم محض نہ کسی چیز کا خالق اور نہ کسی چیز کا مادہ اور نہ کسی شئی کا جزو نہ عدم محض کوئی مخلوق ہے۔ ساری ہی مخلوق اللہ تعالےٰ کے علم مین موجود تھی معدوم محض نہ تھی۔ علمی وجود کے بعد مخلوق کو اپنے خالق سے تدریج خارجی وجود عطا ہوتا ہے۔ جیسے بقول دیانندجی پنتھ کے پرلے کیوقت اُس سرشٹی سے پہلے جواس پرخاص کے بعد ہوگی وید صرف اللہ تعالےٰ کے علم مین موجود رہتے ہین۔ پھر جب مرکب سرشٹی یعنے مخلوق پیدا ہوتی ہے اور اگنی۔ وایو۔ سورج اور انگرہ ملہمان وید (بقول تسلیم کنندگان وید) کو خدا تعالےٰ نے وجود عطا فرمایا وہ وید علم الٰہی کے مطابق اِن چارون رشیون کے گیان مین ظاہر ہوکے اور انہین کے ذریعہ آج معتقدان وید کے پاس موجود ہین۔ لیکن اِن ویدون کے باریتعالےٰ کے علم کے ورا موجود ہونے نے اس علیم و خبیر ذات کو ویدون سے بے علم نہین کیا بلکہ اِسوقت بھی وید علم الٰہی مین ایسے ہی موجود ہین جیسے پہلے تھے۔ اور مخلوق کے پاس بھی موجود ہین۔ ایسا ہی یعنے ویدون کی طرح ساری مخلوق کا حال ہے جو کبھی صرف علم مین ہے اور کبھی علم اور خارجی وجود دونون مین موجود ہوتی ہے *

تیسرا اور چوتھا علم۔ جو کل مین ہوتا ہے وہ جزو مین ہوتا ہے جو کل مین نہین وہ جزو مین بھی ناممکن ہے!!

مصدق۔ یہہ دونون علوم متعارفہ نہین بلکہ محض خیالی اور سراسر غلط اعتقادات ہین!۔ کیونکہ اِن علوم مین یہہ تفصیل نہین کی کہ کون کل مراد ہے؟۔ یا بسیط یا مرکب۔ مجرد یا غیر مجرد نا تا پرکار کے قوے رکھنے والا۔ اور انواع واقسام قوے کا جامع کل یا ایک قوت کا منشا ؟۔

مکذب نے کچھ تذکرہ اور تفصیل نہین کی۔ بلکہ دوسرے دعوے کی دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ جزو سے بھی اُسنے ہر ایک جزو مراد لی ہے۔ کیونکہ وہان کہا ہے "اگر ازواج خدا کے ٹکڑے ہین تو ہر ایک روح خدا ٹھہرتی ہے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکذب کا خیال ہے کہ جو کل مین ہے وہ ہر ہر جزو مین ضرور ہوتا ہے۔ صاف غور سے کہہ سکتا ہے کہ یہہ قول غلط ہے کیونکہ ہم ایک ایسا کل فرض کرتے ہین جو چار اجزا بسیط سے بنا ہے اس کل مین یہہ بات موجود ہے۔ کہ اُسے ہم کہتے ہین کہ یہہ مرکب ہے۔ اسمین چار قسم کی چیزین موجود ہین۔ مگر اسکے اجزا مین یہہ بات موجود نہین۔ اور ایسے کل اور مرکب کے اجزا کی نسبت ہم نہین کہہ سکتے اس مرکب کا ہر ایک جزو بھی چار قسم کے اجزا سے مرکب ہے ایسا ہی بالعکس یعنے چوتھا علم آپ کے علوم متعارفہ سے بھی علے الاطلاق صحیح نہین کہ "جو کل مین نہین جزو مین بھی نہین"۔

ایک بڑا موٹا رسہ فرض کرو جو کتنی تارون سے بنایا گیا ہو۔ اور وہ موٹا رسہ ایک کمزور آدمی کو دو اور اُسے کہو کہ اسے ہاتھ سے کھینچکر توڑ ڈال۔ ممکن نہین کہ وہ کمزور اس موٹے رسے کو توڑ سکے۔ اب رسے کی ایک باریک تار کو جو اسکی جزو ہے الگ کر لو اور اُسی کمزور کو جیسے پہلے کہا تھا کہو کہ اس تار کو توڑ ڈالے۔ تو یقیناً وہ کمزور توڑ دیگا۔ اب دیکھو وہ چیز (شکست) جو کل مین نہ تھی جزو مین پائی گئی۔ اور وہ ٹوٹنا جو کل مین ممکن نہ تھا اسی کل کی ہر ایک جزو مین موجود ہے۔ ہان بعض صورتون مین یہہ آپکا دعوی صحیح ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ آپنے کوئی تحدید و تفصیل نہین کی۔ اسلئے ہم کہہ سکتے ہین کہ آپکا یہہ علم متعارفہ اپنے عموم اور اطلاق مین صحیح نہین۔ اور نہ امر بین ہے:۔

پانچوان علم۔ "مقدار معین کے برابر حصے کئے جاوین تو وہ آپسمین برابر ہونگے"۔ **چھٹا۔** "اگر کسی وزن یا پیمانہ مقررہ سے کئی چیزین یکسان تولی جاوین تو وہ سب وزن مین برابر ہون گے"

مصدق - جیسے علم مین اگر اتنا اور بڑہا دیا جاوے "یا نا پید ہو وین" یا "پہر دن یا پہیا نہین برابر ہونگے" - تو دونون علوم صحیح ہین -

ساتوان علم "اجتماع ضدین باطل ہے" - یہہ دعوے بہی علے العموم صحیح نہین آپنے ایک جگہہ لکہا ہے "آدمی مختار اور آزاد ہے" - یعنے انسان بطور آپکے "آزاد مختار اور غیر آزاد ہے" - سبحان اللہ کیسا مجمع اضداد ہے چہت کے نیچے لٹکا ہوا جہاڑ چہت سے نیچے اور ہمسے وہی جہاڑ اونچا ہے ہم اس جہاڑ کو اونچا اور نیچا مجمع اضداد کہہ سکتے ہین امتناع اجتماع اضداد کے لئے کئی شرطین ہین بدون ان شرائط کے اجتماع ضدین باطل نہین دیکہو علم بحث تضاد

آٹہوان علم - قایم کی سب ذاتی صفات قدیم ہوتے ہین"

مصدق - یہان اتنا یاد رہے - عربی مین قدیم پرانے کو کہتے ہین ؀ - قرآن کریم مین خشک شاخ کو قدیم کہا ہے -

کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ - اور اِنَّکَ لَفِیْ ضَلَالِکَ الْقَدِیْمِ -

خدا کا نام یا صفت بلفظ قدیم قرآن اور حدیث مین مذکور نہین - اور یہہ بہی یاد رہے کہ قدیم کی ذاتی صفات اگرچہ قدیم ہوتے ہین الا اگر وہ قدیم اپنے بعض ذاتی صفات سے کام لینے مین باختیار رہے - اور اپنے منشا اور ارادہ سے کام کرنیوالا ہے - اور کسیکا اسیر جبر اور اکراہ نہین تو ایسے قدیم سے یہہ بات ممکن ہو گی کہ جب چاہے اپنے ان صفات سے کام لے - اور جب چاہے نہ لے - فرض کرو ہم گویائی کی ایک ایسی صفت رکہتے ہین جس سے ہم باختیار کام لے سکتے ہین - اگر ہم قدیم ہون تو یہہ بات ممکن ہے کہ جب

؀ - سوکہی ٹہنی کی مانند -
؂ - تو اسی اپنی پرانی دیوانگی مین ہے -

ہم چاہین اس گویائی سے کام لین اور جب چاہین نہ لین جب ہمنے اس گویائی سے
کام نہ لیا تو ایک وقت ہمارے اس سے کام نہ لینے سے ہماری صفت گویائی پر کوئی نقص
عاید نہوگا اور یہہ نہ کہا جائیگا کہ ہم مین صفت گویائی ہی نہین۔ اسیطرح وید منثلاً آریہ کے نزدیک
خدا کا کلام ہے جو اُس نے چار آدمیون کو سرشٹی کے ابتدا مین سکہایا۔ اب بعد اسکے
کے وہ خدا متکلم بہ وید کسی آریہ یا آیہ ورتی سے بات نہین کرتا ! ۔ اور نہ اب کبہی گیان مین
اپنا کوئی اور کلام القا یا پرکاش کرتا ہے بلکہ سوائے وید کے اُسنے کبہی کوئی کلام ہی نہین کیا !
اور نہ کسی ملک مین سوائے آریہ ورت کے اُسنے کسیکو اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے سرفراز فرمایا !
پس باوجود ایسی خاموشی اور ترک کلام کے آریہ کے نزدیک خدا کی صفت تکلم مین کوئی
نقص تسلیم نہین کیا جاتا۔ باینکہ حسب اعتقاد آریہ اللہ تعالے سوائے ویدک سنسکرت اور
چار وید کے نہ کبہی کچھ بولا ! ۔ اور نہ کبہی کچھ بولیگا ! ۔ پہر بہی ہر قسم کی زبان مین کلام کرنیکا
سرب شکتی مان اور قادر مطلق ہے ! ۔ جب صرف وید والی بانی مین کلام کرسکتا ہے اور
اسکی صفت کلام صفت قدرت و زبان دانی مین اسئے کوئی نقص نہین آتا بلکہ وہ
ہر طرح پویتر قدوس ہے اور متکلم رہتا ہے تو اگر انسان مخلوق اور موجود ہو اور باری تعالے کو بہیر
بہی خالق رازق کہین تو کیا حرج ہے۔ کیا اسکا خالق رازق علیم ہونا انسانی
ہستی پر موقوف ہے؟ ہرگز نہین ہرگز نہین ! ! ! ۔ علاوہ برین۔ ذاتی صفات
کے دو معنے ہوتے ہین۔ ایک لوازم ذات یعنے ایسی صفات جو ذات سے کبہی
الگ نہین ہوئین۔ اور دوسری وہ صفات جو ذات مین موجود ہوتی ہین۔ قدیم کے
وہ ذاتی صفات جو قسم اول سے ہین بے ریب قدیم ہین۔ مگر دوسری قسم کی
صفات کا قدیم ہونا ضروری نہین۔ مثلاً پنڈت لیکہہ رام مکذب کی روح حسب اعتقاد

لیکہہ امر کے قدیم ہے۔ پر اُسکی روح کو پنڈت کے جسم سے جو تعلق ہے وہ بالکل جدید ہے گو یہہ تعلق اسکی روح کی ذات کو ہے اور اس وقت یہہ تعلق خاص اور بالفعل اسکی قدیم روح کی صفت ہے۔ مگر یہہ صفت قدیم نہین بلکہ حادث اور غیر قدیم ہے۔ کیونکہ یہہ تعلق ایک قسم کی سزا ہے اور آواگون کی بنیاد جسکو مکذب نے تکذیب صفحہ نمبر اکتاب مین بر استجویز فرمایا ہے۔ اور ممکن ہے بلکہ یقینی ہے کہ یہان پر لے کے وقت یہہ صفت روح مین بالفعل موجود نہ تھی۔ اور نہ پہر اور پرلے کے وقت یہہ صفت روح مین موجود رہیگی۔ تو ان علم۔ "صفت موصوف سے جدا نہین ہوتی"۔

مصدق۔ یہہ بہی اپنے عموم اور اطلاق مین درست نہین۔ کیونکہ صفات دو قسم کی ہوتی ہین ایک لوازم ذات اور دوسری صفات عرضیہ قسم اول کا جدا ہونا بیشک محال ہے۔ مگر قسم ثانی کا جدا ہونا ممکن ہے اور وہ صفات موصوف سے جدا ہو جاتی ہین مثلاً سفید چیز کی صفت ہے سفید ہونا جب اس سفید چیز پہ سیاہی پہیر دیجاوے تو اس سفید چیز کو صفت سیاہ کا موصوف کہینگے حالانکہ وہ چیز صفت سفید سے متصف تھی۔ ایک وقت وہ چیز صفت سفید سے موجود تھی جب وہ صفت موصوف سے جدا ہوئی تو پہر وہ موصوف سیاہی سے متصف ہوا۔

مکذب کو لازم تہا کہ تفصیل فرماتے۔ بدون تفصیل کے یہہ علم غلط ہے یہہ بیان کرنا واجب تہا کہ کس قسم کی صفات موصوف سے جدا نہین ہوتی۔ اور جدائی صفات کے کیا معنے ہین ہ۔ غور کرو! مین ایک متکلم بالفعل انسان ہون اور تکلم بالفعل میری صفت ہے جس وقت چپ ہونگا اوسوقت کوئی بہی مجہے متکلم بالفعل سے موصوف نکہیگا۔ جب کلام کرونگا پہر متکلم بالفعل ہو جاؤنگا۔ دیکہیے تکلم بالفعل کی صفت کبہی

مجھ مین موجود ہوتی ہے اور کبھی مجھسے جدا ہوتی ہے۔ پس صفت موصوف سے جدا
ہوگئی۔ اور کلّیہ کا قاعدہ غلط ثابت ہوگیا۔ غرض یہہ جملہ کہ صفت موصوف سے الگ نہین ہوتی
بدون کسی تفصیل کے اپنے عموم پر صحیح نہین ہوسکتا۔

دسوان علم۔ "علم معلوم کے بغیر نہین ہوتا"

مصدق۔ یہہ علم بہی آپکے علوم متعارفہ سے تفصیل کا محتاج ہے۔ کیونکہ ہر ایک
معلوم کا علم بے ریب معلوم کے وجود کا محتاج ہے۔ الا کبہی اس معلوم کا وجود صرف
علم مین ہی ہوتا ہے۔ اور کبھی باوجود وجود علمی کے معلوم کو خارجی وجود بہی لاحق
ہوتا ہے۔ دیکہو ویدہان پہلے کیوقت بقول تمہارے صرف علمی وجود رکہتے تہے
اور صرف باری تعالے کے علم مین موجود تہے۔ اور اب باوجود وجود علمی کے جو علم الہی کے
باعث ہے ایک اور وجود بہی رکہتے ہین مثلاً ان آریون کے گیانون مین بہی ان کا وجود
ہے۔ یا سرشٹی کی ابتدا مین۔ اگنی۔ وایو۔ سورج۔ انگرہ کی گیان مین اور باری تعالے کے گیان
مین بہی ان کا وجود تہا۔ غرض وید دونون جگہ موجود تہے۔ یہہ نہین کہ ابتدا باری تعالے
کے علم مین تہے۔ اور جب باری تعالے نے ان چار رشیون کو سکہلایا اور انکے گیان
مین ویدون کو پرکاش کیا تب خود جاہل ہوگیا اسیطرح الہی معلوم جو الہی علم مین موجود ہوتا ہے
جب خارجی وجود سے موجود ہوجاوے علمی وجود سے اسکا معدوم ہوجانا ممکن نہین ہان خارجی
وجود سے پہلے صرف وہ معلوم علمی وجود سے موجود تہا۔ پہر جب کہ خارجی وجود عطا ہوا تو
دونون وجودون سے موجود ہے +

گیارہوان علم۔ "جو پیدا نہین ہوا وہ نہین مریگا" "اور جو پیدا ہوا ہے وہی مریگا"

مصدق۔ یہہ علم علوم متعارفہ مین سے دو جملون پر منقسم ہے۔ اس علم کا دوسرا جملہ

مکذب نے یا توکسی اپنے معمولی خیال پر لکھدیا ہے کیونکہ مکذب اور اُن کے سماجیوں کا خیال ہے جو پیدا ہوا وہ ضرور مریگا۔ اور مانتے ہین کہ ہر حادث کو فنا ضروری ہے۔ اگرچہ اِس جملے کے الفاظ سے یہہ مضمون نہین نکلتا۔ کیونکہ اس جملے مین ضرورت کا لفظ موجود نہین۔ الا مکذب کی روش سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہی معنے لئے ہین یا اس متبادر فی الذہن جملے کا یہہ منشا ہے کہ فنا اُسے ہی ہے جسکو وجود ملا اور جو پیدا ہوا ہو تو بات سچ ہے یعنے اگر فنا طاری ہوئی تو اُسی حادث پر ہی طاری ہوگی جسکا وجود کہین سے آیا اور اگر پہلے معنے لئے ہین کہ جو چیز پیدا ہوئی آو جسکو وجود ملا وہ ضرور فنا ہوگی۔ تو اول تو یہہ جملہ اس مضمون کا مثبت نہین۔ دوم اس معنے پر یہہ جملہ غور کے قابل ہے۔ بلکہ اپنے عموم پر غلط ہے اسلئے کہ فنا کے معنے اگر بالکل معدوم ہوجانے کے لین تو جملہ قابل! برہان اور ثبوت طلب ہے۔ کیونکہ ممکن اور محتمل ہے کہ خالق کسی مخلوق چیز کو خارج مین بالکل معدوم نہ کرے۔ کون امر اس احتمال کو روک سکتا ہے؟۔ پس ہر ایک جو پیدا ہوا وہ ضرور نہ مرا۔ مثلاً اجسام کی نسبت ہم کہتے ہین کہ وہ مرکب اور مخلوق ہین۔ مرکب کو تغیر ہوتا رہتا ہے۔ اِس طرح اجسام کو تغیر ہوتا رہیگا کلی فنا علے العموم اُنپر طاری نہوگی بلکہ ممکن ہے کہ اللہ تعالے کسی چیز کو پیدا کرکے فنا نہ کرے حتی کہ اسمین تغیر بھی جگہ نہ پاوے ہان موت اگر ایک خاص تغیر ہے مخلوق پر آنیوالا ہے جیسے قران کریم مین ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ

تو ممکن ہے کہ مکذب کی بات کچھ بن جاوے البتہ جنت مین پہنچ جانے والے تنزل کا تغیر نہ پاوینگے۔ انکا تغیر ترقی کی طرف ہوگا[1] اسواسطے باری و عزہ فرماتا ہے۔ وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ

[1] ہمارے ہان تو ترقی ہی ترقی ہے۔

کیمسٹری والون کا یہہ اصول کہ مرکب ایک حالت پر نہین رہتا ہے بیشک صحیح معلوم ہوتا ہے۔

مکذب کا دعوے - (۱) "پرمیشور قدیم ہے اور اسکی سب صفات - علم اور ارادہ قدیم ہین" (۲) "اسواسطے اگر روحین انادی نہ مانی جاوین تو خدا کی صفات زائل ہوتی ہین - اسپر دلیل یہہ ہے" - (۳) "چونکہ یہہ امر مسلم فریقین ہے کہ پرمیشور اور اسکی سب صفات - علم اور ارادہ قدیم ہین - اسواسطے اسپر بحث کی ضرورت نہین" (۴) "اور اگر قدیم نہ مانا جاوے تو حادث ماننا پڑیگا - پرمیشور جو مالکیت رازقیت اور عادلیت رحیم اور کریم وغیرہ صفات سے موصوف ہے - کیا یہہ صفات جدید اور حادث ہین؟" (۵) "کیونکہ اگر روحین قدیم نہین تو سب صفات خدا تعالے بہی قدیم نہین رہینگی - جو بموجب ۸ - ۹ و ۱۰ (علوم متعارفہ) کے ناممکن ہے" - (۶) "اسواسطے روحین قدیم اور انادی ہین" (۷) "اور انادی پرمات کی انادی قدرت اور قبضہ مین موجود ہین" (۸) "حادث نہین اور یہی ہمارا دعوے تہا" -

مصدّق - جواب دینے سے پہلے اتنا کہنا بیموقع نہ ہوگا کہ مینے تسہیل کی خاطر **مکذب** کے فقرونپر علیحدہ علیحدہ نمبر دیئے ہین اور یہہ امر بہی مدنظر رکہا ہے کہ اسکے قول کی باربار نقل کرنے کی ضرورت نہ رہے **مکذب** کا یہہ دعوے دو جزو پر منقسم ہے دعوے کی جزو اول کی دلیل یہہ دی ہے کہ دلیل کی ضرورت نہین کیونکہ یہہ جزو مسلم فریقین ہے اسکو بحث سے بے نیازی حاصل ہے جیسے مکذب کی دلیل کی جزو اول سے جو اس کے فقرہ نمبر ۳ مین ہے ظاہر ہے پہر دلیل کی جزو دوم نمبر ۴ مین فرماتے ہین "اگر قدیم نہ مانا جاوے تو حادث ماننا پڑیگا" مطلب یہہ کہ اگر قدم تسلیم نکروگے تو حدوث مانوگے - مگر افسوس **ابطال** حدوث صفات پر کوئی دلیل نہین دی! صرف استفہام کرکے **سکوت** کیا ہے جس سے آخر یہی پایا گیا کہ ابطلان حدوث صفات باری اور ثبوت **قدم** صفات مسلم فریقین ہے اس پر کوئی حاجت دلیل کی نہین مگر

ہین تعجب کرتا ہون کہ پہر اس دوسرے جملے کے بڑہانے کی کیا ضرورت تہی - غرض بات یہی رہی کہ پرمیشور اور اسکی سب صفات حسب تسلیم فریقین قدیم ہین - مکذب کے نزدیک دلیل کی ضرورت نہین پہر نمبر ۵ مین فرماتے ہین - "اگر روحین قدیم نہین تو سب صفات بہی قدیم نہین"! کیا اچہی منطق تہی اگر اُسکے ساتہہ یہہ ثابت ہوجاتا کہ روحین باری تعالے کی صفات ہین! - مگر افسوس کہ فریقین مین سے کوئی بہی روحونکو تمام صفات باری تعالے کا ہونا تسلیم نہین کرتا - نازم برین منطق و آفرین برین دعوے ہمہ دانی - اپنے ذہن سے جو فرضی تسلیم کئے ہوئے توہمات اور خیالات کے قبضہ مین آچکا ہوا ہے ایک خیالی بے بنیاد دعوے تراشنا اور پہر اُس پر یقینی دلایل کو مبنی کرنا! کیا خوب فلسفہ ہے! کس نے اور کس دلیل کی بنا پر اسے تسلیم کیا ہے - کہ "اگر روحین قدیم نہین تو سب صفات بہی قدیم نہین" - اور روحون کو سب صفات الٰہی کون مانتا ہے ؟ - آپنے علوم متعارفہ مین تو یہہ فرمایا تہا کہ قدیم کے سب ذاتی صفات قدیم ہوتے ہین - اور یہان بدون امتیاز ذاتی صفات اور غیر ذاتی کے عام طور پر فرما دیا - میرے علم مین تو یہہ آتا ہے کہ یہان بہت کچھ کلام آپ کے دل ہی مین رہگیا - جو صفحہ قرطاس پر نہین لکہا گیا - لازم یہہ تہا کہ آپ جبتک تفصیل کرتے ہم بہی چپ رہتے - مگر باین غرض کہ بحث سے ہمکو تفتیش حق مقصود ہے خود ہی تفصیل کے متکفل ہوتے ہین - اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان ضعف قوت بیانی کے باعث اپنا ما فے الضمیر بوجہ اکمل ادا نہین کرسکتا تاہم روشن دماغ کے لئے اضطرارًا اپنی کلام مین کچھ قرائن ایسے چہوڑ جاتا ہے جسسے وہ اپنے ذکاوت سے موزون کر دیتا ہے میرے نزدیک آپکے اس مجمل کلام کا مدعا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جب روحین قدیم نہ رہین تو پرمیشور قدیم ان حادث ارواح کا انکے حدوث سے پہلے کسیطرح خالق اور انکا عالم اور انکا رازق بہی نہوگا -

مگر جناب میں یہ پوچھتا ہوں - یہہ اجسام مرکبہ مع ترکیب موجود کے قدم میں موجود تہے یا نہیں ؟
اور قدم اور ازل میں آپکی یہہ جون جسکو آپ اسوقت بہوگ رہے ہیں اور وہ جونین
جو آپ بعد اس جون کے بہوگینگے موجود تہیں یا نہیں ہ - اگر موجود نہیں تو ظاہر ہے کہ آپکی
یہہ جون اور اور جونین جو ہونگی قدیم ہیں کسی عمل کی سزا یا جزا نہیں اور نہ آپکی خلق ہیں -
اسی سے مسئلہ تناسخ اور مسئلہ سزا جزا کا کلی استیصال ہوجاتا ہے اور قدم میں اگر موجود
نہ تہیں تو ہم پوچھتے ہیں کہ خدا ان سے پہلے ان خاص جونوںکا خالق تہا یا نہ تہا ؟ - اگر تہا تو
عالم بدون معلوم اور رازق بدون مرزوق اور خالق بدون مخلوق کیسے ہوگیا ؟ - اور
اگر نہ تہا تو اب کیسے انکا رازق عالم اور خالق ہوگیا ؟ - حالانکہ بقول آپکے اوسکی سب
صفات قدیم ہیں ! - جناب من اگر روح حادث مانی جاوے تو اللہ تعالے کی صفت احد
اور امر اور اجنما اور پوتر تا پر کیا نقصان عاید ہوتا ہے ؟ پہر ہم کہتے ہیں کہ پرلے
کے وقت جب ارواح آپکے خیال میں بالکل انند میں ہوتے ہیں اور پرمانو بالکل الگ
الگ ہوتے ہیں اسوقت باری تعالے کس چیز کا خالق اور کس چیز کا رازق اور کس
مرکب کا عالم رہتا ہے ؟ - اور کس طرح سزا یا جزا دینے والا قرار پاتا ہے ؟ یاد رہے صفات
کئی قسم کی ہوتی ہیں - ایک لوازم ذات جو ذات سے الگ نہیں ہوتے ان کو
صفات حقیقیہ اور ذاتی صفات بہی کہتے ہیں - اور دوسری صفات اضافیہ -
یہہ صفات بہی ذات کی صفات کہلاتی ہیں مگر بلحاظ کسی اور چیز کے اور تیسری صفات
اضافیہ محضہ جنکو عقل اور ادراک ہی صرف لحاظ کرسکتا ہے - صفات حقیقیہ اور ذاتیہ میں
تو ضرور ہے کہ ذات اگر قدیم ہے تو صفات بہی قدیم ہوں - اور اگر صفات قدیم
ہیں تو ذات بہی قدیم ہو - مگر صفات اضافیہ اور اضافیہ محضہ میں یہہ بات نہیں ہوتی -

کیا معنے کہ صفات اضافیہ کے تغیر سے ذات مین تغیر نہین آتا - مثلاً مشاہدہ مین دیکھہ لو - زید عمرو کے آگے بیٹھا ہے پس زید کو تقدم اور عمرو کو تاخر کی صفت لاحق ہے - جب عمرو زید کے آگے ہو بیٹھا اور معاملہ بالعکس ہو گیا تو ظاہر ہے کہ اس تغیر صفت تقدم سے جو تاخر کے ساتھہ بدل گئی زید کی ذات مین کوئی تغیر نہین ہوتا - اور باری تعالے کی نسبت زید کا پیدا کرنا عمرو سے پہلے اور عمرو کا پیدا کرنا زید کے پیچھے ہے - اگر وہ قادر مطلق عمرو کو پہلے زید کے پیدا کر دے تو اسکی ذات مین تغیر نہین ہو سکتا - پس آپ کا یہہ فرمانا کہ پرمیشور کی سب صفات قدیم ہین کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ صفات اضافیہ نسبتین ہوتی ہین اور نسبتین منتسبین کو چاہتی ہین جب منتسبین مین سے ایک حادث ہو تو یہہ صفت جو اس منتسب کے باعث پیدا ہوئی ضرور حادث ہو گی - پس آپکا یہہ فرمانا کہ باریتعالے کی سب صفات حسب تسلیم فریقین قدیم ہین علے العموم صحیح نہین - غور کیجئے اسی موجودہ سرشٹی کے ابتدا مین - جب تک اگنی سورج اور وایو وغیرہ مہاتما ملہمان وید پیدا نہ ہوئے تھے اسوقت صفت تکلم وید ہمراہ اس اگنی اور سورج اور وایو باری تعالے مین بالفعل موجود نہ تھی - جب ان لوگون نے اپنے اعمال کے نتیجہ مین جنم پایا اور الہام کے قابل ہوئے تو انکے گیان مین ویدون کا پرکاش کیا - مگر جب اللہ تعالے نے ویدون کا ملہمان وید کے گیان مین پرکاش کیا - اسمین اسوقت سے پہلے یہہ صفت (بالفعل وید کے پرکاش کرنیکی) نہ تھی بعد پرلے کے بالفعل وید کی پرکاش کرنیکی صفت باریتعالے کو لاحق ہوئی اور اسوقت کے بعد اب آپ لوگون نسبت وید یا کسی اور کتاب کے الہام اور پرکاش کرنے کی طاقت اور صفت اس سرشٹ کے تمام پرمیشر مین نہین رہی - تو آپ خوب سمجھہ لیجئے کہ آپکا فقرہ نمبر چھہ اور نمبر آٹھہ صرف ایسے دعوے ہین جو دلیل

نہین یہ کہتے اور فقرہ نمبر سات کو آپکے دعوے یا دلیل سے تعلق نہین ؛؛

مکذب کا دعوے نمبر ۱۔ "روحین مجرد اور غیر مرکب چیزین ہین۔ اسواسطے انکی پیدایش نہین ہوسکتی"۔
اب اس انوکہے دعوے کے ثبوت مین آپکے عقلی دلائل ملاحظہ ہون۔ "نمبر ۱۔ پیدایش دو طرح کی
ہوتی ہے۔ ایک اپنے آپ سے دوسرے کسی غیر سے" نمبر ۲۔ "اپنے آپ سے پیدایش دو طرح ہوتی ہے۔ ایک
یقینی۔ دوسری وہمی یقینی جیسے کوئی اپنا حصہ کاٹ کر یا جدا کرکے بنائی جاوے۔ وہمی جیسے
اندہیری رات اور تنہائی مین بہوت یا پریت چڑیلوں کے غلط خیال ہوتے ہین" نمبر ۳۔ اگر بالفرض
مانا جاوے۔ کہ روحون کو خدا نے پیدا کیا۔ تو فی الفور سوال پیدا ہوتا ہے کیون ؟ اور کس چیز سے
اور کب ؟" نمبر ۴۔ "اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ اپنے قدرت کے اظہار کیواسطے اپنے جسم سے کوئی ٹکڑا
کاٹ کر جب چاہا بنا لیا یا جب سے خدا ہے تب سے بنا لیا" نمبر ۵۔ "تو یہہ اعتراض آتا ہے کہ کیا خدا
پر اس سے پہلے اسکی قدرت پوشیدہ تہی یا ظاہر۔ صورت اول غلط۔ صورت ثانی فعل عبث"
نمبر ۶۔ "اور اپنے جسم سے روحین بنانا بربادی اور برآمدی کے نقشہ کی کیفیت ہوجاتی ہے اور ایک
روح خدا ٹھیرتی ہے۔ جو خلاف عقاید فریقین ہونیسے باطل ہے۔ اور علاوہ برین اسطرف کمی آجاتی
ہے۔ اور آمدنی کے ہونے سے خدا منقسم ہوجاتا ہے" نمبر ۷۔ "اور یہہ کہ جب چاہا بنالیا۔ اور جب
سے خدا ہے تب سے بنایا۔ دونون شقوق باطل ہین کیونکہ چاہا بغیر خواہش کے نہین ہوتا۔ اور خواہش
اپراپت کی ہوتی ہے جس سے خدا محتاج اور کمزور ثابت ہوتا ہے۔ جو بموجب مذہب فریقین کے
باطل ہے" نمبر ۸۔ "جب سے خدا ہے تب سے بنایا انادیت کو ثابت کرتا ہے۔ مگر بانی کی تردید کیونکہ
تقدم تاخر صانع اور مصنوع ضروری ہے۔ اسواسطے بنانا ثابت نہین ہوتا بموجب علوم متعارفہ
نمبر ۲ کیونکہ عالم و معلوم و علم۔ لازم ملزوم ہین اور بموجب علوم متعارفہ نمبر ۹ کے صفت موصوف
سے جدا نہین ہوسکتی اور نہ بموجب علوم نمبر ۱۰ کے معلومات کے بغیر علم ہوسکتا ہے۔ اسلئے

ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین اور نہ اُنکی پیدایش ہوسکتی ہے"۔ اور یہی مطلب تہا"۔ •

بمصدق دلیل مین تو اپنے شقوق کے طومار لگا دئے! مگر روح کے مجرد غیر مرکب اور جیتن ہونیکی دلیل کا تذکرہ تک بہی نہ کیا۔ جو آپکا اصلی دعوے تہا۔ شاید جوش مین آکر اصل مطلب کو ہی بہول گئے۔ آپنے پیدائش کو دو حصوں پر حصر کیا ہے۔ ایکا پنے آپ سے۔ دوسرے غیر سے۔ اور ان دونون قسمون کے معنے بہی دلیل مین بیان فرمائے ہین۔ مگر ہم لوگ اس حصر کے قائل نہین بلکہ کہتے ہین کہ پیدایش کی تین قسمین ہین ایک پیدایش خالق کی اپنے مخلوق اور اس مخلوق کے مادہ کو اپنی کامل شکتی (قدرت) سے۔ اور دوم پیدایش اپنی غیر سے جیسی ہماری پیدایش عناصر سے۔ اور سوم پیدایش اپنے آپ جیسا تمنے خود بیان کیا۔ پس پیدائش کی تین قسمین ہوئین۔ نہ دو جیسے تمنے لکہی ہین اِن تین اقسام مین سے پہلی دو قسم کی پیدایش کا ماننا عام مسلمانون۔ ہمارا ن والون حکما اور فلسفیون۔ یہودی اور عیسائی مذہب والون کا اعتقاد ہے تیسری قسم کی پیدایش بہی۔ ان ہی لوگون سے بعض وحدت وجود۔ اور ویدانتیون کا اعتقاد ہے۔ افسوس ان اقسام مین سے آپ کسی ایک کا بہی ابطال نہ کرسکے۔ پس آپکی دلیل کا پہلا نمبر غلط ہوا۔ کیونکہ آپ پیدایش کی کل دو قسم مانتے ہین! حالانکہ نفس پیدایش تین طرح کی ہوتی ہے اور نمبر ۲ مین آپنے بیوجہ تفصیل لکہی ہے جسکی کچھ حاجت نہ تہی۔ پہر آپ فقرہ نمبر ۳ مین لکہتے ہین۔ "روح کو کیون۔ اور کس چیز سے اور کب بنایا ہے"؟ شق اول کا جواب یہ ہے۔ اللہ تعالے نے مخلوق کو اسلئے پیدا کیا۔ کہ اسکی کمال طاقت اور اعلے درجہ کی قدرت اور اسکی صفات کا مقتضا پورا ہو۔ اور وہ مثمر ثمرات ہون۔ اور اسلئے بہی کہ انسان اِن اشیا سے فائدہ اٹھائے اسلئے بہی کہ اللہ تعالے کی عبادت کرے

شق دوم کا جواب یہہ ہے کہ اُسنے محض اپنی قدرت کے زور سے بدون کسی مادہ
ساتھہ کے پیدا کیا - اگر کہو یہ امر محال ہے - کیونکہ اگر ممکن ہوتا تو ہم بہی بدون مادہ بنا سکتے
تو یاد رہے وہ الفیبیہم (وہ ہماری مثل نہین) اور اسکی قدرت ہماری قدرت کی مانند نہین
جو چیز ہمکو ناممکن معلوم دیتی ہے ضرور نہین کہ اسے بہی ناممکن معلوم دے وہ قادر مطلق
اعلے درجہ کی صفات سے متصف ہے - ولہ المثل الاعلے ٭

شق سوم کہ اللہ تعالے نے روح کو کب پیدا کیا ؟ اسکا جواب یہہ ہے - کہ یہہ سوال
کچھہ روحانی فوائد پر مشتمل نہین - اسواسطے کسی الہامی کتاب مین تو اسکا جواب نہین آیا -
لیکن اگر ہم جواب مین یہہ کہین کہ جسوقت اور نطفہ کے مواد بنے - اسوقت یا اس سے
پہلے یا پیچھے روحون کا بننا ہی شروع ہوا - تو بتائی کہ اس جواب مین کیا اشکال ہے ؟
اور اسپر کیا اعتراض ہے ؟ - اگر ہم جواب دوم یہہ کہین کہ باری تعالے نے روح کو عناصر
سے بنایا تو اسپر آپ کیا اعتراض وارد کرسکتے ہین ؟ - غایۃ ما فی الباب یہہ کہ عناصر چیتن
نہین - اور روح چیتن ہے - ہم کہتے ہین کہ انکی خاص ترکیب پر چیتنتا کا فیض
ہوتا ہے جیسے سورج - اگنی - وایو - اور انگرہ کے پرانو جمع ہونے کے بعد خدا تعالے
وید کو پرکاش کرتا ہے - اسطرح عناصر کی خاص ترکیب پر چیتنتا کا فیضان ہوتا ہے -
اور پہر ہم تیسرے سوال کا جواب یون دیتے ہین کہ ایک مادہ نے حیوانیہ یا نباتیہ
یا دونون قسم کی غذا کہائی ان مین سے ایک حیوانی میٹر اُت پت ہوا - اور وہ اسکے
رحم مین گیا - اور اسی قسم کے مواد سے نر کے جسم مین ایک حیوانی میٹر
پیدا ہوا - جب یہہ میٹر جو نر مین پیدا ہوا تہا اس رحم والے میٹر سے خاص حالت اور
خاص وقت پر ملا - اسی ملاوٹ اور اختلاط سے ایک انسانی یا حیوانی روح بن گئی -

غرض عناصر کے عطر اور خلاصہ کا نام روح ہے - اور مختلف ارواح کی پیدایش کے واسطے
مختلف اوقات ہین جنکو ہم روز اپنے مشاہدہ مین دیکھتے ہین ۔

ہم نے اپنے نزدیک راستی اور صفائی سے ان فضول سوالون کے (روح کیون - کس چیز سے
اور کب بنی) مختصر مگر معقول جواب دے دیئے ہین پورا اعتماد ہے کہ آجکل کا ترقی یافتہ
سائنس بھی اسمین ہمارا موید ہے - اگر کوئی انصاف کی آنکھ رکھتا ہو تو خوب سمجھ دیکھے ۔

دلیل نمبر ۴ پر عرض ہے - قادر مطلق نے ان مقدورات اور مخلوقات کو اسلئے بنایا ہے
کہ اسکی مستحکم اور سچی قدرت کے آثار ظاہر ہون - اگر اسکی قدرت ہوتی اور اسکی قدرت
کے آثار نہوتے تو اس قدرت کا وجود ہی کیا ہوتا ہے جسطرح روشن چیز کو روشنی دینا ضرور
ہے اسیطرح قدرت کو اور کامل طاقت کو اپنے مقتضا کے مطابق آثار کا ظاہر کرنا ضرور
ہے ہان اتنا فرق ہے کہ بعضے اشیا اپنے خواص کے اظہار مین مختار ہوتے ہین اور بعضے
غیر مختار اور مضطر - باریتعالے کو اپنی صفات کی تاثیرات کے اظہار مین اختیار ہے
اور اضطرار نہین جب چاہے اسنے کام لے اللہ تعالے دنیا سے ورا الورا اور اس سے
باین ہے - دنیا معہ کل موجودات کے مخلوق اور وہ دنیا کا خالق ہے اور اعتقاد لم یزل
خالقا و رازقا - جیسا متکلما سچ ہے جو ہمارا صرف اہل اسلام کو حاصل ہے ۔

دلیل نمبر ۵ مین گذارش ہے - قادر مطلق پر اپنی قدرت ہمیشہ ظاہر ہے کبھی پوشیدہ
نہین مگر آپنے جو کہا کہ - "اگر ظاہر تھی تو فعل عبث" (یہہ فقرہ ہی عبث ہے - اور لاریب فعل
عبث ہو) کچھ معنے نہین رکھتا ۔

دلیل نمبر ۶ کی نسبت عرض ہے - باریتعالے کو کسی الہامی کتاب مین جسم نہین کہا گیا -
پس آپکا سارا تار و پود ہی ادھڑ گیا ۔

دلیل نمبر ۷ - مین مکذب نے دو شقین بیان کی ہین - اول "جب چاہا بنالیا" دوم "جب سے باریتعالی ہے تب سے بنالیا" پہلی شق پر یہہ اعتراض کیا ہے - کہ "خواہش اپراپت یعنے غیر میسر کی ہوتی ہے" یہہ اعتراض صحیح نہین - ارادہ اور خواہش کبھی اپراپت پر ہوتی ہے اور کبھی پراپت ہونیوالی یعنے ایسی خیر پر ہوتی ہے جو میسر ہو سکے باری تعالے کی سب خواہشین چونکہ پراپت اور میسر ہو سکتی ہین - اسلئے ایسی خواہش کا ہونا اسمین نقص نہین بلکہ کمال ہے - دوسری شق کا بیان فقرہ نمبر ۸ مین کیا ہے - اسکا جواب ہم وہان دیتے ہین - فقرہ نمبر ۹ مین کہا ہے "جب سے خدا ہے تب سے بنایا اانادیت کو ثابت کرتا ہے" یہہ بھی صحیح نہین - کیونکہ دنیا کو اللہ تعالے کا بنایا ہوا ماننا دنیا کی انادیت کو باطل کرتا ہے - ہرگز ثابت نہین کرتا - جب ہمنے دنیا کا خالق باریتعالے کو اعتقاد کیا اور یقین سے کہا کہ وہ تمام دنیا کا آدی مول ہے تو یہہ ساری دنیا سرشٹی اسکی رچی ہوئی مانی گئی - نہ انادی - سو یہہ تو پہر بنانے کی تردید مین آپنے لکھا ہے "صانع اور مصنوع مین تقدم اور تاخر ضروری ہے" "اسواسطے بنانا ثابت نہین" یہہ نہایت درجہ کا تعجب انگیز فقرہ ہے اسلئے کہ تقدم اور تاخر کے بہت اقسام ہوتے ہین ایک تقدم علت تامہ کا اپنے معلول پر - اس تقدم سے اللہ تعالی کا اس دنیا کو بنانا اور اسکی علت ہونا اور خالقیت ثابت ہے اور یہہ تقدم صفت کو موصوف سے علیحدہ کرنیکا باعث نہین - اور نہ اس تقدم سے علم کا بغیر معلوم کے ہونا لازم آتا ہے - سو جو تقدم کبھی بالرتبہ ہوتا ہے اور کبھی تقدم طبعی اور کبھی بالزمان آپ کس تقدم کو سمجہہ کر چلا رہے ہین! اور انشاء اللہ ہم اپنے اُس خط مین جو اس کتاب کے اخیر مین ہوگا تقدم کی تفصیل کرینگے ٭

مکذب - "نیستی سے ہستی نہین ہو سکتی" "اور نہ ہستی سے نیستی ہو سکتی ہے" "اسواسطے روح مین انادی ہین" نیستی کے معنے یہہ ہین جو کچھہ نہین اور ہستی کے معنے جو کچھہ ہو" نمبر ۲ "اگر

روحین نہ تہین تو کہین بہی نہونگی - اور بموجب علوم متعارفہ نمبر ۲) کے وہ اس عدم خانہ سے برآمد بہی نہین ہوسکتین - کیونکہ بموجب علوم متعارفہ نمبر ا جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہان سے آمد ہوتی ہے" نمبر ۳ - "چونکہ روحین اب موجود ہین اسواسطے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے - کہ وہ پہلی بہی کہین تہین ورنہ اب بہی نہ ہوتین" نمبر ۴ - اور عدم اینر کسیطرح جا بہ نہین - لہذا ثابت ہوا کہ روحین انادی نیستی سے ہستی ہین نہین آئین - اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود تہا"۔

مصدق - مکذب نے دلیل کے فقرہ اول ہین نیستی کے معنون مین یہہ کہا ہے کہ "جو کچھہ نہین" - اور نمبر ۲ مین آپنے فرمایا کہ "اگر روحین نہ تہین تو کہین بہی نہ ہونگی" - ان دونون فقرون مین غور کرنیسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا یہہ منشا ہے کہ اگر روحین کسی قسم کا وجود نہین رکہتی تہین تو وہ موجود نہین ہوسکتین - مگر مکذب صاحب یاد رکہین کہ اہل اسلام کے نزدیک روحین قبل از وجود بوجود خارجی - باری تعالے کے علم مین موجود تہین اور علمی وجود سے موجود تہین ارواح کا خارجی وجود باری تعالے کی کامل قدرت کا نتیجہ اور اسکا اثر ہے - بطور آپکے یہی ہم کہتے ہین ارواح محض نیستی سے ہستی مین نہین آئے - بلکہ علمی وجود سے انکو خارجی وجود بہی عطا ہوا - گویا ہستی سے ہستی ہوئی نہ نیستی سے ہستی - ولله الحمد یہہ دعوے کہ "نیستی سے ہستی نہین ہوسکتی" یہہ مجمل فقرہ ہے اس کے دو معنے ہوسکتے ہین اول نیستی کسی ہستی کا مادہ نہین ہوتی دوم نیستی ہستی کی علت فاعلی اور خالق نہین ہوسکتی - اب ان دونون معنون مین سے کوئی سے معنے لو - کوئی بہی ارواح کی انادی اور اللہ تعالے کے پیدا کئے ہوئے ہونے پر چسپان نہین اول معنے کہ ہستی کسی ہستی کا مادہ نہین ہوتی - ہم کہتے ہین سچ ہے - مگر جب ارواح موجود ہین - تو انکے موجود ہونے کی تو یہی صفتین ہین کہ انکا مادہ موجود ہوگیا یا موجود ہے اور ارواح

مخلوق ہونے کے یہی معنے ہین کہ ارواح کا مادہ یا وہ مخلوق ہوئی - کوئی - معدوم
شے ہرگز موجود ارواح کا مادہ نہین - اور کوئی ایسی چیز نہین کہ اُسکے اجزا اور مادہ موجود ہون
اور وہ چیز نیستی یعنے کچھ بھی نہو - اور دوسرے معنے پر کہ نیستی جو کچھ بھی نہین وہ ارواح کی علت
نہین اور نہ ممکن ہے کہ عدم محض ہمارا یا ہمارے ارواح کا خالق ہو - بلکہ ہمارا خالق اور
موجد - اور بدیع موجود ہے - اُسی موجود حقیقی اور اسیکی طاقت اور قدرت سے ہمکو
وجود مرحمت ہوا - پس اگر آپکے دعوے کے یہی معنے ہین تو آپکو اس بیفائدہ دلیل
کی کوئی ضرورت نہ تھی اور پھر آپکا دعوے اور دلیل ایک ہے ! تعجب ہے ؟ آپنے دلیل
مین لکھا ہے - "عدم اُنپر کسی طرح طاری نہین" - اور دلیل کا یہہ جزو اور یہہ دعوے بلا دلیل
چھوڑ دیا ! - اور جو آپنے ثابت کیا اور نہ ہی آپکا مقصود تھا - وہ بعینہ آپکا دعوے نہ تھا -
کیونکہ آپکے دعوے مین روح کا ذکر ہی نہین - مقصود مین ثابت کیسے کیا ! -

ذرا غور کیجئے آپکی دلیل کا ایک اور نتیجہ آپکو سناؤن - ہان غور کیجئے - خود بدولت
منشی لیکہرام پشاوری سا تہہ اِس ترکیب موجودہ اور ہیئت حاصلہ اسوقت کے جو ۱۸ یہادون
سمت ۱۹۴۲ مین انکو حاصل ہے - اور اب موجود ہین - اِس ترکیب اور اس ہیئت کے ساتھہ رحم
مین آنیسے پہلے کہین موجود تھے یا نہ تھے ؟ - اگر نہ تھے تو ضرور کہین بھی نہونگے - اور
موجب علوم نمبر ۲ وہ عدم خانہ سے برآمد نہین ہو سکتے کیونکہ بموجب علوم متعارفہ نمبر ا
جو چیز جہان ہوتی ہے وہ ہی وہان سے برآمد ہوتی ہے - چونکہ اب وہ باین شکل موجود
ہین اسیواسطے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ پہلے بھی باین شکل کہین تھے - اور ایسی
شکل کے ساتھہ تھے - ورنہ اب بھی اِس شکل کے ساتھہ نہ ہوتے - اور اِس صورت کا عدم
بھی اُنپر کسیطرح جائز نہین - لہذا ثابت ہوا کہ منشی صاحب رحم مین آنیسے پہلے بھی ہین

ہیئت موجودہ تھے نیستی سے ہستی مین نہین آئے۔ مگر اب تعجب یہہ ہے کہ وہان
یہہ ہین ہیئت تنا برا جسم لیکر کیسے داخل ہوئے!۔ اور جب موت آئی جسم بدلا۔ تو اگر
جینیوٹی کا جسم انکو مرحمت ہوا تو اسکے رحم مین یہہ ہین ہیئت جو قدیم ثابت ہوئی
کیسے داخل ہونگے کیونکہ موجودہ ہیئت کی نیستی بقول آپ کے ممکن نہین۔ اگر جانبان
تکذیب مین سے کسی صاحب کو خیال ہو کہ منشی صاحب بلحاظ اپنے ہر دو اجزا کے جو
مادہ اور روح مین پہلے موجود تھے نہ باین جسم اور ہیئت کذائیہ تو انہین یاد رہے کہ
اہل اسلام کے نزدیک بھی روح بلحاظ علم الٰہی پہلے موجود تھی معدوم محض نہ تھی ◆

تکذیب۔ "روحین ابدی ہین۔ اسواسطے ازلی یا انادی بھی ہین" دلیل یہ ہے نمبر ۱
ابدی ہونا مسلم فریقین ہے۔ اسواسطے اسکی تشریح کی ضرورت نہین نمبر ۲۔ ابد کے معنے وہ زمانہ
جسکی انتہا نہو۔ اور ازلی کے معنے وہ زمانہ جسکی ابتدا نہو۔ نمبر ۳۔ اب قابل غور ہے کہ ابدی
روحین کیون ابدی ہین وجوہ ظاہر ہین۔ نمبر ۴۔ اول وہ مرکب نہین کہ ترکیب پذیر ہون
دوم وہ چیتن اور لطیف جوہر ہین۔ اسواسطے وہ مردہ نہین ہوسکتین۔ علے ہذا نمبر ۵۔
اب اگر انہین وجوہات کو منقلب کرین تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ابتدا ماننا صرف پیدائش کی
غرض سے ہے۔ ورنہ جسکی پیدائش نہین اسکی ابتدا نہین۔ نمبر ۶۔ تو روحین ترکیب پذیر
اور نہ منقسم ہونیوالی چیز ہے۔ پہر انکی پیدائش کسطرح ہوئی نمبر ۷۔ کیونکہ ہر ایک چیز
ترکیب پذیر کا انحلال لازمی ہے۔ اور وجود بعد العدم کا نام حادث ہے۔ نمبر ۸۔ مگر
جب روح پر عدم نہین حدوث بھی لازم نہین ہوتا۔ کیونکہ بحکم علوم متعارفہ نمبر ۱ کے
ناممکن اور مستبعد ہے۔ جسطرح ایک کنارہ کا دریا۔ ناممکن ہے جسطرح آفتاب مین اندھیرا
ناممکن ہے نمبر ۹۔ ویسے ہی ابدی کا حادث ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ بحکم نمبر ۲ علوم متعارفہ

کے یہہ اجتماع ضدین باطل ہے" "لہذا ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین اور یہی مطلوب ہے"۔

مصدق۔ مکذب صاحب غور کرین فقرہ نمبر ۵ مین آپنے کہا ہے "اگر انہین وجوہات کو منقلب کرین" ؟۔ لاکن وجوہات کو منقلب کرکے نہین دکھایا۔ کہ یہہ وجوہ کس طرح منقلب ہوتی ہین اور کس طرح اس انقلاب کا نتیجہ وہ نکلا جو آپنے نکالا !۔ جو دعوے فقرہ نمبر ۶ مین کہا ہے۔ اسکی دلیل سے خاموشی کیون کی۔ پہر فقرہ نمبر ۷ جو دلیل مین ہے۔ وہ بالکل بیدلیل ہے۔ اور فقرہ نمبر ۸ مین جو دعوے ہے اول تو وہ بہی بے دلیل ہے۔ دوم۔ اس نمبر ۸۔ مین جو آپنے لکہا ہے "حدوث بہی لازم نہین" اسکے معنے یہہ معلوم دیتے ہین کہ حدوث لازم اور ضروری نہین۔ مگر اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر حدوث ہو تو حرج بہی نہین۔ مگر بحکم علوم متعارفہ نمبر ۱۱۔ اس حدوث کو ناممکن کہدیا ہے جس علم متعارفہ کی غلطی کو مین آگے ہی لکہہ چکا ہون۔ لطیفہ مکذب صاحب !۔ اپنی دلیل کو منقلب صورت مین بہی سن لین۔ مثلاً آپ بحالت موجودہ جو آپ پر آج بہادون کے اخیر ۴۶ سنہ مین طاری ہے۔ مرکب ہین یا غیر مرکب اگر مرکب ہین تب ظاہر ہے کہ آپ چند مادی پرمانو اور روح سے ترکیب یافتہ ہین۔ اور یہہ ترکیب آپکے اس کل مین پائی جاتی ہے جسکو لیکہرام مصنف تکذیب براہین یا مکذب براہین کہا جاتا ہے۔ اب آپکو آپ ہی کے تین چار علوم متعارفہ کی طرف توجہ دلاتا ہون آپ کا علوم متعارفہ نمبر ۱۳۔ "جو کل مین ہوتا ہے وہی اسکی جزو مین ہوتا ہے"۔ "اور نمبر ۱۴ جو کل مین نہین وہ اسکی جزو مین بہی ناممکن ہے"۔

مکذب صاحب۔ آپ تو مرکب ہین اور آپکا کل روح اور پرمانو سے مرکب ہے۔ اسلئے بحکم آپکے علوم متعارفہ نمبر ۱۳ آپکی روح اور آپکے پرمانو (جو آپکی جزو ہین) مرکب ہونگے

اور چونکہ آپکے کل مین بساطت نہین اسواسطے آپکی اس جزو مین جسے آپ روح کہتے
ہین اور آپکے پرمانو مین بحکم آپکے علوم متعارفہ نمبر ۴ بساطت نہو گی - بلکہ ترکیب ہوگی
اور بساطت کا ہونا ناممکن ہے - اور چونکہ آپکو (جو مرکب اور کل ہین) موت اور فوت اور
فنا آنیوالی ہے - اسلیئے بحکم آپکے علوم متعارفہ نمبر ۴ - آپکی روح پر بہی فنا آنیوالی ہے
کیونکہ آپنے مانا ہے جو کل مین ہوتا ہے وہ اسکی جزو مین بہی ہوتا ہے - اسواسطے ثابت
ہوا روحین ازلی اور انادی نہین - ارواح کو ازلی اور انادی کہنا سچ نہین اور نہ وہ
سچ ہے جو آپنے اپنی دلیل کے فقرہ نمبر ۴ مین لکہا ہے کہ روحین مرکب نہین بلکہ
روحین مرکب اور حادث ہین اور ارواح عناصر کی خاص ترکیب کا خلاصہ اور مرکب
اشیاء کا نتیجہ ہوتا ہے اسلیئے ثابت ہوا کہ ارواح باوجود حدوث کے مرکب ہین - ارواح کی حالت
کا متغیر ہونا - انکے مرکب ہونیکی بڑی بہاری دلیل ہے اور انسانی ارواح کے تغیر سے
انکار کرنا بداہت کا انکار ہے ؛

مکذب کا دعوے نمبر ۵ - روحونمین فنا یا موت نہین اسواسطے روحین خدا کے قبضہ قدرت مین
ہمیشہ سے ہین اور ہمیشہ رہینگی - دلیل یہہ ہے نمبر ۱ - کہ موت نام روح اور جسم کی جدائی کا ہے
ورنہ موت اور کوئی چیز نہین نمبر ۲ - اور روحون کے واسطے بالذات موت نہین نمبر ۳ -
کیونکہ وہ باقی ہین اور نہ روحون مین کوئی ایسا مادہ ہے جو کبہی شامل ہوا ہو یا کبہی ان سے
اخراج پذیر ہو نمبر ۴ - اسواسطے کہ مادہ جاندار نہین بحکم (علوم متعارفہ نمبر ۲) اس سے روحانیت
بہی برآمد نہین ہوسکتی نمبر ۵ علاوہ برین جڑہ و چیتن کی ایکتا یعنے وحدت الوجودی ناممکن
ہے - اور یہہ موجب حکم نمبر ۷ علوم متعارفہ کے باطل ہے نمبر ۶ - لہذا روح کی بالذات جیتن اور گن
ہے نمبر ۱ - اور فنا سے آزاد ہونیکے سبب اسکے انتہا نہین اسی واسطے یہہ جو ثابت ہے

کہ روح انادی ہے۔ اور یہی ثابت کرنا ہمارا فرض تہا لہ

مصدق جواب نمبرا۔ مکذب نے موت کی تعریف بہی عجیب غریب کی ہے جو نہ برہان سے ثابت اور نہ انکے مخالفون کو مسلم ہے۔ کیونکہ مکذب کے مخالف کل اہل اسلام شہدا کو احیا اور زندہ کہتے ہین اور اہل اسلام کی پاک کتاب قرآن کریم مین حکم ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا۔ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔

اور نمبر ۲ مین پہر وہی دعوے کی پہلی ٹانگ ہے۔ اور نمبر ۳ وہی دعوے ہے اور فقرہ نمبر ۲ کا اعادہ ہے۔ گو الفاظ اور ہین اور آپکا یہہ فرمانا کہ روحون مین نہ کوئی مادہ شامل ہوا۔ اور نہ اخراج پذیر ہوا۔ بالکل دعوے بے دلیل ہے اسکو کون مانتا ہے ہم تو دیکہتے ہین کہ ارواح مین ہمیشہ ایسا ہی تغیر ہوتا ہے جیسا اور مرکبات مین ہوتا ہے۔ اگر ارواح مرکب نہوتے تو انمین مرکبات کا سا تغیر کیون آتا اور کہان سے آتا ہے؟ یہہ تغیر تو ارواح کی ترکیب کی راہ بتاتا ہے۔ بلکہ یہانتک تغیر ہوتا ہے کہ انکو بہی اپنا پہلا جنم کچہ بہی یاد نہین۔ بہلا بدون ترکیب کے یہہ فاحش تغیر ممکن ہے ہ۔ آج کل سائنس کا دورہ ہے! کیمسٹون سے پوچہ لیجئے۔ یا ڈاکٹرون سے دریافت کیجئے۔ غور فرمائے۔ جن مقامات مین روشنی زیادہ پڑتی ہے۔ کہربائی حصہ بدن پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ تازہ ہوا لینے کا لوگون کو اچہا موقعہ ملتا ہے۔ تعفن سے حفاظت ہوتی ہے۔ جن لوگون کے واسطے گرمی اور سردی اور بہار اور برسات کے لباس خوراک مکان

لہ۔ اور انکو جو اللہ کے رستے مین مقتول ہوتے ہین مردے مت کہو بلکہ وہ زندے ہیں پر تم نہین سمجہتے۔

اور پانیکا انتظام اچھا موجود ہوتا ہے۔ اور جنکے لئے ہر طرح پر حفظ صحت کے سامان مہیا کیئے جاتے ہین۔ اور جو لوگ متعدیہ امراض اور وبائی آفات سے بچنے کی عمدہ تدابیر کام مین لاتے ہین وہان کے ارواح ہشیار سمجھدار اور اچھے حسین وغیرہ وغیرہ صفات کے متصف پائے جاتے ہین۔ اور جو لوگ اندھیرے اور بُرے مقامات مین سکونت کرتے۔ کہربائی حصّہ کم لیتے ہین تازہ ہوا کا سامان انکو کم میسر ہے۔ عفونت مین سانس لیتے ہین۔ حفظان صحت کے قواعد انہین بالکل رائج نہین۔ اور انکی صفات پہلون کی صفات سے بالکل علیحدہ ہوتی ہین۔ بلکہ ہڈیون اور دماغ کی مخ اور اجرام مغز اور اعصاب کی مختلف بناوٹ سے روح کے مختلف تقاضے نظر آتے ہین وہ عظمی مادہ جس سے غالب ہڈیون کا بناؤ ہوتا ہے اور وہ لینفاوی مادہ جس سے گوشت وغیرہ بنا ہے۔ اور وہ زلالی حصہ جس سے عصاب کی بناوٹ ہوتی ہے۔ اسکے اختلاف سے مختلف صفات کے لوگ نظر آتے ہین بعض اغذیہ اور ادویہ ایسے ہین جنکے استعمال سے صفات روحانیہ مین تغیر اور تبدل آجاتا ہے۔ پس کیا یقین نہین ہوسکتا کہ روح کی ترکیب مین ان چیزون کا دخل ہے۔ بےشک ہے سب سب روحون مین کبھی کوئی مادہ شامل ہوجاتا ہے اور کبھی وہ مادہ اخراج پذیر ہوتا ہے۔ موت ایک خاص تغیر کا نام ہے۔ فنا بھی اسی تغیر کا عنوان ہے۔ ارواح کی ابدیت کیا ہے؟ وہی انکا لاانتہا تغیر۔ مگر یاد رہے کہ عمدہ حالت کا نام حیات ہے۔ اور آپکا یہہ دعوے کہ مادہ جاندار نہین اسسے روحانیت ہی برآمد نہین ہوسکتی۔ بحکم علوم متعارفہ نمبر ۲۔ آپکے مفید مطلب نہین ہوسکتا۔ کیونکہ یہہ دعوے دلیل ہے۔ اور آپکے علوم متعارفہ نمبر ۲ پر جو کلام ہے وہ سابق عرض کرچکا ہون صاحبمن جزء

پیدا نہیں سے جڑھ کے خاص خاص تغیرات کے بعد خاص ترکیب اور خاص تناسب پر چیتنیا
کا فیضان ہوجاتا ہے جیسے پہلے آدمیون سے خاص ۴ میون - اگنی - وایو - سورج اور
انگرہ کی خاص حالتون کے باعث - انپر بطور آپکے وید کا الہام ہوا - ایسے ہی تناسب کے
خاص حصہ پر چیتنیا کا **فیضان** ہوتا ہے - اور خاص وہی حصہ انسانی یا حیوانی روح
ہے - آپکا علے العموم یہہ فرمانا کہ جڑھ سے چیتن پیدا نہیں بن سکتا دعوے بے دلیل
ہے ہرگز صحیح و مسلم نہین - اور آپکے نزدیک عدم امکان سے کسی شے کے یہہ لازم
نہین آتا کہ باری تعالے کے نزدیک بہی وہ محال ہو - صاحبمن وہ ہمہ دان لطیف
و خبیر تمام مخلوق پر محیط ہے اُس کے ید قدرت کے نزدیک جو **ممکنات** ہین وہ سب کی
سب آپکی قاصر اور محدود طاقت کے نزدیک **محال** ہین - علے ہذا تمہارے محال
سے محال اُسکے نزدیک **ممکن** ہین - آپ نباتات جمادات اور حیوانات پر تجربہ کرلین -
نمبر ۵ - کی فلسفی بہی داد کے قابل ہے - ہم جڑھ اور چیتن کو وحدت الوجودی کب مانتے
ہین ؟ - اور کب اسکے قائل ہین ؟ - غور کرو گلاب کی شاخ پہوٹی - اسنے پتے نکالی
پتون کانٹون گلاب کی شاخ اور جڑھ سے گلاب کا پہول پیدا ہوا - اس سے عطر نکلا - کیا وہ عطر
گلاب کی جہاڑی سے وحدت الوجودی رکہتا ہے ؟ - ہرگز نہین دونون کا وجود جدا
جدا ہے - پس خلاصہ مطلب یہہ ہوا - کہ ایک معنے کے لحاظ سے انسانی یا حیوانی روح
ایک ایسی چیز ہے جو خاص قسم کے اجتماع عناصر کا ثمرہ ہے یا بطور عناصر کے یہہ
عنصر بہی مخلوق ہے - اگر عناصر کا ثمرہ ہے تو بہی ان سے متحد الوجود نہین اور اگر الگ
عنصر ہے تو بہی متحد الوجود نہین - اور فقرہ نمبر ۶ - اگر تسلیم کیا جائے تو آپسے سوال ہے کہ ذاتی صفات
بقول آپکے لوازم ذات ہوتی ہین - اور بموجب آپکے علوم متعارفہ نمبر ۸ - قدیم کے سب ذاتی

صفات قدیم ہوتی ہین۔ اور علوم متعارفہ نمبر ۹ سے ثابت ہے۔ کہ صفت موصوف سے جدا نہین ہوسکتی یہ چیتنا جو روح کی صفت ہے آپکے نزدیک جیسا آپ کے کلام سے ظاہر ہے روح کی ذاتی صفت ہے۔ آپکی روح کو اُسوقت جب آپ رحم مین تھے یا رحم سے نکلنے کے بعد دو مہینے مین کسقدر علم حاصل تہا؟ اور وہ علم کا مقدار اب بھی ویسا آپ مین موجود ہے یا تغیر پاکر اور کا اور ہی ہوگیا؟ اب اگر ذرا بہی انصاف سے کام لیا جاوے تو یہہ بات صاف معلوم دیتی ہے کہ علوم اور روح کی وہ صفات کچہ مدت کے بعد بالکل دور ہوجاتی ہین اور روح جدید صفات سے متصف ہوجاتی ہے۔ اسواسطے ثابت ہوا کہ روح بالذات چیتن اور ترکیب سے مبرا نہین اسلئے بطور آپکے بہی اسکی ابتدا۔ اور اسکا حدوث ضروری ہے۔

مکذب - میٹر کے انادی ہونے پر دلائل نمبر ۱- چونکہ خدا غیر مادی ہے۔ اسواسطے مادی دنیا اس سے نکلنا نہین ہوسکتا۔ نمبر ۲- کیونکہ کسی چیز سے وہی چیز نکلتی ہے جو پہلے اسکے اندر موجود ہو۔ نمبر ۳- اور جو موجود نہو کسیطرح نہین نکل سکتی بحکم متعارفہ نمبر ۱ و ۲- اسواسطے مادہ انادی ہے

مصدق جہانتک اس فلسفہ اور لاجک کو دیکہتا ہے۔ یقین کرتا ہے کہ دلیل کا بہت بڑا حصہ مکذب مدلل کے دل ہی دل مین رہگیا۔ اور لکہنے مین نہین آسکا ناظرین غور کرین **اوّل** تو تینون فقرے دلیل کے صرف دعوے ہی دعوے ہین **دوم** یہ مانا کہ خدا غیر مادی ہے اور اسکے اندر سے مادی دنیا نہین نکلی مگر یہہ نتیجہ کیسے مرتب ہوا کہ مادہ انادی ہے؟ اس دلیل سے جو آپنے لکہی اگر خواہ مخواہ مان لین تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ مادی دنیا خدا کے اندر سے نہین نکلی۔ یہہ دنیا کچہ اور چیز ہے۔ اور باریتعالے کچہ اور چیز ہے اور اس دنیا اور

بار ہتیا سے مین ظرف اور مظروف کا تعلق نہین۔ کیا معنے یہہ بات صحیح نہین کہ بار ہتیا
ظرف ہو اور دنیا اسکی مظروف جیسے پانی کیواسطے گھڑا۔ غرض دنیا ایک اور چیز ہے۔
اور ہی وستو ہے۔ جب اور ہی چیز ٹہری تو اب ہم مشاہدہ کرتے ہین اور اس دنیا پر
نظر دوڑاتے ہین تو اسمین کچھ حصہ ایسا پاتے ہین جسکو جمادات کہتے ہین۔ پہاڑ۔ پتھر۔
مٹی وغیرہ اور کچھ حصہ نباتات کا نظر آتا ہے۔ بڑ۔ پیپل۔ پلاس وغیرہ وغیرہ اور کچھ حصہ حیوانات کا
دکھائی دیتا ہے۔ آدمی شیر ہاتھی وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام اشیا کو ہم مرکب پاتے ہین اور انکے
ہر فرد پر یہہ کہنا صحیح ہے کہ یہہ مرکب ہین۔ اور یہہ خدا کے بنائے ہوئے۔ اور اُسکی رچے ہوئے ہین
آریہ کو ہمارے اس دعوے سے ہرگز انکار نہین ہو سکتا۔ کیونکہ وہ بہی مانتے ہین کہ جزو
خود بخود ترکیب پا ہی سکتی نہین۔ جب ہر ایک مرکب مثلاً لیکہرام مرکب اور مخلوق ٹہیرا تو
حسب الحکم لیکہرامی علوم متعارفہ نمبر ۳ و نمبر ۴ جو کل مین ہوتا ہے وہی جزو مین بہی ہوتا ہے
ان مخلوقات و مرکبات کے اجزا بہی مرکب اور مخلوق ہونگے اور پہر اجزا کے اجزا بہی
مرکب اور مخلوق ہونگے۔ اسواسطے ثابت ہوا کہ مخلوقات اور مرکبات کے اجزا بہی مخلوق
اور مرکب ہونگے اور چونکہ وہی اجزا۔ ان کل اشیا کا مادہ ہین اسواسطے ثابت ہوا
کہ مادہ بہی آدی اور مخلوق ہے۔ انادی اور غیر مخلوق نہین اور اگر آپکی تکذیب کے
صفحہ ۲۶ کی اخیری سطر صحیح ہے کہ جو چیز جزو مین ہے وہی کل مین ہوگی۔ تو
یون کہا جاتا ہے۔ کہ اگر ان مرکبات کے اجزاء غیر مخلوق اور انادی ہوتے اور
ان اجزا مین یہہ بات پائی جاتی تو کل انکا یعنے یہہ مرکبات ہم تم وغیرہ سب انادی
اور غیر مخلوق ہوتے۔ آپ بہی تو یہی مانتے ہین کہ ہم تم اور کل مرکبات انادی
اور غیر مخلوق نہین۔ پس ثابت ہوا کہ مادی دنیا کا مادہ اور اسکے اجزا بہی انادی

نہین +

مکذب- دوسری دلیل مادہ کے قدم پر نمبر ۱- دنیا نہ صرف ذرات سے بن سکتی ہے اور نہ حکم سے۔ نمبر ۲- کیونکہ قدرت قادر کی ایک صفت ہے اور کوئی صفت اپنے موصوف سے علیحدہ نہین ہوسکتی (بحکم علوم متعارفہ نمبر ۹) نمبر ۳- حکم بغیر محکوم کے عمل پذیر ہونا دہوکہہ بازی ہے۔ نمبر ۴- اور حکم صرف شبد ہے اور جگت کا شبد سے بننا ناممکن ہے بلکہ مادہ سے پس مادہ انادی ہے۔

مصدق- جہانتک اس دلیل پر گہری نگاہ کرتا ہے۔ اُس سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکذب کی دلیل کو تسلیم کیا جاوے تو اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ قدرت اور اسکا حکم اور اسکا شبد- مادی دنیا کا جزو یا مادہ نہین ہوسکتا اور اسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ صفات باری تعالے اور چیز ہے۔ اور مادی دنیا کا مادہ اور چیز ہے۔ کوئی صفت (اسکا حکم یا اسکا شبد یا اسکی قدرت) مادہ عالم کا عین نہین اور نہ مادہ عالم سے اسکی صورۃ الوجودی ہے۔ نہ اسکا جزو اور نہ صفات باری کو مادہ عالم سے ذاتی اتحاد ہے یا یون کہئے کہ آپکا یہہ آریہ ورتی دیانت مت صحیح نہین دلیل کے صرف اسقدر حصے سے مادہ کی انادیت اور مادے کا غیر مخلوق ہونا کچھ نہین نکلتا۔ ہم مانتے ہین کہ ہمارے وجود کا مادہ یا ہمارا مادہ ہمارے اجزا اور اعضا ہین۔ شیر چیتا۔ گہوڑے۔ ہاتہی کا وجود یا انکا مادہ انکے اعضا ہین۔ صفات باری تعالے۔ یا اسکا حکم یا اسکی قدرت یا اسکا شبد ہمارا یا ہمارے اعضا کا جزو ہین نہین۔ اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ حکم کا بدون محکوم عمل پذیر ہونا دہوکہہ بازی ہے۔ اگر حکم کامل اور سست ہو۔ مگر اتنے قصے سے مادہ کا آدی یا انادی ہونا معلوم نہین ہوتا اگر اس مقدار کو اور بڑہانا اور دلیل کو پورا کرنا مقصود ہو تو یون ہوسکتا ہے

کہ ہم دنیا کی مادی اشیا کو تقسیم اور تفریق قبول کرتے ہوئے دیکھتے ہین۔ جسقدر اجزا
ہین انکی علیحدگی ممکن یا محسوس ہے۔ ہمارے آریہ بھائی بھی قائل ہین کہ ان مرکبات
کے اجزا یہان پرلی ہین چہین ہین اور جدا جدا۔ اور منقسم ہونگے۔ اور مکذب کے
علادم متعارفہ نمبر ۳ مین یہہ امر مسلم ہوچکا ہے "جو کل مین ہوتا ہے وہ اسکے اجزا مین بھی
ہوتا ہے" اور یہہ بھی مسلم ہے کہ صفت موصوف سے جدا نہین ہوسکتی دیکھو مکذب
صفحہ ۳۲ علوم متعارفہ نمبر ۹۔ تمام مرکب اشیاء منقسم اور متفرق اور مخلوق ہونیکے ساتہہ
متصف ہین اسواسطے بحکم مکذب کے علوم متعارفہ نمبر ۳ کے ان مرکبات کے اجزا بھی منقسم اور متفرق
اور مخلوق ہونیکے ساتہہ متصف ہونگے۔ اور چونکہ صفت موصوف سے بحکم اسی دلیل کے جسکو مکذب
صاحب نے بیان کیا الگ نہین۔ اسلئے ثابت ہوا کہ مرکبات کے تمام اجزا ہمیشہ منقسم اور متفرق اور مخلوق
ہی رہینگے۔ جب مخلوق ہونا ثابت ہوا۔ تو یہہ بھی ثابت ہوا کہ وہ انادی نہین بلکہ آدی اور
مخلوق ہین۔ نہ انادی اور غیر مخلوق۔ پس ہمارا مطلب بھی یہی تہا + مکذب کی دلیل پر ایک اور نظر
آریہ بہائیو آپکی ارواح اس جنم سے پہلے کسی عالم کسی صفت کسی معرفت کے ساتہہ موصوف تہے یا نہین؟
اگر نہ تہے تو ارواح کی چیتنتا باطل۔ اور اگر تہے تو وہ صفات آپکے ارواح سے زائل
ہوگئین یا نہین اگر زائل ہوگئین تو ثابت ہوگیا کہ صفت کیا صفات بھی موصوف
سے الگ ہوگئین۔ اس صورت مین آپکی دلیل کا ایک حصہ باطل ہوگیا۔ اور اگر زائل
نہین تو بتایئے آپ کن علوم کے عالم تہے اور کس کس زمانے مین وہ صفات
آپکو لاحق ہوئین۔ دلیل کا فقرہ نمبر ۳۔ "حکم کا بغیر محکوم کے عمل پذیر ہونا دہوکہا بازی
ہے" عجب دہوکہا بازی ہے حکم حاکم کے بغیر البتہ نہین ہوسکتا۔ اور یہان تو
جب حکم ہوا۔ محکوم ہو ہی گیا۔ شائد قرانی کلمہ کن نظر نہین پڑا ۱۰

مکذب - مینیٹر کے انادی ہونیکی تیسری دلیل - "پدارتھہ ودیا یعنی علم سئینس کا اصول -" (یہہ عربی دانی کا نتیجہ ہے) ہی - کہ کوئی چیز نیستی سے ہستی مین نہیں آتی - مگر ہستی سے - جو نہیں اسکا کیطرح بہاؤ یعنے پرکاش نہیں ہوتا - اور جو ہی اسکا بہاؤ اور پرکاش ہوتا ہے ہستی سے ہستی ہوتی ہے - اسکے برخلاف ہستی سے نیستی یا نیستی سے ہستی کبھی نہین ہوسکتی اسواسطے مادہ انادی ہے -

مصدق براہین - علم اور سائنس کا پہلا اصول باین معنے کہ نیستی ہستی کا مادہ اور اصل نہین اور ہستی نیستی کا مادہ اور اصل نہین ہوتی - صحیح ہے اور یہہ بہی سچ ہے کہ بہاؤ اور پرکاش اسیکا ہوتا ہے یا ہوگا جو ہے یا ہوگا مگر اس قصے کو مادہ کے انادی یا آدی ہونیسے کیا تعلق ہے ؟ - ہم کب کہتے ہین کہ موجودات اور مخلوقات خداوندی کا مادۂ موجود اور مخلوق نہین جس حالت مین موجودات اور مادی دنیا موجود ہے - تو ضرور اس موجودات کا مادہ بھی موجود ہے - کسی چیز کا موجود ہونا تو یہی معنے رکہتا ہے کہ اس جزو کا مادہ موجود ہو - اور سائنس کا فقرہ باین معنے بہی صحیح ہے کہ نیستی ہستی کی علت یا نیستی ہستی کی خالق نہین ہوتی - اور نہ بالعکس الا ہم کہتے ہین کہ بارتیعالے جو ہمارا خالق ہے وہ بالکل ہستی ہے اور موجود ہے ہرگز ہرگز نیستی نہیں - وہ ہستی ہے اور یہہ کہ یہی ہستی کسی طرح نیست نہین اسیواسطے اسکا پرکاش ہے ہم سائنس کا پہلا اصل تسلیم کرتے ہیں اور رکہتے ہین کہ نیستی ہستی کا مادہ یا ہستی کا خالق نہین ہوتی - اور نیست مادہ یا نیست خالق کا پرکاش یا ظہور نہین ہوتا آریہ کے وکیل نے صرف یہانتک دلیل کو بیان کرکے دلیل کے پورا کرنیسے سکوت کیا ہے - چونکہ دلیل کی اتنے مقدم سے کوئی نتیجہ یا مدعا ثابت نہیں ہوتا - اسواسطے خاکسار دلیل کو پورا کرتا ہے -

مادی دنیا کا وجود اور اسکا ظہور ہم دیکھتے ہین اسوا سطے ثابت ہوا کہ اسکا مادہ اور اسکی علت
ضرور موجود ہے - اور پدارتھ ودیا یا سائنس سے یہہ بھی ثابت ہے کہ مرکبات ایک حال
پر نہیں رہتے مرکبات مین ہمیشہ تبدل و تغیر ہوتا رہتا ہے - کبھی دو چیزین باہم ایسے
طور پر ملتی ہین کہ انکی اپنی پہلی خاصیت جو علیحدہ علیحدہ رہنے کی صورت مین تھی
باطل ہوجاتی ہے - اور نئی صفات کی تیسری چیز اُنسے پیدا ہوجاتی ہے - ہم مشاہدہ
دیکھتے ہین کہ کوئلہ - شورہ - اور گندہک کی خاص ترکیب سے بارود بنگیا - جب اُسے
آگ لگائی تو بعد اسکے یکایک نیا جسم نرالی خاصیت کا پیدا ہوگیا - آکسیجن اور ہیڈروجن
کے خاص میل سے پانی بن گیا - کبھی آکسیجن اور نائٹروجن سے ہوا پیدا ہوگئی - نباتی
اغذیہ سے حیوانی اجزا بنے اور نباتی یا حیوانی یا دونوں قسم کے اجزا کے ملنے سے
انسانی اجزا بنگئے - انسان مرد کے جسم مین خاص حالت مین انہین اغذیہ نباتیہ
یا حیوانیہ سے ایک اور قسم کے جانور پیدا ہوگئے جنکو حیوانات منی کہتے ہین (بلکہ اگر
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ سے وہی حالت سمجھی جاوے تو نہایت قریب ہے) یا اور
انسان پیدا ہوگیا - اور چونکہ ان اشیاء مرکبہ کو خاص قسم کی ہیئت اور خاص قسم کی
شکل عارض ہے - اور یہہ ترکیب اور باہمی بندش خالق کے سوا ممکن نہین (یہہ امر با خالق
کا ہونا آریہ کو مسلم ہے اور اسوقت ہمارا خطاب دہریے نہیں -) اسواسطے معلوم ہوا کہ مادی
دنیا جس سے ہوئی وہ ہستی ہے اور موجود ہے اور وہ ہستی اسکی خالق ہے اور یہ مادی
دنیا اس ہستی کی مخلوق ہے - مثلاً مین مخلوق ہون - جس مادہ سے یہہ دنیا یا
مین مخلوق ہوا وہ بھی ایک مجموعہ اور مرکب ہے چند ذرات اشیاء کا جو اسکا مادہ ہین اور
بعینہ ہمارے جیسی حالت احتیاج الی الخالق اور مخلوق ہونیکی اسکو بھی لاحق ہے

جیسے ہکو یا جیسے ہم سے آئندہ آنیوالی ہستی کو جو ہمارے اعمال وافعال یا تغیرات کا نتیجہ ہوگی۔ پس جب ہم اور ہمارے موجودہ دنیا مخلوق ہوئی۔ اور ہم سے آئندہ آنیوالی دنیا یا آخرت موجود یا مخلوق ہوگی ایسے ہی ہم سے پہلی دنیا جسکا ہم نتیجہ ہین وہ مخلوق اور خدا کی بنائی ہوئی ہے۔ اور اس سے پہلے کی بہی اسیطرح مخلوق ہے علٰے ہذا القیاس ازل کی طرف ہی سلسلہ چلا جاتا ہے۔ اور باری تعالےٰ ہمیشہ سے خالق اور ہمیشہ سے رازق اور ہمیشہ سے متکلم ہے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ رہیگا۔ اسکا کیا ثبوت ہے کہ کسی وقت یہہ مرکبات بالکل علیحدہ علیحدہ تہے اور انکا باہم میل جول نہ تھا۔ جیسا کہ آریہ صاحبان کا اعتقاد ہے۔ چونکہ پہلی اشیا ترکیب مین کبھی محض باطل اور مفقود ہو جاتی ہین اسواسطے یقین ہوتا ہے کہ ہزارون ہزار اشیا اسیطرح معدوم اور ہزارون ہزار نئی۔ جو پہلے موجود تھین پیدا ہوئین۔ اسیطرح ہزارون ہزار آئندہ مفقود ہونگی۔ اور ہزارون ہزار نئی پیدا ہونگی۔ کبھی باری تعالےٰ کی ذات پاک کو صفات سے تعطیل اور بیکاری نہوگی۔ اور نہ ہوئی۔ جس دلیل سے یہہ دنیا مخلوق ہے۔ اسی دلیل سے جس چیز کا یہہ دنیا نتیجہ ہے۔ وہ بہی مخلوق ہے۔ کبھی انحلال تام اور کلی تفریق ان اجزاے لایتجزی کی ہوئی ہے نہوگی۔ اس دلیل سے جو سائینس کی گواہی اور ہمارے مشاہدے سے ثابت ہے یہہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ مادہ انادی نہین۔ بلکہ مخلوق ہے اور اُس کا آدی مول ایشور ہے۔ طرہ یہہ ہے کہ تکذیب کے صفحہ ۷ سطر ۳ مین یہہ بات مکذب صاحب خود مان چکے ہین اور وہان مادہ کو خدا کا بنایا ہوا کہا ہے۔ جہان کہا ہے۔ اور وہ مادہ خدا کے قبضہ قدرت مین انادی زمانے سے موجود ہے۔ قدرت اور علم اور ارادہ قدیم سے ہے اور

بموجب قاعدہ قدیم خدا اسکا بنانے والا ہے"۔

متیر یا مادہ عالم کے قدیم یا غیر مخلوق ہونے کی چوتھی دلیل بھی کچھ کم حیرت انگیز نہین کیا تو اسلئے کہ مکذب نے آدم کے قصے مین قران کریم پر یہہ اعتراض کیا ہے۔ کہ "قران تکرار کرکے پیسے کو پیتا ہے"۔ اور خود مکذب نے روح کے قدم کی دلیل کو یہان مکرر چھاپا ہے۔ اور کیا اسلئے کہ اس دلیل کا نتیجہ بطور سابقہ دلائل کے بیان کیا۔ اور کیا اس باعث سے کہ اس دلیل کے اخیر مین باری تعالےٰ کو مادہ کا بنانے والا مانا ہے جیسے مذکور ہوا۔ اور کیا اسلئے کہ اسکے آخر پر روح کو جیتن اور زندہ کہہ جڑ دیا ہے جسکو متیر کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہین بلکہ اسکی بحث اس سے پہلے گذر چکی۔ اس چوتھی دلیل مین پہلے تو یہہ کہا ہے۔

(نمبر ۴) جسوقت بیان کیا جاتا ہے۔ دنیا کا پیدا کرنیوالا خدا ہے تو فی الفور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کہان سے اور کس چیز سے۔ محمدی جواب دیتے ہین عدم مین بذریعہ قدرت خود کے بنایا"۔ انتہےٰ۔

مصدق۔ ناظرین غور کرین کہ محمدیون نے کہان یہہ جواب دیا ہ کیا انکے پاک قران مین ایسی بات ہے۔ کیا انکی حدیثون مین یہہ روایت ہوا ہے ہ۔ کیا انکے ائمہ کا قول ہے ہ۔ کیا انکے سلف یا صحابہؓ اور تابعینؒ نے ایسا کہا ہ۔ ہمارے آریا کچھ تو جواب دین۔ ہان محمدیون کے قول کے یہہ معنے ہین اگر انہون نے کہا کہ یہہ مادہ موجودہ زمانہ سے پہلے ایسا نہ تہا جیسا اب ہے۔ بلکہ یہہ مادہ معدوم تہا موجود ہی نہ تہا۔ علاوہ برین مادہ کو معدوم محض بلحاظ وجود خارجی کے کہا ہے۔ دار الاسلام کا بچہ بچہ اور محمدیون کا مخلسی بہی جانتا ہے کہ موجودہ دنیا اور آئندہ آنیوالی اور

گذری ہوئی دنیا تمام اللہ تعالے کے علم مین موجود تھی - عدم محض کے تو یہہ معنے ہین کہ کسیطرح کہین بھی اسکا وجود نہو - حالانکہ دنیا کا علمی وجود تھا - اور ہی پس مکذب براہین کا یہہ کہنا کہ محمدی جواب دیتے ہین - کہ دنیا عدم محض سے وجود مین آئی - علی العموم صحیح نہوا بلکہ اتہام ہے - جو محمدیون پر لگایا گیا - جبکہ عدم مادہ کے یہہ معنے ہوئے جو ہمنے بیان کئے - تو آپکا سوال ہی اُٹھہ گیا اور محمدیون کا یہہ کہنا "اپنے سے بنایا" اُسکے یہہ معنے ہین کہ اللہ تعالے ہی ہماری پیدایش کا باعث اور ہمارا خالق ہے - محمدی لوگ اس کلام کے یہہ معنے نہین کہ مخلوق اللہ تعالے کا ٹکڑہ ہو یا اللہ تعالے ہمارا جزو بدن ہے - یہہ آپکا خیال اور غلط گمان ہے - اسلامی گروہ اس سے بالکل پاک ہے - اور آپکا فرمانا "مادہ خدا کے قبضہ قدرت مین انادی زمانہ سے موجود ہے" بیشک تمام دنیا اور اسکا مادہ ازل سے ابد تک یعنے ہمیشہ سے ہمیشہ اسکے علم اور قدرت مین ہے - اور رہیگا - مگر اس سے انادیت نہین نکلتی بلکہ ہم کہتے ہین جیسے ہمیشہ سے وہ اللہ تعالے کی صفت علم اور قدرت مین ہے اور رہیگا - ایسا ہی اسکی صفت خلق تحت بھی ہے اور رہیگا - اسلامی گروہ ہندی آریون کی طرح نہین کہتا کہ مادہ عالم اور ارواح خدا تعالے کی صفت خلق سے باہر ہین - اور "چونکہ کوئی جڑہ خود بخود نہ بن سکتی ہے اور نہ بنا سکتی ہے" جیسے آپنی اپنی آخری دلیل مین کہا - اسواسطے ثابت ہوا کہ مادہ بھی خود نہ بن سکا اور نہ مرکبات کو بنا سکا والحمد اللہ ثم الحمد للہ ؀

صفحہ ۲۷ سے پھر مکذب صاحب نے روح کی بحث شروع کی ہے - مجھے اس قصہ سے اب بسر دکار نہین رہا - کیونکہ یہہ بحث کہ روح مفرد ہے یا مرکب بقدر ضرورت

گذر چکی ہے۔ اور مکذب نے بھی بجز ایک سنسکرت شلوک کے نقل کر دینے کے اُسپر کو ہی حکیما نہ بحث نہین کی۔ اور وید کا کلام جیسے مکذب نے لکہا ہے۔ "رُوح کو شستر کاٹ نہین سکتے" "آگ جلا نہین سکتی" "پانی بھگو نہین سکتا ہے" "ہوا خشک نہین کرسکتی" "وُہ مفرد لطیف زندہ ہے" بالکل ایک دعوے ہے جو بے دلیل ہے۔ کیا ثبوت اس امر کا کہ روح ایسی چیز ہے جیسے وید نے بیان کیا ہے؟

مکذب۔ آیت شریف یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ پر جسقدر کلام کیا ہے اب اسے لیتا ہون ناظرین ذرا غور سے دیکھین۔

مکذب۔ اب ناظرین پر یہہ امر ہویدا کرتا ہون کہ قران نے روح کی بابت کونسی نئی تعلیم فرمائی ہے۔ سورہ بنی اسرائیل یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ الخ "محمد اگر تجھہ سے روح کی بابت سوال کرین۔ کہو مجمل جواب کہ خدا کا حکم یا حکمت" اس سے بھی ثابت ہے کہ روح انادی ہے۔ مگر سمجھنا آسان نہین تہا۔ اسواسطے خلقت کو حیرانی مین ڈالا۔ صریحًا ثابت ہے۔ کہ جبسے حاکم ہے تب سے حکم ہے۔ کیونکہ خدائے قدیم کا حکم و علم وارادہ قدیم ہے۔ اور جبسے حکیم ہے تب سے حکمت ہے۔ بلکہ باہمی لازم وملزوم ہین۔ انتہٰی۔

پھر مکذب نے بطور عادت قدیمہ کے کہا ہے۔ "جبکہ خود قران ہی اس معاملہ مین کم زبان ہے وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا یعنے نہین علم دیا تمکو مگر تہوڑا۔ زیادہ اعتراض مت کرو۔ اور مت پوچہو"۔

پھر ایک جگہہ کہا ہے "قران قاصر البیان ہے"۔ پھر مرزا صاحب کو خطاب کرکے کہا ہے "تم حقیقت روح بیان کرو"۔ "اگر بدر نتوا ند پسر تمام کند"۔ پھر کہا "سوائے اس آیت اور وہی روائیت کی اپنے سارے قرآن سے الخ"۔ غرض اس قسم کی بد تہذیبی سے کام لیا ہے کہ تمام عبارت کا نقل کرنا

بہی مجھے اسلئے پسند نہین کہ کہین نقل کفر کفر باشد۔ کا مصداق ہو جاؤن -

مکذب صاحب ! - آپکو عربی دانی کا بڑا دعوےٰ اور قران کے سمجھنے کا بڑا ادعا کیا اسی مایہ پر افتخار تہا۔ کیا وید مقدس کو بہی اسیطرح سمجہا۔ اگر وہ کچھ نہین آتا تہا تو اس آیت شریف کا ماقبل اور مابعد ہی دیکھہ لیا ہوتا! - آئیے

صاحبان سنو! حیات دو قسم کی ہوتی ہے - ایک جسمانی اور دنیوی - اور دوسری روحانی اور اُخروی - پہلی قسم کی حیات حاصل کرنیکے سامان اگرچہ پیدا رتہہ ہین اللہ تعالے نے رکہے ہین تو دوسرے قسم کے حیوۃ کے اسباب بہی چینن و ستو بین ضرور رکہے ہین - قرآن مین دونون محاورون کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے سنو - اول جسمانی حیات اور جسمانی زندگی کی نسبت فرمایا ہے

وَمَآ اَنزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا -

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ

اور روحانی زندگی - دہرم اوکت حیاتی - ایمانی حیات اور دہرم جیون کے

بارے مین فرمایا ہے -

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ

---

۱ - اوتارا اللہ نے بادلون سے پانی اور زندہ کیا اسکے ساتہہ زمین کو اسکے مرنے کے پیچھے -

۲ - اوتارا ہمنے بادلون سے پانی برکت والا پہر لگائے ہمنے اسکے ساتہہ باغ اور اناج کاٹنے کے

۳ - اور کہجوریں بلند جنکے خوشے تہ بر تہ ہین -

۴ - رزق ہے بندون کے لئے اور زندہ کیا ہمنے اسکے ساتہہ مردہ شہر کو اسیطرح نکلنا ہے (یعنی زمین سے پہر نکلنا ہے)

۵ - اے ایمان والو اللہ اور اسکے رسول کی بات سنو جب وہ تمہین اوس امر کی طرف بلاتا ہے جو تمہین زندگی بخشے -

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

جیسے جسمانی زندگی کیواسطے جسمانی روح کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی ایمانی زندگی کیواسطے کسی ایمان سکہلانیوالی بلکہ ایمان دینے والی روح کی ضرورت ہے اسی ایمان دینے والی روح کا تذکرہ اس آیت شریف میں ہے جسپر کذب نے محض ناسمجہنے سے اعتراض کیا ہے اصل یہہ ہے کہ اس آیت کے حقیقی معنے سمجہنے مین اکثر لوگون نے ٹہوکر کہائی ہے۔ مین ماقبل اور مابعد کی آیات بہی نقل کرتا ہون۔ اور کلام الٰہی کی واقعی تفسیر خود کلام الٰہی کی رہنمائی سے کرتا ہون امید ہے کہ راستی کے پیاسے حظ وافی اٹہائینگے۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا۔

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

۵۱ - جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو ہم انکو پاکیزہ زندگی بخشینگے اور ہم انکو اجر دینگے انکے اچہے کامون کے عوض مین۔

۵۲ - اور کہہ کہ حق آگیا اور باطل دور ہوگیا یقیناً باطل دور ہونیوالا ہی تو تہا۔

۵۳ - اور ہم قرآن سے مومنون کے لیئے شفا اور رحمت اتارتے ہین اور ظالمون کو اس سے گہاٹا نصیب ہوتا ہے۔

۵۴ - اور جب ہم انسان پر فضل کرتے ہین تو منہہ پہیر لیتا ہے اور اسی (بال) کی طرف ہو جاتا ہے اور جب اسکو دکہہ پہنچتا ہے نا امید ہو جاتا ہے۔

۵۵ - کہہ کہ ہر ایک اپنی طرز پر عمل کرتا ہے تمہارا رب خوب جانتا ہے اسکو جو سیدہی راہ پر ہے۔

۵۶ - اور تجہسے اس روح (قرآن) کی بابت پوچہتے ہین - کہہ کہ یہہ روح میرے رب کا امر ہے - اور تم اسے ماسوالالفظ کچہہ سمجہتے بوجہتے نہین۔

وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا
إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا۔
قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا

اب اس امر کے اثبات کے لئے کہ روح سے مراد وہی کلام الٰہی ہے جس سے ایمان مردہ لوگ حیات ابدی پاتے ہین۔ اور جو ہم نے مراد و معنے لئے ہین وہی حق اور منشائے فرقان مجید کے مطابق ہے خود قران کریم سے موئید آیات نقل کرتے اور اس محاورے کو واضح کرتے ہین۔ سنو۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ
وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ
أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ
أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ
رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ

۱؎۔ اور اگر ہم چاہتے یہہ کلام جو تجھپر وحی کیا ہے لے جاتے پھر تجھے ہم سے لینے کے لئے کوئی وکیل نہ ملتا سوا تیرے رب کی رحمت کے یقیناً اوسکا فضل تجھپر بڑا ہے۔
۲؎۔ کہہ دے اگر جن و انس اسپر متفق ہو جاوین کہ اس قران کی مانند لاوین تو ہرگز نہ لاسکین گے گو وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو جاوین۔
۳؎۔ ہمنے اس قران مین ہر مثال مختلف طرزون مین بیان کی ہے۔ پر اکثر لوگون نے کافر نعمتی سے انکار کیا۔
۴؎۔ اور ایسا ہی ہمنے تیری طرف اپنے امر سے روح بھیجی ہے۔ تو نہ تو کتاب ہی سمجھتا تہا۔ اور نہ ایمان پر ہم نے اسے نور بنایا ہے اس سے جسکو چاہتے ہین اپنے بندون مین سے ہدایت دیتے ہین۔ اور یقیناً تو سیدہی راہ کیطرف ہدایت کرتا ہے۔ ۵؎۔ اسد کا امر آگیا اب جلدی اوسکی نہ کرو وہ بلند و برتر اس سے ہے کہ شرک کرتے ہین۔ فرشتون کو روح دیکر اپنے حکم سے جن بندون پر چاہے اوتارتا ہے کہ ڈرسناؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہین پہر مجھہ ہی سے ڈرو۔
۶؎۔ بلند درجون والا صاحب تخت کا اپنے امر سے جس بندے پر چاہتا ہے روح ڈالتا ہے تو کہ وہ ملاقات کے (قیامت) دن سے ڈراوے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ روح کلام الٰہی ہی کا نام ہے جس پر عمل کرنے سے موتے اور مردہ بے ایمان زندہ ہوتے ہین - بلکہ قرآن نے - انبیا اور ملائکہ کو بھی روح فرمایا ہے کیونکہ وہ بھی اسی زندگی کے باعث ہین جسے ایمان کہتے ہین -

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗٓ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ -

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ -

ان آیات سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ روح کی حقیقت کو قرآن نے کیسے بیان کیا ہے ! - یہہ محاورہ روح کی نسبت اگرچہ مین نے قرآن سے ثابت کردیا ہے آفتاب کے سامنے کسی ستارہ کی حاجت نہین - مگر مزید تذکرہ کیواسطے کتب سابقہ سے بھی بیان کرتا ہون - "پھر جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے مین تمہارے لئے باپ کیطرف سے بھیجون گا یعنے روح حق جو باپ سے نکلتی آوے تو وہ میرے گواہی دے گا" یوحنا ۱۶ باب ۱۳ - لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہین سچائی کی راہ بتا دیگی" - یوحنا ۱۶ - باب ۱۳ - اُس لئے

---

۵۱ - جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہین تو انہین نہ دیکھیگا کہ وہ ایسے لوگون کو دوست رکھتے ہون جو جنگ کرتے ہین اللہ اور اس کے رسول سے خواہ وہ اُنکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا قبیلہ ہی کیون نہون - یہہ وہ لوگ ہین جن کے دلوںمین مین لکھہ دیا ہے اور اُنہین اپنی روح سے قوت دی ہے اور اُنہین بہشتون مین داخل کریگا -

۵۲ - اسکے سوا نہین کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کا بھیجا ہوا اور اُس کا مخلوق ہے جو مریم کی طرف ڈالا گیا اور اس کی روح ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسولون پر - سورۃ النسا - سیپارہ ۶ - رکوع ۳

۵۳ - اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی دلیلین دین اور روح پاک سے اُس کو قوت دی - سورہ بقر - سیپارہ ۱ - رکوع - ۱۱ -

تم سے کہتا ہون لوگونکا ہرطرح کا گناہ اور کفر معاف کیا جاویگا مگر وہ کفر جو روح کے حق مین ہو لوگون کو معاف نہوگا" متی ۱۲ باب ۳۱-

اور نیکی کو زندگی اور بدکاری کو موت کہنے کا محاورہ تو اسقدر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عندالشرع یہی حقیقی معنے ہین- مگر مین اب اس قصہ مین زیادہ طوالت لاحاصل جانتا ہون ❊

یسئلونک عن الروح- مین اگر یہ پوچھا جاوے کہ یہہ سوال عیسائیون اور یہودیون نے کیون کیا ہو- تو وجہ ظاہر ہے- یوحنا کی انجیل مین جیسے سابق گزرچکا اس روح کی آمد کی خبر تہی اور بہت لوگون کا خیال تہا پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ قرآن کریم جسے تونے بارہا روح کہا ہے کس کی تصنیف ہے تو خود قرآن کریم نے اسکا یون جواب دیا کہ یہہ قرآن اللہ تعالے کا امر اور اسکا حکم اور اسکا کلام ہے اور جو کہا وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا اسکے مخاطب ہی سائل ہین جنکو بہت اور سے ثابت کردیا گیا تہا کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے۔

روح کی نسبت یہود کا سوال ہے یا عیسائیون یا دونون کا یا ان لیتے ہین کیسے ایسے دیانندیون کے ہم خیال کا سوال ہے جو انسانی روح کے غیر مخلوق- قدیم انادی ہونیکا معتقد تہا کسی کا سوال ہو کسیطرح کا سوال ہو ایسا وسیع جواب قرآن کریم نے دیا ہے کہ سب کو حاوی ہے- اور جواب بندہ کی بے علمی- یا قلت علم کا بیان ذکر نہین- بلکہ مخاطبین کی بے علمی کا ذکر ہے جو باوجود دلائل واضح اور حجتہاے قاطع کے سر تسلیم جہکانا پسند نہ کرتے تہے-

سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے دشمن اور عدو مبین شیطان لعین کا

قصہ اور اس قصہ پر آریہ بلکہ دیانندی پنتھ کے اعتراضات

مکذب براہین نے آدم کے قصہ کو کچھ قرآن سے اور کچھ کہین اندرمن مرادآبادی کی تصانیف سے نقل کر کے اسلام پر اعتراضات ذیل بیان کئے ہین۔ دیکھو تکذیب صفحہ ۳۲

دیکھو تکذیب صفحہ نمبر ۳۲

پہلا اعتراض محمدیو پیر۔ خدا سے محمدیان بعلم اور نافہم اور مکار اور دہوکہ باز اور فریبی بلکہ حیلہ پرداز ہے کیونکہ

اول۔ فرشتون سے آدم کے پیدا کرنے مین مشورہ لینا صلاح پوچھنا۔ ضرور بے علمی کا ثبوت ہے اور جو اپنی عقل نہین رکھتا اور لوگون کی صلاح برتتا ہے وہ کسی طرح خدائی کے لائق نہین

دوم۔ فرشتون نے معقول اور فاضلانہ جواب دیا۔ آدم کی چال چلن اور برائیون سے فرشتون نے خدا کو آگاہ کیا۔ مگر اس نے ہٹ کی۔ اسواسطے نافہم ہے۔ کیونکہ وہی ظہور پذیر ہوا جو فرشتون نے کہا تھا۔

سوم۔ فرشتون سے مکر کیا۔ جب فرشتون نے خدا کو شرمندہ کیا اور کہا ہم تیری حمد اور تقدیس کرتے ہین۔ کیا خون اور فساد کرنے والے آدم کو تو باستثنا سے ہمارے اپنا نائب کریگا۔ تب خدا نے پوشیدہ آدم کو مخلوقات کے نام سکہلائے اور پہر پارلیمنٹ یعنے فرشتونکو کہا۔ اگر تم بزرگ ہو اور اپنی عقل پر فخر کرتے ہو تو تمام مخلوقات کے نام تبلاو۔ اس سوال کا جواب فرشتون سے نہ بن آیا تب خدا نے اپنے پالتو طوطے کو کہا کہ اے آدم بتا دے ان کو نام انکے۔ تب آدم نے بتا دئے۔ خدا نے صریحا و توضیحا مکر کیا فریب کیا دہوکا دیا۔ داؤ کہیلا۔ پس خدا انہین صفات سے موصوف ہے۔

دوسرا - اعتراض - شیطان کی پیدایش خدا کے ارادہ سے نہین ہوئی بلکہ اُسکے احاطہ اقتدار سے باہر ہے یا اُسکی مرضی کے برخلاف اگر ارادہ اور قدرت سے باہر نہ ہوتے تو شیطان کو اپنے مقربین ملائیک کا معلم نہ بناتا اور جب عہدہ شیطانیت کی تعلیم دیچکا تو اوسوقت گنہ کرن کی نیند سے خدای محمدیان بیدار ہوئے -

تیسرا - اعتراض - قرانی خدا عالم الغیب بہی نہین - اگر عقل رکہتا اور حور و غلمان کی صحبت سے آزاد ہوتا وقت پر یا وقت سے آگے سوچتا - مگر وہ تو محمد شاہ رنگیلے یا واجد علیشاہ کی طرح زنانچہ محل مین بیٹہا ہوا تہا - والا شیطان سے سجدہ کرنے کی بابت پوچھکر شرمندہ نہوتا - چو دانی و بپرسی سوالت خطا است -

چوتہا - اعتراض - خدائے محمدیان علم مباحثہ سے ناواقف اور ساتہہ ہی زود رنج ہے اور تعصب والا جو اُسے معقول جواب دے اسپر لعن طعن کرتا ہے - فرشتے کاٹ کے تیلے غیر اللہ کو سجدہ کرکے ہیئے کا فر ہوئے اور شیطان نے سمجہا مخلوق کو سجدہ کفر ہے مست کہڑا رہا - جب خدا نے وجہ پوچہی تو عمدہ وجہ بیان کی - خدا نے کہا آدم کو مخلوق کے تمام نے سبب بزرگی ہے شیطان نے کہا مجہے تیری عشق سے خدا نے کہا آدم خاکی ہے اور خاک پاک شیطان نے کہا وہ عرض کثیف ہے - مین جوہر لطیف ہون خدا نے کہا اسکو مین نے دونون ہاتہون سے بنایا ہے شیطان نے کہا مجہے تو نے قدرت سے - بناوٹ سہی قدرتی عمدہ ہے - خدا نے کہا کہ تو عزت والا ہے یا متکبر شیطان نے کہا بسبب علم و حکمت کے والا ہون خدا نے کہا جا چلا جا - یہان سرکشی مت کر

پانچوان اعتراض - شیطان خدا سے زور آور بہی ہے کیونکہ خدا شیطان کو گالیان دیتا ہے اور لعنتین کرتا اور شیطان کا بال بیکا نہین ہوتا -

شیطان کا قو ہے۔ اے خدا تو مباحثہ میں بند ہو گیا جواب سے در ماندہ ہوا۔ اب روتا اور گالیاں دیتا ہے اپنی حسرت کھوتا ہے۔ چونکہ یہ بیزار مکان ہے اسلئے مجوب دفعہ ۴۴ تعزیرات ہند مداخلت بیجا نہیں کرتا"۔

پہر مکذب نے شیطان کے مقدمہ کا قطعی فیصلہ دیا ہے اور اسمین اخیر رو بکاریون لکھی ہے۔

بقول محمدیان شیطان نے خدا کا دیدار بہی دیکہا۔ خدا سے باتین بہی کرتا رہا۔ فرشتون کا معلم اول بہی تہا باوجود اسکے سوا سے خدا کے اور کسی کو نہین مانتا تہا گویا جیسا صوفی مذہب عالم اجل ہونا اسکا محتاج بیان نہین۔ فضیلت مین اسکے ہم پلہ کوئی ملائک یا انسان نہین۔ پہر مجیب الدعوات (ایوب کی کتاب) اور برا رندہ حاجات پسران آدم کو اسکا ممنون ہونا چاہیے کیونکہ وہی باعث ایجاد اولاد آدم ہوا۔ اگر وہ آدم کو دانہ گندم نہ کھلاتا انکو اس عالم مین کون لاتا۔

جب آدم اور اولاد آدم کو شیطان نے بہکایا تو پہر شیطان کو کس نے بہکایا اور خدا سے مقابلہ کرایا۔

پہر مکذب نے کہا ہے کہ قابل غور دو امر ہین۔

اول۔ پرمیشور دانا دنی کل ہے یا نہین۔ دوم۔ کسی مخلوق کو سجدہ کرنا کفر ہے یا نہین اسے موسوا۔ سخت حیرت کا مقام اور قابل الزام کلام ہے کہ خداوند پاک کفر کا حکم دیے اور جو اسکے کفر کا حکم نہ مانے اسے مطعون ٹھہرا دے۔

مکذب نے پہر کہا ہے۔

عام محمدیون کا عقیدہ ہے کہ خدا سے خیر اور شیطان سے شر آفریدہ ہے۔ یعنے خیر کا

خالق رحمن اور شر کا خالق شیطان ہے۔ ثبوت۔

اِنَّمَا یُرِیدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ

اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطَانَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْکُمْ جِبِلًّا کَثِیْرًا اَفَلَمْ تَکُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ؞

کیا ممکن ہے۔ نادان بے وقوف کے پوبارہ اور دا ناحق پرست پشیمانی اٹھاوے۔ قرآن میں خدائے محمد یا ن شیطان سے مقابلہ کرنے میں نرسان ہے یہہ اس کلام کا اختصار ہے جسکو مکذب براہین نے صفحہ ۲۳ سے ۴۷ تک لکھا ہے۔

مصدق۔ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ

چونکہ تکذیب میں آدم کے قصہ پر مکذب براہین نے خاص قسم کی تہذیب کو دکھایا ہے اسواسطے میری راستی پسند طبیعت کا منشاء ہے کہ اس قصہ کو جہانتک قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور تاریخ معتبرہ سے پتہ لگ سکتا ہے۔ بیان کرون اور دکھاؤن کہ یہہ قوم جو اپنے تئین آریہ کہتی ہے کسقدر راستی کی حامی ہے! میں پہلے بیان کرچکا ہون کہ بھلون اور برون کا ہمیشہ مقابلہ ہوتا رہا اور انجام کار کامیابی اور فتحمندی کا تاج راستبازون کے سرپر رکھا گیا۔

سعیدون کے ایک مورث اعلے سعید کا قصہ قرآن کریم نے بکرر عبرت کے لئے بیان کرکے مشاہدہ کرایا ہے کہ ہمیشہ بُرے بھلون پر حملہ آور ہوتے رہے۔ مگر

مگر انجام کار بہلاون ہی کی فتحیابی ہوتی رہی اور شقیا ہمیشہ شقاوت کا نتیجہ پاتے رہے

اس عہد کا نام آدم علیہ السلام تہا۔ اسکا مورث اعلے ہونا یہود کو توریت سے

اور عیسائیون کو نیو ٹسٹمنٹ سے ظاہر ہے۔ عرب کے لوگون کو اپنی قومی اور ملکی

روایت اور یہود اور عیسائیون کے قرب سے یہہ قصہ معلوم تہا اور غالب عمرانات کے لوگ

آدم علیہ السلام کے اس دشمن کی بدحالت سے واقف تہے اور ظاہر ہے کہ تمثیل

سے بہتر اور نتائج کے دکہانے سے زیادہ کوئی عمدہ ذریعہ روحانی اور اخلاقی

تعلیم کے لئے نہین ہوسکتا۔ باریتعالے نے ایک خاص ملک اور ایک خاص زمین

مین آدم علیہ السلام کا پیدا کرنا چاہا اور قبل اسکے کہ اللہ تعالے آدم کو خلیفہ اور امام

اور دینی و دنیوی بادشاہ بنادے اس ملک کے دیوتاؤن سرورون یعنی ملائکہ کو الہاماً آگاہ فرمایا کہ مین اس زمین

مین ایک خلیفہ بنانیوالا ہون۔ غور کرو اس سے پہلی آیۃ مین جو معترضین نے آدم کے قصہ مین لکہی ہے

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ[ك]

---

* نوٹ۔ تاریخ ہمین بتاتی ہے کہ جب شرار کی فتنہ پرداز حرکات حد سے بڑہ گئین۔ اور اخیار کو امن کی جگہہ ملنی اُن کے ہاتہون دشوار ہوگئی باریتعالے کی قاہر تقدیر ان اخیار مین سے جو انتظام ملکی اور سیاست مدن مین اقران و امثال کی نسبت ظاہر امتیاز رکہتا تہا اُسے چن لیا۔ اس نے اپنی تدابیر کی خوبی سے اُنہی نیکوکارون کو مجموعی اور قومی ہئیت مین لاکر دشمنان حق کا استیصال کیا۔ بنی اسرائیل کی برگزیدہ مگر اسوقت شکستہ حال جماعت کو جو سفاک دشمنون کے نرغے مین گہرے ہوئے تہے حضرت یسعیاہ نبی بشارت دیتے ہین کہ دیکہو ایک جوان عورت ایک بچہ جننے والی ہے جو درماندہ قوم کا نجات دینے والا ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالے نے ارض شام کے صلحا اور عارفین کو (جنہین باختلاف السنہ انہین اسر کہو۔ دیوتا کہو۔ ملائکہ سے تعبیر کرو) الہاماً خوشخبری دی کہ مین ایک ایسا آدمی مبعوث کیا چاہتا ہون جو علاوہ صلاح و تقوی کی صفت کے امور دنیوی کی باگ ہاتہہ مین لینے کی صلاحیت بہی رکہتا ہو۔ یہ سادہ اور پاک لوگ جو جفاکار شرار کے دست تعدی سے تنگ آئے ہوئے تہے اپنے پہلے تجربہ کی بنا پر جو ظالمون کی نسبت کر چکے تہے بولے وہ بہی کوئی ایسا ہی خونریز بے رحم ہوگا۔ جیسے عملی نمونے آگے موجود ہین۔ اللہ تعالے نے پہر جیسا سیاق کلام سے مفہوم ہوتا ہے اُس شخص کا نشان اُنہین دیا۔ اُن ملائکہ کو اسکی صفات و حالات کی تحقیقات کے بعد پوری تسلی ہوگئی اور اسکے محاسن کو دیکہکر وہ دنگ ہوگئے۔ مصحح ؛

ك - جب کہا تیرے ربنے ملائکہ کو کہ مین اس سرزمین مین ایک خلیفہ بنایا چاہتا ہون۔

الارض کا الف اور لام اگرچہ عموم اور استغراق کے معنے بھی دیتا ہے۔ مگر خصوصیت کے معنے بھی دیتا ہے۔ ہر دو معنے اپنے اپنے موقع پر لئے جاتے ہین۔ یہان آدم علیہ السلام کی ایک جگہہ سے نکالے جانے اور دوسری جگہہ چلا جانے سے صاف واضح ہوتا ہے کہ جہان آدم علیہ السلام خلیفہ بنائے گئے تھے۔ وہ ایک خاص ملک تہا اور جہان آدم بھیجے روانہ کئے گئے وہ اور ملک تھا اسلئے یہان الف لام تخصیص کے معنے رکہتا ہے۔ اور لفظ خلیفہ اور الارض کے معنے معلوم کرنے کے واسطے آیۃ ذیل کو دیکہنا چاہئے۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

اس آیۃ مین لفظ خلیفہ اور لفظ الارض سے اچھی طرح واضح ہو سکتا ہے کہ الف و لام خصوصیت کے معنے دیتا ہے اور آگے چلکر لفظ جنت کی تحقیق مین ہم اور زیادہ تفصیل کرینگے تفاسیر مین لکہا ہے۔

فهو امن الخليفة انه الذي يفصل بين الناس - ما يقع بينهم من المظالم ويردعهم عن المحارم والمآثم - قرطبی - ابن کثیر

والصحيح انه انما سمي خليفة لانه خليفة الله في ارضه لاقامة حدوده وتنفيذ قضاياه ـ فتح البيان

١ـ اے داؤد ہم نے تجھکو اس زمین مین خلیفہ بنایا سو تو لوگون مین حق حق فیصلہ دیا کیجیو۔
٢ـ لفظ خلیفہ سے یہہ سمجھا ہے کہ اسکا کام یہہ ہوتا ہے کہ وہ لوگون کے تنازعات باہمی کو فیصل کرے۔ اونا کردنی امور سے انہین باز رکہے۔ قرطبی ابن کثیر
٣ـ اور اصل یہہ ہے کہ اسے خلیفہ اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ اللہ کا خلیفہ بنکر اُس کی زمین مین حدود کو قائم کرتا اور احکامات کو جاری کرتا ہے۔ فتح البیان

الخلیفۃ ھو من یخلف غیرہ والمعنی خلیفۃ منکم لانھم کانوا سکان الارض او خلیفۃ اللہ فی ارضہ وکذالک کل نبی۔ نحو یاداؤد و انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض۔ تفسیر مدارک

غرض اس ﴿۱﴾ مین کہ تمام مقدس فرشتون کی مقدس گروہ نے آدم علیہ السلام سے پہلی قومون کی بدطواری اور کافرون۔ دشمنون دیتیون شیطانون اور اسرون کے بُری کام اور بدچلنی دیکھی ہوئی تھی عالم الغیب تو بجز ذات پاک باری تعالے کے کوئی بھی نہیں الا من شاء اللہ نہ انبیا نہ اولیا وہ ملائکہ بھی ایسے ہی محدود العلم۔ محدود التجربہ مخلوق تھے۔ اپنی کم علمی اور غیب نہ جاننے کے باعث اور کچھ خلیفہ کے لفظ سے جسکے معنے نائب اور قایم مقام کے ہین غلطی سے سمجھ بیٹھے کہ یہہ آدم بھی آدم سے پہلی قومون کی طرح فساد۔ قتل۔ اور سفک دما نہ کرے۔ اس آدم کی واقعی نیکی اور نیک چلنی کا انکو علم نہ تھا۔ اسلئے باری تعالے کی معلے بارگاہ مین عرض کیا۔

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔

بزرگون۔ دیوتاؤن کا کام تو یہی تسبیحات اور تحمید الٰہی اور باری تعالے کی عبادت ہوتی ہے اور بس۔ وہ بیچارے اللہ تعالے کے علم و حکمت اور اس کے کامون کے اسرار سے کیا واقف کہ فقط لسانی تحمید و تقدیس سے دنیوی انتظام او

﴿۱﴾ خلیفہ اسے کہتے ہین جو کسی کا قایم مقام ہو۔ آیت کے معنے یہہ ہین کہ وہ تم مین کا خلیفہ ہے۔ کیونکہ وہ لوگ زمین کے باشندے تھے۔ اور یہہ معنے بھی ہو سکتے ہین بلکہ وہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی زمین مین۔ اور اسی طرح ہر نبی اسکا خلیفہ ہے مثلاً اسے داؤد ہمنے تجھے اس زمین مین خلیفہ بنایا۔ تفسیر مدارک۔

﴿۲﴾ پہلے ہی سے فتنہ و فساد کی رویین اور شر کے طوفان تھوڑے سے چل رہے ہین۔ یہہ بھی تو کوئی از این قبیل ہی ہوگا۔ تیرا جلال ظاہر کرنے کو ہم بھی آخر ہین ہی۔

دینی کام اس دار ناپائدار کے نہیں چلتے۔ میرا یہہ کہنا کہ آدم سے پہلے اور قومین دنیا مین آباد تہین- اول تو قران کریم کی اس آیت سے ظاہر ہے بلکہ تکذیب نے بہی اس کو تکذیب مین تسلیم کیا ہے۔

لہ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

اور لفظ مِنْ کے معنے بعض کے ہوتے ہین اور کان ماضی کا صیغہ ہے۔ اور اخبار الدول اور آثار الاول کی چوتہی فصل مین لکہا ہے۔

لہ
روی مجاہد رح عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان فی الارض قبل الجن خلق یقال لہم الجن والبن والطم والرم وانقرضوا وذکر غیرہ ان اول من سکن الارض امة یقال لہم الجن والبن ثم سکنہا الجن فاموا یعبدون زمانا فطال علیہم الامد ففسدوا فارسل اللہ الیہم نبیا منہم **لقولہ تعالی**

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ وقیل ملکا منہم یقال لہ یوسف فلم یطیعوہ وقتلوہ فارسل اللہ علیہم الملائکۃ فاجلتہم الی البحار اور تفسیر فتح البیان مین لکہا ہے۔

لہ
افسدت الجن فی الارض فبعث الیہم طائفۃ من الملائکۃ فطردوہم الی البحار

لہ- ان سب نے سجدہ کی اطاعت کی مگر ابلیس نے ابا کیا اور گردنکشی کی اور باغیون مین سے ایک وہ بہی ہو گیا۔

لہ- مجاہد ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ جن سے پہلے یہان زمین پر ایک لوگ رہتے تہے جنہین جن- بن- طم- رم کہتے تہے اور وہ سب ناپید ہو گئے- اور ایک شخص کا قول ہے کہ زمین کے پہلے باشندے ایک قوم تہی جنہین جن- اور بن کہتے تہے- پہر اس پر جن آباد ہوئے- کچہہ دنون تو اللہ تعالے کے فرمانبردار بندے بنکے رہے پہر لگے شرارتین کرنے تو اللہ تعالے نے انہی مین سے انکی طرف ایک نبی بہیجا- چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اے گروہ جن وانس کیا تم مین سے تمہاری طرف رسول نہین آئے ہو- کہتے ہین کہ اسنے والا بادشاہ اس کا نام تہا یوسف- انہون نے اسکا کہا نہ مانا اور اسے لڑتے کو کہڑے ہوئے- تب اللہ تعالے نے انپر فرشتون کو بہیجا- انہون نے ان باغیون کو سمندر کیطرف نکال دیا-

لہ- جنون نے زمین مین فساد برپا کیا اللہ تعالے نے انپر ملائکہ کو بہیجا وہ انہین پہاڑون اور سمندر کی طرف ہنکا کر انکی جگہہ آباد ہو گئے-

ورؤس الجبال واقاموا مكانهم - فتح البیان

اسکن الجن فی الارض فمکثوا فیها دھرا طویلا ثم ظہر فیھم الحسد و البغی فافسدوا فیہا فبعث اللہ تعالیٰ علیہم جندا من الملائکۃ یقال لہ الجن وھم خزان الجنان اشتق لھم اسم من الجنۃ رأسھم ابلیس وکان رئیسھم

تفسیر سراج المنیر خطیب شربینی -

وعن مجاھد عن عبد اللہ بن عمرو کان الجن بنو الجان فی الارض قبل ان یخلق آدم بالفی سنۃ فافسدوا فی الارض یسفکوا الدماء فبعث اللہ جندا من الملائکۃ فضربوھم حتی الحقوا بجزائر البحور - ابن کثیر -

ان عبارات سے صاف واضح ہوتا ہے جیسے ہمیشہ فاتح لوگ قلب ملک پر قابض ہو جاتے ہیں - ایسے ہی ملائکہ اور وہ دیوتا جنکے سامنے یا جنپر آدم علیہ السلام خلیفہ بنائے گئے شیاطین پر فاتح تھے - اور شیاطین ذلیل اور خوار ہو کر دور دور بلاد میں بھاگ گئے - اور امام الائمہ حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جیسے تفسیر کبیر میں لکھا ہے - اس آدم علیہ السلام سے پہلے ہزار در ہزار آدم گذر چکے ہیں - حضرت شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ فتوحات مکیہ کے باب حدوث الدنیا میں فرماتے ہیں - "میں ایک دفعہ کعبہ کا طواف کرتا تھا - مجھے کچھ لوگ طواف کرتے ملے - انکی حالت سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ کوئی روحانی گروہ ہے" فقلت لواحد منھم من انتم فقال نحن من اجدادک الاول فقلت کم لکم من الزمان والمدۃ فقال بضع اربعون الف سنۃ فقلت لیس لآدم قریب من تلک السنین

فقال عن ای آدم تقول عن ھذا الاقرب الیک او غیرہ فتفکرت فتذکرت حدیثا

من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق قبل ادم المعلوم عندنا مائة الف ادم۔

شیخ صاحب کہتے ہین۔ مین عالم کشف مین حضرت ادریس نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے ملا۔ اور اس کشف کی صحت پر سوال کیا۔

فقال ادریس صدق الخبر وصدق شہودک ومکاشفتک

جب ملائکہ۔ دیوتاؤن نے اپنے اس غلط قیاس کے باعث وہ عرض کی جسکا ذکر آیت اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا مین گذرا تب باریتعالے نے ملائکہ کو فرمایا

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

اللہ تعالے علیم وخبیر کی غیب دانی پر غور کرو کیسی غیب دانی ہے۔ اور وہ پاک ذات اپنے علم کے ساتھہ کیسا محیط الکل ہے۔ کسی تاریخ سے قران کی کسی آیت سے معلوم نہین ہوتا کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے کسی قسم کا فساد فی الارض یا سفک دما ہوا ہو۔ ملائکہ کا اعتراض حضرت آدم پر تہا۔ اور اعتراض بہی یہ کہ فساد فی الارض اور سفک دما اُس سے سرزد ہوگا۔ مگر حضرت آدم ان عیوب سے پاک اور بری نکلے۔ اگر حضرت آدم کی اولاد مین سے کوئی شخص اُنکی طرز پر نہ چلا تو اُسکے جرم سے حضرت قصور وار نہین ہو سکتے اولاد کے گناہ سے باپ کو بدنام کرنا اور بیٹے کے قصور پر باپ کو ملامت کے قابل بنانا بے انصافی ہے۔ باپ کی کرتوت سے بیٹا بدنام ہو تو ہو

لہ پہونچا اُن مین کے ایک سے کہا آپ کون لوگ ہین اُسنے کہا ہم تیرے پہلے باپ دادون سے ہین مینے کہا تمہین کتنا عرصہ ہوا۔ کہا قریب پچاس ہزار سال کے۔ مینے کہا اس ہمارے آدم کو تو اتنے برس نہین ہوئے اُس نے کہا تو کسی آدم کی بابت کہتا ہے اس اپنے قریبی آدم کی بابت یا کسی اور کی بابت مین سوچ مین پڑ گیا اتنے مین مجہے ایک حدیث یاد آگئی کہ اللہ تعالے نے ہمارے اس معلوم آدم سے پہلے لاکہہ آدم پیدا کئے

مگر بالعکس بالکل غلط ہے۔ ہان حضرت آدم۔ شیطان کی ناراستی اور قسم پہ دہوکا کہا جاتے تو ممکن تہا۔ کیونکہ نیکون کے نیک گمان ہوتے ہین۔ نیک آدمی فریبیون کی باتون پر اپنے نیک گمان کے سبب غلطی کہا سکتے ہین۔ شیطان نے تو حضرت آدم سے قسم کہائی تہی۔ جیسے آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

فقاسمہما[1] انی لکما من الناصحین۔ فدلیہما بغرور۔

مگر حضرت آدم نے شیطان کے کہنے پر عمل نہین کیا اور نہ شیطان کے دہوکے مین آئے ہان جب آدم درخت ممنوع کی ممانعت بہول گئے۔ جیسے عنقریب آتا ہے اور اس درخت کو استعمال کر چکے تو اس نسیان اور عدم حزم اور عدم احتیاط کے باعث اس ملک کے قیام سے روکے گئے جہان مقیم تہے۔

اہبطوا[2] منہا جمیعًا۔

یہہ حکم اللہ تعالے کے فضل کا نشان تہا حضرت آدم غالبًا ہند بلکہ سراندیپ مین چلے آئے جیسے جابر۔ ابن عمر سیدنا علی اور جماعت صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے مروی ہے۔ کیونکہ جس مکان پر کسی سے غلطی ہوتی ہے وہ منحوس جگہہ اس قابل نہین ہوتی کہ محتاط لوگ وہان رہین۔ علاوہ برین ایسے مکان سے ہجرت کرنا آئندہ کے واسطے ہشیار اور خبردار بنا دیتا ہے ہان جب پسندہائے بد ملائکہ یعنی دیوتا ملزوم ہوسکتے ہین کیونکہ سُر (یعنے فرشتے) با اسر کہ شیاطین بانبر اسے جنگ کردن باہم گرد جمع میشوند" (اپنشد چہاندوک۔ ادہیائے اول +

---

[1] ا۔ اُن سے قسم کہا کر کہا کہ مین تمہارا خیرخواہ ہون پہر اُنہین دہوکے کی راہ دکہائی۔
[2] ۲۔ یہان سے سب کے سب نکل جاؤ۔

اللہ تعالے نے ملائکہ یوتا اور سرون کو آدم کے خلیفہ بنانے پر جب یہہ فرمایا۔

۱ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

اس دعوے کی نہایت لطیف دلیل بتائی دعوے تو یہہ فرمایا کہ بے ریب مین وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے اور اس دعوے کا ثبوت یون دیا۔

۲ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا۔

آدم کو چیزون کے نام سکہائے اس تعلیم سے جو اللہ تعالے نے آدم کو دی اتنا تو ثابت ہوا کہ جو چیز آپ کو سکہائی گئی۔ وہ فرشتے نہین جانتے تہے۔ اگر وہ جانتے تو اس چیز کے بتانے سے عاجز آکر یہہ نہ کہتے۔

۳ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

آدم کو ایسی بات تعلیم کردینی جسکا علم فرشتون کو نہ ہو۔ ضرور اس امر کا مثبت ہے کہ اللہ تعالے وہ کچھ جانتا ہے جسے فرشتے نہین جانتے۔ اگر فرشتے جانتے تہے تو اللہ تعالے نے اگر آدم کو پڑہا دیا تہا گو ہمنے مانا کہ علیحدہ پڑہایا تہا۔ تو واجب تہا کہ فرشتے بدون اسکے کہ خدا سے پڑہتے بتلا دیتے۔ اور اگر نہ بتلا سکے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کا فرمودہ۔

۴ وَأَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

بالکل سچ تہا۔ جب وہ ایسا علیم تہا کہ فرشتے اسکے علوم سے بے خبر ہین تو اسکو

---

۱ مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے۔

۲۔ تو پاک ہے ہمین کوئی علم نہین مگر جتنا تونے ہمین سکہایا۔

کسی فعل پر کسیکو خواہ ملائکہ کیون نہ ہون اعتراض کا موقع نہین۔
چونکہ حضرت آدم کی خلافت اُنکی کمال علمی کے باعث ثابت ہوگئی اور علمی کمال بطریق اولے تسبیح اور تحمید کا باعث ہوتا ہے۔ جیسے قران کریم نے کہا۔
إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۔[1]
يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۔[2]
تو حضرت آدم ملائکہ سے بڑھ گئے اور انپر فضیلت پاگئے۔ جن باتون پر خلافت کا مدار ہے اس آیت مین بیان ہوئی ہین۔
إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۔ قَالُوا أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۔ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ[3]
اسی بنا پر اللہ تعالے نے ملائکہ کو حکم دیا کہ اس خلیفہ اور حاکم کی اطاعت کرو۔

الہی خلفاء کی تابعداری اور فرمانبرداری انسانی ضرورت۔ تمدن اور سیاست کا لابدی مسئلہ ہے۔ اسیواسطے جامع العلوم کتاب قران کریم اس بارے مین حکم دیتی ہے۔
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ[4]
تمام مذاہب مین یہ امر مسلم ہے کہ عبادت نام ہے اللہ تعالے کی آگیا پالن کرنیکا یعنے اسکا فرمانبردار ہونا جب باریتعالے نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو

[1] اللہ کے بندون سے جو اللہ سے ڈرتے ہین وہ جاننے والے ہی ہین۔
[2] جو تم مین سے ایمان لاا اور جنہین علم دیا گیا۔ اللہ اُنکے درجے بلند کرے گا۔
[3] اللہ نے طالوت کو تمہارے لئے بادشاہ مقرر کیا ہے۔ انہون نے کہا ہم پر اسکی بادشاہی کیونکر ہوسکے گی بلکہ ہم اُس کی نسبت بادشاہی کے زیادہ حقدار ہین۔ اور اُسکے پاس مال کیطرف سے کوئی وسعت نہین۔ اُسنے کہا اللہ نے اُسے تم پر چن لیا اور اُسے علم و جسم دونون مین کشادگی دی ہے۔ [4] اللہ اور رسول کی اور حاکمون کی اپنے اطاعت کرو۔

سجدہ کرو تو آدم کو سجدہ کرنا اوسکی آگیا کا پالن کرنا درحقیقت باری تعالے کی جناب کو سجدہ تہا - نہ آدم کو سچ ہے -

مَنْ یُّطِعِ[۱] الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ

اللہ تعالے کے حکم سے اُسکے خلفاء کی فرمانبرداری بہی خود اللہ تعالے کی اطاعت ہوتی ہے - اور حکام وقت کے بہلے حکمون اور اچہے ارشادون کی اطاعت حضرت حق سبحانہ وتعالے کی ہی اطاعت ہوا کرتی ہے *

سجدہ کا لفظ اسلامی شرع مین ایک وسیع لفظ ہے اُسکے معنے سمجہنے کے لئے ان آیات مجاورت پر غور کرو -

وَلِلّٰہِ[۲] یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَلِلّٰہِ[۳] یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سجدہ کا لفظ عرب کی لغت مین انقیاد اور فرمانبرداری کے معنے دیتا ہے زید الخیل عرب کا ایک مشہور شاعر ایک قوم کی بہادری کا تذکرہ کرتا ہے اور کہتا ہے اس بہادر قوم کے سامنے ٹیلے اور پہاڑ سب سجدہ کرتے ہین یعنے فرمانبردار ہین - انہین کوئی چیز بہی اس قوم کو روک نہین سکتی -

* بجمع تضل البلق فی حجراتہ *

* تری الاکم فیھا سجدا للحوافر *

---

[۱] - جس نے اس رسول کی اطاعت کی اُسنے اللہ کی اطاعت کی -

[۲] - آسمانون اور زمین کی اشیاء اللہ کو سجدہ کرتے ہین -

[۳] - آسمانون اور زمین کے رہنے والے اللہ کو سجدہ کرتے ہین -

وَالتَّحوُّلِ الْمُذَالُ وَالْانْقِيَادُ بِالسَّعْيِ فِي تَحْصِيلِ مَا نِيطَ بِهِ مَعَاشُهُمْ — فتح

تفسیر مدارک میں ہے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا

اي اخضعوا له واقروا بالفضل له

غرض آدم علیہ السلام تا آخر اور ہر طرح اللہ تعالے کی فرمانبرداری میں زندگی بسر کرتے رہے اللہ تعالے نے کہدیا تہا کہ انگور یا الشجر — اور انجیر کے پاس بہی نہ جانا

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔[1]

سعید بن جبیر — سدی — شعبی — جعدہ بن ہبیرہ — محمد بن قیس — عبداللہ بن عباس — مرہ ابن مسعود — اور کئی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے کہ وہ انگور کا درخت تھا۔ مدارک میں لکھا ہے کہ یہی درخت تمام فتنوں کی جڑ ہے — اور منذر بن سعید نے اپنی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے جیسے امام ابن قیم نے حادی الارواح میں بیان کیا — اور وہ جنت جسمیں آدم علیہ السلام رہے وہ زمین پر تہا — غور کرو دلائل ذیل پر

وَالْقَوْلُ بِاَنَّهَا جَنَّةٌ فِي الْاَرْضِ لَيْسَتْ بِجَنَّةِ الْخُلْدِ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَصَحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

وَهٰذَا ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى

قَالَ يَعْنِيْ فِي الْاَرْضِ — وَابْنُ عُيَيْنَةَ اِمَامٌ وَابْنُ نَافِعٍ اِمَامٌ وَهُمْ رَاَى الْمُنْكِرُوْنَ) لَا يَاتُوْنَنَا بِمِثْلِهِمَا۔

[1] — اور ہمنے کہا اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو اور جہاں چاہو اس میں سے کہاؤ پر اس درخت کے نزدیک نہ جائیو کہ گنہگار ہو جاؤ گے۔

اور امام ابن قتیبہ نے اپنی کتاب معارف میں فرمایا ہے۔

خلق آدم و زوجتہ ثم ترکہما و قال اعمروا و اکثروا و املئوا الارض و تسلطوا
علی الوان البحر و طیر السماء و الانعام و عشب الارض و شجرہا و ثمرہا۔ فاخبر
انہ فی الارض ثم قال و نصب الفردوس فانقسم علی اربعۃ انہار۔ سیحون
و جیحون و دجلہ و فرات۔[1]

و قال منذر بن سعید۔ ہذا وہب بن منبہ یحکی ان آدم علیہ السلام خلق فی
الارض و فیہا سکن و فیہا نصب الفردوس انہ کان بعدن ان الاربعۃ الانہار
انقسمت من ذلک النہر الذی کان یسمی فردوس آدم و تلک الانہار
فی معنا الارض لا اختلاف بین المصلین فی ذلک فاعتبروا یا اولی الالباب۔

اور اہبطوا کا لفظ ایسا ہے جیسا اہبطوا مصرا میں ہے ہاں تو ان دلائل پر بھی غور کرنی چاہیے

(۱) جنت الخلد جسمیں نیک لوگ موت کے بعد داخل ہون گے اسکی صفت میں قرآن کریم فرماتا ہے۔ وہ دار المقام ہے وہ ایسی جگہ ہے جہاں داخل ہوکر پھر لوگ نہ نکلیں گے اور آدم علیہ السلام جس جنت میں ہے وہاں سے نکالے گئے!۔

(۲) جنت الخلد دار تکلیف نہیں اور جہاں آدم علیہ السلام بستے تھے وہاں درخت کے نزدیک جانے سے ممانعت اور شرعی تکلیف ان پر قایم تھی۔

(۳) جنت الخلد کو اللہ تعالے دار السلام فرماتا ہے۔ اور آدم اور حوا علیہما السلام

[1] آدم اور اسکی بی بی کو پیدا کرکے فرمایا جاؤ آباد ہو بڑھو پھولو اور زمین کو بھر دو اور طرح طرح کے دریاؤں آسمان کے پرندوں۔ مویشیوں۔ زمین کی گھاس پات اور اُسکے درخت و ثمر سب پر قابض ہو۔ پھر بتایا کہ وہ جنت جہاں یہ پیدا ہوئے اور یہ حکم ہوا) زمین میں ہے پھر کہتا ہے فردوس کو بنایا اور اسمیں چار نہریں بنائیں سیحون۔ جیحون۔ دجلہ۔ فرات۔

جہان رہے وہان سے سلامت نہ نکلے۔ وہ جگہہ انکے لئے دار السلام نہ ہوئی۔

(۴) جنت الخلد کا نام دار القرار ہے اور جہان آدم علیہ السلام اقامت پذیر تھے وہ مقام انکے واسطے دار الزوال ہو گیا۔

(۵) جنت الخلد کی تعریف مین آیا ہے وَمَا هُمْ عَنْهَا بِمُخْرَجِين اور جہان آدم علیہ السلام رہے گئے۔ وہان سے نکلے یا نکالے گئے۔

(۶) جنت الخلد کی نسبت آیا ہے۔ وَلَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ[1] اور جہان آدم علیہ السلام رہے گئے یا مقیم ہوئے وہان انکو تکلیف پہنچی۔

(۷) جنت الخلد کی نسبت جسکو بہشت کہتے ہین۔ وارد ہے۔ لَا لَغْوٌ فِيهَا[2] وَلَا تَأْثِيمٌ۔ اور جہان آدم علیہ السلام رہتے تھے وہان شیطان نے لغو اور گناہ کیا۔

(۸) جنت الخلد کی نسبت آیا ہے۔ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا[3] لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا اور جہان آدم علیہ السلام رہے وہان جھوٹ سنا۔

(۹) جنت الخلد آسمان مین ہے۔ اور جس جنت مین آدم رہے وہ زمین مین ہے جیسے کہا ہے اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃ اور نہین فرمایا۔ فِی السَّمَاءِ اَوْ جَنَّۃَ الْمَاوٰی

(۱۰) جنت الخلد مین شیاطین کو دخل نہین اور ان کی خبیث باتین وہان نہین پہنچ سکتین بَلْ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ[4]

---

[1] ۔ اُس مین انکو کوئی کوفت نہ ہوگی۔

[2] ۔ جنت مین بد کاری اور بہکنا نہین۔

[3] ۔ اُسمین لغو اور جھوٹ نہ سُنینگے۔

[4] اسکی طرف پاک باتین صعود کرتی ہین۔

غرض آدم علیہ السلام اس ملک میں رہے۔ اور شیطان اُن سے عداوت کرتا رہا۔ انکو اِس درخت کے کھانیکے بہانے بتاتا رہا جسکی ممانعت تھی۔ جیسے آیات ذیل میں ظاہر ہے

فَوَسْوَسَ[١] لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا - وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ

وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ

وَقَالَ[٢] يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَىٰ

مگر شیطان کے کہنے پر آدم علیہ السلام نے کبھی عمل نہ فرمایا اور اس بے ایمان کے قول پر کبھی نہ چلے اور شیطان کا ان پر کوئی زور اور دخل نہ تھا اور نہ شیطان خالق شر تھا نہ اس کا کوئی تسلط آدم علیہ السلام پر تھا۔ دیکھو

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ[٣] مُشْرِكُونَ -

وَقَالَ[٤] الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ -

---

١ پھر شیطان نے اُن میں بد خیال ڈالنے شروع کئے اسلئے کہ اُن کی پوشیدگی کو ظاہر کر دے اور کہا کہ تمہارے خداوند نے تمہیں اس درخت سے سو اسطے روکا ہے کہ (اُسکے استعمال سے) فرشتے یا سدا زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ اور اُنسے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں۔

٢ اور کہا اے آدم میں تمہیں ہمیشگی کا درخت اور غیر فانی بادشاہی دکھلاؤں۔

٣ جب تو قرآن پڑھے تو رانده شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔ یاد رکھو اسکو مومنوں اور اپنے رب پر توکل کرنے والوں پر کوئی قدرت نہیں۔ اسکا بس تو ان پر چلتا ہے جو اُسے دوست رکھتے اور اُسکے ساجھی ہیں۔

٤ جب فتوے لگ چکا شیطان بولا اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا۔ وعدہ تو میں نے بھی کیا پر خلاف کیا اور میرا تم پر کوئی تصرف نہ تھا ہاں اتنی بات ہے کہ میں نے بلایا تم نے مان لیا سو اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپکو کرو۔

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ

ہان ایک جگہہ شیطان نے کہا ہے-

فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ

مگر شیطان کی تابعداری وہی کرین اور اسکے قول کو وہی حجت پکڑین جو اسے اہین شیطان کے کلمات کی نسبت قرآن کریم کا فتوے یہہ ہے-

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا

بلکہ شیطان نے خود ہی اپنے تئین بغاوت کا ملزم ٹھہرایا جیسے گذرا بلکہ ہر بد کا اپنی بغاوت اور سرکشی اور نافرمانی اور غوایت مین ہرگز ہرگز باری تعالے کی قدوس ذات پر ظلم اور جبر کا الزام نہ لگا دیگا- اور جب پوری راستی سے اظہار دیگا تو یہی کہیگا- اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا- کیونکہ اللہ تعالے بجبر کسی سے شر اور برائی نہین کراتا ؎

اگرچہ آدم علیہ السلام شیطان کے کہنے پر نہ چلے- مگر مدت کے بعد وہ درخت کے

ل- اُن لوگون نے جن پر سزا وار دہوئی کہا اے ہمارے رب یہی لوگ ہین جنہین ہم نے بہکایا- ہم ہی بہکے اُنہین بھی بہکایا تیری ہی دوہائی ہے- یہہ ہمین نہین پوجتے تھے-
ت- تونے مجھے بہکایا تو مین بھی اب مین اُن کے لئے تیری سیدہی راہ کو گڈ مڈ کردون گا-
ث- اب جو تونے مجھے راندہ یا مین زمین مین بُری راہون کو اُن پر سجاؤن گا- اور اُن سب کو بہکاؤن گا- ہان تیرے مخلص بندون پر میرا زور نہ چلیگا-
ج- شیطان کے وعدے اُن سے نری دہوکا بازی ہے-
ح- ہم تو ڈوبے تھے پر اُنہین بھی لے ڈوبے-

پاس جانے کی الٰہی ممانعت کو بھول گئے ایسے بھولون سے بچنے کے واسطے باری تعالیٰ نے ہمارے ہادی اور سردار عالم رحمت عالمیان کو قرآن کریم کے یاد رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے آدم علیہ السلام کا قصہ فرمایا ہے۔

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ ^۱^

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا

اور اُسی نسیان پر آدم علیہ السلام کو

عَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ^۲^

فرمایا۔ اور چونکہ اصل مبداء اور اس نسیان کا باعث وہی مکالمہ شیطان تھا اور اُسی گفتگو کا رنگ تھا آدم علیہ السلام کے قصہ مین فرمایا۔

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ۔ ^۳^

کتاب خازن کی تفسیر مین لکھا ہے۔

ازل۔ ای استنزل آدم وحوا ودعاہما الی الزلۃ وہی الخطیئۃ۔ کتاب التاویل تفسیر خازن

غرض آدم علیہ السلام اس ملک سے چلدئے اور کسی اور زمین مین جا کر آباد ہوئے۔

توریت شریف مین لکھا ہے "خداوند خدا نے آدم علیہ السلام کو لیکے باغ عدن مین رکھا۔ کہ اسکی باغبانی اور نگہبانی کرے" (پیدائش ۲۔ باب ۱۸۔) اور پیدائش ۳ باب ۲۴۔ آیت مین ہے اُسنے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب کی طرف کروبیون کو جو چمکتی تلوار کے ساتھ چارون طرف پہرتے تھے

۱۔ اور جلدی مت کر قرآن سے قبل اسکے کہ اُسکی وحی تجھپر پوری ہو اور کہہ اے رب مجھے علم زیادہ دے۔ اور ہمنے آدم سے عہد کیا وہ بھول گیا اور اس مین اُسکا کوئی قصد نہ تھا۔

۲۔ آدم نے اپنے رب کا عصیان کیا اور بہک گیا۔

۳۔ اُن کو شیطان نے پھسلا نا چاہا۔ اور پھر اُن کو جہان وہ تھے وہان سے نکال دیا۔

مقرر کیا تو غالباً یہہ وہ مکان تھے جہان قائن جا کر آباد ہوا سو قائن خداوند کے حضور سے نکل گیا۔ اور عدن کے پورب کی طرف نود کی سرزمین مین جا رہا" پیدائش ۴ باب ۱۶۔ اور یہہ بھی فرمایا کہ ہم اسواسطے تمکو نکالتے ہین کہ تم لوگون مین باہمی عداوت ہے۔ اور باہمی عداوت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ آخر کچھہ قومون کو نکالنا پڑتا ہے۔ سو چو آریہ ہند مین کسطرح آئے مقام تامل اور غور ہے۔ ابھی اگر نا عاقبت اندیشون کے باعث محرم دسہرہ وغیرہ کے فساد ہوتے رہے تو بہت سارون کو حکم ہوگا پورٹ بلیر چلے جاؤ اور لوگین مجبوراً۔

قُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ (پورٹ بلیر) مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ۔ کی تعمیل کرنی پڑیگی

مکذب۔ تمام محمدیون کا اعتقاد ہے۔ کہ خدا سے خیر اور شیطان سے شر آفرینیدہ ہے۔ نمبر صفحہ ۲۵

مصدق۔ ہرگز یہہ اعتقاد محمدیون کا نہین اور کہین یہہ تفریق قرآن کریم مین نہین لکھی اور نہ کسی حدیث صحیح مین آئی ہے۔ سورہ مائدہ کی آیت شریفہ۔ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ سے اتنا نکلتا ہے کہ شیطان ایسا ارادہ کرتا ہے۔ مگر اس سے یہہ کیسے نکلا کہ وہ خالق شر ہے۔ ہ۔ اور سورہ یٰس کی آیت وَلَقَدْ أَضَلَّ سے بھی خلق ثابت نہین ہوتا۔ غور کرو سورہ ابراہیم

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَّاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ

لہ ہمنے کہا چلے جاؤ تم آپسمین ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہین ایک وقت تک زمین مین ٹھہرنا اور برتاؤ کرنا ہے۔

لہ اور جب کہا ابراہیم نے اے رب اس شہر (مکہ) کو امن بنانا اور مجھے اور میری اولاد کو بتون کے پوجنے کو بچائے رکہنا۔ اے رب ان بتون نے بہترے لوگون کو گمراہ کر دیا۔

الاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

اَضْلَلْنَ کا لفظ قابل غور ہے اسلئے کہ اضلال اور گمراہ کرنے کی نسبت بتون اور پتھرون کو دی گئی جن مین گمراہی کے خلق کرنے کا ارادی مادہ بالکل نہین بلکہ محض بیجان بے ضرر چیزین ہین ◆

مکذب صفحہ ۹۴ مذہب مین اعتراض کرنا یا شک لانا کفر کا نشان ہے اس ایمان بالجبر یا ایمان بالمکر کا خود اسکی زبان سے ہو بدیہی البطلان ہے۔

مصدق- یاد رہے - جبر اور اختیار یہہ دونون ناقص اور مہمل الفاظ ہین - جبر یہہ ہے کہ کسیکا دل نہ چاہے - اور زور کے ساتھ اُس سے کام لیا جاوے باری تعالے اس طرح کسی شخص سے بجبر اعمال صالح یا بُرے کام نہین کراتا - کیونکہ جابر ظالم ہوتا ہے اور باری تعالے کی ذات پاک اِس الزام سے بری ہے قرآن نے اِسی واسطے یہہ دونون لفظ چھوڑ دیئے ہین اور تقدیر پر اعتراض کرنے والون کو خوب جواب دیا ہے جیسے فرمایا ہے -

سَيَقُوْلُ[1] الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا - قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ

---

[1] مشرک بول اُٹھینگے اگر اللہ چاہتا ہم اور ہمارے باپ دادے نہ تو شرک کرتے اور نہ کسی شیء کو حرام کرتے ان سے پہلون نے بھی ایسا ہی کہا یہانتک کہ ہماری سزا کا مزا چکھا - اے نبی ان سے کہہ تمہارے پاس کوئی اس بارہ مین علم ہے تو لاؤ ہمین نکال کر دکھاؤ - تم تو ظن کے پیچھے لگے ہوا در اٹکلین لگاتے ہو اے نبی کہہ (جب تمہارے پاس اس اپنے دعوے کے ثبوت مین کہ اللہ کی مرضی سے شرک ہوتا ہے کوئی دلیل نہین اور تم جھوٹے نکلے) تو لو حجۃ بالغہ اللہ کو حاصل ہے - اگر اسکی مشیت ہوتی تو تمہین ہدایت دیتا نہ یہہ کہ شرک کروانا جیسا تمہارا گمان ہے ◆

خلاصہ مطلب۔ اگر ذات بابرکات باری تعالے کا ارادہ ہو کہ خواہ مخواہ انسان کو ایک طرف کھینچے تو ایسی مقدس ذات سے بعید ہے کہ انسان کو گمراہی و شرک کی طرف لیجاوے پھر کیوں نہ سب کو ہدایت پر لاکر فرشتے ہی بنا ڈالے۔ مگر جب اوسنے انسان کو علی العموم ہدایت پر مجبول نہین فرمایا۔ اِسی سے یہہ بھی قیاس کرلینا چاہئے کہ اُس نے انسان کو گمراہی پر بطریق اولے مجبول نہین کیا یا مجبور نہین فرمایا۔ اس طریق کا نام استدلال بالاولے ہے۔ اور یہی استدلال قرآن کریم کا خاص طرز ہے۔ ان اللہ تعالے نے انسان کو ایک استطاعت بخشی ہے اور ایک قدرت عنایت فرمائی ہے اسی قوت پر انسان کو مکلف بنایا ہے۔ اور پھر جزا اور سزا کو مرتب کیا ہے

حضرت مخدوم مکرم جناب مرزا صاحب نے براہین مین لکھا ہے۔ "فرقان مجید ہر ایک اصولی اعتقاد کو جو مدار نجات ہے۔ محققانہ طور سے ثابت کرتا ہے۔ (۱) جیسے وجود صانع عالم کا ثبوت (۲) توحید کا ثبوت (۳) ضرورت الہام احقاق حق اور ابطال باطل۔ یہہ امور فرقان کے من جانب اللہ ہونے پر بڑی دلیل ہین"۔ اسکے جواب مین مکذب صاحب آریہ کے جو تنبیہ ہم کو یاد دلاتے ہین اور وہ یہہ ہے۔ "سچ کے اختیار کرنے اور جھوٹھ کے چھوڑنے مین سروتہا ادت رہنا چاہئیے"۔ پھر کچھ اُردو دا خوش فہمی دی ہے اور کہا ہے "جس مذہب مین شک کرنا کفر ہو ایسی ایمان بالجبر یا ایمان بالمکر کا خود اسکی زبان سے ہی بدیہی بطلان ہے"۔ پھر قرآن کریم پر حملہ کرنے کی وجہ مین کہا ہے "جب تک سچائی کے مقابلہ جھوٹھ کو لاکر کامل شکست نہ دیجائے تب تک اسکے جوہر انکشاف نہین پاتے۔ اور نہ تسلی کامل پہنچاتے ہین"۔

پھر مکذب نے دیانند کی تعریف اور اُن کے چمنستان کی خوبی بیان کرکے امور مرقومہ بالا مین موازنہ قرآن و وید پر قلم اٹھایا ہے۔

پھر مکذب نے وجود صانع پر سات دلائل لکھے ہین - جنکو مین ایک ایک کرکے
بیان کرتا ہون - پہلے -

(۱) نجات یا مکتی کے واسطے اصل مقصود یا پرم ات کرسٹ یا سب کے جاننے یوگ
سرب بیاپک پرماتما ہے - سب کو پوری پریتن سے اسکے حصول یا پراپتی کے لئے
کوشش اور یتن کرنا چاہئے - اُسکے گیان سے پرم انند مین رہ سکتے ہین -
ست ودیا ہی سے اسکا گیان ہوتا ہے اور گیان ہی سے پرماتما کا جاننا ہے جسطرح
اکاش مین نیتر اور سورج کی بیاپتی اور پرکاش آس من تات بیاپت ہے ایسے
ہی پریم سب جگہہ پر پتی پورن ایک رس بیاپک ہے اُسکی پراپتی سے جیو سب
دکھون سے چھوٹتا ہے اور کسی طرح نہین"

پھر مکذب نے اس بڑی دلیل کی اور بھی زیادہ تفصیل کی ہے -

(۱) ایشر ہی کے گیان سے مکتی اور اسّے اعلے سوکھہ حقیقی انند یا زیادہ مدارج ترقی
انسان کے واسطے کوئی نہین ہے -

(۲) جانی سوکھہ اور شہوی یا اگیانی لذایذ کا اسمین نام و نشان بھی نہ ارد
ہے -

(۳) ایشر محسوس نہین اور نہ محدود ہے - اسکا کوئی خاص مکان یا تخت نہین
اور نہ اسکی حاضری کیواسطے کسی عرض بیگی کی ضرورت ہے - بلکہ وہ سرب بیاپک ہے

(۴) ودیا گیان کا ذریعہ اور گیان مکتی کا - پس مکتی کا نتیجہ پرماتما کی پراپتی ہے
اس سوکھم بات کے جاننے کے واسطے ایک ایسی ہی سوکھم دلیل کی ضرورت تھی
جو ایشر کی طرف سے ہدایتاً دی گئی - پرمیشر اگیا دیتا ہے کہ جسطرح سے آکاش مین

نیتر کی بیاپتی ہے اور محسوس نہین ہوتی - بصارت اپنا کام چلا رہی ہے اور دکھائی
نہین دیتی جس طرح سوریہ کا پرکاش اکاس مین اسن تات بیاپت ہے اور زیادہ
سوکہم ہونے سے اکاس سے بہتر پیار نہ اسکی ماہیت کو نہین جانتے ویسی ہی ایک
جہان شکتی مان پربھاتما انتظام عالم کا کر رہا ہے - مگر سورج کی طرح جڑہ نہین اور ایک
دیشی ہے چونکہ فانی نہین اسواسطے محسوس ہی نہین مگر سرب بیاپک چیتن اور
سرب شکتیمان ہے الخ انتہی +

ناظرین غور فرمائین - ہان خوب غور فرمائین - اللہ تعالےٰ کی نافرمانی اسکی
پاک کلام کی بےادبی اور اسکے مقابلہ مین ہٹ اور ضد کا کیا بُرا نتیجہ ہوتا ہے
اور کسطرح راستبازی کا دشمن اندکاری مین تباہ ہوتا ہے - سوچو تو یہہ کیا
دلیل ثبوت ہستی صانع عالم کی ہے ؟

اس منتر سے سب ترجمہ یا تفسیر یا بیان مکذب براہین کے طرف اتنا معلوم ہوتا
ہے - کہ نجات کے واسطے سرب بیاپک اور جاننے یوگ پرماتما ہے - اسکے
گیان سے انند ہوتا ہے - جیسے سورج سب جگہہ ایسے ہی برہم سب جگہہ ہے
کوئی بتا دے کہ اسمین ثبوت صانع کی کون سی دلیل ہے یہہ تو ایک نصیحت ہے - جو خدا
کے ماننے والون کے واسطے اسکی محبت بڑھانے مین مفید ہو سکتی ہے - اس
بیان کو ثبوت صانع مین کوئی دخل نہین - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب مکذب نے
شیطان کے حق مین اخوت و دوستی کے حقوق قدیم کی رعایت سے یہہ موافق
فیصلہ دیا - باغی اور دشمن حق کی اس طرفداری کے عوض مین عادل اور منصف
خدا نے حق فہمی اور حق نیوشی سے مکذب کے دیدہ و گوش کو رد کر کے انصاف کا

مقتضا بھی یہی ہے کہ جس نعمت کی انسان قدر نہ کرے وہ اُس سے ضرور چہین لیجاوے ✤

شیطان کا غلط خیال اور اُسکی واہی دلیل باری تعالےٰ کے صریح حکم اور عقل سے مخالف ہے۔ کیونکہ اُسے باری تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو جو اُس ملک کے خلیفہ تہے سجدہ یا آگیا پالن اور فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا۔ اِس عمدہ حکم کی جو تمدن کا ایک بڑا بھاری مسئلہ ہے۔ شیطان نے مخالفت کی اور یہہ بیہودہ عذر تراشا۔

أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ

حالانکہ حاکم کا حکم ماننا۔ اصل محکومیت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی عبادت اور فرمانبرداری اسی مین تہی کہ آدم کی آگیا کا پالن کیا جاتا۔ مگر ابلیس باغی نے بغاوت کی اللہ تعالےٰ نے شیطان کو مجبور کرکے فرمانبردار نہ بنایا اگر ایسا کرتا تو جابر ظالم بنتا۔ اور آریہ کا وکیل یا اسکا کوئی ہم خیال شیطان کا حامی کہتا کہ شیطان پر جبر ہوا۔ اور شیطان کا خدا کا دیدار کرنا جو آپ نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۴۳ مین ذکر کیا ہے اسپر تعجب آتا ہے کہ آپ کو اتنا بھی معلوم نہین کہ حاکم کا دیدار فرمانبردارون کو ہی راحت بخشتا ہے نہ کہ نافرمانون کو۔ اگر اثبات وجود صانع مین یہ طریق اور ثبوت کافی تہا جو آپنے یا آپکے وید نے دیا۔ تو کیا آپ کو قرآن کریم مین اس قسم کا ثبوت نہ مل سکا؟

(۱) نجات کیواسطے اصل مقصود سے ہمارا یک پیا تماسب کے هذا ١٢

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاعْبُدُوا اللّٰهَ

لہ۔ جنہون نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پہر وہ مستقیم ہوگئے انپر فرشتے اترتے ہین کہ خوف و غم نہ کہاؤ۔ اور اللہ کی عبادت کرو خالص کرتے ہوئے اُسکے لئے توحید کرو۔ اور اُن کی آخری پکار یہہ ہوگی کہ اللہ رب العالمین کی ستایش ہے۔

جاننے یوگ ہے۔	[illegible] وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ
(٢) اگلے گیان سے [illegible] (علم، بڑی خواہش) ہین رہ سکتے ہین۔	مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ؏١
(٣) اصل مقصود	وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ؏٢
(٤) وہ سرب بیاپک (محیط) ہے۔	إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ؏٣
(٥) سب کو اپنی پریت سے اسکے حصول کے لئی کوشش کرنا چاہئے	وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ؏٤
(٦) فانی سکھ اور شہوت یا اگیان (جہالت) لذائذ سے پاک ہے۔	هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ ؏٥
(٧) ایشر محدود نہین۔	لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ؏٦
(٨) اُس کی بارگاہ مین کسی عرض بیگی کی حاجت نہین۔	وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحٰنَهُ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ؏٧

١ جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور عمل صالح کئے رب کے پاس اُن کا اجر ہوگا اور انہین کوئی خوف نہوگا اور نہ غم کہا ہین (گئے)۔

٢ - اور اللہ کی خوشنودی (تو) سب سے بڑی ہے۔

٣ اللہ ہر شے پر محیط ہے - اور وہ جہان ہو تمہارے ساتھ ہے۔

٤ - اور جو لوگ ہم مین کوشش کرتے ہین ہم ضرور انہین اپنی راہین بتائین گے - اور اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

٥ وہ وہ اللہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہین بادشاہ قدوس سلام ہے۔

٦ - آنکھیں اسکو ادراک نہین کرسکتین اور وہ آنکھوں کو ادراک کرتا ہے - اور علم سے اسکا احاطہ نہین کرسکتے۔

٧ - اور اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو پوجتے ہین جو اون کو ضرر و نفع دے نہین سکتے اور کہتے ہین یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہونگے - تو کہہ کیا تم اللہ کو وہ کچھ بتاتے ہو جو وہ آسمان و زمین مین نہین جانتا وہ تمہارے شرکون سے بلند و برتر ہے۔

ہان کچھہ اور بھی سن لیجئے-

اوّل - سورج یا بصارت کا پرکاش جسطرح ہوتا ہے اسکا پتہ تو کچھہ سائنس سے لگ سکتا ہے-

دوم - یہہ ظہور اور پرکاش محدود ہے-

سوم - کوئی اعلے درجہ کا ظہور نہین بلکہ عقل اور فہم کا پرکاش اس سے سوکہم اور لطیف ہے

قرآن کریم نے لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ فرماکر اور ساتہہ ہی یہہ کہکر لیس کمثلہ شیء اپنے پیروون کو تشبیہ سے بچا لیا!- اگر آریہ کا چوتھا اصل سچا - عمل کے قابل صداقتون پر مشتمل ہے - اگر آپ راستی کے لینے پر ہر وقت مستعد ہین - تو انصاف کیجئے - کیا قرآن کریم رد و انکار کے قابل ہے؟ - ہرگز نہین - ہرگز نہین -

اب مین اُس ویدک منتر کا لفظ بہ لفظ ترجمہ کرتا ہون جسکو مکذب نے وجودِ باری

٭ نوٹ - قدیم سے ابتک ہر ایک قوم نے ناقص یا کامل طور پر کسی نہ کسی پیرایہ سے وجود باری تعالے کا اقرار ضرور کیا ہے - اگر علی العموم نگاہ کی جاوے تو محض وجود حق سبحانہ و تعالے اقوام عالم مین غیر متنازع فیہ ثابت ہوتا ہے - ہان قومون نے اور قریبًا کل قومون نے جس امر مین نہ سنبہالنے کے قابل ٹہوکر کہائی وہ مسئلہ صفات ہے - ابھی اتنا کہدینے سے کہ خدا ہے کوئی فائدہ تو مترتب نہین ہوسکتا - وہ کیسی ذات ہے اسکو کیسے اسکی صفات کو عالم سے مخلوقات عالم سے کیا مناسبت کیسا تعلق واقع ہوا ہے - انتظام عالم حاجات انواع مخلوقات خصوصًا نوع انسانی کے قوا کے تقاضاؤن اور میلانون کی نسبت کدائی کس قسم کی صفات والا خدا چاہتی ہے - صرف یہی ایک راہ ہے جس پر دنیا کے کسی مذہب نے کوئی روشنی نہین ڈالی بلکہ ہر ایک نے اپنی اپنی نوبت پر اسے اور بھی دہندلا کیا ہے - عیسائیون نے خدا کو اس طرز پر بیان کیا کہ قالب انسانی مین پورا ڈہال کر ویسی ہی ضعیف اور ناقص ہستی ثابت کر دکہایا - اور تشبیہ کی تاریک راہ اختیار کر کے سالک طریق کو حیرت مین ڈالدیا - ہندون (دہی سوفا) (آریہ) نے یہہ غضب ڈہایا کہ ایک خیالی اور محض وہمی وجود کے ماننے پر قناعت کی اور صفات کاملہ سے اُس پاک ذات کو قطعًا معطل کر دیا کہ مادہ عالم اور ارواح اُسکی مخلوق ہی نہین اور وہ روح کے اصلی تقاضا یعنی سرمدی نجات دینے پر قادر نہین وغیرہ - اس عظیم الشان مسٹری (راز) کو کہولا ہے تو اس مہیمن کتاب فرقان حمید نے کہولا ہے - کہ وہ صانع - خالق - رازق - رب - قادر - رحمن - رحیم - سمیع - بصیر ہے اور ان صفات مین کامل ہے - اور یہہ اور ان کی مانند دیگر صفات ایسی ہین جنہین عالم کی ضروریات کے سرانجام کے ساتہہ پوری مناسبت ہے - اس پر بہی ہر قسم کے ممکن ظنون اور مختمل شبہون کے مٹانے کو فرمادیا لیس کمثلہ شیء - سارا قرآن کریم مسئلہ صفات کے اکمل طور پر واضح کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور طالبان نجات کو بتاتا ہے کہ ان کا سچی خدا کیسا ہونا چاہئے ٭

(عبد الکریم مصحح)

کی دلیل سمجھکر وید سے تکذیب براہین مین درج کیا ہے۔

تد	وشنو	پرم	پدم	سدا	پشینتی
اس ۱۲	محیط کے ۱۲	عمدہ ۱۲	مقام کو ۱۲	ہمیشہ ۱۲	دیکھتے ہین ۱۲
سورئے	دوی	وا	چکشو	آتتم	
عالم لوگ ۱۲	آسمانی فضا مین ۱۲	مانند ۱۲	آنکھ یا سورج کے ۱۲	لینا ۱۲	

(مطلب) علم والے محیط الکل خدا کے اچھے مقام کو لیتی نظر یا سورج کی مانند دیکھتے ہین ۔

ناظرین! - غور کرین اس ویدک فلسفی سے دہریہ پر کیا حجت قایم ہوسکتی ہے؟

اب قرآن کے دلائل اور آیات وجود صانع عالم سنئے۔ مگر قبل اسکے کہ اصل مقصود شروع کیا جاوے تہوڑا بطور تمہید کے بیان کرنا خالی از فائدہ نہوگا۔

(۱) - اثبات صانع مین لوگون نے کبہی امکان اجسام سے استدلال کیا ہے کبہی امکان صفات اجسام سے کبہی حدوث اجسام سے کسی وقت حدوث صفات اجسام سے - اور ظاہر ہے کہ ان دلائل کا مدار مسئلہ ترجیح بلا مرجح کے ابطال پر ہے - یا دور تسلسل کے امتناع پر - اور یہہ دونون راہین بڑی دور دراز ہین بلکہ یون کہئے کہ ایسی مشکل ہین کہ ان پر چلنے سے عامہ خلق کا منزل مقصود پر پہنچ جانا وید کے سمجہنے کی طرح مشکل ہی نہین بلکہ محال ہے۔

(۲) علاوہ برین اثبات مطالب مین منطقی اور فلسفی مزاج لوگ قیاس تمثیلی سے دلیل پکڑتے ہین یا قیاس شمولی سے حالانکہ ان قیاسات کا مدار تماثل اجسام پر ہے یا ایسے چند امور مشترکہ کے ماننے پر جنکو کلیات خمسہ کہتے ہین اور تماثل اجسام و کلیات خمسہ کا مسئلہ ایسا بودا اور غلط ہے جسپر ہمیشہ سلف نے انکار فرمایا اور سچے طبعیات نے اسے غلط ثابت کیا۔

قرآن کریم ہمیشہ استدلال بالاولے سے کام لیتا ہے جو بالکل یقینی اور فطرت کے مناسب ہے استدلال بالاولے کی مثال لا تقل لھما اُفٍّ ہے۔ اس کلمہ الٰہیہ مین حکم ہے مان باپ کو اُف تک نہ کرو۔ جس سے ثابت ہوا۔ والدین کو کسی قسم کی ایذا دینا بطریق اولے اسلام مین جایز نہین دوسری مثال سخر لکم ما فی السموات والارض جمیعا سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ پتھر درخت۔ جانور سورج وغیرہ تمہارے خادم ہین۔ یہہ تو تمہارے مساوی بھی نہین۔ پس ان کو معبود بنانا اور آپ اُن کا خادم بننا بطریق اولے باطل ہوگا! کیونکہ شرک مین معاملہ بالعکس ہے!!۔

(۳) یہہ بھی یاد رہے۔ قرآن کریم دلایل کے بیان مین انعامات اور احسانات حضرت حق سبحانہ وتعالے کا تذکرہ بھی برابر کرتا رہتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کے تذکار سے ایمان اور اللہ تعالے کی محبت دونون مین ترقی ہوتی رہتی ہے۔

(۴) ہر ایک انسان اپنی فطرت اور جبلت پر مکلف ہے پس فطری دلائل ہی اصلی اور صحیح دلائل ہون گے۔

(۵)۔ آیات اور علامات کسی چیز کے وہ ہوتے ہین جنکے وجود سے اس چیز کے وجود کا یقینی پتہ لگتا ہے۔ جسکے واسطے یہہ آیات اور علامات دلیل ہین نشان اور علامت کسی چیز کے اپنے مدلول کے اثبات مین کسی وجہ کلیہ قضیہ کی محتاج نہین ہوتی۔ اسیواسطے قرآن مجید جن دلائل کو بیان کرتا ہے اُن کا نام آیات رکھتا ہے۔ ہمنے دلائل نبوت مین بارہا بیان کیا ہے کہ قرآن کریم نے اثبات نبوت

مین بہی بجائے لفظ معجزہ اور خرق عادت کے آیات ہی کا لفظ اختیار فرمایا ہے۔
انسان جہانتک بنظر تحقیق تجربہ کرتا جاوے اور اپنی گرد وپیش کی اشیاء کو اپنے
کام مین لانے کی کوشش کرے۔ اُسے یقین ہوتا جائے گا کہ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ جس کتاب مین لکھا ہے وہ پاک کتاب
علاوہ برین کہ ہمکو تمام علوم مفیدہ اور فنون راحت بخش کے سکہلانیکی راہ دکہاتی
ہے یہہ بہی واضح طور پر ثابت کرتی ہے کہ بیشک اس کتاب کا بنانے والا تمام قدرتی اشیاء
اور ان کے نتائج کا پہلے سے پورا عالم اور کامل خبیر تہا۔ روزمرہ کے تجربے گواہی دیتے
ہین۔ انسان کے ارد گرد کی تمام چیزین اُسکے ماتحت اور اسکی خدّام ہین۔ اس
عجوبۂ قدرت کی آسائش کے واسطے تمام ہمہ تن بے مزد حاضر ہین۔
انسان کیا بلحاظ اس روز افزون ترقی کے جو اسے حاصل ہوسکتی ہے اور کیا
باین خیال کہ وہ اپنے جدیدہ علوم و فنون ابنائے جنس کو سکہا سکتا ہے۔ کیا بباعث
اس سطوت اور تسلط کے جو اسے مخلوق پر محض فضل الٰہی سے حاصل ہے۔
اگر اپنی پیدایش۔ اپنی ابتدائی حالت پر غور کرے تو اسے صاف عیان
ہوجاے گا کہ وہ کیسا ضعیف۔ بے بس۔ ناتوان اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے
سے عاجز تہا۔ پہر کیسا عالم۔ فاضل۔ شجاع۔ زبردست ہوگیا! سمندر کے کنارے
بیٹہہ کر سمندر کی تہ کی حالت دریافت کرتا ہے اور سمندر کی اشیاء پر حاکمانہ تصرف
جماتا چاہتا ہے۔ یہہ خاکی پتلا اپنی چار دیوار مین بیٹہا ہوا سورج۔ چاند اور آسمانی
بروج کے قطر و محیط ناپنے کو تیار ہے۔ یہہ عجوبۂ قدرت اگر بدن کے ذرات کو
غور سے دیکہے تو بشرط سلامتی فطرت ضرور گواہی دے گا کہ اپنی خلق وبقا مین

ہمہ تن ایک زبردست علیم و حکیم کے قبضۂ قدرت میں گرفتار ہے اور اس غنی ذات کا
محتاج ہے جسکو کسی قسم کی احتیاج نہین - اس اثنا مین اسے اس آیت کی واقعی
صداقت کا اعتراف کرنا پڑیگا -

یَا أَیُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

سے بے ریب انسان اپنا خالق آپ نہین - نہ اسکے ماں باپ اور اسکے خویش اقارب نے جو
اسکی استعداد کے قریب قریب ہین اسکو گھڑ کر درست کیا - اپنی بدصورتی کو حسن سے
بدلا نہین سکتا - اپنی طول عرض پر متصرفانہ دخل نہین رکھتا - معلوم نہین کتنی مدت
سے چھری لیکر اپنا پوسٹ مارٹم کر رہا ہے پر اس غریب کو اپنے بدن کے عجائبات کا
بہی آج تک پتہ نہ لگا - مائیکرس کوپ ایجاد کر کے کہتے ہین پچھلون نے پہلون
سے سبقت لی - مگر عجائبات انسانی پر اور بہی حیرانی حاصل کی افعال الاعضاء
کے محقق اور کیمیاگر ابتک کتاب قدرت کے طفل ابجد خوان ہین - صوفی - یوگی -
الٰہیات - اخلاق - طبعی والے قوے انسانیہ کا بیان کرتے کرتے تہک گئے مگر احاطۂ
علم الٰہی سے قطعاً محروم چلدیئے اچھے فلاسفرون اور نیکوکار عقلا کے گہرون مین
ایسے جاہل کندہ ناتراش پیدا ہوئے جنہون نے اپنے مربیون کی عمدہ عقل کو چرخ
دیدیا - اور وہ بیچارے کف افسوس ملتے رہ گئے اور ان سے کچہہ بہی نہ ہوسکا کہ اپنی
اخلاقی ارث سے انہین تہوڑا ہی سا بہرہ مند کر جاتے - بڑے بڑے مدبر اپنے عندیہ مین
تدابیر کے ہر پہلو پر لحاظ کر کے مناسبت اور عین موافق لوازم کو مہیا کرتے ہین - پہر
نتائج سے محروم ہو کر اپنی کم علمی پر افسوس مگر قانون قدرت کے مستحکم انتظام کو دیکہکر

سلہ - اے انسانون تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی غنی حمد کیا گیا ہے -

ہمہ تقدرت ذات پاک کا الابد اقرار کرتے ہین سلیم الفطرۃ دانا جب تمام اپنے
اور دیگر کی مخلوق کو بے نقص۔ کمال ترتیب۔ اعلیٰ درجہ کی عمدگی پر پاتے ہین ضرور
بے تابی سے ایک علیم و خبیر قادر کے وجود پر گواہی دیتے ہین۔ فطرت کی اس بردست
دلیل کو غور کرو۔ قرآن مجید کیسے الفاظ مین بیان فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ۔[1]

ان کلمات مین قرآن ان آیات صانع عالم کی طرف توجہ دلاتا ہے جو انسان کی
ذات مین موجود ہین +

ان کلمات طیبات سے پہلے اور اس دلیل سے اول اللہ تعالےٰ نے اپنی
قدوسیت ہر ایک نقص سے پاک۔ ہر ایک صفت کاملہ کے ساتھہ متصف ہونے
کا اظہار اور عبادت کی تاکید کی ہے اور کہا ہے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ۔[2]

اس دعوے کا مدار وجود صانع پر تہا۔ اسلئے وجود صانع کی دلیل بیان فرمائی اور دلیل
بہی ایسی دی جس سے یہہ مطلب بہی ثابت ہوگیا۔

بیان دلیل یہہ ہے کہ آدمی کو دو باتین حاصل ہو رہی ہین اول شخص انسانی کا وجود اور اسکی بقا
دوم۔ بقائے نوع جو مرد و عورت کے ملنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلے انعام کی
نسبت فرمایا کہ۔ انسان اپنی اصل بناوٹ پر نظر کرکے دیکہے کہ وہ مٹی سرد اور خشک سے

[1] اور اُسکے نشانون سے ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پہر تم اچانک چلتے پہرتے آدمی ہوگئے۔
[2] اللہ کی قدوسیت بیان کرو جب تم شام کرتے اور جب تم صبح کرتے ہو اور اُسی کے لئے حمد ہے آسمانون میں اور زمین مین۔ اور تیسرے پہر اور جب تم ظہر کرتے ہو +

اسی سرد و خشک سے تیری گرم اور تر جسمانی روح کو پیدا کیا - اور عیان ہے کہ مٹی مین تو کوئی ادراک نہین - حرکت ارادیہ نہین - کوئی حیات نہین رنگت مین دیکھے تو میلی گدری وزن مین ثقیل - کثافت مین یکتا سُبحَانَ اللّٰہِ وَ لَہُ الحَمد - اسی مٹی کے ذرات سے ایک مدرک متحرک بالارادہ - زندہ - نئی زندگی کے قابل انسان کی ایسی جسمانی روح بنا دی جو کدورتون سے پاک - ہلکا - پہلکا - اعلےٰ درجہ کا شفاف صاف ستہرا جوہر ہے - کس تحتانی حالت سے کس بلند درجے پر پہنچا یا - پہر یہ رب وہ زبردست طاقت موجود اور بے تردد وہ قدسیت اور حمد کے لایق ہے - یہہ اسی ید قدرت کا نقش ہے - جسے اللہ - ہوا - یزدان - اوم کنجک کہتے ہین بنا بریں بناءً علیہ ہذا اس مبارک آیت کو پڑھو اور مانو - فَسُبحَانَ اللّٰہِ حِینَ تُمسُونَ وَحِینَ تُصبِحُونَ وَ لَہُ الحَمدُ فِی السَّمٰوَاتِ وَ الاَرضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِینَ تُظهِرُونَ - پہر اسی مٹی غیر مدرک - غیر متحرک سے انسان کی بقائی نوع اور اسکے آرام کے لئے اسکے جنس کی بی بی بنائی - اور اپنے اس ارادہ کو جو دونون کے باہمی تعلق کی نسبت تہا غور کرو کن پیارے پیارے لفاظ مین بیان فرمایا -

وَمِن اٰیٰتِہٖ اَن خَلَقَ لَکُم مِّن اَنفُسِکُم اَزوَاجًا لِّتَسکُنُوا اِلَیہَا وَجَعَلَ بَینَکُم مَّوَدَّۃً وَّ رَحمَۃً اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَومٍ یَّتَفَکَّرُونَ [1] -

پہر انسانی صفات کی طرف انسانی فطرۃ کو توجہ دلاتا اور فرماتا ہے -

وَمِن اٰیٰتِہٖ خَلقُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَاختِلَافُ اَلسِنَتِکُم وَ اَلوَانِکُم اِنَّ [2]

---

[1] - اور اسکے نشانون سے ہے کہ تم ہی مین سے تمہارے واسطے جوڑا بنایا تاکہ تم اس سے آرام پکڑو اور تمہارے درمیان دوستی اور رحمت ڈالدی یقیناً اس مین سوچنے والون کے واسطے نشانیان ہین -

[2] - اور اسکے نشانون سے ہے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا اور اختلاف تمہاری بولیون اور تمہاری رنگون کا یقیناً اس مین عالمون کے لئے نشانیان ہین *

فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعَالِمِیْنَ۔

گویا درپے۔ انسانی صفات ایک تقسیم مین دو قسم ہوا کرتے ہین ایک قسم انسان کے اعراض لازمہ۔ اور دوسری قسم انسان کے اعراض مفارقہ۔ انسان کے اعراض لازمہ ہین۔ اسکی رنگت۔ بول چال۔ اشکال و خطوط ہین ان سے باہمی فرق ہے مختلف انسان اگر ایک ہی رنگت ایک ہی آواز۔ ایک ہی بول چال ایک قسم کی اشکال اور خطوط رکھتے تو کیا ہم دوست کو دشمن سے ممتاز کر لیتے۔ کیا رات مین بلکہ دن مین کچھ اپنے اور پرائے کا تفرقہ کر سکتے۔ ہرگز ہرگز نہین۔ پس جس غالب طاقت نے یہہ تفرقہ کر دیا۔ وہ معدوم نہین بلکہ وہ موجود اور اس قابل ہے کہ اسکی نسبت کہین سُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔

اور انسانی شخص کے اعراض مفارقہ ہین سونا۔ اور جاگنا۔ حرکت۔ سکون کمانا وغیرہ وغیرہ ہین جنکی طرف اشارہ فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَابْتِغَآؤُکُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ

اب دلائل انفسی کے بعد آفاقی دلائل سنئے۔ کس ترتیب سے بیان بتاتا ہے

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیِیْ

سلہ۔ اور اسکے نشانوں سے ہے تمہارا رات کو سونا اور دن کو اسکے فضل کی تلاش کرنا۔ یقیناً اس مین نشانیان ہین سننے والون کے لئے۔

سلہ۔ اور اسکے نشانون سے ہے کہ بیم و امید کی خاطر تمہین بجلی دکہاتا ہے اور بادل سے پانی اتارتا ہے پہر اُس سے زمین کو جاڑے کے پیچہے زندہ کرتا ہے یقیناً اس مین عقلمندون کے لئے نشانیان ہین۔

يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ -
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا
أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ۞

مکذب براہین نے جو دلیل ثبوت ہستی صانع پر **قرآن کریم** سے بیان کی ہے وہ ایسی ہے
جیسے کوئی سورج کے محیط پر حرارت مرکز ارض کو دلیل ٹھہراوے۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا
لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ
يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ -

مکذب نے اپنی نافہمی سے قرآنی دلیل اثبات صانع اس آیت کو کہا ہے اور اسکا ترجمہ یہہ کیا ہے۔

"آئی تیرے پاس بات موسیٰ کی جسوقت دیکھی اُس نے آگ - پس کہا اپنے ساتھہ والوں کو کہ ٹھہرو تحقیق مین نے آگ دیکھی ہے - مین امید کرتا ہون کہ لاؤن اس آگ سے تمہارے پاس سلگا کر - یا پاؤن اس آگ پر کوئی واقفکار رستہ جاننے والا - جب آیا اُسکے پاس - آواز آئی (آگ سے) اے موسیٰ"

آریہ کے وکیل کی راستبازی اور اسکا علم قابل ملاحظہ ہے نُودِيَ - ماضی مجہول نِدَا مصدر سے بنا ہے جسکے معنی ہین - پکارا گیا - پکارنے والا کون تہا - مکذب نے

ـلہ - اور اُسکے نشانون سے ہے کہ آسمان اور زمین اُسکے امر سے قائم ہین پہر جب تمکو ایک ہی پکار سے پکارے گا اچانک تم زمین سے نکل پڑو گے -

ـلہ - کیا موسیٰ کی بات تجھے پہنچی جب اُسنے آگ دیکھی پس اپنے اہل کو کہا ٹہر جاؤ مینے آگ دیکھی ہے توکہ مین اُن سے انگاری لے آؤن یا آگ پر کوئی راہ بتانے والا مجھے مل جاوے - پس جب اُسکے پاس آیا پکارا گیا اے موسیٰ یقیناً مین تیرا رب ہون -

دو خطوط مین کہا ہے (آگ سے) کوئی مصنف ذرہ عربی جاننے والا کہے۔ یہہ لفظ (آگ سے) قرآن کریم کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ کاذب مکذب نے صرف اعتراض کے لئے یہہ لفظ جوڑ دیا جو اُس کے باغی اور حاسد دل کا اپنا نتیجہ ہے قرآن مجید نے تو خود ظاہر فرمایا ہے کہ ندا کنندہ کون تہا۔ بلکہ مکذب نے بہی تکذیب کے صفحہ ۲۵ مین لکھدیا ہے۔ سُورہ نمل مین اسکا بیان عمدہ ہے جہان صاف لکھا ہے" پس جب آیا اسکے پاس۔ پکارا گیا یہہ کہ برکت دیا گیا۔ جو کچھ کہ بیچ آگ کے ہے اور جو کوئی گرد اسکے اور پاک ہے یہہ وہ دگار عالمون کا"۔ اس آیتہ سے صاف واضح ہے کہ آگ خدا نہیں اور نہ آگ سے ندا آئی۔ بلکہ ندا کرنے والے نے تو یہہ کہا کہ نُودِیَ مَنۡ فِی النَّارِ وَ مَنۡ حَوۡلَهَا یعنی آگ مین کے اور اُسکے ارد گرد والے کو برکت دی گئی۔ اور اللہ تعالے تو جہانون کا اور ان سب اشیا کا جن سے اسکا علم آتا ہے جنمین آگ بہی ایک ہے پالنے والا ہے قرآنی آیات کریمہ کے وہ نتائج جو مکذب نے فُٹ نوٹ مین دئیے ہین وہ تمام رگوید کے مشہور اردو ترجمہ کے الفاظ ہین قرآن کریم ان ناپاک منتر کا نہ بدبودار خیالات سے پاک ہے یہہ مقدس کتاب اللہ تعالی کو ایسی صفات سے ایسے عیوب سے منزہ مبرا ثابت کرتی ہے۔ آگ بیچاری تو ایسی الٰہی مخلوق ہے کہ پانی سے معدوم ہوسکتی ہے۔ اور اللہ تعالے کی صفت قران مین ہے۔ سُبۡحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ ﴿

جناب موسٰی علیہ السلام نے آگ سے باتین نہین کی بلکہ اللہ تعالے نے موسٰی علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ موسٰی علیہ السلام نے صرف اللہ تعالی کی آواز سنی محیط الکل اللہ تعالے نے ہرگز آگ مین حلول نہین فرمایا مکذب کا یہہ کہنا۔ موسٰی علیہ السلام آگ کو فرماتے تہے اسے آگ فرعون کو جلادے۔ دریائے نیل کو سکہادے اسے اگتی دیوتا۔

میری قربانی قبول کر۔ اسے آگ مرنے کے بعد مجھے خراب نہ کر وغیرہ" یہہ سب تکذیب کا بالکل افترا اور قرآن کے بالکل خلاف ہے اور تکذیب کا کذب و بہتان بوجوہات ذیل سے ظاہر ہے۔

وجہ اولے۔ کہ اسی جگہہ خود جناب موسیٰ علیہ السلام ہی کے قصہ مین آیا ہے۔

إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى - اور اسی قصہ مین دوسری جگہہ فرمایا ہے إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ۔

آیات کا منشا صاف ظاہر ہے اصل یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مصر جاتے راستہ مین رات کے وقت آگ دکھائی دی اور آگ کے دیکھنے کے بعد انکو وہ خواہش پیدا ہوئی جو ہمیشہ سمجھدار اور عقلمند مسافرون کو پیدا ہوا کرتی ہے۔ راستہ مین آگ جلانا۔ پہاڑی ملکون کا عام دستور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سفر مین رات کا وقت سردی کا موسم پیش آیا اسپر راستہ بھول گئے دور سے آگ کو دیکھا اسے دیکھہ کر ساتھہ والون کو فرمایا۔ تم لوگ ٹھہرو۔ مین تمہارے لئے آگ سلگا لاتا ہون تاکہ تم اُسے سردی مین تاپو۔ اور وہان جاکر کسی سے راستہ کا پتہ بھی لونگا۔ بتاؤ اس مین کیا قباحت ہوئی۔ ہ۔

وجہ ثانیہ قرآن کریم مین صاف لکھا ہے۔ آگ اللہ تعالےٰ کی فرمانبردار اور اسکے حکم کے ماتحت ہے۔ اور یہہ بھی قرآن مین لکھا ہے کہ مخلوق کی

ہ مینے آگ دیکھی ہے تو کہ مین تمہارے پاس اُسکی کوئی خبر لاؤن یا آگ کی کوئی چنگاری ہی لاؤن تو کہ تم تاپو۔

عبادت جائز نہین - غور کرو -

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا[٥] وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

أَفَرَأَيْتُمُ[٦] النَّارَ الَّتِي تُورُونَ - أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ

نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ

اور مخلوق کی نسبت حکم ہے -

وَمِنْ[٧] آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَ

اسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ -

وجہ ثالثہ - سورہ قصص کی اس آیت سے جسمین یہہ قصہ مندرج ہے صاف معلوم ہوتا کہ یہہ آواز جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا تہا آگ سے نہین آئی - بلکہ ایک درخت کی طرف سے وہ آواز سنائی دی چنانچہ اس مین فرمایا ہے -

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ[٨] مِن شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ

أَن يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

وجہ رابعہ - اگر ہم مان لین - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ سے آواز سنی مگر ہے تو پہر بہی نہین ہو سکتا کہ ہم مکذب کی طرح کہین آواز دینے والی خود آگ ہی تہی ! - کیونکہ - اگنی - وایو - سورج - انگرہ - ملہان وید (حسب تسلیم آریہ) نے جب وید کی رچائین لوگون کو سنائین

---

٥ - ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم پر سرد اور سلامت ہو جا

٦ - اس آگ کو جسے جلاتے ہو سمجہتے ہو کیا تم نے اسکا درخت پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہین -

٧ - اور اسکے نشانون سے ہے رات - دن - سورج - اور چاند مت سجدہ کرو سورج اور چاند کو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہین پیدا کیا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو - ٨ - پس جب اسکے پاس آیا برکت والے میدان کے کنارے سے مبارک زمین مین درخت کیطرف سے پکارا گیا کہ اے موسیٰ یقیناً مین ہون اللہ عالمون کا پروردگار -

جو کچھ لوگوں نے اپنے کانوں ان رشیوں سے سنا - وہ حسب تسلیم آریہ
کے خدا کا کلام تھا - نہ اس اگنی اور سورج وغیرہ کا حالانکہ اگنی اور وایو
اور سورج کی زبان سے سنا گیا - انصاف کرو -

اگنی - سورج - وایو - اگر آدمی اور رشی تھے جیسے دیانندی آریہ کا اعتقاد
ہے - اور انکا بولا ہوا کلام الٰہی کلام مانا گیا - تو موسیٰ علیہ السلام کا وہ الہام
جسکی آواز انہوں نے آگ سے سنی الٰہی کلام کیوں نہیں مانا جاتا ہے؟ - آگ کا
غیر ناطق غیر متکلم - جڑ ہونا صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ کلام آگ کا نہ تھا بلکہ کسی
اور کا کلام تھا - بخلاف اسکے ملہمان وید کی کلام پر ایسا یقین نہیں ہو سکتا - کیونکہ ادعاء
اختلاق ان کی طرف منسوب ہو سکتا ہے -

سنو!

ملہم کو جب الٰہی آواز کان میں پڑے گی تو ضرور ہے کہ اگر وہ ملہم کسی موجود مخلوق کے سامنے
کھڑا ہے تو اسی چیز سے یا ملہم کے قلب سے اسکو وہ آواز سنائی دیگی اسمیں شبہ ہی کیا ہے!
مشاہدۂ فطرت سے عیاں ہے پر دیکھنے والی آنکھیں بھی ہوں - اگر ہم مان لیں کہ آگ سے
وہ آواز سنائی دی - پھر بھی وہ آواز آگ کی کیسے ہو سکتی ہے؟ - مثلاً ہم دیوار یا کسی
جڑ پدارتھ کے پاس ایسے جنگل میں جہاں کوئی بولنے والا نہو کوئی کلام سنیں تو
کیا ہم کہدینگے کہ دیوار بول رہی ہے؟ یہہ یقینی امر ہے کہ جو آگ جناب موسیٰ علیہ
السلام نے دیکھی تھی عنصری آگ نہ تھی بلکہ عالم مثال کی ایک کیفیت تھی -
اور جناب موسیٰ علیہ السلام کی کشفی آنکھ نے اسی نور الانوار کی زبردست
تجلی کو دیکھا -

مکذب براہین نے اثبات صانع کی دوسری دلیل اپنی وید سے وہ لکھی ہے جس کو خاکسار نے نمبر الف کے نیچے لکھا ہے۔ حالانکہ وہ دلیل نہیں بلکہ صرف باری تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے!۔ اگر صرف صفات باری کا بیان اثبات وجود باری میں بین دہریہ پر حجت ہے تو قرآن مجید نے صفات باری کے بیان میں کسی قسم کی کمی نہیں کی تھی۔ مکذب نے صفات کا بیان قرآن کریم میں کیوں نہ دیکھا؟۔ اگر آریہ کی نظر میں نہیں آیا تو اب زیر نمبر ب ملاحظہ کریں۔ وید منتر کے الفاظ کو دو خطوط میں لکھا گیا ہے۔ اور دو خطوط کے سوا باقی مکذب کے اپنے فقرات ہیں۔

الف

اوم — سرب جگت کرتار — سرب آدھار
خالق الکل ۱۲ — قیول ۱۲

سرب سوامی — سرب گیان — سرب بیاپک
غالب ۱۲ — علیم ۱۲ — محیط ۱۲

انتریامی — ایشر — ہرنیہ گربھ — اپاشی
علیم بذات الصدور ۱۲ — حاکم ۱۲ — معدن زر ۱۲ — غیر فانی ۱۲

(دیکھو) پرانوں سے پیارا
اعضاء سے

(بھوا) — مکت اور سب سکھوں کو داتا —
نجات ۱۲

(سوا) — سب کا دھارن کرنیوالا —
قیوم

(سوتو) — سب اشرج کا داتا —

(ورینم) — جو سویکار کرنیکے لائق — اتی شریشٹ

ب

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ
مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ

له - اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی قیوم ہے اسکو اونگھ نیند نہیں آتی۔ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ کون اس کے پاس اس کے اذن بغیر شفیع ہوسکتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور پیچھے ہے۔ اور اس کے علم سے کسی قدر کا احاطہ بھی کر نہیں سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کا تخت آسمان و زمین پر پھیل گیا ہے اور ان (آسمان و زمین) کی نگہبانی سے وہ تھک نہیں جاتا اور وہ بلند و بزرگ ہے۔

(بھرگو) شدہ اور پوتر کرنیوالا
(دیوسیہ) سبکے آتمانوکا پر کرنے والا
(تت) - اس پرماتما کو -
(دہی مہی) - ہم دھارن کرین
(دہیو یونہ پرچودیات) جو سویتا دیو پرمیشر
ہماری بدہیون ست کی طرف پریرن
کرے - اور برے کامون سے بچاوے -
اس منتر مین عالم کل جگدیشور نے سقدر
خوبیون سے بہری ہوئی پرارتہنا (دعا ۱۲) ہمین
سکہلائی ہے جسکے کامل بیان کرنیکو ایک
دفتر چاہیئے - انتہے "

حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ✦
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ

واہ صاحب واہ - پرارتہنا تو دعا کو کہتے ہین - یہہ منتر جب دعا کا طریقہ ٹہیرا تو اثبات صانع کی دلیل جو آپ کا یہان اصل مدعا تہا کدہر گئی ؟ !!!

اس منتر کو بیان کرکے مکذب نے پانچ ورق مین منتر کے فضائل بیان کیئے ہین -
پہلی فضیلت اس منتر کی جسکو مکذب نے بیان کیا ہے -
اسمین سرب جگت کرتا - سرب آدہار - سرب سوامی آدی صفات موجود ہین جنسے نہایت واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ

لہ - مومنون کا دوست اللہ ہے اُنکو اندہیرے سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور بے ایمانون کے دوست طاغوت ہین وہ انہین نور سے نکال کر اندہیرے مین لیجاتے ہین -
ٹلہ - حمد اللہ کے لیئے جو رب العالمین رحمن رحیم مالک انصاف کے دن کا ہے - ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجہی سے مدد چاہتے ہین - ہمین صراط مستقیم دکہا صراط اُن کا جن پر تو نے فضل کیا نہ اُن کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہونکا

جگت کا کرتار - اور سبکا ادہار اور سب کا مالک ایک ہے - دوسرا کوئی نہین - اس تمام چیراچر مہان جگت کا جو بنانے والا اور بنا کر ادہار رکہنے والا اسکو عمدہ انتظام مین چلانے والا اور ہمیشہ مہان شکتی سے اسکا سوامی کہلانے والا جو تمام برکات کا چشمہ اور جمیع فیوض کا مبدا ہے وہی جانے لوگ ہے"۔

سُنو! - قرآن مین - اللہ تعالے کو خالق کل شئی - القیوم کل لہ قانتون نہین کہا گیا؟ - جسکے معنے سرب جگت کرتا سرادہار سرب سوامی کے ہین - اور کیا یہہ تمام صفات لفظ اللہ کے معنون مین داخل نہین؟

اب مین آپ کو چند ایسے **لطائف** سُناتا ہون - جنسے منصف لوگ اسلام کی حقیّت کی حقیقت اور دیانندی آریہ کا **بطلان** یقین کرین گے۔

لطیفہ اولے - آپنے لفظ اوم سے تمام جگت کا کرتا - اور تمام چیراچر مہان جگت کا بنانے والا اللہ تعالے کو بتایا ہے - مین پوچھتا ہون تمام چراچر مین - جیو (ارواح) اور اُن کے گن - کرم - سبہاو - پرمانو - اور اُن کے گُن - کرم - سبہاؤ - کال - داخل ہین یا نہین؟ - اگر یہہ چیزین جگت مین داخل ہین - تو دیانندی پنتہہ بتادے ان کا خالق کون ہے؟ - اگر کہین وہی ہے جسکو اللہ - اوم - جگدیش کہتے ہین - تو چشم ما روشن - دل ما شاد - وللہ الاسماء الحسنی پس اللہ تعالے کو خالق کل شئی کہنے والا اور اسپر ایمان لانے والا مومن اور نجات کا پانے والا ہے - وللہ الحمد - اگر دیانندی لوگ کہین - کہ یہہ جگت مین داخل ہی ہین اللہ تعالے اُن کا خالق نہین تو بتادین یہہ فضائل قرآن کریم سے بڑہ کر کس امر کے مثبت ہوئے؟ - تمہارے فضائل والے ویدنے تو تمہاری تحقیق پر اللہ تعالے کے قدم اور بقا اور غیر مخلوق ہونے کی

صفت مین بہی خدا کو یکتا نہ مانا۔ !!!

لطیفہ ثانیہ مکذب نے لفظ اُوم سے ثابت کیا ہے کہ باریتعالے تمام برکات کا چشمہ ہے اور جمیع فیوض کا مبدا۔ مین پوچھتا ہون۔ ابدی نجات۔ ہمیشہ کی مکت۔ کوئی بابرکت اور عمدہ چیز ہے یا نہین ؟ اگر ہے تو اس رحیم۔ کریم۔ دیالو۔ جگدیش کے گہر مین ضرور ہوگی کیونکہ وہ تمام برکات کا چشمہ اور جمیع فیوض کا سہارا ہے۔ اور اگر ابدی نجات اور دائمی آرام کچہہ بابرکت شئے نہین۔ تو تہوڑے وقت کا آرام اور نجات بہی جو ابدی نجات کا جزو ہے۔ اچہا اور بابرکت نہ ہوگا !۔ کیونکہ آپکے علوم متعارفہ مین ہم پڑہ چکے ہین۔ جو کل مین نہین وہ جزو مین بہی نہین ہوسکتا ! مگر تہوڑے وقت کے آرام کو بابرکت نہ کہنا بالکل غلط اور بداہت کے خلاف ہے۔

اسلیئے وہی کتاب سچ ہے۔ جو کہتی ہے کہ آلہی انعامات اور اسکی عطایات عطائے غیر مجذوذ ہی ہین۔

اللھم اجعلنی خادم کتابک۔ وسنتہ نبیّک وارزقنی مرافقتہ صلے اللہ علیہ وسلم فی اعلی علیین یارب العالمین۔

لطیفہ ثالثہ۔ لفظ اُوم کی دوسری فضیلت مین مکذب نے کہا ہے۔ اُللہ تعالے جسم۔ طول۔ عرض۔ عمق۔ جہل۔ غفلت۔ کمزوری۔ مکان۔ اور تمام الزامات سے پاک ہے۔ مین پوچہتا ہون قرآن مجید نے ہی اللہ تعالے کو الملک القدوس السلام فرما کر اہل اسلام کو یقین دلایا ہے۔ کہ اللہ تعالے ہر ایک الزام سے پاک ہے مگر دیانندی آریہ کہتے ہین۔ خدا ارواح کا خالق نہین !۔ اگر رزق دیتا ہے تو بہہ صرف ارواح کے اعمال کی مزدوری ہے۔!۔ اور وہ باینکہ ارواح کا خالق

نہین ۔ مگر انکے پیچہے ایسا پڑا ہے کہ اُسکی دست برد سے انہین کبہی ابدی نجات نہو گی۔!!!

لڑکون کی بیماری اور اُنکی تکالیف دیکہکر دیانندی کہتے ہین اگر تناسخ کا ماننا غلط ہے تو معصوم بچون پر ایسی تکالیف کیون آتی ہین ۔؟ اگر تناسخ نہ مانے تو رحیم خدا پر الزام آتا ہے ۔ ہم کہتے ہین ۔ اگر ارواح الٰہی مخلوق نہین تو ان پر ایسی حکومت اور تصرف کیون ہوا ہے ۔ کہ وہ کبہی مطلق آزاد نہ ہوئے ۔ مہان پرلے مین ہی بیج انکرما تر کرم سے داغدار ہین !۔ اگر حقیقت الامر کو دیکہو تو لامحالہ وہی مذہب سچا ماننا پڑیگا جو یہہ بشارت دیتا ہے۔

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ - اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

لطیفہ رابعہ ۔ مکذب نے لفظ اوم کی دوسری فضیلت مین کہا ہے ۔ اللہ تعالےٰ ایک ولیشی یعنی عرش یا پانی پر بیٹہا ہوا نہین ؟ ۔ مین پوچہتا ہون ۔ خود مکذب نے تکذیب کے صفحہ ۱۴ مین پارتیعالے کی مدح مین لکہا ہے ۔

” وہ تینون زمانون کے اوپر براجمان ہے “ ۔ اِس قول پر وید سے استدلال کیا ہے ۔ اور بڑہکر یہہ ہے کہ صفحہ نمبر ۴۷ مین ایک ید منتر لکہا ہے جسکے الفاظ یہہ ہین ۔ ” دیوتہ آمرتشا ناش شوناس ترتیئے دہام ندہیرتم ۔ اور ان الفاظ کے اصل معنی یہہ ہین ” دیوتہ لوگ ۔ آبحیات کا پینا ترک کرکے تیسرے مقام مین پرکاش والیکے ۔ عبادت کرتے ہین ۔ “

---

۵۷ ۔ تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لکہہ لیا ہے ۔ اللہ ہر شے کا خالق ہے ۔ اُسکی مثل کوئی شے نہین ۔ پہر ہم ڈرنے والون کو نجات دینگے ۔

سوچو۔ ایک مقام نور میں ہے اور دوسرا آسمان تیسرا کیا ہوا اسے وہی کیوں نہیں تسلیم کیا جاتا ہے جسے اہل اسلام عرش کہتے ہیں؟

لطیفہ خامسہ۔ مکذب نے اوم کے لفظ سے یہہ بھی نکالا ہے۔ کہ باری تعالے کی جناب میں سفارش نہیں۔ رشوت جرم ہے جبرائیل۔ میکائیل کا وحی پہنچانے رزق رسانی کا محتاج بنانا جہالت ہے۔ میں کہتا ہوں باری تعالےٰ کی پاک ذات کو مسلمان بھی رشوت خوار اور وحی میں جبرائیل وغیرہ کا محتاج ہرگز نہیں جانتے۔ ان کلمات سے کس قوم پر طعنہ کی راہ نکلتی ہے؟ کیا قرآن کریم میں یہہ آیت شریفہ نہیں آئی؟

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ۔[۱]

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

مگر اب یہہ تو فرمایئے۔ پرارتھنا اور دعاؤں اور خاص کر مضطروں اور پاک لوگوں کی دعاؤں میں بھی کوئی اثر ہے یا نہیں؟۔ اور خیرات صدقات اور خوشبو والی اشیا کا آگ میں ڈالنا کچھ مفید ہے یا نہیں۔؟۔ اگر جبرائیل کا وحی میں درمیانی ہونا یقینی ہے اور میکائیل کا توسط ماننا کبیرہ گناہ ہے۔ اور الٰہی بارگاہ میں

۱؎ ۔ اور ڈرو اُس دن سے کہ کوئی جی کسی جی کے کام نہ آئیگا اور نہ اُس کی سفارش منظور کی جائیگی اور نہ اُس سے کوئی رشوت لی جائیگی اور نہ وہ مدد دیئے جائینگے ۔

کوئی واسطہ نہیں تو کیا یہہ بات بالکل غلط ہے جو دیانندی آریہ کہتے ہیں۔ ؟ اگنی
وایو۔ سورج۔ انگرہ کی وساطت اور درمیانی ہونے سے وید جیسا الٰہی کلام لوگوں کو
پہنچا۔ اور کیا ہمارا یہہ مشاہدہ غلط ہے ؟۔ اور سوفسطائیہ کا قول صحیح ہے۔ مشاہدوں کا
اعتبار نہیں۔ ؟۔ جو ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے کھیتوں اور باغوں کے ہرا بھرا آباد کرنے
میں بعض ہوائیں اور مینہ برسانے والے بادل اور روشنی اور اندھیرا مظاہر قدرت
کی وساطت ہوتی ہے اور تمام حوادث و واقعات علوی و سفلی وسائط و اسباب سے
مربوط ہیں۔ تسپر بھی حقیقتاً باری تعالے کی ذات پاک ان تمام علل اور درمیانی
اشیاء سے مستغنی ہے اور یہی امر بالکل اسلام کے مطابق ہے۔

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْنَاهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

اُس بید منتر کی جو ایک قسم کی دعا ہے مکذب نے چوتھی فضیلت یہہ لکھی ہے۔ جسکو پیار کرتا
ہے دوسرے کے دل میں اسکی محبت اتنی ہی اثر کر رہی ہے۔ ایشر کو پرانوں سے پیارا جاننا حصول قرب کا
اول درجہ ہے۔"

میں کہتا ہوں۔ قرآن کریم الٰہی محبت کے مسئلہ کو جس آب و تاب عمدگی سے بیان
کرتا ہے۔ اسے ذرہ تامل سے سنو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ۔ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

بعض آدمی۔ بعض اشیاء کو مختلف اغراض کے باعث پرانوں سے پیارا سمجھتے

لہ۔ بعض آدمی اللہ کو چھوڑ کر شریکوں کو اختیار کر لیتے ہیں ان سے اللہ کا سا پیار کرتے ہیں۔ پر ایمان والے
سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے کرتے ہیں۔

ہین۔ تمنے سنا ہوگا کہ ہزارون اپنے پیرا نون کو خدا کے سوا اور شہیار کی محبت پر تیاگ دیتے ہین۔ بس سچی تعلیم اور کامل تعلیم مین بجائے اسکے کہ باری تعالے کو پیرا نون سے پیارا کہا جاوے اُس کو ہر ایک چیز سے زیادہ پیارا ہونیکا یقین کرایا جاوے۔ اور یہی فائدہ ہے جو قرآن کریم کے لفظ مِنْ دُونِ اللّٰهِ سے حاصل ہوتا ہے اور یہی قرآن کریم کی تکمیل ہے۔

فضیلت پنجم مین لکھا ہے۔ اُس ایک راحت اور آنند کو لوگ حسب مرضی چاہتے ہین اور یہی سبب ہے کہ محروم رہ جاتے ہین۔ مگر مین کہتا ہون۔ کیا۔ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ[1] ۔ قرآن کریم مین موجود نہ تہا؟ ۔ یا کیا مکذب اس سے بے علم ہے؟۔

فضیلت ششم۔ تمام ہر شئی کے واسطے پرمیشر سرب ادھار ہین۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ۔ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

فضیلت ہفتم و ہشتم جو کچھ لکھا ہے۔ وہ فضیلت ششم مین موجود ہے اگر زیادہ سننے کی ضرورت ہے تو سنو۔ قرآن کریم مین ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ۔ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

---

[1] ۔ تم دیکہتے ہو بعض آدمی اپنی خواہش کو معبود بنا لیتے ہین۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔

منتر دوم کی فضیلت ہشتم مین۔ شیطان کے وجود پر۔ اور اللہ تعالے کے نام قہار۔ جبار۔ اور اسکی صفت مکر۔ پر بہی اعتراض کیا ہے اور مکار اسکا نام بتایا ہے! شیطان کا قصہ ہم مفصل بیان کر آئے ہین شیطان کو گمراہ کرنے کے واسطے اللہ تعالے نے نہین بہیجا۔ قرآن کریم مین نہین لکہا کہ اللہ تعالے نے شیطان کو گمراہ کرنے کے واسطے پیدا کیا۔ قہر کے معنی عربی مین غلبہ اور طاقت کے ہین قاہر کے معنے غالب اور طاقتور ہے القاہر جو اللہ تعالے کا نام ہے اسکے معنے ہین وہ ذات پاک جو سب پر غالب ہے۔ القہار۔ القاہر کا مبالغہ ہے قرآن کریم نے خود القاہر کے معنے بتائے ہین۔ جہان فرمایا ہے۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ کیا تمہارے یہان اسے سرشکتیمان سوامی نہین کہا گیا۔ ہا۔ پس اسے القاہر کا ہم معنے سمجہ لو۔ جبر کے معنے اصلاح کرنا سنوارنا۔ الجبار کے معنے وہ بڑا اصلاح کرنے والا اور سنوارنے والا۔ پس اس معنے پر اللہ تعالے کا نام ہوا الجبار ہم ہزارون طرح سے اپنی صحت کا بگاڑ کرتے ہین۔ مگر اس تعالے بارگاہ مین ہماری اصلاح کے سامان پہلے ہی سے علیم و خبیر خدا نے کر رکہے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ یقیناً ہماری کرتوتون سے پہلے ہی واقف تہا۔ دیکہو عربی زبان کے الفاظ بولنے والے طبیب اس بندہن کو جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر ہڈی کی اصلاح کے واسطے باندہتے ہین جبیرہ کہتے ہین۔ یہہ لفظ اسی مادہ جبر سے نکلا ہے جس سے جبار نکلا ہے۔ اور جبر نقصان تو عام لکہی پڑہے لوگون مین مشہور ہے جسکے معنے نقصان کی اصلاح کے ہین۔

مکر کے معنے تدبیر - اور باریک تجویز کے ہین اور فریب کی سزا دینے کو بھی بی
ہین مکر* کہتے ہین - حیلہ کا لفظ بھی عربی مین لفظ مکر کے ہم معنی ہے اور کید بھی
یہی معنی رکھتا ہے - اور کید کے معنے جنگ اور تدابیر جنگ کے بھی ہین +

دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین لکھا ہے کہ الفاظ کے مختلف
معانی مین سے مناسب معنی لینے چاہئے ستیارتھ - نمبر ۲ -

آپ اگر اس دیانندی فقرہ پر ایمان رکھتے ہین تو انصاف سے غور کرین کہ ان
الفاظ مین کیا قباحت رہی ؟ -

اس منتر کی نوین فضیلت مین مکذب نے پھر باریتعالے کے پوترتا کا بیان
چھیڑا ہے اور مین لکھہ چکا ہون کہ قرآنی کلمہ - الملک القدوس السلام - مین
باری تعالے کی صفات کاملہ پوترتا اور رشدھی کا کامل بیان کر دیا ہے - اور
اس فضیلت مین مکذب نے پھر دعا کی طرف ناظرین کو توجہ دلائی ہے اور

* نوٹ - عداوت ایک تاریک بخار ہے جو دل و دماغ کو مکدر کرکے صفات حسنہ سے انہین محروم کر دیتا ہے عیسائیون نے
محض حسد سے ان الفاظ (مکر - کید) کو اعتراض کا نشانہ بنا رکھا ہے اور قرآن کریم کی ان آیات پر حقارت آمیز نگاہ ڈالتے
ہین - گو توراۃ و انجیل مین ایسے محاورات بکثرت موجود ہین - عربی اور عبرے کے محاورات قریبا قریب ہونے کی
وجہ سے لازم آتا تھا کہ وہ قرآن کریم کی مصطلحات کی صداقت کا اعتراف کرنے مین پس و پیش نہ کرتے مگر حسد نے ان کی
بصیرت کو دھندلا کر دیا - ہمارے دیانندی بھائیون نے بھی حق پوشی مین انہی اگلے لوگون کے اقتدا کو ضروری سمجھا ہے -
صاف ظاہر ہے کہ ایک بولی کا لفظ جب اپنے اصلی مکان سے دوسرے ملک مین دوسری زبان مین منتقل ہوتا ہے اس کا
منشا و مفہوم اصلی دوسرے ملک کے مذاق کے قالب مین ڈھل جاتا ہے - مکر - کید - ملٹری ٹرمس (فوجی اصطلاحین) ہین
قرآن کریم کی یہ آیتین ان الفاظ کی پوری تشریح کرتی ہین اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ
اَوْ يَقْتُلُوْكَ - وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ - جب بے ایمان تیری نسبت خفیہ تدابیر کر رہے تھے کہ
تجھے قید کر لین یا جلا وطن کرین یا مار ہی ڈالین - اور وہ تدبیرین کر رہے تھے اور اللہ بھی (بچا کر نکال لے جانے کی) تدبیر
کر رہا تھا اور اللہ کی تدبیر آخر غالب ثابت ہو گئی - اہل عرب کی ناشکر گذار قوم کی اس بدسگالی اور خفیہ سازشون کو جو آنحضرت
صلعم کی نسبت وہ کرتے تھے اور ان کی اختلاف آرا کو لفظ مکر سے ظاہر کیا ہے تو محل تماشے دنیا ہے کہ اس لفظ کا معنے
کیا ہے - دوسری آیت جناب ابراہیم کی نسبت بیان فرمایا ہے - وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ - انہون
نے اسکو ضرر پہنچانا چاہا پس ہم نے انہین کو ذلیل کیا وہ جناب ابراہیم کو آگ مین ڈالنا چاہتے تھے اور اس ارادہ مین باری تعالے
نے انہین ناکامیاب رکھا اسی کو لفظ کید سے تعبیر فرمایا ہے +
عبدالکریم

اتنا نہین سوچا کہ صانع عالم کے وجود پر دلایل لانا اور گم کردہ راہ دہریہ کے آگے وجود باری کو ثابت کرنا اور بات ہے اور دعا مانگنا اور یہہ بتانا کہ دعا کسطرح مانگی جاوے اور بات اس مقام پر صلعم کی ہستی پر دلایل لانے واجب تھے نہ دعائین سکھانا۔

اگر دعاؤن کی عمدگی سے دہریہ پر حجت قایم ہو جاتی ہے تو قرآنی دعا سن لو۔ جو تمام عمدہ مطالب پر حاوی ہے اور اگر تحقیق کی نگاہ سے دیکھی جاوے تو ہر قسم کی انسانی دعاؤن سے بالاتر ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

اسمین یہہ لکھا ہے۔ عید کے بکرے اور بہیڑین تیری خوراک نہین۔ انکا خون تیرے حضور نہین پہنچتا۔ العجب! ثم العجب! کیا یہہ فقرہ جسکو آپنے لکھا ہے کسی وید کی منتر کا ترجمہ ہے؟ کیا یہہ آپکا یا کسی اور انسان کا ایجادی فقرہ ہے؟ نہین نہین۔ ہرگز نہین۔ یہہ تو قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ ہے۔ اور وہ آیت یہہ ہے۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

روحانی صداقتین تو قران کریم سے باہر نہین۔ مگر ہم تعریض کرنیوالے سے یہہ پوچھتے ہین سوم لتا کے رس سے کس دیوتا کا پیٹ موٹا اور پہلایا جاتا ہے؟ وید کے عام پسند لفظی تراجم سے پتہ دیجیے اس منتر کی دسوین فضیلت مین لکھا ہے حقیقی دعا اور ستائش کرنیوالی آپ ستائش ہی ہے جسکے کرنے سے اپاشک کو شک نہ رہے جو اسکے حصول کے وسائل ہین

۱۔ اے ہمارے رب ہمکو اس زندگی مین نیکی دے اور آنے والی زندگی مین بہی نیکی عنایت فرما۔

۲۔ اللہ کو انکا گوشت اور لہو نہین پہنچتا لیکن اُسے تو تمہاری (صفت) تقوی (خدا ترسی) پہنچتی ہے۔

اول انکا گیان نہایت لازمی ہے - اور یہہ بتانا اس مذہب کا فرض ہے جو کاملیت کا دعویٰ کرے"۔

"اپاشک کو شک نہ ہے"- کی نسبت تو آپ نے صرف اتنا ہی کہا ہے کہ باری تعالیٰ اپاشک اور دعا کرنے والے سے قبولیت کا وعدہ کرے جیسے تکذیب کے صفحہ ۴۶ سطر ۳ مین آپنے لکھہ دیا اور اسکے حصول کے وسائل کو صرف ترقی علم کی دعا مین منحصر کیا ہے جیسے تکذیب کے صفحہ ۶۲ سے ظاہر ہے - مگر کیا تم لوگون نے قرآن مین قبولیت دعا کا وعدہ - اور ترغیب علم کی آیات نہین پڑہین ہ - اچھا اب سن لو -

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ[۱]

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا[۲] -

یَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ[۳]

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ[۴] -

اس منتر کی گیارہوین فضیلت مین مکذب نے کہا ہے

"جتنے مذہب ہین عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا اپنا پہلا اصول جانتے ہین - اور ان مذاہب مین سے فسٹ نمبر دین محمدی ہے مصنف اعجاز محمدی نے صفحہ ۱۹ مین معقول فلسفہ کو منع فرمایا ہے -

مین کہتا ہون صاحب اعجاز محمدی نے یونانی لغو فلسفہ سے منع کیا - جو عف لگا - ہندیون کی کاسلیسی کا بد نتیجہ ہے - والّا قرآن سچی فلسفی کی تاکید کرتا ہے - اور

---

۱ - مین دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہون جب وہ مجھسے دعا مانگتا ہے تو چاہئے کہ مجھ ہی سے قبولیت کی طلب کرین اور مجھپر ایمان لاوین تو کہ راہ پاوین +

۲ - اور کہہ اے میرے رب مجھے علم مین ترقی دے +

۳ - اللہ ایمان والون اور عالمون کے درجے بلند کرے گا +

۴ - تو کہہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہین +

نیچر کے نظارہ پر کبھی فرماتا ہے - اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ - اور کبھی فرماتا
ہے لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ کسی وقت فرماتا ہے لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ - اور کہین فرماتا
ہے اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّہٰی اور کسی جگہہ اشارہ کرتا ہے اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ
اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ان نصوص کے بعد کوئی عقلمند منصف کہ سکتا ہے کہ قرآن یا اسلام کا
پہلا اصل یہہ ہے کہ عقل سے کام نہ لایا جاوے - یا عقل کو صندوق مین بند کرکے اوپر
قفل لگا دینا چاہیئے - مولوی غلام علی صاحب مرحوم کا قصہ - کہ یوشع بن نون کے قصہ مین سورج کا
ٹھہرا ہوا مولانا مرحوم و مغفور بیان کر رہے ہین - اور اُسوقت مکذب براہین نے اُن کو بند کر لیا" ایک شخصی بحث
ہے جو ہمین پسند نہین - اور مولوی صاحب مرحوم کا اب انتقال ہو چکا ہے ورنہ ہم اُن سے
دریافت کرتے - کہ مکذب کہان تک راستباز ہے - حالانکہ نہار کا طول یا لیل کا طول جسکو
سرعت لیل اور سرعت نہار کہتے ہین - ایک لطیف محاورہ ہے اور مکذب کے
گرو کی اس تحقیق پر جس سے اُس نے اگنی اور وایو اور سورج رشیون کے نام رکھے -
پیشوا دیانند ۱۲
اس قصہ کی توجیہہ کچھہ بھی دقت نہین رکھتی - مگر قرآن کریم مین یہہ قصہ موجود نہین
ہے - ہمین یا مولوی صاحب مرحوم کو اسکے بیان کی ضرورت ہی کیا ہے - ؟ +

دوازدہم فضیلت کے بیان مین پھر تمکو آیت ذیل یاد دلاتا ہون -

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ اور خلوص نیت اور
استقامت و درستی مسائل کے متعلق ان آیات پر غور کیجیئے وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا
استقلال ۱۲
اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ -

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ

اس بشر مین کتنی طول کلامی کرنی پڑی - باا ینکہ اثبات صانع کے دلائل سے اسکا

کوئی تعلق نہین - مگر امر مجبوری ہے بے تکی ہانکنے والون سے سابقہ پڑ گیا ہے
اب لفظی ترجمہ اس منتر کا لکھتا ہون جسپر اسقدر گفتگو ہوئی ہے -

اوم -	بہو -	بہوا - (جسمین سب ہین ۱۲)	سوا - (خوش وخرم ۱۲)	تت - (وہ ۱۲)	سویت - (خالق ۱۲)
ورنیم - (لینے کے لائق ۱۲)	بہرگو - (تیج ۱۲)	دیوسے - (پرکاش والا ۱۲)	دہی مہی - (دہیان کرتے ہین ۱۲)	دہیو - (عقلون کو ۱۲)	
یو نہ - (جو ہمارے ۱۲)	پرچود - (اپنے طرف کہینچے)	یات -			

مطلب - اللہ تعالے ہمارے عقلون کو اپنی طرف متوجہ کرے - مگر کیا یہہ دعا قرآنی دعاؤن کا مقابلہ کرسکتی ہے ؟ - سنو !

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي كَيْ نُسَبِّحَكَ[۵۱] كَثِيرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيرًا -

رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا[۵۲] -

سورہ فاتحہ کو بہی مکذب نے دلیل اثبات صانع خیال کرکے اسپر اعتراض کئے ہین
پہلا اعتراض مکذب کے صفحہ ۵۵ مین - "اگر خدائے قرآنی بموجب ان دو آیتون کے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) موصوف ہوتا تو غیر مذہب والون اور جیوانون کو مسلمانون کے ہاتہہ سے قتل اور ذبح نہ کراتا - کیونکہ ذبح وقتل رحیمیت و ربوبیت کے برخلاف ہے "

مصدق - بدکارون کے قتل کا تذکرہ تو گذر چکا ہے - اور اسپر وید کی تاکیدین

---

۵۱ - اے میرے رب میرے سینے کو کہول دے اور میرا امر میرے لئے آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کہول کہ میری بات (تبلیغ احکام الٰہی) کو سمجہہ لین اور میرے خاندان سے میرے بہائی ہارون کو میرا بوجہہ بٹانے والا بنا - اس سے میری پیٹہہ کو تقویت دے اور میرے معاملہ مین اُسے ساجہی بنا تو کہ ہم مل کر تیرے نام کی تقدیس کرین اور تجہے بہت یاد کرین ؎

۵۲ - اے ہمارے رب ہمکو اپنے پاس سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملہ مین ہمین راہ کہول دے ؎

بیان ہو چکین۔ حیوانات کے ذبح پر سنئیے رحم ہے کہ نہین۔
گوشت کہانے کے منکرون نے جانورون کے ذبح کرنے مین گوشت
کہانے والون پر جسقدر اعتراض کئے ہین۔ اسکا مفصل جواب برہان لائح نام
ایک بسیط کتاب مین مولوی سید قمر علی لکھنوی نے لکہا ہے۔ اسکا خلاصہ بقدر ضرورت
یہان گذارش ہے۔ معترضون کے اعتراضات کا مدار ان چند وجوہ پر ہے منکرین
کی پہلی وجہ ''جانورون کا ذبح کرنا۔ باری تعالے کی صنعت کا مٹانا ہوتا ہے'' جواب صنعت الٰہیہ
کا وجود جیسا حکمتون پر مبنی ہے۔ ویسے ہی ذبح کرنا بہی چونکہ ضروری امر ہے حکمتون
سے خالی نہین وہ بہی حکمتون پر مبنی ہے ۔
ایضاً۔ منکرین ذبح بہی نباتات اور معدنیات کی قدرتی صفت کا ابطال
کرتے ہین۔ اگر جانورون کا ذبح کرنا قدرتی صنعت کا تغیر ہے تو نباتات اور جمادات
کا استعمال بہی قدرتی صنعت کا تغیر ہے۔
ایضاً۔ ہمیشہ مرکبات مین تغیر ہوا کرتا ہے۔ اور کسی آن مین مرکبات موجودہ تغیر
سے محفوظ نہین رہ سکین پس تغیر ایک امر لازمی ہے جو مصنوعات کو لابد ہے
ذبح ہون یا نہ ہون پہر ذبح پر انکار کیون کیا جاتا ہے۔؟
دوسرا طعن یہہ کرتے ہین کہ ذبح کرنے مین جانور کو بقیہ حیات اور تمتع زندگی
سے محروم کیا جاتا ہے۔ مگر پہلے یہہ ثابت ہونا چاہئے کہ حیوانات کو اس محرومی سے
ضرور صدمہ پہنچتا ہے حیوانات کے اضطراب اور انکے عند الذبح حرکات سے اندازہ
نہین لگ سکتا کیونکہ کہا ثبوت ہے کہ انہین تکلیف ہوتی ہے یا وہ تکلیف کا نتیجہ
ہے۔؟

بارہا ہین نے مصروع (مرگی زدہ) کے حالات اضطرابیہ کو دیکھا۔ بعد افاقہ جب اس سے دریافت کیا اُس نے اپنی تکالیف سے بےخبری بیان کی۔
علاوہ بریں یہہ نقص نباتات پر بہی عاید ہوتا ہے اور اُن کے استعمال سے ان نباتات کے سلسلے کا قطع بہی جنکو ہمنے استعمال کیا۔ لازم آتا ہے۔
سیوم۔ تمتع نفس وجود حیات سے حیوانات بےخبر ہین۔
چہارم۔ تمتع مستلذات کبہی اضطراری ہوتا ہے اور کبہی اختیاری اضطراری کی مثال بہوکہے کو کھانا کھلانا۔ اور پیاسے کو پانی پلادینا۔ اور اختیاری کی مثال لذیذ میوجات کا استعمال کرنا۔ اضطراری تمتع۔ اور لابدی استلذاذ کی محرومی اور انکا دفع ہونا دو طرح ہوتا ہے۔ اول۔ دفع رنج اور مصیبت بطرح پر کہ رنج اور مصیبت کا ہی استیصال کیا جاوے۔ دوم صورت یہہ ہے۔ کہ رنج اور مصیبت کو باقی رکہکر رنج زدہ کو آرام سے روکا جاوے ✣
اول۔ کی مثال۔ خارش والے مریض کا مرض کسی طرح دور کیا جاوے اور اُسے خارش کی دوائی کہانے سے محروم کیا جاوے۔ اسطرح مرض کا دور کرنا۔ اور مریض کو دوائی سے محروم رکہنا۔ کوئی جرم نہیں اور نہ کوئی ظلم ہے بلکہ مریض پر پہلے درجہ کا احسان ہے۔ دوسری صورت یہہ ہے کہ خارش والے مریض کے مرض کو باقی رکہکر خارش کی دوائی کے استعمال کرنے سے محروم رکہا جاوے یا کہجلانے سے روکا جاوے۔ یہہ قسم البتہ ظلم ہے ✣
اب غور کرو۔ حیوانات کے تمتعات اضطراری ہین۔ یا اختیاری ظاہر ہے کہ حیوانات کے تمتعات کیا ہین۔ یہی کہانا۔ پینا۔ بول و براز کرنا۔ اور تنفس لینا

اور یہہ اقسام ظاہر ہے کہ بالکل اضطراری ہین - پس حیوانات کو بند کرکے ایذا دینا ظلم ہوگا اور بے انصافی ہوگی کیونکہ جانورون کو اس صورت مین اُن کے ضروری تمتعات کہانے پینے سے محروم کہا جاتا ہے اسی واسطے جناب رحمۃ للعالمین (فداہ ابی وامّی ونفسی ومالی) نے فرمایا ہے -

امراۃ دخلت النار فی ہرۃ حبستہا ولاہی اطعمتہا تاکل من خشاش الارض

حیوانات کو ذبح کردینا - اور اُنکے مادۂ اضطرار کو ہی قطع کرنا ظلم نہ ہوگا *

یاد رہے - ذبح مین قلیلہ تمتعات (مثلاً جانورون کا کودنا پہاندنا) کا ابطال ضرور ہوتا ہے - مگر انسانی فواید کے لئے اتنی قلیل نقصان کا ارتکاب منکرین ذبح بہی کرتے ہین - چنانچہ وہ دودہ کی خاطر جانورون کے ننہے ننہے شیرخوار بچون کو باندہ کر ایسے تمتعات سے روک دیتے ہین *

ذبح پر یہہ بہی اعتراض کرتے ہین کہ ذبح مین بے جرم جانور کو سخت سے سخت تکلیف پہنچائی جاتی ہے اسکا جواب یہہ ہے - خدا کی کمزور مگر نہائیت پیاری مخلوق انسان کے بہت سے کام حیوانات کی تکلیف پر موقوف ہین - گوشت کہانے کے منکرون کے ملک مین زراعت کے تمام کاروبار حرفت اور تجارت پر نظر کرو - یہان کیا غالب عمرانات کے اکثر کام حیوانات کی تکلیف پہ موقوف ہین - اسی واسطے باری تعالی نے حیوانات کی بناوٹ اور انکے طبعی قواین جسمی مضبوطی رکہی ہے - اُن کے نفسانی قوے اور ادراکی طاقتون مین ایسا استحکام نہین رکہا - حیوانی مسکن اور حیوانی لباس

لہ - ایک عورت ایک بلی کے بدلہ جہنم مین داخل ہوئی جسے اُسنے بند کرکے کہانے پینے سے محروم کردیا وہ بیچاری کوڑا اگر گوشت ہی کہاتی

اور حیوانی خوراک اور حیوانی عیش وآرام پر نظر کرو - پھر انسانی محل - قصور اور اقسام

اقسام کے لباسون - کپڑون - اور انواع اطعمۂ لذیذ اور فرحت افزا منظرون کو دیکھو اس قانون قدرت کے نظارے سے صاف عیان ہے کہ ذبح کے آلام جو سمجھتے ہین بہی اُن کے قوے ایسے ہی کمزور اور ضعیف ہین - جیسے ادراکی قوے حیوانات کا ذی روح ہونا اس امر پر راہ نمائی نہین کرتا کہ اُن کے قوائے نفسانیہ بہی قوی ہون - دیکھو آدمی کا جگر اور شُش باوجود ذی روح کے اعضا اور قوی الادراک انسان کے اجزا ہونے کے بالکل بےحس ہین اسی طرح بعض حیوانی قوے کی حدت حیوانات کی عام ذکاوت کی مستلزم نہین - دیکھو اکثر حیوانات بدون وحشت اور اضطراب کے ذابح کے پاس کھڑے رہتے ہین - رحم ایک قلبی حالت ہے - ایسے ہی قہر بہی ایک جبلی صفت ہے یہہ دونون صفتین کسبی نہین ہوتین - ہان کبہی سوسائٹی اور تعلیم سے انکی کمی اور زیادتی ہوا کرتی ہے گو وہان اصل اور عرض کا فرق ضرور رہتا ہے - مگر اس سے دونون افراط اور تفریط کی جانبین کسی عام حکیمانہ قانون کے باعث نہ ہونگی -

ظالم خلق آزار یا عقرب اور مار خونخوار پر رحم کرنا ظلم ستمگار سے ہرگز کم نہین -

نکوئی با بدان کردن چنان است ❊ کہ بد کردن بجائے نیکمردان +

لیجیے تجربہ کے ڈاکٹر کو زخمون کا چیرنا قبیح نہین گو اس عمدہ کام کو ایک رقیق القلب نہ کر سکے - اور ڈاکٹرون کو اپنے زعم مین قسی القلب کہا کرے - مگر تعجب ہے کہ ذبح کے منکر ذبح کے سوائے انواع و اقسام کے شدائد اور تکالیف جانورون پر جائز رکھتے ہین - حالانکہ

(اول)- صدمہ موت جو ذبح سے حاصل ہوتا ہے - بدون دخل انسان بھی حاصل ہوتی ہے - اور جن تکالیف کو منکرین ذبح جائز رکہتے ہین وہ بدون جبر انسان کے اور کسی طرح حیوانات کو لاحق ہونی ممکن نہین -

(دوم)- ان تکالیف سے جنکو منکرین جائز رکہتے ہین حیوانات کو کوئی فائدہ نہین پہنچتا - صرف اس مین انسانی فائدہ ہے - اور ذبح جانور کو تکالیف امراض اور تدریجی موت کے شدائد سے نجات بخش ہے بخلاف ان تکالیف کے جنکو منکرین جائز رکہتے ہین مصائب شدیدہ کے تحمل پر مہلت دینا رحم نہین پس ذبح کرنا رحم ہے - کیونکہ ذبح کرنے مین جانور کو شدائد مرض الموت اور دیگر شدائد زمانی سے بچایا جاتا ہے - اور ذبح سے جانور کو وہی امر پیش آتا ہے جو اُسے بدون ذبح بھی پیش آنے والا تھا - ہم نہین سمجہتے کہ حیوانات کو ذبح کرنیسے انسان کیون منع کیا جاوے - اسلئے کہ

(اول)- انسان مدنی الطبع اور بہت حقوق کا ذمہ وار ہے اور بہت معاملات کا سپردار ہے - ہان انسان کے ہاتھ سے جن حقوق کا اتلاف معاملات ذبح مین ممکن تھا مذہب حق نے اسکا انسداد ضرور کیا ہے چنانچہ اسی مصلحت کی بنا پر شیردار جانور کا ذبح بلحاظ اسکے بچے کے اور ملک کے جانور کا ذبح کرنا بلحاظ اتلاف حقوق غیر کے درست اور پسندیدہ نہین -

(دوم) انسانی بناوٹ پر نظر کرو - انسان کی ابتدائی پرورش کسطرح جانورون سے زیادہ پیانہ تکالیف ہے - اسکی خوراک - پوشاک اسکے علوم کس وقت اور محنت سے اسکو حاصل ہوتے ہین - پس اس قانون الٰہی سے قیاس ہوسکتا ہے انسان کی

موت بہی بخلاف حیوانات انہیں حکمتون کے لحاظ سے بری بڑی دقتون اور مشکلات پر مبنی ہوگی۔

(سوم)۔ تعجب ہے کہ تمام دنیا کے جانورون کا مرنا۔ تمام مدعیان الہام کے نزدیک خدائے رحیم کی طرف منسوب ہے۔ پہر نہایت تعجب ہے کہ ذبح کے حکم کو کیون یہہ لوگ رحم کے خلاف یقین کرتے ہین؟ شکاری جانورون کا خالق کیا رحیم نہین؟۔ امراض شدیدہ اور معمولی موت جو تدریجی اور سخت تکالیف کے ساتھہ ہوتی ہے اس آنی موت ذبح سے اگر زیادہ تکلیف دہ ہے تو کیون ایسی پہلی قسم کی موت دینے والا خدا دیالو۔ کرپالو۔ نیاکاری بنا رہتا ہے؟۔ اور ذبح کے حکم دینے سے ظالم کہا گیا!۔ آریہ صاحبان!۔ وبائی ہواؤن کا بہیجنے والا رحیم اور عادل نہیں؟۔ بے شک ہے!۔ ضرور ہے!۔ اور قدرتی نظارہ دیکہہ لو! انسان کی بناوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خاک کی پتلا۔ حیوانات نباتات اور جمادات پر حکمران ہے۔ اسکی بناوٹ بتاتی ہے کہ اوسکا پورا حق ہے حیوانات سے سواری اور باربرداری کا کام لے۔ ان کے بچون کا دودہ پیئے جانورون پر حبس اور زد و کوب کی سزا بدون جرم تجویز کرے جسکے باعث اگر جانورون مین ادراک اور قوی ارادہ ہوتا۔ تو اُن سے خودکشی بہی ممکن تہی تو اس حکمران کے حق مین ایسی دیرپا تکالیف کے جواز پر ذبح کی تکلیف کی جو صرف ایک دومنٹ کے لئے ہوتی ہوگی۔ کس عقل سے ممانعت کی جاتی ہے؟۔ ایک اور نظارہ دیکہو لو!

فصل اخس بخاطر اشرف کل مذاہب مین معمول ہے۔ روح کی خاطر اور حفاظت کے لئے بعض امراض مین اعضا کا کاٹنا پسند ہے۔ اور زخم کے ہزارون کیڑون کا

مارڈالنا ضرور ہے اور ان کیڑون کا وہان سے نکالنا اور جلاوطن کرنا لابد ہے۔
ایک بادشاہ یا ریفامر کے بچانے کو ہزارون جانورون کا قتل جائز ہے۔ تو کیا انسانی آرام کے لئے ذبح حیوانات ممنوع ہوگا؟ ہرگز نہین۔

ذبح کا حکم جانورون پر رحم ہے۔ اوّل - اگر جانورون کے واسطے ذبح کا حکم نہ کیا جاتا تو باربرداری اور سواری کے کام مین سخت دکھہ اٹھاتے۔ دوّم جانور پیری ضعف ناتوانی اور عدم خبرگیری سے تکلیف پاتے۔ سوّم تدریجی موت کے شدائد سے ہرگز محفوظ نہوتے۔ چہارم - ایک جگہہ چارہ نہ ملتا۔ جنگل مین کوئی ساتھہ نہ جاتا پیری اور ضعف سے خود نہ جاسکتے - اگر جاتے بہی تو وہان قدرتی گوشت خوار جانور دانتون کی چہریان لے کر موجود ہوجاتے۔ پنجم - لوگون کے کہیت ضائع کرتے۔ تو کہیت والے آخر انسے وہی معاملہ کرتے جو ذبح کے مجوز کرتے ہین۔ ششم - اگر بدون جواز فتوے ذبح سب جانور خود مرجاتے تو اُن کی عفونت باعث امراض ہوتی۔ یا جلانیکے مالا یطاق تکلیف بوجہ انسان پر رکہی جاتی - اسواسطے اللہ تعالےٰ نے جنگلون مین تو شکاری جانورون اور گوشت خوارون کو پیدا فرمایا۔ اور شہرون مین مجوزین ذبح کو۔

ہند کے اصل باشندے یا تو گوشت خوری کے مجوز ہون گے یا انہین عفونتون کے سبب کمزور ہوکر ہمیشہ مغلوب ہی رہے۔

بعضے یہہ اعتراض کرتے ہین "گوشت اگر قدرتی طور پر انسان کے لئے مفید ہوتا - تو انسان کو اسمین اتنی صنعت اور تکلیف کی حاجت نہوتی" اسکا جواب یہہ ہے کہ انسانی

مرغوبات اور اسکی پسندیدہ چیزین سب کی سب اسکے تصرف اور ترکیب سے اُسے پسندیدہ ہوتی ہین - کیونکہ یہہ مرکب القوے منتصرف اور جامعیت کا پتلا پہلا بدون دخل خود کچہہ پسند کرتا ہے ۛ - اُسکی میوہ خوری مین میوون کی تراش اور تصفیہ کو دیکہو اسکی غمگساری بی کے زیورات پر نگاہ کرو - اسکے جواہرات کی بناوٹ پر نظر دوڑاؤ اسکے لباس کو سوچو - اسلئے تو اسکو مردار کا کہانا اور خون کہانا حرام ہوا کہ اسکو اس سے بدمزگی نہو ؞

ایک اور قدرتی نظارہ دیکہو - عمدہ صفات مین شجاعت ہے اور گوشت اسکا معین ہے - اسواسطے گوشت خورون مین فتحمندی محدود رہی - اور جبانت نہایت درجہ کی رذالت ہے - اور گوشت اس کا دشمن ہے - اگر کاملین کو اجازت ذبح نہوتی - تو شریر خود احکام الٰہی اور احکام فطرت کے پابند ہوتے - ضرور گوشت کہاتے اور کاملون کو ستاتے اور دنیا کو انواع اقسام کے مفاسد کا سامنا کرنا پڑتا - اللہ تعالے نے کاملین کو بہی اجازت دیدی تا کہ اشرار کا مقابلہ کر سکین ؞

گوشت خوری ایک ضروری امر ہے علم اور اُسکا تجربہ ایک ایسی ضروری چیز ہے جسپر انسان کی انسانیت کا مدار ہے اور ظاہر ہے کہ علوم کی ترقی بدون صحرانوردی اور سیر و سیاحت جبل و بحار بالکل محال ہے - اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ ایسی ریاضت مین عمدہ غذا کی ضرورت ہے - اور علوم کے عاشق بیچارے اکثر عاشق تہی دست و بے زر ہوتے ہین - بدون شکار وحشی و طیور اُن کی اوقات کیونکر بسر ہوتی ۛ - علوم طبقات الارض اور جغرافیہ کے عشاق کو قطبین کا سفر اور جہازون کی سیاحت بدون دریائی شکار کیونکر میسر آتی ۛ

سفیہین مین سے بہی بعض جہاز اور بعض بیابانون کے باشندون اور قطبین
کے رہنے والون کو گوشت اور مچہلی کی حاجت لاہدی ہے -

جہاز والون کو بعض حالتون مین مچہلی کا شکار کرنا بہت ضروری ہوتا ہے جس سے سیاح ناواقف نہین - تلوار ہر جگہہ عام طور پہ میسر نہین ہو سکتی - اور بالکل ظاہر ہے کہ چہری کیساتہہ گردن کیطرف سے ذبح کرنا ایسا آرام دہ نہین جیسے گلے کی طرف سے ہے ؎

مکذب - تکذیب نمبر ۵۶ - دنیا کے مسلمان جب کسی حیوان کو ذبح کرتے ہین - اسوقت
بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین پڑہتے بلکہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر قتل کرتے ہین "

مصدق - مسلمان نادان نہین - الفاظ کے معانی سے بے خبر نہین جب ہی تو اپنے اس تصرف اور عظمت پر نگاہ کرکے کہ اُن کو قاضی الحاجات خدا نے ان اشیا پر محض اپنے فضل سے تسلط بخشا ہے اوسوقت روحانی تربیت کے خیال پہ باری تعالے کی کبریائی کو یاد کرتے ہین - سنو! - ایام حج مین جب پہاڑی یا بلندی پہ چڑہتے ہین - اسوقت بہی اللہ اکبر کہا کرتے ہین اور جب نشیب مین اُترتے ہین اور انہا نزول دیکہتے ہین تو سبحان اللہ کہہ کر باری تعالے کی قدوسیت خیال کرتے ہین - ہر ایک عمدہ فعل ایک صفت الہیہ کا مظہر ہوا کرتا ہے اس فعل کے مناسب اللہ تعالے کی صفات کو یاد کیا کرتے ہین -

مکذب - (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) یہہ فقرہ قرآن کا حیرت افزا ہے جسنے خدا کی ذات پر غیب وارد ہو رہا ہے - کیا پیشتر مرے وہ انصاف نہین کرتا - کیا آدم کے وقت سے مرے ہوئے لوگ اتبک سستن سپرد ہین - مگر معلوم نہین ضمانت پر یا جوڈیشل حوالات

ہین - پہر یہہ فقرہ سریع الحساب کے خلاف ہے   عدل یہہ ہے کہ فوراً کارروائی شروع ہو" تکذیب صفحہ ۸۵

مصدق - آپنے تکذیب کے صفحہ (۸۵) مین لکہا ہے - "آریہ حق کے چہپانے سے البتہ ڈرتے ہین" مگر مین نے جہانتک غور کیا آپ کا طریقہ یہہ نہ پایا - سنئے صاحب - !

یوم کا لفظ عربی زبان مین وسیع معنے رکہتا ہے منجملہ ان معنے کے یوم کی معنی وقت ہے سنو ! - محاورہ عرب - یوم ولد للملک ولد یکون سرور عظیم - ویوم مات فلان بکت علیہ الفرق المختلفۃ - حالانکہ لڑکے کا پیدا ہونا اور آدمی کا مرنا کبھی دن کو ہوتا ہے اور کبہی رات کو - پس مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن کے معنے ہوئے - مالک ہے وقت جزا کا ہر روز جسوقت کسیکو اپنے اعمال نیک کے بدلے **انعام** اور بد اعمال کے بدلے **سزا** ملتی ہے - اسوقت کا مالک بارئتعالے ہے - بلکہ یوم اتنے وقت کو کہتے ہین کہ جسمین کوئی واقعہ گزرا ہو - دیکہو - یوم بعاث - وذکرہم بایام اللہ ہمارے ملک مین دن ٹہیک ترجمہ یوم کا ہے لوگ کہتے ہین آج فلان شخص کے دن اچہے آئے ہین - اور فلان شخص کے بُرے آئے ہین - پس یوم کا ترجمہ دن بہی ہے تو کوئی عیب نہین - غور کرو - تمام اُن مصائب کی نسبت (جو یہان دنیا مین برداشت کی جاتی ہین) قرآن کیا کہتا ہے -

فَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ - فَاَصَابَھُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا -

یعنی جو کچہ تمکو مصیبت پہنچتی ہے - سب تمہارے **کسب** اور اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اب آپ سمجہ گئے ہونگے کہ کل مقدمات دورہ سپرد نہین - اور اگر بعض لوگون کے

معاملات سشن سپرد ہین تو بہی کوئی حرج نہین ضمانت کی ضرورت ان ناقص حکام کو ہوتی ہے جنکو ڈر ہوتا ہے کہ ان کا مجرم اُن حکام کے تصرف سے کہین بہاگ جاوے گا باری تعالےٰ کے ملک سے بہاگ کرجانے کی کوئی جگہہ نہین مجرمون مین سے بعض اُسی وقت سزایاب ہوجاتے ہین اور بعض جوڈیشل حوالات مین رہتے ہین۔ یا پہر عفو ہوجاتا ہے۔ ضمانت کی حاجت نہین ؛

سریع الحساب اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مین تعارض نہین۔

(اول)۔ اسلئے کہ سریع الحساب کے معنے ہین کہ جب حساب شروع کردی تو جہٹ پہٹ لے لیتا ہے۔ اگر جزا اور سزا مین مہلت دے تو ممکن ہے کہ یوم الآخرہ تک مہلت دیدے

(دوم)۔ جب حالت مین ہر وقت یَوْمِ الدِّيْنِ ہے جیسے گذارش ہوا تو تعارض کیا ہوا۔؟۔

(سوم) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ سے یہہ نہین نکل سکتا کہ آجکے دِن کا مالک نہین۔ اور آج سزا یا جزا نہین دیتا۔ کوئی کلمہ حصر کا یا آج مالک ہونے کی نفی کا قرآن مین موجود نہین۔

اگر آپ کے نزدیک فوراً کارروائی ضروری ہے تو چاہئے کہ تمام زانیون کو پورا آتشک یا پورا سوزاک جو پوری سزا ہے فوراً شروع ہوجاوے۔ حالانکہ ان دونون امراض کا ظہور ان لوگون مین مختلف اوقات پر ہوا کرتا ہے۔ یا جب مجرم مختلف گناہ کرکے مختلف سزاؤن کا مستحق ہو تو بطور آریہ تان دیانندی نیتہ کے یکدم وہ تمام جونین بہگت لے جنکا وہ مستحق ہے کیونکہ دیانندی نیتہ کو نزدیک تناسخ ہی سزا ہے مگر ہم دیکہتے ہین کہ معاصی پر مسخ ہوکر انسان حیوان

نہین بن جاتا"- پھر کذب صاف فرماتے ہین - اُن دنون ختم المرسلین انتظام کرتا ہوگا- اے انصاف کے دشمنو سُنو!

ختم المرسلین سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم الدین تو اپنے مالک انتظام ہونے کی نسبت حسب الہام الٰہی یون خبر دیتا ہے-

لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ - سورہ اعراف

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا - سورہ جن

اور ربّ العالمین تو خواب سے صراحت نہین فرماتے قرآن کریم باری تعالے کی صفت مین فرماتا ہے لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ - البتہ پرلی کے وقت ہان مہان پرلی کے وقت جو ایک بے دلیل اور خیالی امر ہے- بتائے کیا کرتے ہین؟ اسوقت کسکو خلق کرتے اور رزق دیتے ہونگے؟- مہان پرلی کے قائل اس کا جواب دین- مین نے تو آریہ ورتون مین وہ بھی دیکھے ہین جو کہتے ہین کہ اسوقت نیند کرتے ہین!!!-

لطیفہ- امید ہے کہ غالبًا ناظرین پسند کرین گے بجائے لفظ وقت او حین کے قرآن نے یوم کا لفظ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ مین کیون اختیار کیا؟- سو گزارش ہے- کہ عرب لوگ کبھی رات کی طرف ان امور کو نسبت کرتے ہین جنہین نقص اور عیب ہوتا ہے- دیکھو شعر حماسہ کا

لَاذَنْتُ هُنَالِكَ بِالْاَشْعَافِ عَالِمَةً ٭ اَنْ قَدْ اَطَاعَتْ بِلَیْلٍ اَمْرَ عَادِیْهَا

لہ- مجھے تو اپنی ذات کے ضرر و نفع کا کوئی بھی اختیار نہین ہان جو چاہے اللہ-

اگرچہ بعض اوقات کسی خاص مصلحت کے واسطے لیل کی طرف ہی بعض امور منسوب کرتے ہیں۔ مگر وہان لیل کو خاص صفت سے موصوف کر لیتے ہین یا اُسے معرف باللام بنا لیتے ہین۔ جیسے۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ

اسیواسطے باریتعالے فرماتا ہے۔ ہم جو اتصاف کرتے ہین وہ بے نقص ہوتا ہے اسمین حرف گیری کا موقع نہین ہوتا۔ ہمارا اتصاف اور ہماری سزا روز روشن کا معاملہ ہوتا ہے *

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۔ پہ مکذب کا اعتراض ہے۔ چوری۔ قتل۔ ڈکیتی۔ قماربازی کے لیئے یہی کلام مسلمانون اور ان کے ملانون کا وظیفہ ہوا کرتا ہے؛۔

مکذب۔ ا۔ انصاف تو کرو۔ یہہ کیا اعتراض ہے ؟ ۔ چوری۔ ڈکیتی۔ قماربازی۔ خدا ئی عبادت نہین۔ اور نستعین سے پہلے ایاک نعبد کا لفظ ہے جسکے یہہ معنے ہین کہ تیرے ہی فرمانبردار ہون یا رہین اور نستعین کے مابعد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ موجود ہے جسکے معنے ہین۔ دکھا ہمین سیدہی راہ۔ ہوش کرو۔ چوری کی نسبت خود قرآن کریم مین حکم ہے۔

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا جَزَاءً ۢ بِمَا كَسَبَا ۔

وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ۔

اور قتل کی نسبت حکم ہے۔

لہ چوری کرنیوالا اور چوری کرنے والی ان کے ہاتھ کاٹ دو بدلے ہین اُن کے کسب کے۔ ۹
لہ ۱۔ اپنے مال کو آپسمین ناحق مت کھاؤ *

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ[۱]
وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا[۲]

اور ڈکیتی کی نسبت کہا ہے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا[۳] اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

قمار بازی کی برائی مین قران کا حکم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا[۴] اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

بتلائے اسقدر شدید وعیدون کے بعد جو اُن صفات ذمیمہ کی نسبت قرآن مجید مین مذکور ہوئین آپکی منصف ضمیر (اگر اُس مین انصاف ہو) گواہی دیتی ہے کہ ایسے غیر موزون اور خلاف تہذیب اشارات اُسکی نسبت کئے جاوین ؟ -

---

۱۔ اور مت قتل کرو کسی جان کو جو اللہ نے حرام کی ہے مگر حق پر۔
۲۔ اور جو مظلوم مقتول ہوا ہمنے اُسکے وارث کو قدرت دے دی۔
۳۔ سوا اسکے نہین کہ جزا اُن لوگون کی جو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ہین اور زمین مین فساد کرنے کو دوڑتے ہین یہہ ہے کہ قتل کئے جاوین یا سولی دئے جاوین یا اُنکے ہاتھ اور پاؤن مخالف جانب سے کاٹے جاوین یا اُس زمین سے جلا وطن کئے جاوین۔ یہہ واسطے اُنکے رسوائی ہے دنیا مین اور آخرت مین اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔
۴۔ اے ایمان والو اسکے سوا نہین کہ شراب۔ جوا۔ بت۔ اور تیر ناپاک شیطانی عمل ہین ان سے بچ جاؤ تو کہ نجات پاؤ۔
۵۔ شیطان کا ارادہ یہہ ہے کہ جوئے۔ اور شراب کے بہانہ تمہارے درمیان بغض وعداوت ڈلوا دے اور تمکو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے۔ اب بھی باز آؤ گے ؟ -

مکذب۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ "آجکل سیدہی راہ ایک اور بہی مشہور ہوئی ہے" پہر کہتے ہین "اگر سیدہی راہ کے طلبگار ہو تو علم اور عقل کو کیون دخل نہین دیتے۔ اور معقولات کے پڑہنے سے کیون گریز ہے"۔

مصدق۔ ا۔ آپنے یہان عجیب و غریب طور پر انصاف کی راہ اختیار کی ہے۔ دل کو روکتا ہون۔ تہامتا ہون۔ کانشنس دہکے دیتی ہے مگر مبارک ہو۔ ا۔ اس پاک مذہب اسلام کو جس نے گالی اور بدتہذیبی کا بدلہ اُس قسم کی کارروائی کے ساتھہ دینے سے منع کیا ہے جس نے حکم دیا ہے۔ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور پہر فرمایا ہے۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ افسوس صد ہزار افسوس پاکیزگئے اخلاق اور طہارت باطن دنیا سے یک قلم موقوف ہو گئی۔ اللہ تعالے کے حضور مین اسقدر بیباکی اور کپکپا دینے والی گستاخی روا رکہی گئی۔ اگر کوئی منصف ہو تو اُسکے نزدیک اس ناشائستہ کتاب (تکذیب) کی بے قدری اور خفت کے لئے بس ایسے ناجایز مضامین کا ہونا ہی بس ہے۔ تعجب پر تعجب ہوگا اگر اس پر بہی یہہ کہا جاوے کہ تکذیب لاجواب لکہی گئی یا مطلب خیز لکہی گئی ضد کا منہ کالا ہو صاف اور سیدہی باتون سے بہی کیسے پہرا دیتی ہے ا۔ یہہ بہی کیا اعتراضات ہین ؟۔ ان کا کافی جواب یہی ہے کہ انکے جواب سے اعراض کیا جاوے۔ کیا یہہ آپ کا اتہام آمیز کلام کچہہ بہی انصاف پر مبنی ہے ؟ مسلمانون کو اسلام کو علم و عقل کی راہ سے کب نفرت ہوئی ؟ مسلمانون نے علوم و فنون مین جس قدر ترقی کی اور دنیا مین انوار علوم کی اشاعت کی ایک عالم اُس کا شاہد ہے۔ اہل یورپ اہل

سے معترف ہین کہ یورپ کی آغاز شائستگی اور قواے عقلے کی شگفتگی کا اصلی
چشمہ عرب اور اہل عرب ہین افسوس بغض و عناد نے ہمارے مخالفون کو
اس درجہ تک پہنچا دیا کہ مسلمات سے انکار کرتے ہوے بہی کوئی حیا دامنگیر
نہین ہوتی مسلمانون کی اصطلاح مین کفر کے زمانہ کو ایام جاہلیہ کہا گیا ہے جس
سے صاف عیان ہے کہ جہالت اور بے علمی سے اس قوم کو کیسی نفرت رہی ہے خیر
کچھہ ہی سہی مگر ایاک نعبد و ایاک نستعین سے اس اعتراض کو کیا چسپیدگی
ہے ؟ خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا ٹہیکہ لے لینا ہے ۔ نفس کلمات طیبات مین
کیا نقص ہے ؟ ۔ اُسکے معانی کیا فطرت انسانی سے مناسبت نہین رکھتے ؟ ۔
ناظرین با انصاف سوچو ! ۔ اس مین "ہم تیرے ہی ذلیل محتاج بندے ۔ فرمانبردار بندے
ہین اور ان اپنے اقرارون پر مستقیم رہنے اور ہرطرح کی ضروریات کے سرانجام و انصرام کیلئے تیری ہی
جناب سے مدد چاہتے ہین" ۔ کیا نقص ہے ؟ ۔ اس قسم کے اعتراض ظاہر نہین کرتے کہ ان لوگون
مین مخالفت حق اور ترویج بطلان کی کسقدر عادت ہے ؟ مجہے
یقین واثق ہے کہ ان لوگون کی ایسی کارروائی قرآن کریم کی
صداقتون کی اور بہی زیادہ استحکام دینے والی اور اشاعت کرنیوالی
ہوگی اور صاحبان بصیرت پر کھل جائے گا کہ بغض آلود دلون نے
مہر منیر کو تیرہ و تار ثابت کرنے کی ناکامیاب کوشش کرنی چاہی ہے
قرآن کریم نے جس قدر تاکید تحصیل علوم کی کی ہے ابہی
دنیا مین کسی الٰہی الاصل ہونیکا دعوے کرنیوالی کتاب نے نہین کی
اللہ اکبر ! ۔ سارا قرآن انہین مضامین سے بریز ہے ۔ کہین کائنات الجو

کی طرف توجہ دلانے کو فرماتا ہے اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَھُمْ الآیۃ - اور اسکی مثل بیسیوں آیتین - کہین تحصیل علوم طبقات الارض و معدنیات وغیرہ کیطرف دلون کی توجہ کو معطوف کرتا ہے وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ - غرض اس کلام مجید کا طرز بیان اور سیاق کلام ہی اس طرح واقع ہوا ہے کہ نصیحت و پند کے اول و آخر نظارہائے فطرت و مشاہد قدرت کے نقشے کھینچتا ہے اور اس قسم کی آفاقی و انفسی (اندرونی و بیرونی) شہادتون سے اپنے کلام اللہ ہونے کا صریح ثبوت دیتا ہے - عبرت انگیز اور نصیحت آمیز کلام کے مقطع مین ضرور یہ قابل غور الفاظ وارد کرتا ہے یَعْلَمُوْنَ - یَعْقِلُوْنَ - یَتَفَقَّھُوْنَ - یَتَذَکَّرُوْنَ - یَتَدَبَّرُوْنَ اب ان ترغیبات کا منشا کیا ہے یہی کہ اسکے پیرو - غور و تفکر کے مذہبًا پابند ہو جاوین ورنہ وہ اتباع کتاب اللہ کی صفت سے موصوف نہ ہو سکینگے -

سبحان اللہ! - اس سے زیادہ ذخائر علمی کے اکٹھا کرنے کی اور کیا ترغیب و تحریص ہو سکتی ہے ہو - اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَھُمْ قُلُوْبٌ یَعْقِلُوْنَ بِھَا - الآیہ یعنے عالم کی سیر و سیاحت کرو جس سے سوچنے والے دل پیدا ہون -

مکذب - غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ - چونکہ مسلمان تناسخ کے قایل نہین - پس خدا کا کسیکو نعمت دینا - اور کسی پر غضب کرنا اور کسیکو گمراہی مین ڈالنا - جو معنی دارد نہ اسکا انصاف قائم رہتا ہے نہ اسکا رحم اور نہ اسکا علم - اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ - مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ - ضال علیہم کی ضمیرین خدا کی طرف پھرتی ہین - پس ان اعمال کا فاعل خدا ہوا کہ - انتہی مختصرًا -

مصدق - آپ تو بڑے عربی دان ہین اس کلام مین - کونسی ضمیرین عند کیطرف

پہرتی ہین ذرہ تو سوچو ا-
خدا کا کسیکو نعمت دینا- اور بدون کسی سابق مزدوری اور کسی محنت کے اللہ تعالے
کا انعام اور اکرام کرنا- اسکی رحمت اور فضل کا نشان ہے- جو باری تعالے کی اعلی
درجہ کی صفت ہے- تناسخ والے تو یہی کہین گے- ہمین یہہ آرام اور راحتین جو
ملی ہین ہماری محنتون اور ہمارے کامون کا پہل ہے- اگر مان لین کہ منصف بادشاہ کا
ضروری کام ہے تو کوئی اسکا فضل خاص اور خالص احسان نہین- مگر مسلمان آرام
پانے والا- یہہ کہیگا کہ یہہ باری تعالے کا فضل اور احسان اور اسکی دیا لتا اور
کرپا لتا ہے- اور کسی پر غضب کا آنا بیوجہ نہین ہوتا قرآن خود غضب کے وجوہ کو بیان
کرتا ہے سنو- ا-
وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا - فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ نحل
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ - وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
دیکھو غضب کے اسباب قرآن کریم مین کس طرح بیان ہوتے ہین ۹- اور دیکھو غضب
بہی بیوجہ نہین آتا- بلکہ اس صورت مین آتا ہے جب کسی نے اپنے دل کی وسعت
مین بجائے اسکے کہ الہی محبت کو جگہہ دیتا- الہی نافرمانی کو جگہہ دی-
ضَآلِّيْن کا صیغہ بخلاف مَغْضُوْب مجہول نہین معروف کا صیغہ ہے ضالّ کے معنی
گمراہ ہونے والا بہکنے والا- اس ضد کو چہوڑو یہہ بہی کوئی اعتراضات ہین اس سے
قرآن کریم کی عظمت کم ہوجائے گی حق و صدق خود اونچا ہوتا ہے- یہہ
سراج منیر کسی دشمن کے پہونک مارنے سے بجہہ نہین سکتا- ایک زمانہ مین

عیسائیان یوروپ نے قرآن کریم اور اُس کے حامل واجب التکریم کو بہت بُرے بُرے پیرایون مین دکہانا شروع کیا کہ یہہ غیر مغلوب صداقت کہین یوروپ مین پہیل نہ جائے۔ جناب ہادی کامل علیہ الصلوۃ والسلام کو بد نما ڈرامون کی سٹیجون پر عیب ناک قابل نفرت ایکٹر بنا کر دکہایا۔ اُس فرضی کبوتر کی قبیل کے مصنوعی افسانے تراشے!۔ مگر کیا وہ اُس آفتاب حقیقت کو پوشیدہ کر سکے؟۔ آج یوروپ مین بے شمار منصف غور کرنے والے پیدا ہو گئے جو اشاعت کلام ربانی کی راہین تیار کر رہے ہین۔ اثبات صانع عالم کے اُن دلائل مین سے جنکو مکذب براہین نے اپنے غلط خیال کے باعث قرانی دلائل اثبات صانع کہا ہے قرآن کریم سے دو دلیلین وہ بیان کی ہین جنکو تکذیب کے صفحہ ۴۶ اور ۴۷ مین بضمن نمبر ۳ و نمبر ۷ لکہا ہے دلیل نمبر ۳ صفحہ ۴۶ مین سورہ والنجم کے پہلے رکوع کی چند آئتین ہین اور دلیل نمبر سات صفحہ ۴۷ مین جو کچھ نقل کیا ہے اسمین کچھہ حصہ تو اُن دو آیت شریفہ کا ہے جسکو مکذب نے بمزتین مین چھوڑ دیا تہا اور وہ دو آئتین یہہ ہین۔

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۔ سورہ نجم رکوع پہلا۔ آیت ۱۸ اس ۱۹

اب اس آئتہ شریف نمبری ۱۹ کے آگے مکذب ایک عربی کا فقرہ لکہتا ہے اور اس مجموعہ پر جلی قلم سے سورہ نجم کا حوالہ دیتا ہے۔ وہ عربی فقرہ یہہ ہے (تِلْكَ الْغَرَانِيقُ الْعُلَىٰ وَإِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجَىٰ) پہر اس فقرہ کا ترجمہ کرتا ہے "یہہ تینون بت بڑے بزرگ ہین اور انکی شفاعت کی امید رکہنی چاہیئے" مینے اسلام کے مختلف مذاہب کے لوگون سے یہہ سورہ نجم سُنی ہے کسی مین یہہ ناپاک اور گندہ شرک کا بہرا فقرہ نہ پایا اور نہ کسی مطبوعہ یا قلمی قرآن کریم مین لکہا ہوا دیکہا۔

مکذب کے تمام ان اعتراضات کا مدار جنکو صفحہ ۴۴ سے شروع کیا ہے یہی ناپاک اور شیطانی فقرہ ہے جسکو مکذب نے کہا ہے کہ سورہ والنجم مین ہے اور فی الوقع سورہ نجم کیا قرآن کریم مین نہین - پس مکذب کے اعتراض ہی نہ ہے ۔ ماں یہہ احصّہ دو آیت کر کے سورہ والنجم کے پہلے رکوع کے اُن آیات کے آخر مین ہے جنکو مکذب نے دلیل نمبر تین تکذیب کے صفحہ نمبر ۴۱ مین لکھا ہے ان دونون آیات کریمہ کو مع ان آیات کے جو سورہ والنجم کے ابتدا سے تا آیۃ ۱۷ مین اثبات صانع عالم سے بالذات تعلق نہین مکذب نے نافہمی سے اسے دلیل اثبات صانع گمان کیا ہے البتہ ان آیات کریمہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راستی اور عظمت اور بزرگی کے اثبات مین ایک خاص تعلق ہے اور یہہ امر بھی چونکہ احقاق حق اور ابطال باطل مین ضروری ہے اسلئے مجھے اس رکوع کی تشریح اور بیان کی ضرورت پڑی ناظرین غور کرین ہر دو آیات مرقومہ صفحہ نمبر ۴۷ تکذیب کیسی لطیف ہین - اور کس خوبی کیساتھہ احقاق حق اور ابطال باطل کرتی ہین -

سُنو!

مطالب دو قسم کے ہوتے ہین - اول بڑے ضروری - دوسرے انسے کم درجہ کے بڑے ضروری مطالب کو بہ نسبت دوسرے مقاصد کے بلا ریب تاکید اور براہین و دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے - یہہ میرا دعوے بہت صاف اور ظاہر ہے - تاکید کیواسطے ہر زبان مین مختلف کلمات ہوا کرتے ہین ایسے ہی عربی زبان مین بھی تاکید کے لئے بہت الفاظ ہین - مگر ایشیائے زبانون مین جیسے علی العموم قسم سے بڑھکر کوئی تاکیدی لفظ نہین - ایسے ہی عربی کے لٹریچر مین بھی

قسم سے زیادہ کوئی تاکیدی لفظ نہین - قرآن کریم عربی زبان مین نازل ہوا-
اسلئے اسمین عربی محاورات پر ضرور ہی مطالب مین قسمون کا استعمال ہی ہوا- اقسام
القرآن کی نسبت جہان مکذب نے اعتراض کیا ہے وہان مفصل انشاءاللہ
بیان کرون گا*

رہی یہہ بات کہ اہم اور بہت ضروری مطالب مین براہین اور دلائل کا بیان کرنا
بھی ضروری ہوتا ہے قرآن کریم نے ان مطالب مین قسمون کے علاوہ اور کیا ثبوت
دیا ہے؟- سو یاد رہے جہان قرآن کریم کسی مطلب پر قسم کو بیان کرتا ہے وہان
جس چیز کے ساتھہ قسم کہائی گئی ہے وہ چیز قانون قدرت مین قسم والے مضمون
کے واسطے ایک قدرتی شاہد ہوتی ہے- اور یہہ قسم قدرتی نظارون مین اپنے
مطلب کی مثبت ہوتی ہے جو قسم کے بعد مذکور ہوگا-

مثلاً

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ الخ ایک مطلب ہے جسکے معنے ہین- لوگو! تمہارے کام مختلف
ہین اور انکے نتائج بہی الگ الگ ہین- قرآن مجید اس مطلب کو قانون قدرت
سے اسطرح ثابت کرتا ہے وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْأُنْثَىٰ - کیا معنی - رات پر نظر کرو جب اسکی کالی گھٹا چہا جاتی ہے- پہر
دن پر نظر ڈالو جب اسنے اپنے انوار کو ظاہر کیا- پہر مرد اور عورت کی خلقت اور
بناوٹ پر غور کرو- اور انکے قدرتی فرائض اور واجبات کو سوچو تو تمہین صاف طور پر
عیان ہوگا کہ بے ریب تمہاری کوششین الگ الگ اور انکے نتائج علیحدہ علیحدہ ہین-
ایسے ہی باری تعالے کے نام جان ومال کو دینے اور نافرمانیونسے

بخشنے والا اور اعلےٰ درجہ کی نیکی کا مصدق - اور اسکے مقابل
جان اور مال سے دریغ کرنے والا نافرمان اور اعلےٰ درجہ کی
نیکی کا مکذب بھی الگ الگ ہین اور الگ نتیجہ حاصل کرینگے -

ہمارے پاک ہادی - سرور اصفیا - خاتم الانبیاء - کی اثبات نبوت اور اُنکی عظمت اور بڑائی ثابت کرنا - بڑا احقاق حق اور آپکے منکرون کو ملزم کرنا - بڑا ابطال باطل تہا - قرآن کریم نے اس احقاق حق اور ابطال باطل پر بہت زور دار دلائل دئے ہین - ان دلائل کا بیان اس جگہہ موزون نہین - البتہ ان براہین مین سے اس والنجم کے پہلے رکوع مین - احقاق حق اور ابطال باطل کا ایک ثبوت ہے - اور قبل اسکے کہ حضور علیہ السلام کی صداقت اور راستی اور سچائی کو ثابت کیا جاوے - نفس نبوت اور مصلح کی ضرورت کو قرآن مین والنجم کا لفظ فرما کر باری تعالے نے ثابت فرمایا ہے تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہے

عرب ایک ایسا جزیرہ نما تہا جسمین علے العموم پانیکی قلت تہی اور اسکے اکثر حصص بالخصوص سڑکون اور میلون کے نشانات اسکے راہون مین ہرگز نہ تہے - اسلئے عرب لوگ غالباً راتکو سفر کرتے تہے - اور ثریا نام النجم سے سمت کو قائم کرلیتے تہے جسطرح آج جہازی مسافر قطب نما سے سمت کو قایم کرلیتے ہین - اندہیری راتون مین وہ النجم گویا بدرقہ کا کام دیتا تہا - قرآن کریم نے جہان النجم کے فایدے بیان کئے ہین وہان یہہ بہی فرمایا ہے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ[1] اور یہہ بہی بالکل ظاہر ہے کہ النجم اگر سمت الراس پر واقع ہو تو اسسے مسافرون کو

---

[1] اور النجم سے وہ راہ پاتے ہین -

راستہ کا پتہ نہین لگ سکتا۔ اس۔ النجم کا مشرق یا مغرب مین ہونا سفر والون کے
لئے ضروری ہے۔ عربی زبان مین ہوی کے چڑہنے اور ڈہلنے دونون کے معنی دیتا
ہے پس۔ اس رکوع کی پہلی آیتہ وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی کے معنے یہہ ہوئے قسم ہے
النجم (ثریا) کی جبکہ وہ مشرق یا مغرب کیطرف ہو یا پہنچا لے رات کے اندہیرون مین
جنگلون اور رستون کے چلنے والون کو فرماتا ہے لوگو!۔ تمہارے لئے تمکو
منزل مقصود تک جانیکے واسطے اور جسمانی سمتونکے سمجہنے کی خاطر ہمنے النجم
کو تمہارے کام مین لگایا۔ تو کیا جسمانی ضرورتونسی بڑہ کر تمہاری ضرورۃ کے واسطے
اور روحانی منزل مقصود تک پہنچ جانے کے واسطے تمہارے لئے کوئی ایسا
مصلح اور کوئی ایسا ریفارمر سلیمۃ الفطرۃ سچا ملہم نہو گا جو تمکو تمہارے روحانی
اندہیرون اور اندرونی ظلمتون کے وقت۔ راہ نمائی کرے فانی اور چند روزہ
تکلیف جسمانی راہون کے نہ سمجہنے مین جب تمہارے گرد وپیش کے نشانات تمکو
راہ نمائی نہین کرتے تو ہمارے روشن اور بلند ستارون سے ضرور تمہاری
دستگیری کی جاتی ہے۔ پہر جب تمہارے فطری قوے اور تمہاری روحانی
اور ایمانی طاقتون پر۔ تمہاری جہالتون تمہاری نادانیون تمہاری بدرسومات اور
عادات اور حرص اور ہوا۔ اور بیجا خود پسندی اور ناجائز آزادی کی اندہیری رات
آجاتی ہے۔ اور اسوقت تم ابدی نجات کی منزل تک پہنچنے سے حیران وسرگردان
ہوجاؤ تو کیا ہماری رحمت خاص اور فضل عام سے کوئی روشنی بخش اور رہنما
سیارہ نہو گا؟۔
اور کیا وہ اللہ تعالے جسکی ذات بابرکات نے جسمانی ظلمتون مین تمہارے آرام

کے واسطے ایسے جسمانی۔ سامان بنائے ہین جنسے تم آرام پاؤ بشرطیکہ انکی طرف توجہ کرو اسنے تمہارے ابدی آرام اور روحانی راحتون کے واسطے تدابیر رکھی ہونگی بے ریب رکھی ہین جسمانی لیل اور چند گھنٹون کی رات ہین اگر کوئی رہنما ستارہ موجود ہے تو اس روحانی لیل اور غموم اور ہموم کی نہائت بڑی لمبی رات کے وقت بھی اللہ تعالے کے فضل نے تمہاری منزل مقصود اور جاودانی آرام تک پہنچانیکا راہ نما بھی ضرور رکھا ہوگا۔ وہ کون ہے بے ریب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ **ثبوت** مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی۔ **وجہ ثبوت**

اپنے ہی ملک مین ذرا تجربے اور بلند نظری سے کام لو۔ نظر کو اونچا کرکے دیکھو۔ یہہ شخص تمہارے شہر کا تمہارا ہم صحبتی۔ جسکا نام محمد۔ احمد۔ امین ہے اور جسکو تمہارے چھوٹے بڑے انہین پیارے نامونسے پکارتے ہین کیسا ہے؟ کیا تمہارے لئے کافی راہ نما نہین؟ بے ریب ہے۔ کیونکہ۔ نظریات کا علم ہمیشہ بدیہیات سے ہوتا ہے اور غیر معلومہ نتائج پر پہنچنا ہمیشہ معلومہ مقدمات سے ممکن ہے۔ نہایت باریک فلسفی کا پتہ عامہ قواعد سے لگتا ہے۔ جانتے ہو۔ کسی انسان کو انسان کامل یقین نہ کرنیکے تین سبب ہوتے ہین۔ **اول** یہہ کہ تم اس شخص کے حالات سے پورے واقف نہین جسنے **ہادی** اور **انسان کامل** ہونے کا دعوے کیا۔ **دوم** یہہ کہ وہ شخص جسنے ہادی کامل اور انسان کامل ہونے کا دعوے کیا اُسے علم صحیح ہنو۔ **سوم** یہہ کہ باوجود علم صحیح رکھنے کے اسکی عادت ایسی ہو کہ علم صحیح پر عمل نہ کرے سو اس **رسول خاتم الرسل محمد** صلی اللہ علیہ وسلم مین ان تینون عیوب مین سے ایک بھی نہین مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی۔ یعنی۔

نہ بہولا اور نہ بیئے عملی سے کام کیا تمہارے ساتہہ رہنے والے نے - اور نہ کبہی علم
صحیح کے خلاف کرنیکا ملزم ہوا - پہلی وجہ عدم تسلیم کا جواب تو یہہ ہے کہ چالیس
برس کامل کے تجربہ سے دیکہہ لو - یہہ شخص محمد آمین ربابے دامی صلی اللہ علیہ وسلم
بہلا اسمین کوئی عیب رکہنے کی بات ہے - دوسری وجہ کا جواب یہہ ہے کہ ما ضل
جسکے معنے ہین کبہی نہ بہولا ہمیشہ تمہاری اور اپنی بہتری کی جو تدبیر نکالی وہ
تدبیر آخر مثمر ثمرات نیک ہوئی تیسری وجہ کا جواب دیا - وما غوی - چالیس
برس تمہارے ساتہہ رہا اور تمہارا صاحب کہلایا - مگر کبہی کسی بدعملی کا ملزم
ہوا ؟ - ہرگز نہین ! - چالیس برس تک جسنے راستی اور راستبازی کا
برتاؤ کیا - جسکے ہاتہہ پر صدیق نے بہی بیعت کی جسکے سیکڑون
مریدون مین سے ایک بہی تبلیغ احکام اسلام مین کذب کا ملزم
نہوا - وہ جسنے کبہی مخلوق پر افترا نہ باندہا اب وہ کیا ہماری ذات پاک
پر مفتری ہوگا ؟ ہرگز نہین ! - اگر اپنے پہلے تجارب اور اپنے پہلے معلومات
صحیحہ پر صحیح نظر کروگے اور اسکے چالیس سال کے برتاؤ سے پتہ لوگے تو یہہ نتیجہ
نکلیگا - وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

اور سنو .

اسکے علوم اور اسکی ہدایات کسی کمزور معلم کی تعلیم کا نتیجہ نہین اور نہ ایسا ہے کہ
یہہ پورا تعلیم یافتہ نہو - اسکی تعلیم تو اسکی نبوت اور رسالت کا عمدہ نشان ہے -
اوسکی تعلیم بڑے طاقتور معلم کی تعلیم ہے اور یہہ بہی تعلیم کے اصلی مدارج پر

سلہ - اور نہین بولتا اپنی خواہش سے مگر جو بولا وہ الٰہی الہام ہے جو بہیجا گیا -

پہنچکر نہایت اور درست ہوچکا ہے۔ یہی معنی ہین آیات ثلثہ

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝

قانون قدرت کا عام قاعدہ ہے جسقدر کوئی چیز دوسری چیز سے تعلق پیدا کریگی اُسی قدر اس دوسری چیز سے متاثر۔ اور متحد ہوگی۔ ایک عادل بلکہ ہمہ عدل مالک اور علیم و خبیر سلطان کے لایق اور جان نثار۔ چست وہوشیار رضامندی کے طالب نوکر اور خادم کو جو جو انعام اور اکرام ملین گے اور ایسے مقتدر اور مقدس بادشاہ کے ایسے پیارے خادم جن جن انعامات اور الطاف کے مورد ہونگے ویسے نالائق اور نکمے خودپسند۔ مطلبی کاہل نام کے نوکر اور جھوٹے خادم ہرگز ہرگز ہرگز نہین ہوسکتے۔ اللہ تعالے کی ذات سے جسقدر اُسکے بندون کو تعلق ہوگا اُسیقدر وہ قابل انعام ہونگے۔ جتنی بندگی اور عبودیت کامل ہوگی اتنا ہی الوہیت کا میل اس سے زیادہ ہوگا۔ اور بقدر ترقی عبودیت روح القدس کا فیضان ہوتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۔ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ ۔ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۔

یادرہے۔ یہی توحید اور تثلیث کا مسئلہ تھا جسکو عیسائی نہ سمجھہ کر شرک مین گرفتار ہوگئے۔ اور یہی وہ بہید ہے جسمین اللہ تعالے اور اسکے انبیاء اور رسل اور اولیا کے باہمی تعلق کے باعث فیضان روح کا پتا لگ سکتا ہے۔

له سکہایا اسکو بڑے طاقتور نے۔ بڑی جگر یکا تہا پس پورا نظر آیا۔ اور وہ اب لنبار کنارے پر ہے۔

طالب صداقت سچی ارادت سے چند روز بحضور مرزا صاحب حاضر ہو کر استقلال و صبر سے منتظر ہو اور دیکھہ بھی لے +

عرب کا دستور تہا جب دو آدمی باہم اتحاد پیدا کرتے - اور معاہدہ کر لیتے تو دونون اپنی اپنی کمانین اسطرح ملاتے کہ ایک کی کمان کی لکڑی دوسری کی کمان کی لکڑی سے از ابتدا تا انتہا ایک سرے سے دوسرے سرے تک ملائی جاتی - اور ایک کمان کی تار دوسری کمان کی تار سے ملائی جاتی تب دونو قوسون کے دو قاب ایک قاب کی شکل دکہلائی دیتی - پہر دو کمانون کو اسطرح ملا کر دونون معاہدہ کنندے ایک تیر - ان دونون کمانون مگر اب ایک ہوگئی ہوئی کمان مین رکہہ کر چہوڑتے اور یہہ رسم عرب کی اس امر کا نشان ہوتا تہا - کہ اسوقت کے بعد ایک کمان والے کا دوست دوسرے کمان والے کا دوست ہوگا اور ایک کا دشمن دوسرے کا دشمن قرار پائیگا اسیطرح انبیا اور رسولون کی پاک ذات کا خاصہ اور انکی فطرت ہوتی ہے کہ وہ پاک گروہ اور انکے اتباع مگر گرویدہ اتباع الحب للہ اور البغض فی اللہ مین منفرد ہوتے ہین اپنے ہر ایک اعتقاد اور قول اور فعل مین حضرت حق سبحانہ و تعالے کی رضامندی کو مقدم رکہتے ہین - اسیکے بلائے سے بولتے - اور اسیکے چلائے سے چلتے ہین - انکا رحم اور انکا غضب اللہ تعالے کا رحم اور اللہ تعالے کا غضب ہوتا ہے - ایسی وحدت و اتحاد کے باعث اُنکے ہاتھ پر بیعت اور اقرار اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت اور اسی سے اقرار ہوتا ہے - اور اسی اتحاد کا بیان آیات ذیل مین ہے -

[١] إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ

[٢] وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ -

[٣] وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

وغیرہ آیات کریمہ میں ہے - والا وہ تو بشر ہوتے ہیں - اور اپنی بشریت اور عجز اور فقر کو انما انا بشر مثلکم - وان محمدا عبدہ ورسولہ - وما ادری مایفعل بی ولا بکم - ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب فرما کر ثابت کرتے ہیں - اللہم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ۔ باریتعالے کی گرامی اور مقدس ذات پاک سے ان کی ذات کو دنو اور تقرب ہوتا ہے اور ان کی کمان اللہ تعالے کی کمان سے بالکل وحدت پیدا کرتی ہے - اسی عمدہ مضمون کو قرآن کریم نے اس سورہ والنجم میں یہ ان کلمات فرمایا ہے -

[٤] ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى

اب حسب بیان سابق ضرور تہا کہ اللہ تعالے کے ساتھ تقرب اور اس کی بارگاہ معلے میں عبودیت تامہ کے ثبوت کے بعد روح حق اور روح القدس کا فیضان ہوتا اسلئے جناب رسالتمآب کی اعلے درجہ کی عبودیت اور فرمانبرداری اور حب للہ اور بغض فی اللہ کے نتیجہ اور فیضان کا بیان ہوتا ہے -

---

[١] - یقیناً جو لوگ تجھسے ہاتھ ملاتے ہیں وہ اللہ سے ملاتے ہیں اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھوں کے اوپر ہے -
[٢] - اور جس نے اس رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی -
[٣] اور تو نے نہیں پہینکا جب پہینکا لیکن اللہ نے پہینکا -
[٤] - پہر نزدیک ہوا اور پاس کہڑا ہوا پس دو کمانوں کا قاب یا اس سے بہی قریب تر ہو گیا -

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَاۤ اَوْحٰی ؕ[1]

ما اوحی مین ابہام نہین جیسا مکذب براہین نے وہم کیا ہے مَا - عربی لفظ موصولہ اور معرفہ ہے اَوْحٰی - اسکا صلہ ہے مَا اَوْحٰی کیا چیز ہے یہی قرآن کریم اور حضور علیہ السلام کی تمام پاک تعلیم جسکو اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہہ روح بہی فرمایا ہے - جہان فرمایا ہے - وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور یہہ وہی رُوح ہے جو الوہیت اور عبودیت کے کامل میل سے پیدا ہوتی ہے بلکہ یون کہئے کہ اسکا اللہ سے فیضان ہوتا ہے اللّٰھم ایدنی بروح القدس آمین -

اب اُسکی عمدگی اور راستی کی نسبت فرماتا - اور مدعی الہام کی حالت کو بتاتا ہے -

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى - اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى -[2]

عرب کا یہہ بہی دستور تہا جیسے قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ جب بڑے بڑے کامون کے واسطے پبلک اور عام اہل الرائے کی رائے لیجاتی تو کسی سایہ دار درخت کے نیچے بیٹہہ جاتے کیونکہ انکے چہوٹے خیمے جلسہ کے قابل نہوتے تہے - اور عام سایہ دار درختون مین سے بیری کا درخت اس ملک مین بڑا درخت سمجہا جاتا ہے - اس رسم کے مطابق باریتعالے حجاز کے باشندون کو جو حضرت صاحب الوحی کے مخاطب ہین اور آپکی دعوت کا ابتدائی گرد ہے سخن بہی اُن ہی کی جانب ہے یون فرماتا ہے - کہ جہان

اس ہادی محسن خلق - رحمت عالمیان نے مشورہ لیا وہ بیری

---

[1] - پہر اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل مین ان عظیم الشان اسرار (قرآن کریم) کو ڈالا -
[2] اس دل نے جو دیکہا خوب دیکہا (یعنی مغالطہ نہ کہایا) کیا تم اُسکی دید پر جہگڑتے ہو -

تمام دنیا کی بیریون سے بڑی بیری تھی - اور وہ تمہاری دنیا کی ہی بیری
نہ تھی وہ تمہارے نظام شمسی سے کہین اونچی سات آسمانون سے پرے کی
بیری ہے وہ بیری تو کچھہ ایسی بیری ہے جسکی جڑہ سے تمام دینی اور دنیوی
منافع کی ندیان نکلتی ہین - باغ عدن کی ندیان بہی اسیکی جڑہ سے نکلتی
ہین جنکو تم جیحون اور سیحون اور نیل و فرات کہتے ہو اسیکی جڑہ سے
نکلتے ہین جنۃ الخلد کی ندیان بہی وہان ہی سے روان ہین خود جنۃ الماوی
بہی اسیکے پاس ہے - اس مضمون کو اللہ تعالے ان آیتون مین بیان فرماتا ہے -

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی
اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی

مَا یَغْشٰی کا مَا بہی موصولہ اور معرفہ ہے مکذب براہین نے کم علمی سے کہدیا
ہے کہ ہادی اسلام مَا یَغْشٰی کا پتہ نہین دے سکے - یاد رہے یہہ کلمہ مَا عربی
مین تفخیم اور تعظیم کے معنی دیتا ہے - وہان سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی مین جناب
رسالت مآب فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا اپنے رب تعالے کے
بڑے بڑے نقش قدرت دیکھے - کمالات انسانیہ کے حاصل کرنیکے نشانات
کا نظارہ کیا جیسے فرماتا ہے

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی - لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی -

مشرکو ! - اس مہربان ہادی کے منکرو ! - بت پرستو تمنے کیا دیکھا ہے -

لہ - اور یقینًا اس نے اسے بار دیگر دیکھا (یعنے نظر ثانی کی) سدرۃ المنتہی کے پاس (سب سے بڑی بیری) جسکے پاس
جنۃ الماوے ہے - اس سدرہ (بیری) کو بڑے اعلے درجہ کے انوار ڈھانکے ہوئے ہین -
لہ - اسکی آنکھہ نے کبھی نہین کی اور غلطی نہین کہائی - ضرور اپنے رب کے بڑے بڑے نشانات دیکھے -

جسکے دیکھنے کے بعد بت پرستی جیسے گڑھے مین ڈوب مرے۔ بت پرستی کے لوازم وہم پرستی اور جہالت مین مبتلا ہوگئے۔ نہ کوئی تمہارے ملک مین تمدن کا قاعدہ نہ معاشرت کا اصل نہ سیاست کا ڈہنگ اور نہ روحانی تعلیم کا ذریعہ نہ حقیقی عزت اور فخر کا تم مین وسیلہ۔

اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی

ذرا غور تو کرو۔ انصاف سے کام لو۔ عقل کو بیکار نہ کہو۔ اس عجیب و غریب تفرقہ پر نگاہ تو کرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سدرۃ المنتہی تک پہنچنے کا نتیجہ کیا ہے؟۔ اور تمہارے لات اور عزے اور منات کی پرستش کا ثمرہ کیا ہے؟ ایک وہ توحید کا واعظ سچے علوم کا معلم۔ قوم کو ذلت اور ادبار سے عزت و سلطنت عالمگیر پر پہنچانیوالا۔ دوسرے تم لوگ پتھرون سے حاجات کے مانگنے والے فسق و فجور مین قوم اور ملک کو تباہ کرنے والے اور وہم پرست ایسے کہ اپنے لئے تو اولا د نرینہ کو پسند کرین۔ اور باریتعالے کی پاک ذات۔ پر یہہ عیب لگاوین اور یہہ بد اعتقاد کرین کہ معاذ اللہ فرشتے اور ملائکہ اللہ تعالے رحمن کی بیٹیان ہین۔ تشکر کو!۔ دیکھا بت پرستی نے تمکو کس کوئین مین گرایا انکی اسی نادانی کا بیان ہے۔

اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی۔ تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی۔

اس تفسیر سے مکذب کے ان اعتراض نمبر ۳۳ اور نمبر ۳۷ دونون کا جواب ہوگیا جنکو مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۴۶ اور ۴۷ مین بیان کیا ہے ٭

سلہ واہ ا۔ تم نے تو لات و عزے ہی کو دیکھا اور منات کو جو تیسرا اور سب سے گیا گذرا ہے۔

سٰہ۔ کیا تمہارے لئے بیٹے اور اسکے لئے بیٹیان۔ یہہ تو بڑی بہونڈی تقسیم ہے۔

سورۂ والنجم کے پہلے چند آیات اور پہلے رکوع کے آخری چند آیات کے مقابل یکذیبیا نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۱۴۸ و صفحہ نمبر ۱۴۷ مین یہہ دو منتر لکھے ہین سورہ والنجم کے قریبًا تمام رکوع کا ترجمہ مع تفسیر لکھہ چکا ہون - اب منترون کا ترجمہ سنو-

اوّل منتر - پرتھیے (محیط ۱۲) - بھوتانی (عناصر ۱۲) - پریتھیے (محیط ۱۲) - لوکانی (عالم ۱۲) - پرتھیے (محیط ۱۲) -
سترّدا (تمام ۱۲) - پردوشنو (ذوا یا یو عالم ۱۲) - وشتبیج (وجو اہنبا ۱۲) - ستیتھاسے (قریب ٹھہرا ہوا ہے ۱۲) - جامرت سیا (غیر فانی ۱۲) - بھتا (اپنے آپ کرکے) -
تماتمن (اپنے آپ مین ۱۲) - پچہ - سمتنو - شتیش (داخل ۱۲) -

یہہ تیسری دلیل ہے جسکو مکذب ہدا ہین نے ہستی صانع عالم کے اثبات مین وید سے بیان کیا ہے - جہانتک مین خیال کرسکتا ہون اس قسم کا بیان دہریہ پر حجت نہین ہوسکتا البتہ صانع عالم کے ماننے والے کیلئے بشرطیکہ کوئی اس کلام پر ایمان لانے والا ہو - ذات باری کے ساتھہ ازدیاد محبت کا باعث ضرور ہے - اور اگر مان لیا جاوے کہ اس طرح صفات کاملۂ الٰہیہ کا بیان بھی اثبات ہستی صانع عالم مین کافی ہے - تو کیا پھر ایسا بیان قرآن کریم مین نہین ہے - اگر آریہ کو علم نہین تو ہم قرآن کریم سے بیان کرتے ہین - پہلے آٹھہ نو الفاظ کے بدلے کَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا -

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ - اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا - السپتھا

شبد کے بدلے اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ -

کو پڑہ لو - پرتھم جامرت سیا کے بالمقابل - ہو الاوّل -

ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ دیکھ لو- اس منتر کے تمام آخری حصے کے مقابلہ

ہین- وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ پورا تسلی بخش ہے ؛

دوستر انتر- (دوست ہمارا ۱۲) سنو- (دوست ۱۲) بندھو- (خالق ۱۲) رجنتا- (مبدع ۱۲) سوودہاتا-

(عناصر ۱۲) دہاتانی- (عالم ۱۲) ودیا- (عالم ۱۲) بھوتانی- (تمام ۱۲) وشوا- (عالم ۱۲) ستر- (فرشتہ ۱۲) دیوتیہ-

امرت بانشوناس- (آبحیات کو نہ پکڑ ۱۲) ترتیہے (تیسرا ۱۲) تیستر وناسم لوک

تہ میرتم-

مطلب اللہ تعالے ہمارا دوست خالق عناصر عالم تمام جہان دیوتہ آب حیات جیسے چیز کو ترک کرکے- اس تیسرے مقام والے کی عبادت کرتے ہین- اس قسم کی صفات قرآن کریم کی آیات ذیل مین موجود ہین-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ- وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ- وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ سے جو سورہ بقر مین ہے معلوم ہوتا ہے کہ عام ایمان والے بھی باری تعالے کی ذات پاک کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتے ہین- اور ملائکہ تو بھر بطریق اولے ایسے ہونگے آبحیات کیا چیز ہے- آبحیات بھی ایک شئے من الاشیاء ہے- وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ اسکے مقابلہ مین قرآن کریم فرماتا ہے ؛

لطیفہ- اس وید منتر کا آخری جملہ بتاتا ہے کہ باریتعالے زمین اور آسمان کے ورا کسی تیسرے مقام مین ہے- غالباً یہہ بھی وہ مقام ہے جسکو اہل اسلام عرش کہتے ہین

مکذب براہین نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۲۱ میں قرآن شریف کی آیت۔ یوم یکشف عن
ساق کو صانع عالم کی ہستی کی دلیل سمجھ کر۔ یہہ اعتراض کیا ہے۔ "خدا نے جو پیغمبر احمد کو
کہا ہے۔ میں قیامت کے روز تمکو دیدار دونگا اور تم نہیں مانوگے اور پھر میں تمہارے اصرار کرنے پر
پنڈلی سے جامہ اٹھا کر بتلا دونگا تب تم سجدہ میں گروگے۔ جائے تعجب اور حیرت ہے۔ خدا تعالے
بسبب زود رنجی کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے اور نہیں شرماتا"

مصدق۔ تمام اعتراض از سرتا پا۔ افترا و بہتان۔ اور راستی سے بے نام و نشان
ہے اول اس لئے کہ۔ اگر معترض ہی کا وہ ترجمہ مان لیا جاوے جو خود معترض نے
اس آیت کے نیچے لکھا ہے۔ "جس روز جامہ اٹھایا جاویگا پنڈلی سے۔ اور بلائے جاوینگے
لوگ واسطے سجدہ کرنیکے پس نہ کرسکینگے" تکذیب صفحہ نمبر ۲۱ — جب بھی اس ترجمہ
سے وہ باتیں نہیں نکلتیں جو مکذب براہین نے اپنے اعتراض میں بیان کی ہیں
مثلاً۔ "تمکو دیدار دونگا۔ ایک۔ اور تم نہیں مانوگے۔ دو۔ پھر میں تمہارے اصرار پر۔ تین۔
تب تم سجدہ میں کروگے۔ چار۔ زود رنجی۔ پانچ۔ نہیں شرماتا۔ چھہ۔ تعجب و حیرت ہے!۔
فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ کے معنے مکذب نے یہہ لکھے ہیں "نہیں نہ کرسکینگے"۔ اور اعتراض میں مکذب
نے لکھا ہے "تب تم سجدہ میں گروگے" آریہ صاحبان!۔ انصاف کرو!۔ اور سچ کے
اختیار کرنے میں دیر نہ کرو۔ وَالْعَاقِبَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ[1]۔ اب میں انکو اس آیت
کی بقدر ضرورت تشریح سناتا ہوں۔ اور آیت کا ترجمہ بھی ساتھ ہی بیان
کرتا ہوں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً

۱؎ یاد رکھو انجام کار کامیابی خدا ترسوں کے حصہ میں آتی ہے۔

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ

الساق عربی مین شدۃ اور تکلیف کو کہتے ہین - اور کشف الساق شدۃ

اور تکلیف کا ظہور ہے پس یوم یکشف عن ساق کے معنے ہوے جب شدۃ

اور تکلیف کا ظہور ہوگا - اِن معنون کا ثبوت علاوہ لغت عرب کے قرآن کریم

سے دیا جاتا ہے -

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ

بِالسَّاقِ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ

راجز عرب کے نامی شاعر کا قول ہے -

عجبت من نفسی ومن اشفاقی ✤ ومن طراوی الطیر عن ارزاقها

فی سنة قد کشفت عن ساقها

اور جب جنگ کی شدۃ ہوتی ہے تو کہتے ہین کشف الحرب عن ساق یعنی

گہمسان کا رن واقع ہوا اب اس تحقیق پر آیۃ شریفہ کا یہہ مطلب ہوا کہ جب عبادت

کے کمزور کو مرض موت کی شدت انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے اور رنڈا بوڑہا -

یا ناتوان - زار و نزار ہوجاتا ہے - اور اسوقت اللہ تعالے کی عبادت کیطرف

بلانے والے موذن نے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ - حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - کا کلمہ بڑے

اونچے منارے سے بلند آواز کے ساتھ پکار سُنایا - اور وہ میٹھی آواز سلیم الفطرۃ

لہ جس وقت سخت اضطراب کا وقت ہوگا اور سجدہ کیطرف بلائے جائینگے پس انکو سجدہ کرنیکی طاقت نہوگی - انکی آنکھین (مارے ضعف و دہشت) کے پہلے نور ہوگئی ہونگی ذلت نے انہین ڈہانک رکہا ہوگا اور (اس حالت سے پہلے) جب بھلے چنگے تہے سجدہ کے لئے بلائے جاتے تہے ✤

۲ے - ایسا ہوگا جس وقت سانس ہنسلی تک پہنچ جاتی ہو اور کہا جاتا ہے کون افسوس کرنیوالا ہے (جو اسے اب بچالے) اور (مریض) یقین کرتا ہے کہ اب جدائی کا وقت ہے اور سخت گہبراہٹ سے پیر لپٹے جاتے ہین - اسوقت چلنا تیرے رب کی طرف ہے ✤

۳ے تعجب ہے کہ قحط کے دنون مین جسقدر شدت سے اضطراب واقع ہوا ہین ہو کون مرنے کے خوف سے پرندون کو ان کی روزی کہانے سے روکتا تہا -

نانوان کے کان مین پہنچی - اب اسکا دل مسجد کو جانیکے لئے تڑپتا ہے - مگر اسوقت وہ مرنے کی حالت مین مبتلا - اچھی طرح ہل جل بھی نہین سکتا اور مین کڑہتا ہے - مگر اب اس کڑہنے سے قوی نہین ہوجاتا - اسی آیتہ شریف مین

وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ کے پیچھے وَهُمْ سَالِمُونَ کا کلمہ ان معنے کا قرینہ موجود ہے جسکے معنی ہین اور بتحقیق وہ لوگ بلائے جاتے تھے سجدہ کیطرف جبکہ بھلے چنگے تھے ان معنی کی تصدیق تفسیر کبیر کے جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۷ سے بخوبی ہوسکتی ہے *

دوسری توجیہ اس آیت شریف کی السَّاقُ ذَاتُ الشَّيْءِ - وَحَقِيقَةُ الْأَمْرِ کیا معنی ساق کا لفظ عربی زبان مین کسی چیز کی ذات اور اسکی اصل حقیقت کو کہتے ہین یَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ کے معنے یہہ ہوئے - جبدن اشیا کی اصل حقیقت ظاہر ہوگی - اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی تعلیمات کے منکر اپنی نافرمانیون کا بدلہ دیکھینگے اسوقت اتما مًا للحجۃ پھر سجدہ کی طرف بلائے جائین گے مگر پہلی نافرمانی کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ اسوقت سجدہ نکر سکینگے -

تیسری توجیہ اس آیت شریف کی یہہ ہے کہ ہر ایک چیز کی پہچان مختلف اسباب سے ہوا کرتی ہے مثلاً کوئی شخص ایک آدمی کو اسکا موہنہ دیکھکر پہچان سکتا ہے - اور سابقہ جان پہچان والا ادنے نشان جیسے قدم اور ساق کو دیکھہ کر پتہ لگا سکتا ہے - اسیطرح ایک سمجھہ دار - صحیح الفطرۃ - صاحب دانش ادنی ادنے امور سے باری تعالے کے وجود اور اسکی ہستی کا پتہ حاصل کرسکتا ہے **شعر**

برگِ درختان سبز در نظرِ ہوشیار ⊕ ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

اور کم فہم مریض الفطرۃ کو عمدہ عمدہ دلایل سے بہی معرفت الٰہی حاصل نہین
ہوسکتی اسی طرح ہنگامہ محشر کے وقت جو اسی موجود دنیا کا نتیجہ ہے جب الٰہی صفات
کا ظہور ہوگا تو ناسمجہہ اپنی کمی معرفت اور نقص عرفان کے باعث بخلاف سمجہہ وارون
کے سجدہ سے محروم رہجاوین گے۔ اور اسلام والے اپنے عرفان اور ایمانی نور کے
باعث اونکے ظہور صفات پر جسے کشف ساق کہتے ہین جو کشف وحی سے کم ہے
سجدہ مین گرین گے۔ اور منافقون نافہمونکی بیٹہہ اسوقت طبق واحد ہوجائیگی۔
چوتھی توجیہ جو بالکل میرے مسلک پر ہے یہہ ہے۔ ساق اور اسکا کشف باری تعالے
کی صفت ہے اور صفات کا معاملہ ایسا ہو کہ انکی حقیقت ہمیشہ بلحاظ اپنے موصوف
کے بدل جایا کرتی ہے مثلاً بیٹہنا ہماری صفت ہے جسکے ہم ہرروز متصف ہوتے
ہین۔ مگر ایک بڑے ساہوکار یا کسی امیر کا عروج کے بعد بیٹہہ جانا۔ ہمارے ہرروزہ
بیٹہہ جانے سے نرالا ہوگا۔ برسات کے دنون مین مینہہ کے زور سے دیوار کا بیٹہہ جانا
پہلے بیٹہنون سے بالکل الگ ہوگا۔ اور ایک بادشاہ کا تخت پر بیٹہہ جانا کوئی
اور ہی حقیقت رکہے گا۔ ان مثالون مین دیکہہ لو۔ بیٹہنا ایک صفت ہے۔ مگر
بلحاظ تبدل موصوفین کے۔ اس صفت کا ایک قسم دوسری قسم سے بالکل علیحدہ ہے
اب ان سب سے ایک لطیف بیٹہنا سنو!۔ جسکی حقیقت ان تمام بیٹہنون سے
بالکل الگ ہے۔ وہ بیٹہنا کیا ہے؟ کسیکی محبت کا کسیکے دلمین بیٹہہ جانا۔ا
کسی کی عداوت کا کسیکے دلمین بیٹہہ جانا کسی کی کلام کا کسیکو دلمین گہر کرلینا
یا بیٹہہ جانا جب اہل اسلام نے۔ باریتعالے کو۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔ الوہیم۔ جو مانا
مانا ہے تو اس بات کا تسلیم کرنا ہر عاقل منصف کا فرض ہے کہ وہ اسکی تمام صفات

بھی اس پاک موصوف کیطرح لیس کمثلہٖ اور انوپییم بے مانند مانتے ہونگے
اسکی قدرت اسکی طاقت۔ اسکا علم۔ اسکی حیوۃ۔ اسکا موجود ہونا اسکا ازلی ہونا
اسکا ابدی ہونا۔ اسکا ید۔ اسکا وجہ۔ اسکی ساق۔ اسکا کشف۔ اسکا عرش پر بیٹھنا۔
سب بے مثل ہوگا۔ چونکہ ہم اسکی پاک ذات سے کوئی مشابہت نہین رکھتے۔
اسلئے ہماری کوئی صفت اسکے کسی صفت سے مشابہ نہوگی۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ۔ سورہ اعراف

آیتہ مرقومۃ الصدر کو مکذب نے اثبات صانع کی دلیل سمجھا ہے اور تکذیب کے صفحہ نمبر ہین عادتاً ٹھیکہ پورا کرنے کو پے درپے چند اعتراضات کئے ہین۔

پہلا اعتراض یہہ ہے۔ کہ آیت مرقومۃ الصدر اور آیت ذیل مین تعارض ہے اور وہ آیت یہہ ہے۔
ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۔ وَیَوۡمَ یَقُوۡلُ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۔

دوسرا اعتراض یہہ ہے "خدا جو سب چیزون کا مالک ہے۔ افسوس کہ انکے بنانے مین اتنا حیران اور سرگردان ہوا اور چھ دنرات مین ایک دم بھی نہ سویا۔ اور لگاتار کام کرتا رہا۔"

تیسرا اعتراض۔ "حدیث مین ذکر ہے اسنے (خدا نے) آدم کی مٹی کو بھی چالیس روز تک اپنے دونون ہاتھون سے خمیر کیا جسّے معلوم ہوتا ہے بڑا مھکنے آدمی ہے جسکے چالیس روز ایک آدم کے قالب بنانے مین خرچ ہوئے حدیث۔ خمرت طین آدم بیدی اربعین صباحًا اسکی گواہ ہے۔"

چوتھا اعتراض "جسکا حذا دنیا کے بنانے مین اسقدر کمزور اور بیکس ہے۔ کیا انکی کسی اور علمی معاملہ مین دسترس ہوگی۔"

پانچوان اعتراض - "مٹی کہان سے لی - اور کیون صرف کن فیکون کہنے سے قالب تیار نہ کر لیا"

چھٹا اعتراض - "فانی جسم کے واسطے تو چالیس روز دونون ہاتھون سے محنت کرے تب کامیاب ہو اور ابتک اس باقی اور جاودانی روح کے واسطے پیدائش کا ذکر نہ کیا کہ کن کن مصالحون سے اسکو کتنے سالون مین خمیر کیا - مٹی کی پیدائش بہی قرآن سے - واضح نہین ہوتی کہ کہانسے آئی"

پہر آخر مین کہا ہے - اگر مادہ انادی "غیر مخلوق" نہین مانتے - تو مصنف قرآن کو نہایت ضروری تہا کہ اس بات کو مشرح دلائل سے واضح کرتا مگر اُسنے نہین کیا - مادہ اور روح کی تشریح بالتفصیل نہین ملتی" بلکہ صرف مجملاً ذیل کی پیدایش کا حوالہ ہے - پس ضرور مٹی سے آدم کا جسم بنایا - اور انادی مادہ سے زمین بنائی - اور انادی روح کو اسمین پہونکا ورنہ کسیطرح کا کامل جواب قرآن نہین دیسکتا - اگر در خانہ کس است ہمین عبارت بس است" - انتہے تکذیب صفحہ نمبر ۷ و ۱۷ -

مصدق - مکذب کے اعتراضات پر جابجا نظر کریگا - پہر انشاء اللہ تعالے بعض خاص جوابون کی طرف متوجہ ہوگا - اور مکذب کی طویل اور لفاظانہ عبارت کو مختصر لفظون مین نقل کرنے پر اکتفا کیا جائیگا -

---

مکذب صاحب پوچہتے ہین کہ ان دو آیتون (سِتَّةِ اَيَّامٍ) والی آیت اور (کُنْ فَيَكُوْنُ) والی آیت مین تعارض اور اختلاف ہے پس دو آیت مین سے کس آیت کو سچ مانا جاوے سو گذارش ہے کہ دونون آیتین سچی دونون باہم موافق ہین اور ایک دوسری کی مخالف نہین - دونون نور دونون ہدایت دونون صداقت کی رہنما ہین - دونون آیتون پر ایمان لائیے کسی پر انکار نہ کیجئے - پہلی آیت کا منشا ہے کہ سموات اور زمین کو اللہ تعالے نے چھ یوم مین بنایا - چھ یوم مین پیدا کیا -

اور دوسری آیت شریف کا مطلب ہے - کہ اللہ تعالے کی یہہ مخلوق جسے آسمان و زمین کہتے ہین اسے اللہ تعالے نے باطل نہین بنایا بلکہ حق یعنے حکمت اور عمدگی کے ساتھہ بنایا ہے جیسے اور جگہہ فرمایا ہے -

مَا تَرٰی[1] فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ - اور فرمایا

مَا خَلَقْنَا[2] السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پر ایک جملہ تمام ہو گیا - دیکھو - بالحق لفظ کو آگے ط ایک نشان ہے جیسے انگریزی مین فل سٹاپ کہتے ہین اور عربی مین مطلق یہہ حرف اسبات کا نشان ہے اسکے پہلے جو جملہ مذکور ہوا وہ تمام ہو چکا اور اسکے بعد کا جملہ علیحدہ جملہ ہے اور وہ یہہ ہے - وَیَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ - اسکا مطلب یہہ ہے کہ جسدن اللہ تعالے حشر والے ہنگامہ کی نسبت حکم دیگا کہ کُن یعنے ہو جا - فیکون جسکے معنے یہہ ہین پس وہ ہنگامہ (حشر کا) ہو پڑیگا یہی مضمون بعینہ اور زیادہ وضاحت سے دوسری جگہہ موجود ہے - وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غرض (سِتَّةِ اَیَّامٍ) یعنے چھہ دن مین زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اور کُن سے آناً فاناً محشر کا ہنگامہ برپا ہو گا ٭

دوسرے اعتراض کا جواب یہہ ہے کہ قرآن خبر دیتا ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا[3] السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا

---

[1] تو رحمن کی پیدائش مین کوئی تفاوت دیکھیگا تو اپنی آنکھہ کو پھیر تو کیا تجھے کوئی نقص نظر آتا ہے -
[2] ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزون کو بے فایدہ نہین پیدا کیا ٭
[3] اور بیشک ہمنے ہی آسمانون اور زمینون کو اور جو کچھہ انکے درمیان ہے چھہ دن مین بنایا اور کسی قسم کی تکلیف ہمنے نہین چھوئی

مِنْ لُّغُوْبٍ - سورہ ق

اور ایک اور جگہہ فرمایا ہے - اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ - بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ - سورہ ق ایک جگہہ آسمان و زمین کی حفاظت کی نسبت فرمایا ہے - وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا - غرض حیرانی اور سرگردانی کا عیب لگانا جناب باریتعالے کی نسبت یہہ مادہ پرست طبائع کا اختراع ہے اسلام اس سے بری ہے - اوپر جو آپنے کہا "ایک دم بھی نہ سوویٔ" یہہ بیہودہ تکذیب براہین کی جناب حضرت حق سبحانہٗ تعالے کے حق مین کچھہ کم تعجب انگیز نہین استواہی و یا نند یو استوا سے عمدًا حق کے مخالف ہوا - اہل اسلام کو جناب باریتعالے کی نسبت اعتقاد ہے کہ اللہ تعالے اونگھنے اور سونے کے عیوب سے پاک ہے قرآن کریم خبر دیتا ہے - اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ - لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اسلامی لوگ ہندو کی طرح باریتعالے کے سوجانے اور اُنگھنے کا اسکے یا بدلنے کے معتقد نہین - بلکہ اسکے لئے رات اور دن کے تغیر کے بھی قایل نہین البتہ ایک آریہ صاحب اپنی کتاب تنقیہ دماغ نام مین فرماتے ہین "وہ اجزاء صغار عالم کا ظہور پر میشر کے شکتی کارن سے اور پر میشر نے اپنی نادر حکمت و دانائی سے اجزاء صغار عالم کو بھی قدیم اور انادی رکھا ہے - تو کہ چھوٹی تپ لے کے بعد بہر سقدر تکلیف نہ اٹھانی پڑے" - تنقیہ دماغ جواب سر چشم صفحہ نمبر ۱۹ - لفظ تکلیف باریتعالے کی نسبت غور کے قابل ہے

سلہ - کیا ہم پہلی پیدایش سے تھک گئے ہین - نہین یہہ لوگ نئی پیدایش سے شبہ مین ہین *
سلہ - احکم الحاکمین - اور یہہ نام اللہ تعالے کا ہے ۱۲ منہ
سلہ - علت فاعلیہ - اور قدرۃ قادر ۱۲ منہ
سلہ - قیامت بلکہ فنا ۱۲

تیسرے اعتراض کا جواب سنئے۔ مشاہدہ سے بڑھکر۔ اور کیا اور کسطرح اسلامی لوگ اپنی صداقتوں کی ثبوت دیں ؟۔ آریہ لوگو سنو !۔ ہرایک آدمی کا جسمی قالب چالیس روز میں تیار ہو جاتا ہے۔ اگر آپکے مذہب میں طبی علوم کی تکمیل کی خاطر تشریح کا فن۔ اور انسانی فزیالوجی۔ جیوہت کے لحاظ سے ممنوع ہو تو تمام دنیا کے ڈاکٹروں سے پوچھ لیجئے۔ تمام آدمیوں کے قالب کی بناوٹ کی نسبت حکماء ڈاکٹروں کا گروہ یک زبان ہو کر محمدی حدیث کے تصدیق کریگا۔ جب ہرایک آدمی کا قالب چالیس روز میں تیار ہوتا ہے تو اس روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربہ سے یقین پڑتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قالب عنصری بھی جو اسی جنس کے مورث اور باپ کا قالب ہے۔ ضرور ہی چالیس روز میں تیار ہوا۔ یہہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ انسانی شکل اور اسکے تمام خط و خال کا کھلا خاکہ رحم مادر میں چالیس روز تک پورا ہو جاتا ہے۔ گویا تمام اولاد آدم۔ اپنے اس مورث اعلےٰ کے چالیس روز میں بننے کی شہادت دیتی ہے۔ اور خبر محمدی اور حدیث احمدی (خمرت طین آدم) کی تصدیق کرتی ہیں۔ آریو !۔ آپکو طوعًا نہیں کرہًا محمدی حدیث ماننی پڑی فالحمد للّٰہ رب العلمین بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا بخاری کتاب القدر۔

تیسرے اعتراض کا جواب تقریر بالا سے بالکل ظاہر ہے۔ اور مکذب براہین کا یہہ کہنا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بڑا محنتی آدمی ہے غلط ہے۔ آریو !۔ اسلامی لوگ جبہی اللہ تعالےٰ

له۔ علم افعال الاعضاء ۱۲

کہتے ہین وہ تو خالق آدم ہے۔ وہ آدمی نہین۔ یا در کہو جسطرح عام ہنود اعتقاد کرتے ہین۔ کہ سری کرشن جی۔ اور رامچندر جی خدا۔ اور پھر آدمی تھے!۔ اور جسطرح عیسائی شاید ان سے ہی سنی سنائی حضرت مسیح علیہ السلام کو آدمی اور خدا کہتے ہین اسطرح اسلامیون کا اعتقاد نہین کہ اللہ تعالے آدمی ہے۔ اسلامی تو اللہ تعالے کو ہر ایک عیب اور نقص سے بالکل پاک جانتے ہین اسی چوتھے اعتراض مین مکذب نے باریتعالے کو جسکی صفت اسلامیون مین ھُوَالقَوِیُّ العَزِیز مذکور ہے کمزور کہا ہے۔ یہ سوء ادب ہے۔ سنو اسلام کی پاک کتاب مین اللہ تعالے کی صفت مین آیا ہے وَھُوَ عَلٰے کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔ البتہ ایک معنی مین اسے بیکس کہو تو شاید ممکن ہو کیونکہ قرآن کریم مین اللہ تعالے کی تعریف مین آیا ہے۔ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ؕ اور حدیث مین وارد ہے کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْئًا۔

پانچوین اعتراض مین مکذب براہین نے پوچھا ہے۔ مٹی کہانسے آئی ؟۔ کن سے کیون تیار نہ کر لیا ؟۔ سنو!۔ صاحب مٹی کو اسنے خود پیدا کیا۔ تمکو اطلاع نہین ہوئی مگر اسی آیت شریف مین خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ کے پہلے موجود ہے جسکے معنی ہین آسمانون اور زمین کو پیدا کیا مٹی زمین ہی کا حصہ ہے جسنے زمین کو بنایا اُسنے مٹی کو بھی بنایا صرف کُن سے جیسا آپ چاہتے ہین اسلئے پیدا نہ کیا۔ کہ اسے اختیار ہے جیسے چاہے پیدا کرے۔ وہ تمہارا یا کسی کا ماتحت نہین۔ اور نہ کسی سے مشورہ کا محتاج ہے وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ پھر مین کہتا ہون کہ لفظ کُن کا تو یہہ مطلب ہے۔ اور یہہ معنی کہ ہو جا۔ یا ہو پڑے

توجیسے اللہ تعالے نے کسی چیز کا ہونا چاہا - اسیطرح وہ چیز ہو گئی - جس چیز کا وجود
تدریجًا اور آہستگی سے چاہا وہ چیز بتدریج و آہستگی پیدا ہوئی اور جس چیز کا وجود
دفعتہً چاہا وہ چیز دفعتہً پیدا ہو گئی - مثلاً چنے کا درخت چالیس روز مین پک کر
تیار ہوتا ہے چنے کے لئے کُن کہنے والے کا یہہ منشا ہوا - جو آن آدمی پچیس برس
مین جوان بنتا ہے بڑ کا درخت صدی مین کمال کو پہنچتا ہے انکے لئے کُن کہنے
والے کا بھی منشا ہوا کہ اتنی مدت مین بنے - غرض ہر چیز کے تیار ہونے مین
اللہ تعالے نے جدا جدا اوقات مقرر کر رکھے ہین کسیکی کیا سکت کہ اسپر اعتراض
کرے ۹ - کہ الٰہی تو نے فلان چیز کو تدریجًا بننے والی اور فلان کو دفعتہً بننے
والی کیون نہ کیا لَا یُسْأَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْأَلُوْنَ صادق آیت ہے
اور رفتار نظام عالم اس کی مصدق ہے - چھٹے اعتراض کے جواب مین
سردست اتنا کہنا کافی ہوگا کہ روح کو کتب مقدسہ اور پاک کتاب قرآن کریم نے
بہت معنون پر استعمال کیا ہے - اوّل - روح - کلام الٰہی کا نام ہے - اور
اسلئے کہ کلام الٰہی سے بڑھ کر کوئی چیز زندگی کا موجب نہین - اگر اس متعارف
روح سے چندروزہ زندگی حاصل ہو سکتی ہے تو اس روح (کلام الٰہی) سے جاودانی
حیوۃ - ابدی نجات - نِروانَ - دہرم جیون کو انسان لے سکتے ہین ! اگر
اس روح سے چندروزہ جسمانی خوشیون کو لے سکتے ہین تو اس روح سے
ابدی سرور - مہا آنند - ابدی آرام پا سکتے ہین ! - ان معنے کے
رو سے روح مخلوق نہین بلکہ اللہ تعالے کی ایک صفت ہے اسلئے
کہ یہہ روح الٰہی کلام ہے اور اللہ تعالے اسکا متکلم - جب ان معنے کے لحاظ سے

روح خدا کی صفت ٹھہری اور مخلوق نہوئی اسکے لئے کسی مصالح کی ضرورت بھی بجز ذات الٰہی کی نہ ہی - قرآن کریم سے ان معنی کی شہادت سنو!

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا - سورہ

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ سورہ نحل

دوم - روح ملائکہ اور انبیاء کو کہا ہے اور ظاہر ہے کہ ملائکہ اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مختلف اوقات مین مختلف عناصر سے پیدا ہوئے - اور مختلف مصالحون سے بنے - ان معنی کا ثبوت قران کریم سے سنئے -

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ[1] وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ -

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى[2] ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ سورہ نسا ٭

سوم - روح جسمانی جسکا نفخ انسانی جسم مین اور وہ اور شرائین کی تجویف بن جانیکے بعد ہوتا ہے جسکا اشارہ فَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ مین ہے - اگر اسکی بابت پوچھتے ہو کہ مٹی کہانسے آئی ؟ تو ہم نہایت جرأت سے بلا تذبذب جواب دیتے ہین مٹی سربشکتمان (قادر مطلق) باختیار - قادر کی ایجادی طاقت کا نتیجہ اور اثر تھا - رب النوع کا ماننا اسلامی اعتقاد نہین - اس تذکرہ سے کس قوم پر تعریض کرتے ہو ؟ - اسلامیون مین تو یہہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا - کوئی موجود بالذات - کوئی غیر مخلوق - اور فاعل مستقل نہین - رب النوع

---

[1] - اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی دلیلین دین اور روح پاک سے اسکی تائید کی - ٭

[2] - اسکے سوا اور کچھہ نہین کہ عیسےٰ ابن مریم اللہ کا رسول اور اسکا مخلوق ہے جو مریم کے بیٹے سے پیدا ہوا اور اللہ کی طرف سے روح ہے ٭

کے معتقد - اسلامیون مین مشرک کہلاتے ہین اور شرک کے حقمین قرآنی فتوے یہہ ہے -

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ[۱]

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ[۲]

اللہ تعالے کے سوا کسیکو رب ماننے مین قرآن کریم کی یہہ تعلیم ہے - اور اس امر مین صاحب قرآن کریم کو یون حکم ہوتا ہے - قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ[۳] تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ - وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا - وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ - ہان اسلام کو - دیانندی آریہ کیسا اعتقاد نہین که جیو اور مادہ عالم اُسکے ساتھہ تھے بلکہ زمانہ بہی اُسکے ساتھہ تھا - تب اللہ تعالے سرشٹی[۴] کو رچ سکا[۵] !!! - مسلمانون کا اعتقاد یہہ ہے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اس اعتقاد سے مٹی کا خالق بہی اللہ تعالے ہے - اور مٹی کے مادہ کا خالق بہی وہی ہے - مادہ اور روح کی تشریح جسقدر روحانی تربیت مین مفید ہے اسقدر قرآن کریم نے تشریح کردی ہے اور جس تفصیل کی ضرورت روحانی تعلیم مین نہین اُسسے قرآن کریم نے سکوت فرمایا - خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ اگر روح کے معنے کلام الٰہی کے ہین

---

۱ - یقیناً شرک بڑا بہاری ظلم ہے +

۲ - یقیناً اللہ اسے معاف نہ کریگا کہ اُسکے ساتہہ شرک کیا جاوے +

۳ - کہہ اے کتاب والو! - آجاؤ ایسی بات کی طرف جو تمہارے ہمارے درمیان ٹہیک مسلم ہے - اور وہ بات یہہ ہے کہ اللہ تعالے کے سوا کسیکی پرستش فرمانبرداری نکرین اور نہ اسکا کوئی شریک ٹہراوین اور نہ بنا رکہے کوئی بہی ہم سے کسیکو رب - اللہ کے سوا - کیونکہ رب ایک ہی ہے - اور لوگو! - اگر تم نہ مانو تو ہم تو اس بات کے ماننے والے ہین ہی کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہین ۱۲

۴ - مخلوقات مرکبہ ۱۲ ۵ - رچ سکا پیدا کر سکا ۱۲

تو روح غیر مخلوق۔ اور غیر مادی ہے۔ یہہ روح الٰہی صفت ہے اور مختلف اوقات
مین اللہ تعالےٰ کے پیارے بندو پر نازل ہوتی رہی اور نازل ہوتی ہے
اور نازل ہو گی اور اُنکے وساطت سے عام مخلوق الٰہی کے پاس پہونچی
اور پہنچیگی۔ اور روح کے معنی اگر ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کے لین تو وہ مخلوق
ہین ایک وقت مین پیدا نہین ہوئے۔ بلکہ مختلف اوقات اور انواع و اقسام کے
مختلف اشیا سے پیدا ہوا کئے۔ انسانی جسمانی روح ایک قسم کی لطیف ہوا ہے جو
انسان مین شریانی عروق اور انسانی پہپہرون کے بن جانے اور قابل فعل ہونیکے
وقت نفخ کے جاتی ہی اس مطلب کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی کتاب پر غور کرو یہہ
صادق کتاب حقیقت نفس الامری کی خبر دیتی ہی کہ انسان اسی نطفہ سے جو عناصر کا نتیجہ
ہے خلق ہوتا ہے اور پہر یہین اُسے سمیع و بصیر یعنے مدرک اور ذی العقل بنایا
جاتا ہے نہہ کہ پیچہے سے اپنے ساتھ کچھ لاتا ہے اور پہر اپنے اعمال کا نتیجہ اسکے ساتھ چپٹا
ہوتا ہے جس وہم و فرض کا کوئی مشاہدہ کا ثبوت نہین۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا - اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔

یاد رکہو۔ عہد الست کا تذکرہ ہم مسئلہ تناسخ مین کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایک مدت تک
مجہے تعجب اور افسوس ہوا کہ تکذیب براہین کے مصنف صاحب نے اسقدر
طول طویل اعتراض۔ آیتہ شریفہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ پر کیون

ؔ زمانہ مین سے ایک وقت بیشک انسان پر ایسا گذرا ہے کہ اسکا نام و نشان کچھ بھی نہ تہا۔ ہمنے انسان کو ملے ہوئے نطفہ سے پیدا کیا۔ ہم اسکا امتحان لیا چاہتے ہین (اور اس امتحان کے لئے) ہم نے اسے سمیع و بصیر بنایا۔

کئے۔ اور میرے تعجب اور افسوس کی کئی وجہین ہین۔

اول۔ اسلئے۔ چھ دن* مین زمین۔ آسمان۔ اور جو کچھہ اِن دونون مین ہے اسکے پیدا ہونیکی خبر ایسے سچے لوگون نے دی ہے جنکا صدق مختلف دلائل اور نشانات سے ثابت ہے۔ اور اس خبر کو مشاہدہ ضرور یہ علوم۔ اور قانون قدرت کے مستحکم انتظام نے نہین جھٹلایا۔

دوم۔ اسلئے کہ جن لوگون نے یہہ خبر دی ہے۔ انمین سے ایک کا نام سیدنا موسیٰ علیہ السلام ہے اور دوسرے کا نام سیدنا محمد بن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور ان لوگون نے یون کہا ہے کہ ہمکو اللہ تعالے نے یہہ خبر دی اور اسیکے مکالمہ سے یہہ بات ہمین معلوم ہوئی۔ ان خبر دہندون کی امداد اللہ تعالے نے جیسے کی ہے اسکی خبر دنیا سے مخفی نہین۔ اور جو تعجب انگیز کامیابی ان لوگون کو ہوئی اسکی نظیر مدعیان الہام مین کوئی نہین دکھا سکا۔

انصاف کرو۔

کیا جناب الٰہی کی پاک اور مقدس بارگاہ سے جھوٹون کو ایسی امداد مل سکتی ہے؟

سوم۔ اسلئے کہ جس کتاب مین یہہ خبر دی گئی۔ اسکا من جانب اللہ ہونا بہت وجوہ سے ثابت کیا گیا۔ چاہو اسکا نام توریت لو۔ چاہو قران کریم کہو۔

چہارم۔ اس لئے کہ اللہ تعالے کے اکثر بلکہ تمام کام جنکو ہم دیکھتے ہین۔ آہستگی اور تدریج سے ہوا کرتے ہین۔ تقدیر امکان اپنے ارد گرد کا کارخانہ قدرت

* دن یا یوم کے معنے بارہ گھنٹہ کے نہین یاد رکھو ۱۲

دیکہہ لو! - پہل دار درخت کتنے دنون مین - پہل دار کہلاتا ہے - گہوڑے
اور ہاتھی کا آج پیدا ہوا بچہ کتنے دنون مین اللہ تعالےٰ اسکو ہماری سواری
کے قابل بنائیگا - آدمی کا وہ بچہ جو آجکل ماںکے رحم مین یا باپ کے جسم مین
آرام گزین ہے اللہ تعالےٰ اسکو کتنے دنون مین عالم فاضل اور ریفارمر کریگا - پس جب ایسے کام
جو بتدریج ہو رہے ہین اسی قادر مطلق - سرب شکتیمان - کُن کے کلمہ کے ساتہہ پیدا
کرسکنے والے کی پیدائش ہے - تو زمین و آسمان اور اسکے درمیانی اشیا کا چہہ روز مین پیدا ہونا کیون محل انکار ہے
پنجم - اسلئے کہ زمین - آسمان - اور ان دونون کی درمیانی تین چیزین ہین اور انکی
بناوٹ دو طرح پر ہے - اوّل ان اشیا کی اصل بناوٹ - دوم ان کی
ترتیب پس یہہ چھہ چیزین ہوئین - جو چھہ یوم مین پیدا ہوئین - یہان یہہ
امر بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ آریہ نے بہی تمام مخلوق کے اصول اشیا چہہ چیزون
کو مانا ہے ارضی اشیا چار - جنکو اربعہ عناصر یا چار تت کہتے ہین - اور سماوی
چیزین دو یعنی مین کی چار چیزین مٹی - پانی - آگ - ہوا - سماوی دو چیزین - اکاش
جسے سما یا السماء کہئے - اور دوسری روح - جسے جیو کہتے ہین - قران کریم
مین ایک جگہہ کچہہ تفصیل کی گئی ہے اسے بہی سنو -

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ
أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا

ل - تو کہہ کیا تم ایسے خدا کا کفر کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن مین پیدا کیا - اور اُس کے شریک کرتے ہو یہی تو عالمون کا پروردگار
ہے - پہر اسپر پہاڑ بنائے - اور زمین کو برکت دی اور اشیائے خوردنی کے ہمین اندازہ باندہے - یہہ سب کچہہ چار دن مین ہوا -
حاجتمندون کے لئے سب سامان درست ہو گیا - پہر سماء کی جانب متوجہ ہوا اور وہ دخان تہا (یعنی اسے ٹہیک کیا) پہر اسے
اور زمین (دونون) کو کہا کہ خواستہ یا ناخواستہ تم دونون حاضر ہو جاؤ - اُنہون نے کہا ہم خوشی سے آتے ہین - (یہہ ایسا انداز
محاورہ ہے جسکا مدعا یہہ ہے کہ یہہ اشیا ہمارے مطیع فرمان ہین اور کبہی کسی طرح ہمارے حکم سے انحراف کر نہین سکتین) پہر
انکو سات سماء مقرر کیا دو دن مین - اور ہر اسماء کو اسکا متعلق کام سپرد کیا ؎

وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ ثُمَّ
اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا
أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ
وَأَوْحَى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا - سورہ حٰمٓ - رکوع نمبر ٢ - سیپارہ نمبر ٢٤ -

ششم اسلئے - کہ ان چیزون کے بنانے مین یہہ نہین فرمایا کہ تمام
تمام دن اور رات مین ان اشیاء کو پیدا کیا - بلکہ یہہ فرمایا ہے کہ چھ روز مین یہہ
چھہ چیزین پیدا کین - یہہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک ایک چیز ایک ایک روز مین
ایک آن کے اندر کلمہ کُن سے پیدا ہوئی -

ہفتم - اسلئے - کہ اللہ تعالے خَالِقُ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ معطل بیکار
نہین - وہ ہمیشہ اپنی کامل صفات سے موصوف ہے - ایسا کیون مانا جاوے
کہ تمام اشیا کو ایک آن مین پیدا کرکے پھر معطل ہو گیا ہے -
بلکہ وہ ہمیشہ خالق ہے - اور مخلوق کا حافظ ہے اور رہے گا -

ہشتم - اسلئے - کہ یوم عربی زبان مین مطلق وقت کو کہتے ہین پس
سِتَّةِ أَيَّامٍ کے یہہ معنے ہونگے چھ وقت مین - چاہو وہ وقت ایک آن
کلمح البصر - لو - چاہو تو وہ ایک ایک یوم لاکھون کرورون برس کا یوم
جیسے راقم کا اعتقاد ہے سمجھو -

نہم - اسلئے - کہ یوم عربی زبان مین اس زمانہ اور وقت کو بھی کہتے ہین جسمین
کوئی واقعہ گزرا - گو وہ واقعہ کتنے بڑے وقت مین گزرا ہو - دیکھو یوم بعاث
یوم حنین - یوم بنو بکر - یوم بسوس - یوم حاد وغیرہ وغیرہ - اس زمین

واسمان وغیرہ کی پیدائش کے زمانہ کو اس محاورہ پر یوم کہا گیا *

دہم - اسلئے کہ پدارتھ ودیا - یعنے علم طبعیات خصوصًا علم طبقات الارض سے ثابت ہوچکا ہے - یہہ زمین کسی زمانہ مین آتشین گیاس تہا - بلکہ یون کہئے کہ ایک ستارہ روشن تہا جب قدرتی اسبابوں سے اللہ تعالے نے اسمین کسیقدر کثافت پیدا کردی تو یہہ زمین اسوقت ایک سیال مادہ ہوگیا جسکو عربی زبان مین اَلْمَاء کہتے ہین اور اسپر اسوقت ہوا چلا کرتی تھی جیسے توریت شریف کی کتاب پیدایش کی پہلی آیتون مین لکہا ہے - پہر جب وہ اَلْمَاء زیادہ کثیف ہوگیا تو اسپر وہ حالت آگئی جسکے باعث اُسپر زمین کا لفظ بولا گیا - پس ایک دن اسپر وہ تہا کہ یہہ زمین سیال ہوئی اور دوسرا دن وہ آیا کہ کثیف ہوگئی طبقات الارض سے یہہ امر بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ جسقدر زمین کے نیچے مرکز کی طرف کہودا جاوے زمین کی گرمی بہ نسبت بالائی سطح کے نیچے کو بڑہتی جاتی ہے حتّٰی کہ اب بھی چہتیس میل کی دوری پر ایسا گرم مادہ موجود ہے جسکی گرمی تصور سے باہر ہے اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے جب اسکا بالائے حصہ کثیف ہونا شروع ہوا تہا ایکدن اس ہمارے آرامگاہ پر وہ گزرا تہا کہ اس زمین کی بالائی نہایت پتلی سطح کے نیچے اس مادہ کا آتشین سمندر موجین مارتا تھا اور اسکی بالائی باریک سطح کو توڑ توڑ کے بڑے بڑے راکس اور بڑے بڑے چوڑے قطعات باہر نکلتے تہے اور پہاڑون کا سلسلہ پیدا ہوتا جاتا تہا اور ظاہر ہے کہ اس وقت بڑے بڑے زلزلے اور بہونچال ہوتے تھے جب بڑے بڑے پہاڑ پیدا ہوگئے - اور زمین کا بالائی حصہ زیادہ موٹا ہوگیا پھر

تیسرا اور چوتھا دن یا تیسرا اور چوتھا وقت اس کرہ ارضی پر دہ آیا کہ نباتات۔ جمادات
پہل۔ پہول وغیرہ تہیا انسانی آرام اور آسایش کے سامان مہیا ہوئے۔ ایک دن
ان اشیا کی پیدایش کا۔ اور دوسرا دن ان اشیا کی ترتیب کا غرض دو دن
پہلے اور دو دن یہہ کل چار روز زمین کے درستی کی ہوئی اسیطرح زمین کی بالائی
فضا۔ اور زمین کی سقف۔ اور زمین کی بنا۔ آسمان کو اللہ تعالے نے دو روز
مین بنایا۔ اور ا تعین امر الٰہی کی وحی ہوئی اور وہ وقت آگیا کہ انسان زمین پہ
آباد ہو کیونکہ جیسے قرآن کریم نے فرمایا ہے سَوَاۤءً لِلسَّآئِلِیۡنَ انسان کی تمام
ضرورتین۔ اور اسکے لئے سب ما یحتاج پورا ہوگیا۔

یادداشت

اس تکذیب براہین سے غالبًا پہلے کا ذکر ہے میرے ایک پیارے عزیز نے
مجھ سے اسی آیتہ پر سوال کیا۔ کہ اللہ تعالے کو قرآن مین القادر یعنے
قادر مطلق کہا ہے اور وہ تمام زمین اور آسمان کو ایک آن مین پیدا کر سکتا ہے
کیونکر مان لیا جاوے آسمان و زمین کو اسنے چھ دن مین بنایا ہو اسوقت ایک
جوار کا کہیت ہمارے سامنے لہلہا رہا تہا۔ مینے تہوری دیر سکوت کرکے پوچھا۔
اس کہیت کا دانہ کب تک تیار ہوکر کہانیکے قابل ہوگا ؟۔ اس عزیز نے جواب
دیا کئی مہینے کے بعد پک کر کھانے کے قابل ہوگا۔ تب مینے کہا اسکے دانہ
کو کون بناوے گا ؟۔ اُسنے جواب دیا۔ وہی۔ جسے۔ القادر۔ قادر مطلق
سرب شکتیمان۔ جگدیشر کہتے ہین۔ مینے کہا وہ ایک کہن مین سب
کچھہ پیدا کر سکتا ہے کیونکر مانا جاوے کہ وہی ایسی قدرت والا دانون کے

بتانے مین اتنی دیر کرے تب اس عزیز نے کہا - صاحب یہہ اسکی خواہش اچھا اسکی مرضی اور ساتہہ ہی ہنس دیا اور کہا کہ جواب ہوگیا - مکذب کی دلیل جو صفحہ نمبر ۶۹ مین ہے اور جو آپ نے اس آیت کے مقابلہ مین لکھی ہے -

ہِرَن - (زر ۱۲)	گَربہہ - (کار معدن ۱۲)	سَمَوَرتَتا - (ہوتا ہوا ۱۲)	گرِتے - (اول ۱۲)	بھُونَسیَ - (تمام عالم ۱۲)
جاتَ - (کے جو ہوا ۱۲)	پَتِی - (غالب ۱۲)	رِیک - (ایک ۱۲)	آسِیت - (ہوتا ہوا ۱۲)	سَدا دَھار - (قیوم ۱۲)
پِرتھوی (زمین ۱۲)	آنگ دیا (آسمان ۱۲)	موتے مان (یہی نشان ہین ۱۲)	کسمئے (ایسے دروپا ۱۲)	دیوای (پرکاش والاکو)
ہویکھا - (ہون کرکے)	وِدِھیم (قربانی کرتے ہین ۱۲)			

مکذب کے صفحہ نمبر ۷۱ مین اثبات وجود صانع پر چہٹی قرآنی دلیل یہہ لکھی ہے -

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - اور اس کو دلیل اثبات صانع سمجہہ کر اسپر یہہ پانچ اعتراض کئے ہین -

(۱) عرب والے اللہ کو پہلے ہی مانتے تہے - اور صدق دل سے جانتے تہے کہ خدا ایک ہے

(۲) محمد صاحب کے باپ کا نام عبد اللہ تہا - حالانکہ مکہ کے مندر کا پوجاری تہا - پہر اسمین (آیتہ قرانیہ) کوئی نئی تعلیم ظاہر نہین ہوئی" اور پہر آیہ ذیل -

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ - يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کو اعتراضات کا نشانہ کی بنانے لئے کلام کو اسطرح پر طول دیا ہے -

(۳) "یہا پر محمد صاحب کے ہاتہہ کو قران خدا کا ہاتہہ تبلاتا ہے - اور اسطے ہاتہہ ملانا خدا سے ہاتہہ ملانا ٹہیرایا گیا ہے - کیا یہی توحید کی تعلیم ہے"

لہ - تو کہہ ہوا اسکے اور کچہہ نہین کہ مین تم سا ایک بشر ہون میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے -

(نہم)- غالب یقین ہوتا ہے کہ خدا کیطرف جہکانے جہکاتے آخری وقت مین حضرت کو خدا بننے کا خیال آگیا تہا- اور بہت شخصون کو اپنی عبادت کیطرف ہی رجوع کرانے لگے تہے اُسکی تصدیق اس خطبہ سے ہوتی ہے- جو بروقت وفات اُنکے حضرت عمرؓ نے پڑہا تہا (دیکہو محمد صاحب کی زندگی کے حالات)"-

(۵)- یہہ ہمہ اوست کی تعلیم ہے- یا خود پرستی- اور مشرکانہ ہدایت ہے-

غرض یہہ پانچ اعتراض ہین جنکو ہمنے خلاصۃً بیان کردیا ہے اور ہمنے آسانی کے لئے اوپر نمبر لگا دیئے ہین-

مصدق- تکذیب کا پہلا دعوے ہے "عرب والے صدق دل سے جانتے تہے کہ اللہ ایک ہے" اس ادعا سے بڑہکر جہوٹا اور بے بنیاد دعوے اور کیا ہوسکتا ہے-؟- الہ کے معنی معبود کے ہین- اور تمام خواندہ دنیا سے مخفی نہین کہ عرب مین کیسی خطرناک بت پرستی تہی- اس امر کے ثابت کرنے اور اسپر شہادتین لانے کے لئے وقت کو صرف کرنا اور ایک مسلم الثبوت امر کو بہر معرض اثبات مین لانا محض تحصیل حاصل ہے- یہہ تاریخی واقعہ ہے کہ عرب کے لوگون نے اسی توحید کے مسئلہ پر صحابہ کرام کو ایسے دکہہ دیئے کہ انکو مجبوری وطن چہوڑ حبشہ کو بہاگنا پڑا حضور علیہ السلام ہی آخر مشرکون کی شرارت سے مدینہ طیبہ کو چلدیئے سمیہؓ عمار بن یاسر کی والدہ کو اسی توحید کی دشمنی پر دُکہہ دیا کہ اسکی شرمگاہ مین برچھی مارکر گلے سے نکالی اسطرح کے ظلم کا ظالم اور ایسی شرمناک کارروائی کا مرتکب وہی کمبخت علیہ اللعنۃ تہا جسے تکذیب براہین تکذیب مین ابو الحکم علیہ الرحمۃ کرکے لکہتا ("ابوجہل") ہے-!!!- اس بہائی چارے کے قربان جایئے سچ ہے الکفر ملۃ واحدۃ

سیاہ اندرونی دیکھئے کہ حق کے دشمن سے کیسی ہمدردی ظاہر کی جاتی ہے -
مشرکین مکہ کے اعتقاد کو ایک جگہہ قرآن بیان کرتا ہے - ذرہ غور سے سنو -
مشتی نمونہ خروارے - ایک دو آیتیں سناتا ہوں تو کہ ناظرین کو پتہ لگے کہ
مکذب کے کلام میں کہاں تک سچائی پائی جاتی ہے -
وَعَجِبُوٓا أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ هَٰذَا سَٰحِرٌ كَذَّابٌ
أَجَعَلَ ٱلْءَالِهَةَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ وَٱنطَلَقَ ٱلْمَلَأُ مِنْهُمْ
أَنِ ٱمْشُوا۟ وَٱصْبِرُوا۟ عَلَىٰٓ ءَالِهَتِكُمْ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ يُرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِى
ٱلْمِلَّةِ ٱلْءَاخِرَةِ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا ٱخْتِلَٰقٌ - اور ایک جگہہ آیا ہے -
وَقَالُوا۟ مَا هِىَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا ٱلدَّهْرُ وَمَا
لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ -
لات - عزےٰ - اور منات وغیرہ کی پرستش کا تو مکذب کو بہی انکار نہین ہوگا کیونکہ
مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۵۷ مین ایک نوٹ لکہا ہے جسکی پہلی سطر یہہ ہے -
"یہہ خبر چارون طرف مشہور ہوگئی کہ اب بت پرستون کے ساتہہ محمدؐ صاحب نے صلح کر لی"
اس تقریر سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اسوقت عام عرب مشرک بت پرست تہے -
پس مکذب کا کہنا کہ عرب صدق دل سے جانتے تہے خدا ایک ہے - کذب ثابت ہوا +
دوسرا - دوسرا دعوے مکذب کا یہہ ہے - کہ حضور علیہ السلام کے والد کا نام عبد اللہ تہا حالانکہ وہ

---

۱ - اور وہ حیران ہوئے کہ انہی مین سے انکے پاس ایک ڈرانیوالا آیا اور ان منکرون نے کہا - یہہ جہوٹا جادوگر ہے - دیکہو اس نے متعدد معبودون کو ایک ہی معبود بنا ڈالا - یہہ تو اچنبہے کی بات ہے - اور ان کے سردار یہہ کہتے ہوئے (انہین) چلے کہ چلو اپنے معبودون پر پکے رہو - کیونکہ یہہ ایک بات ہے جسکا منشا کچہہ اور ہے ہمنے پچہلے دین مین یہہ بات نہین سنی یہہ تو کچہہ گہڑت سی معلوم ہوتی ہے -
۲ - اور وہ کہتے ہین ہماری دنیا کی زندگی ہے (یہین) ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور زمانہ ہی ہمین ہلاک کرتا ہے انہین اسبات کا کچہہ بہی علم نہین وہ تو بس اٹکلین دوڑاتے ہین -

مکہ کا پوجاری تھا۔ اول۔ عبداللہ آپکے والد کو مکہ کا پوجاری کہنا دعوے بے دلیل ہے دوم۔ ایسا نام رکھنے سے کیونکر واضح ہوا کہ عرب والے اللہ تعالے خالق الارض والسموات کے سوا کسیکو اُسکی مخلوق مین سے اللہ نہین جانتے تھے۔ ۹۔ اور نیز یہ کہ عامہ عرب مشرک نہ تھے اور موجودات کی پوجا نہین کرتے تھے۔ اگر اس نام سے خواہ مخواہ توحید کے ثبوت وجود کومات لین تو اتنا ثابت ہوگا کہ آپکا دادا بت پرست اور مشرک نہو خواہ مخواہ کا لفظ مین نے اسلئے بولا ہے۔ کہ بت پرست مشرک تو اسلئے مشرک کہلاتے ہین کہ اللہ تعالے کی ذات پاک کے سوا اور مخلوق کی بھی پرستش کرتے ہین وہ بالکل اللہ تعالے کے منکر یا اسکی پرستش کے منکر نہین ہوا کرتے۔ حق پرستی کے ساتھ بت پرستی بھی کرتے ہین انکی عبودیت خالصہ عبودیت نہین ہوتی۔ معبودیت کی صفت مین باری تعالے کو یکتا نہین رکھتے خدا کو بھی معبود جانتے ہین اور اپنے بتون کو بھی معبود بناتے ہین اسیواسطے مشرک کہلاتے ہین۔ مثلاً ہم لوگ عامہ ہنود کو اسیواسطے مشرک کہتے ہین۔ کہ وہ باریتعالے کو بھی معبود جانتے ہین۔ اور سری کرشن چندر۔ اور سری رامچندر جی۔ گنیش جی وغیرہ وغیرہ بھی کی پرستش کرتے ہین۔ اور دیانندی آریہ کو اسلئے یقیناً مشرک سمجھتے ہین کہ وہ باری تعالے کو غیر مخلوق مانتے ہین اور اسی صفت مین ارواح اور ارواح کے گن۔ کرم۔ اور سبھاؤ۔ یعنی ارواح کے خواص افعال۔ عادات کو بھی غیر مخلوق اعتقاد کرتے ہین۔ !!!۔ پرمانو۔ اور انکے گن۔ کرم۔ اور سبھاؤ کو بھی غیر مخلوق بتاتے ہین۔ !!!۔ اور زمانہ کو بھی غیر مخلوق کہتے ہین باریتعالے دیانندیون کے نزدیک مطلق خدا ہے اچھا[1]۔ الوہیت[2] نہین۔ بلکہ اور اشیا بھی انکی

[1] لم یلد ولم یولد ۱۲ [2] لیس کمثلہ شیء ۱۲

اِس صفت مین شریک ہین۔ تعالےٰ شانہٗ عما یقولون علوًا کبیرًا۔ بنا برعلی ہٰذا۔
دیانندی آریہ مشرک ہین۔ اور پکّے مشرک ہین۔ یا درہے مسلمان جنت
دوزخ۔ ارواح وغیرہ کو اُن معنی پر اَبدی نہین کہتے جن پر باریتعالےٰ کے
ابدی کہتے ہین مسلمان قوم کے نزدیک ان اشیاء کا وجود ممکن۔ اور باریتعالےٰ
کا وجود واجب ہے۔ ان اشیا کا وجود باری تعالےٰ کی عطا اور اسکا ایجاد۔ اور اسکی
خلق ہے باریتعالےٰ کا وجود کسیکا عطیہ نہین کسیکا ایجاد نہین کسیکی مخلوق
نہین ان اشیا کا وجود اسلام کے نزدیک وجود اور بقا دونون مین جناب
باریتعالےٰ کا محتاج اور باری تعالےٰ من کل الوجوہ غنی ہے۔ وَاللّٰہُ الغَنِیُّ
وَاَنتُمُ الفُقَرَاءُ قرآن کریم کی آیت ہے غرض حضور کے والد ماجد کا عبد اللہ نام کہنے
سے۔ گو حضور کے شان اور صداقت کی عمدہ فال ہے مگر اس سے یہہ ثابت نہین
ہوسکتا کہ عرب لوگ بت پرست اور مشرک نہ تھے ا۔ ہم یہان ہندستان یا آریہ ورت
مین دیکھتے ہین بعضے ہندی آریہ ورتی اپنے بچون کا نام ہرید اس۔ نرائند اس
رامداس رکھتے ہین۔ اور شرک بہی کرتے ہین۔ بلکہ مسلمانون مین ایک گہر انے
کے آدمیون کو دیکھتے ہین۔ ایک کا نام عبد اللہ ہے۔ دوسرے کا نام
عبد الرسول۔ تیسرے کا نام فضل الرحمن۔ اور چوتہے کا نام کرامت حسین
فَاِنَّا لِلّٰہِ عَلٰے حَالَۃِ الاِسلَامِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ۔ ایک مسلمان اللہ دتا ہے
تو اسکے دوسرے بہائی کا نام نعوذ باللہ منہا پیرا ندتا ہے۔

تیسرا دعوےٰ مکذب کا یہہ ہے کہ آیۃ یَدُ اللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم مین حضور علیہ
السّلام نے فرمایا ہے۔ میرا ہاتہ اللہ تعالےٰ کا ہاتہ ہے۔ خاکسار کہتا ہے۔ یہہ دعوے

تکذیب کا بالکل افترا - اور بہتان ہے - قرآن شریف کی کسی آیت مین ہرگز - ہرگز - ہرگز موجود نہین - کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - ہو کہ میرا ہاتھ اللہ تعالے کا ہاتھ ہے - کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا - جس آیت سے یہہ استدلال کیا ہے - اسکے معنی صاف ہان بالکل صاف ہین - کیونکہ ید اللہ کے معنی - عربی زبان مین ہین - (۱) ید اللہ یعنے انعامہ تعالے - (۲) ید اللہ یعنے نصرتہ تعالے - (۳) ید اللہ - صفتہ من صفاتہ تعالے اَلَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ - جیسے میرا اعتقاد ہے - ان محاورات پر آیۂ شریفہ کے معنے ہوئے -

(۱) يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ اللہ تعالے کا انعام ان لوگون کے انعامات کے اوپر ہے -

(۲) اللہ تعالے کی نصرۃ - اسکی امداد ان لوگون ان لوگونکی نصرۃ اور امداد سے اوپر ہے -

(۳) اللہ تعالے بے مثل کی صفت ید - ان لوگون کی صفت ید کے اوپر ہے - حیرانی کی بات ہے کہ اسمین اشکال ہی کیا ہے - ! - ہان اگر یون ہوتا کہ یدی وہی ید اللہ فوق ایدیہم تو کسیقدر اعتراض کا موقع ہوتا - ہم اس آیت اور پہلی آئیہ کی تشریح آگے کرینگے - انشاء اللہ تعالے +

چوتھا اعتراض - اور دعوے یہہ کیا ہے - آخری وقت مین حضور کو خدا بننے کا خیال آیا " خاکسار کہتا ہے - تمام دنیا مین توحید کے واعظ آئے - اور انہون نے اپنی قوم کو شرک سے روکا - توحید الوہیت کی طرف - بلایا -

آخر کچھ زمانہ کے بعد وہی ہادی معبود بنائے گئے۔ و۔ دور نجاؤ صرف حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حالت پر غور کرلو۔ کہ اس خاکی نہاد انسان کو کیسا آسمان پر اٹھایا گیا۔! ہادی اسلام نے تمام انبیاء و رسل کے وعظ کی اسطرح تکمیل فرمائی۔ کہ اپنی عبودیت کے اقرار و اعتقاد کو۔ توحید کی اقرار و اعتقاد کی جزو لازم کردیا کہ کہین آپکی قوم بھی امم سابقہ کی طرح آپکو خدا اور معبود نہ بنالے اس احتیاط اور حزم کی یہہ برکت اور یہہ اثر ہے۔ کہ قوم کی قوم۔ شرک مین گرفتار ہونے سے محفوظ رہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ سبحان اللہ کیا حکمت ہے کہ آپکی قبر مکہ معظمہ سے بہت دور بنائی گئی تو کہ مکہ معظمہ کیطرف سجدہ کرتے وقت اس قسم کا ممکن احتمال بھی نرہے کہ ساجدین کا قبلہ توجہ وہ قبر ہے آثار صحیحہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد صحابہ جب سفر سے واپس آتے تو سیدھے مسجد نبوی مین جاکر دوگانہ ادا کرتے۔ مرقد مبارک کی جانب کوئی بھی رُخ توجہ نہ لاتا۔ افسوس ایسے بھی معترضین کا یہہ حوصلہ ہے۔! خداوند تعالے ہدایت کرے۔ آپ نے عین وفات کے وقت فرمایا قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ[1]۔ اور وصیت کی۔ وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ۔ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ[2]۔ اور سنو! عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَضَاعَ الْعِيَالُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ!

[1] یہود و نصاریٰ پر خدا لعنت کرے انہون نے اپنے نبیون کی قبرون کو سجدہ گاہین بنالیا۔

[2] اور میری قبر کو بت نہ بنانا جو پوجا جاوے۔ اللہ کا غضب اُمنڈ آیا اُن لوگون پر جنہون نے اپنے نبیون کی قبرون کو سجدہ گاہین بنالیا۔

ثُمَّ قال یسبح حتی عرف فی وُجُوہِ اصحابہ ثم قال ویحک انہ لا تُستَشفَعُ باللہ علی احدٍ
شان اللہ اعظم من ذلک ؑ ۔ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد برکت مہد میں
ایک خطیب نے اثنائے خطبہ میں مَن یُّطِعِ اللہَ وَرَسُولَہٗ فَقَد رَشَدَ وَاھتَدٰی کے بعد
کہا ۔ وَمَن یَّعصِہِمَا ۔ اس پر آپ نے فرمایا بِئسَ الخَطِیبُ اَنتَ ۔ وعن عمرؓ قَالَ قال
رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما
انا عبدہٗ ۔ فقولوا عبد اللہ ورسولہ مُتفق علیہ سجدہ کرنے کرانے کی بابت
سن لو ۔ کیا لطیف واقعہ گزرا ہے ۔ عن قیس بن سعدٍ قال اتیتُ الحیرۃ فرأیتھم
یسجدُون لمرزبانٍ لھم فقلتُ لرسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَحقُّ اَن یُسجد لہ
فاتیتُ رسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون
لمرزبان لھم فانت احقُّ بان یسجد لک فقال لی ارأیت لو مررت بقبری اکنت
تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا ؑ (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۲۸۲)

ہمہ اوست کے مسئلہ پر ایک آیت بھی نص صریح الدلالۃ نہیں یہ دیگر بات ہے

ؑ جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ۔ جانوں پر آفت بنی ہوئی ہے ۔ بال بچے تلف ہو گئے ہیں ۔ مال تباہ ہو گئے ۔ مویشی ہلاکت پر آ گئے آپ اللہ تعالےٰ سے ہمارے واسطے پانی مانگئے ہم آپکو اللہ کے پاس سفارشی لے جاتے ہیں اور اللہ کو آپکے پاس ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب میں کہا سبحان اللہ سبحان اللہ اور بار بار سبحان اللہ پڑھتے (جیسے اس کے کلام سے سخت بیزار اور مضطرب ہو گئے ہیں) پھر فرمایا بھولے آدمی اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لے جایا کرتے اللہ تعالےٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے ۔

ؑ ۔ قیس بن سعد کہتے ہیں کہ میں حیرۃ میں جو گیا وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے حاکم کو سجدہ کرتے ہیں ۔ میں نے اپنے دل میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو اور بھی زیادہ حق ہے کہ انہیں سجدہ کیا جاوے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے حیرۃ میں ایسا دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے حاکم کو سجدہ کرتے ہیں آپ تو زیادہ حق دار ہیں کہ آپکو سجدہ کیا جاوے ۔ آپ نے فرمایا اچھا تو اگر تجھے میری قبر پر سے گزرنے کا اتفاق کبھی ہوا تو تو کیا اسے سجدہ کرے گا ۔ میں نے کہا نہ ۔ آپ نے فرمایا خبردار ایسا مت کیجیو ۔

یہہ دیگر بات ہے کہ خودغرض لوگون نے اپنے مدعا کے اثبات کے لئے **قرآن کریم** سے اس پر استدلال کیا ہی۔* جیسے یہہ دو آئتین قائلین **وحدۃ الوجود** سے استدلال مین سنی ہین۔ اول۔ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔ مگر جب اس آیت کا ماقبل انسے دریافت کیا جاوے تو حیران رہجاتے ہین۔ اسکا ماقبل یہہ ہے وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ۔ بات نہایت صاف ہے کہ اس بین بین اس موجودات مین یقین کرنے والون کے لئے نشانیان ہین۔ اور جب تم اس سیر بیرونی سے فارغ ہوجاؤ تو پھر اپنے نفوس مین مطالعہ کرو تدبر کرو۔ **دوسری** آیت شریف۔ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ۔ مگر جب اون سے دریافت کیا گیا کہ جس چیز کے اول و آخر وہ ہو وہ چیز آپ کیا ہوئی۔ اور جس چیز کا ظاہر و باطن وہ ہو وہ خود کیا ہوئی۔ تو عوام مدعیان وحدۃ الوجود ساکت ہوجاتے ہین۔

*نوٹ دنیا مین یہہ عام مرض پھیلا ہوا ہے کہ متکلم یا قائل کی ذاتی وجاہت اسکی معروف شہرت۔ اسکی مسلم الثبوت سیرت اور اسکی مصطلح اصطلاح و مراد کے خلاف اسکی کلام کا مطلب لیا جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے اہم مقاصد یا اعتراضات کا مبنی اسکو قرار دیا جاتا ہے۔ یہہ ایک مغالطہ ہے جسنے تحقیق حق کے رستہ مین اٹل چٹان کا کام دیا ہے۔ اب اسلام اور صاحب اسلام کا منشا دشمن عیسائیون کے مسئلہ تثلیث کفارہ کیطرح چیستان لاینحل کا ہم پلو نہین رہا قد تبین الرشد من الغی یہہ نہایت واضح اور صاف راہ ہے اور یہلا اور ایک ہی مذہب ہے جسکے بانی کو اپنی صداقت پر اپنی کامیابی کا کامل تیقن اور علیٰ بصیرۃ اذعان ہے کہ دن رات مین پانچ بار علی رؤس الاشہاد بلند مینارون پر اس مذہب کے اصول کی منادی کی جاتی ہے۔ اللہ اللہ! کوئی جویائے حق سلیم القلب ہے کہ اسی ایک دلیل سے اس کامل ہادی کا صادق پیرو بن جائے۔ قرآن مجید نے خلق و خالق۔ ممکن و واجب۔ فانی و باقی مین امتیاز و تفرقہ کی نسبت یہ وہ بند از گفتگو ئین کی ہین۔ جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے جو آپکی علیٰ الاعلان کا سچا حقیقت نما دستور العمل ہے ہرگز کوئی ایما یا صراحت بھی ایسے لغو خیالات (ہمہ اوست یا ہمہ از اوست وغیرہ) کے متعلق پائی نہین جاتی۔ صدر امت اور آئمہ سلف کے کسی قول و فعل سے کوئی دلیل لائی نہین جاسکتی۔ پس یہہ کافی ثبوت ہے کہ نفس اسلام اور اسکے صادق اتباع ایسے خلاف عقل عقاید و تعلیمات سے بری ہین۔ ایک شخص جسنے اعلاء کلمۃ الدین۔ توحید کا نور عالم مین پھیلانے کو اپنی اور اپنے پیروؤن کی جانین کھپائین۔ وہ شخص جو قدم قدم پر اپنے بندہ ہونے اور عاجز بندہ الٰہی ہونیکے ثبوت دیتا ہے۔ وہ جو مشرک اور کافر کو تیغ سے دریغ کا عوضہ بنانے سے تذبذب نہین کرتا جسنے آئینہ عالم سے قولاً و فعلاً غیر اللہ کے آثار مٹا ڈالے۔ مظاہر شرک و بدعت کو جڑ سے اکھاڑ دیا جسکے ادنے سچائی نے خادم نے سومنات کے ایسے شرک گڈھ کو حرف غلط کی طرح صفحۂ عالم سے حک کردیا۔ ایسے مقدس وجود کی نسبت یہہ کہا جاوے کہ اسنے شرک کی تعلیم دی یا وہ یدانتی مسائل کی بنیاد ڈالی۔ سراسر افترا ہے۔ یوروپ کے سخت سے سخت دشمن بھی جنہون نے اسلام پر لکھا ہے اس امر کا اعتراف کرنے سے پہلو تہی نہین کرتے کہ اسلام ہے ایک ایسا مذہب ہے جسنے دنیا مین توحید کو شائع کیا۔ ڈاکٹر سپیر صاحب لکھتے ہین مسیحی مذہب نے گو کافی طور پر ثابت کردیا تھا کہ وہ حکومت و سلطنت کے انتظام کے لئے کفیل ہوسکتا ہے مگر تسپیر بھی اسپنے حریف

ہان البتہ ویدمین مسئلہ وحدة وجود کی بنیاد مستحکم رکہی گئی ہے اسلئے کہ آریہ ورت مین وحدة وجود کے مسئلہ کو ویدانت کہتے ہین - اور خود یہہ لفظ ہی ظاہر کئے دیتا ہے کہ اسکی اصل کہان سے ہے - اور حضرت میرزا صاحب کے شحنہ حق اور سرمہ چشم کے جواب مین ایک میرٹہہ کے آریہ صاحب جو چہاونی نصیرآباد ضلع اجمیر کی عدالت کے سرشتہ دار ہین اپنی کتاب تنقیہ مین فرماتے ہین - "وہی پرآتما اپنی اچہا سے بہور وپ ہوگیا یعنے رب شکلون مین ظاہر ہوا - یہہ منتر سے اپنشد کا بچن ہے" انتہی تنقیہ نمبر ۷" پہر صفحہ نمبر ۹ مین کہا ہے - "اس تمام عالم مجسم کا ظہور نمت کارن ہرکرتے یعنے علت فاعلی پرمیشر سے ہے" انتہے پہر صفحہ نمبر ۲۷ مین لکہا ہے "یہہ بہی واضح ہو کہ ویدانتی یعنے آریون کے فلاسفر پرمیشر کو واحد الوجود مانتے ہین یعنے جو کچہہ ہے اللہ ہی اللہ ہے ماسوا کچہہ نہین" صفحہ نمبر ۳ مین لکہا ہے ارجن سرشٹی کا آد (ابتدا ۱۲) - ادہ مدہ (اوسط ۱۲) - اور انت (آخر ۱۲) مین ہون ودیاؤن (علم ۱۲) مین برہم ودیا (حکم الٰہی ۱۲) - چرچا کرنیوالون مین واد (تذکرہ ۱۲) مین ہون" *

مدہ کا لفظ جسکے معنے اوسط کے ہین - بہت ہی توجہ کے قابل ہے

"صرف پرمیشر ہی یہہ تمام دنیا ہے - جو کچہہ ہوچکا ہے وہی تہا اور جو کچہہ ہوگا وہی ہوگا - رگوید بہاگ ۲ سکت ۹۰ منتر دوم" سینٹ جارج کہتے ہین - جو کچہہ گزشتہ زمانون مین تہا پرمیشور تہا - جو کچہہ اب موجود ہے پرمیشر ہے آدمیون کے جسم جو اب موجود ہین اور گزشتہ زمانون مین زندہ تہے تمام پرمیشور ہین اور تہے جو کچہہ

بقیہ ص ۳۰ (شرک وکفر) کے استیصال کے لئے قوی نہ تہا بلکہ غیر مذہب کے ساتہہ اسکے مجاہدہ کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دونون کے اصول خلط ملط ہوگئے - اس بارہ مین عیسویت و اسلام مین تناسب نہین جس (اسلام) نے اپنے مخالف و حریف کو بکلی معدوم کردیا اور بلا اختلاط غیری فقط اپنے ہی اصول کو شائع کیا" (تاریخ منازعت مابین مذہب وعلم) دیانندیون کے یہ اعتراضات اسلام کی شوکت اور قرآن کی صداقت مٹانے سے رہے - وہ ان باتون سے اپنی ہی دانش و بینش کی ہنسی اڑا رہے ہین - اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ - صاحبان بصیرت سمجہتے ہین کہ ایسی خردہ گیریون سے اُن کا منشا کیا ہے حقیقت مین فرعون کی طرح جناب موسٰے علیہ السلام کے مقابلہ مین دل ہی دل مین شکست کہا گئے ہین - مگر اب ظاہر مین نمودی رسیون کے سانپون سے حق تعالٰے کے قدوس کا سامنا کیا چاہتے ہین - سو انجام وہی ہوگا جو ایسون کا ہوا کیا ہے *

(عبدالکریم)

آئندہ زمانون مین ہوگا وہ بھی پرمیشر ہے - وہ دیوتاؤن کا دیوتا ہے - اس چیز سے جو لوگ کہاتے ہین وہ نشو و نما پاتا ہے اور دنیا بھی اسکے ساتھ بڑہتی ہے - مایا کے سبب چیزین مختلف نظر آتی ہین - لیکن در اصل ہر ایک شئی پرمیشر ہے برہم کے تین حصہ اس دنیا سے پرے ہین - اسکا ایک حصہ تمام دنیا ہے یہی تمام ہے جو اسکے ایک حصہ سے بنا ہے - منتر ۴ " پہر شنو! "تنقیہ دماغ کا مصنف آریہ - کیا کہتا ہے - بموجب قرآن کے صرف اسقدر توحید ہے کہ پیدا کرنے والا ایک ہے دو نہین ہین مگر بمقابلہ خدا کے دوسری موجودات مخلوق کے وجود سے انکار نہین کیا گیا - گو اسنے ہی گہڑے پیدا کئے ہون - مگر اسکے مقابلہ مین اسے علیحدہ موجود ہونا - اور تا ابد موجود رہنا - اہل اسلام کے یہان ثابت ہے جب اسے علیحدہ دوسری چیز کا موجود ہونا ثابت و ظاہر ہے تو پہر توحید کہان رہی تو دوئی ہوگئی -

"تنقیہ صفحہ نمبر ۴۲"

اب مین ان دونون آیات کا مطلب سناتا ہون - مگر بیان شروع کرنے سے قبل مختصر سی تمہید کا لکہنا مناسب معلوم ہوتا ہے جب دو یا کئی چیزین باہم کسی امر مین شریک ہوتی ہین - اور کسی امر مین مختلف ہوتی ہین - تو ظاہر ہے کہ امر مشترک کے احکام مین ان مشترکہ اشیا کو اتحاد ہوگا - اور جن جن باتون مین ان چیزون کو باہمی اختلاف ہوتا ہے اون باتون مین جو جو احکام ہونگے ان مین بہی اختلاف ہوگا - مثلاً حیوانات و نباتات - جسمیت اور نمو مین باہم شریک ہین - مگر حیوانات تحرک بالارادہ خورد - نوش - وغیرہ اوصاف مین نباتات سے ممتاز ہین - پس حیوانات و نباتات کو جسمیت اور نمو کے احکام مین بہی شرکت ہوگی مگر خورد - نوش - جماع وغیرہ احکام مین حیوانات اور نباتات مین اشتراک ہوگا بلکہ حیوانات کو ان باتون اور ان کے احکامات مین امتیاز و خصوصیت ہوگی - اسیطرح - انسان و حیوان کے درمیان

کہانے - پینے - جماع کی خواہش مین جسقدر اشتراک ہے اسیقدر کہانے پینے - جماع کے احکام مین بھی اشتراک ہوگا - مگر انسان - ترقی - سطوت - جبروت - نئے علوم و فنون کی تحصیل اور نئے علوم کو اپنے ابنائے جنس کے سکہلا دینے مین حیوان سے ممتاز ہے - ان اشیا کے احکام مین بھی حیوان سے ممتاز ہوگا - ایسے ہی - ہادی - رسولون اور عامۂ آدمیون مین گو عام احکام بشریت کے لحاظ سے اشتراک ہوتا ہے - رسولون کا گروہ بخلاف اور عام آدمیون کے - الہی - ملہم - مصلح قوم - موید من اللہ ہوتا ہے - اسلئے عام احکام بشریت مین اگرچہ عامہ بشر سے اشتراک رکہتے ہین - لیکن اپنی خصوصیت رسالت نبوۃ - اصلاح قوم کے احکام مین عامہ خلایق سے ضرور جدا ہوتے ہین - بلاتشبیہ ایک مفتوح ملک کی رعایا کے ساتہہ ایک فاتح اور حکمران گورنمنٹ کا سپہ سالار یا مجاز حاکم اپنی گورنمنٹ کے حکم سے کوئی معاہدہ کرے اور اس رعایا کو اپنی گورنمنٹ کے احکام سنا دے - تو اگر اس مفتوح رعایا کے لوگ ان معاہدات اور احکام کی تعمیل نہ کرین تو ضرور وہ رعایا اس گورنمنٹ کی مجرم - باغی - غدار - نافرمان ٹھہریگی - مگر وہی سپہ سالار اور گورنمنٹ کا ماتحت حکمران اس رعایا کو - کوئی اپنا ذاتی کام بتاوے اور اپنے طور پر ان رعایا مین سے کسی سے کوئی معاہدہ کرے اور اس رعایا کا آدمی اس سپہ سالار اور اس حاکم کی بات نہ ماننے یا معاہدہ کا خلاف کرے تو یہہ شخص جو اس سپہ سالار اور گورنمنٹ کے ماتحت حکمران کے معاہدہ اور حکم کا مخالف ٹھہرا ہے گورنمنٹ کی بغاوت کا مجرم نہوگا - کیونکہ پہلی قسم مین اس سپہ سالار اور حاکم کے احکام - فاتح گورنمنٹ کے احکام ہوا کرتے ہین - اور اس سپہ سالار کی زبان

فاتح گورنمنٹ کی زبان اسکی تحریر فاتح گورنمنٹ کی تحریر ہوا کرتی ہے۔ غور کرو۔
ایک قاتل کو مجاز حاکم کے حکم سے قتل کرنے والے یا پہانسی دینے والے کے ہاتھ
اسی گورنمنٹ کے ہاتھ ہوتے ہین جسکے حکم سے قاتل کو قتل کرنے والے اور پہانسی
دینے والے نے قتل کیا اور پہانسی دیا۔ درصورت دیگر وہی پہانسی دینے والا کسی
اور ایسے آدمی کو جسپر اس گورنمنٹ نے موت کا فتوے نہین دیا قتل کرکے دیکھ لے کہ
اسکا انجام کیا ہوتا ہے پس اسی طرح اللہ تعالے کے رسول انکی بہی دو حالتین
اور دو جہتین ہین۔ ایک حالت وجہت مین وہ آدمی ہین بشر ہین۔ اور دوسری حالت
انکی رسالت ونبوۃ کے ہے۔ جسکے باعث وہ رسول ہین نبی ہین الٰہی
احکام کے مظہر اور احکام رسان ہین جسکے باعث انکو پیغامبر کہتے ہین پہلی
حالت وجہت سے اگر وہ حکم فرماوین تو اس حکم کا منکر باغی۔ منکر رسول نہوگا جسکو
شرعی اصطلاح مین کافر۔ فاسق۔ فاجر کہتے ہین اور دوسری حالت وجہت سے
اگر کوئی انکے حکم کو نمانے تو ضرور انکے نزدیک اسپر بغاوت۔ انکار کا جرم قایم
ہوگا۔ اور ضرور وہ کافر فاسق۔ فاجر کہلاوے گا۔ اس جہت سے چونکہ وہ خداوندی
احکام کے مظہر ہین اور جس سے معاہدہ کرتے ہین اُس سے خدا کے حکم سے
معاہدہ کرتے ہین اور معاہدہ کنندہ جو معاہدہ اُن سے کرتا ہے وہ اصل مین یا بہ پیغامبر
سے معاہدہ کرتا ہے۔ پس اگر معاہدہ کنندہ معاہدہ کے خلاف کرے تو باغی و منکر
بلکہ کافر ہوگا بنی عرب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے رسالت ونبوۃ کا دعوے
کیا اور اپنے آپ کو اللہ تعالے کا رسول بتایا اب انکو جن لوگون نے نبی و رسول
مانا اور انکے احکام کو الٰہی احکام یقین کیا لامحالہ آپسے انکا معاہدہ حقیقۃً اللہ تعالے

سے معاہدہ ہوگا۔ ہان جو احکام اور مشورے اس عہدہ رسالت کے علاوہ
فرمائوین ان احکام کی خلاف ورزی مین کفر و فسق نہوگا صحابہ کرام آپکے عہد
سعادت مہد مین یہہ تفرقہ عملاً دکہاتے تہے۔ بریرہ نام ایک غلام عورت تہی جب
وہ آزاد ہوگئی وہ اپنی خاوند سے جو ایک غلام تہا بیزار ہوگئی مگر اسکا شوہر اُس پر فدا تہا
وہ اسکی علیحدگی کو گوارا نہ کرتا تہا وہ اس پر سخت کبیدہ خاطر ہوا اور آنجناب کیخدمت
اقدس مین حاضر ہوکر اس امر کی شکایت کی آپنے۔ بریرہ سے اُس کے ساتہہ
مصالحت کرلینے کو ارشاد فرمایا بریرہ نے جواب دیا۔ آپ یہہ وحی سے فرماتے ہین یا
عہدہ نبوۃ سے علاوہ بطور مشورہ کے فرماتے ہین آپنے فرمایا ہین رسالت کے لحاظ
سے یہہ حکم نہین دیتا اپنی ذاتی رائے سے تجھے کہتا ہون اس نے نہ مانا اور کہا مجھے
اختیار حاصل ہے اسیطرح إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ
وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ
رَبِّهِ أَحَدًا۔ اس ایت مین شرک سے ممانعت اور اس امر کا بیان ہے کہ مین
ایک بشر ہون بشریت مین تمہاری مثل ہون۔ خبردار کبہی شرک نکرنا مجھے خدا
نہ کہہ بیٹھنا نہ میری عبادت کرنا اللہ تعالے کی عبادت مین۔ کسیکو شریک نہ ٹھہرانا۔
اور ایسا ہی ان آیات کریمہ مین غور کرنے والا یقین کرسکتا ہے کہ اسلام
کہان تک شرک سے بیزاری ظاہر کرتا ہے۔ وَيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَ
الْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ

لہ۔ اس کے سوا نہین کہ مین تم سا ایک بشر ہون مجھے حکم ہوتا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امید وار ہے وہ عمل نیک کرے۔ اور اپنے رب کی عبادت مین کسی کو شریک نہ بلا دے

دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا - وَ
لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا - اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا - لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً
وَّاَصِيْلًا - اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ
نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

مکذب نے صفحہ نمبر ۴ ے **تکذیب** مین سورہ **نجم** کے حوالے سے یہہ **لغو فقرہ**

تلک الغرانیق العلے وان شفاعتھن لترتجی - اعتراض کرنے کو لکھا ہے **اسلام** کے مختلف فرقے دنیا مین موجود ہین - سب کے پاس **قرآن** ہے مگر تعجب ہے کہ کسی مین یہہ موجود نہین اور ہو کیسے **قرآن کریم** کی شان اس سے **اعلےٰ** و **ارفع** ہے کہ اُس **مجموعۂ توحید** مین ایسا مشرکانہ مضمون ہو - حقیقت مین قرآن پر کوئی اعتراض نہ تھا -

مکذب فٹ نوٹ مین "مفصل حال اسکا معالم جلالین بیضاوی معتمد مین ذکر ہے" -

مصدق نے ان تفاسیر کیطرف رجوع کیا - مگر ان مین یہہ لکھا پایا جو ناظرین کے عرض

۵ - اور اللہ سزا دیگا منافق مرد و عورت اور مشرک مرد و عورت کو جو اللہ کی نسبت بدظنی رکھتے ہین انہین کے اوپر برائی کا پھیر ہے - اور اللہ انپر ناراض ہوا اور ان پر لعنت کی اور اُن کے لئے جہنم تیار کیا اور وہ برا ٹھکانا ہے - (یہہ لوگ اپنی دولت - کثرت اور قوت پر فریفتہ نہ ہون اور اپنے موجودہ وقت کو جس سے سزا ابھی غائب ہے - سرمست آرام کا زمانہ تصور فرما کر مغرور نہ ہو جاوین - ان کو سزا دینا انکا استیصال کرنا اور عقل و فکر انسان سے باہر ناندیشیدہ سامانون کا ہلاکت کے بہم پہونچانا ہم پر کچھہ دشوار نہین ہے - اسباب ہمارے ہین اور اسباب کے خالق ہم ہین) اور آسمان و زمین کے لشکر اللہ کے قبضہ مین ہین اور اللہ غالب حکمت والا ہے - ہمنے تجھکو (اے نبی) شاہد - مبشر - نذیر بھیجا ہے - (اب ضرور ہے کہ تم لوگ) اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ - اُسے (رسول کو) قوت دو اور اسکی تعظیم کرو - اور صبح و شام اللہ کے نام کی تقدیس کرو - یقیناً جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھہ انکے ہاتھون کے اوپر ہے - اب جس نے عہد کو توڑ دیا وہ جانلے کہ وہ عہد شکنی کی سزا پاوے گا - اور جس نے پورا کیا اُسے جس پر اُس نے اللہ سے معاہدہ کیا ہے تو عنقریب اللہ اُسے اجر عظیم دے گا +

خدمت ہے بیضاوی نے اس واہی قصہ کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہہ فقرہ تلک الغرانیق العلی الخ پڑہا تہا لکہکر کہا ہے۔ فہو مردود عند
المحقّقین۔ اور یہی بات معالم کے حاشیہ پر مرقوم ہے۔ تفسیر فتح البیان
مین لکہا ہے۔ تلک الغرانیق الخ کی نسبت یہہ کہنا کہ رسول اللہ نے سورہ نجم مین
اسکو پڑہا صحیح نہین چنانچہ وہ کہتے ہین لم یصحّ شی من ھذا ولا ثبت بوجہ من
الوجوہ ومع عدم صحتہ بل بطلانہ فقد دفعہ المحققون بکتاب اللہ سبحانہ۔
حیث قال اللہ تعا ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثمّ
لقطعنا منہ الوتین۔ وقولہ تعالی وما ینطق عن الھوی وقولہ تعالی
ولولا ان ثبّتناک لقد کدت ترکن الیھم۔ فنفی المقاربۃ للرّکون فضلا عن الرّکون
قال البزّار ھذا حدیث لا نعلمہ یروی عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم باسناد متصل +
قال البیھقی ھذہ القصۃ غیر ثابتۃ من جھۃ النقل ثمّ اخذ یتکلم ان رواۃ ھذہ
القصہ مطعونون فیھم +
قال امام الائمۃ ابن خزیمۃ ان ھذہ القصۃ من وضع الزنادقۃ +
قال الرازی ھذہ القصۃ باطلۃ موضوعۃ لا یجوز القول بھا +
قال اللہ تعا وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی +

نجم کی کوئی بات بہی کسی وجہ سے ثابت اور صحیح نہین ہوئی۔ اگرچہ خود ہی اسکی عدم صحت اور اس کا بطلان ظاہر ہے۔ مگر محققین کہتے ہین کہ اللہ تعالے کی کتاب ہی تو اسکے رد کر رہی ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اگر یہہ (نبی) ہماری نسبت کوئی جہوٹی بات لگاتا تو ہم اسکا دہنا ہاتہہ پکڑلیتے پہر ہم اسکی رگ حیات کو کاٹ ڈالتے۔ اور اللہ تعالے فرماتا ہے۔ یہہ نبی اپنی طرف سے نہین بولتا۔ اور اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اگر ہم تجہکو مضبوط نہ رکہتے تو تو اُن کی جانب قریب تہا کہ مایل ہو جاتا۔ اب یہہ آیت مقاربت میلان کی بہی نفی کرتی ہے چہجائیکہ آنجناب کا میلان اُن کی جانب ہوتا۔ بزار کہتے ہین ہم نہین جانتے کہ کسی نے اس حدیث کو متصل اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ بیہقی کہتے ہین۔ یہہ قصہ نقل کے قانون کے لحاظ سے ثابت نہین ہوا۔ پہر بیہقی نے یہہ کلام کیا ہے کہ اس قصہ کے راویوں مین طعن کیا گیا ہے + امام الائمہ ابن خزیمہ کہتے ہین۔ کہ اس قصہ

وقال اللہ تعالیٰ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى - ولا شك ان من جوز على الرسول تعظيم الاوثان فقد كفر لان من المعلوم بالضرورة ان اعظم سعيه كان فى نفى الاوثان ✦

قال ابن كثير فى تفسيره ان جميع الروايات فى هذا الباب اما مرسلة او منقطعة لا تقوم الحجة بشئ منها - ثم قال فقد عرفناك انها جميعها لا تقوم بها الحجة لانه لم يروها احد من اهل الصحة ولا اسندها ثقة بسند صحيح او سليم متصل - (فتح البيان مختصراً)

وقال فى الكبير روى عن محمد بن اسحاق بن خزيمة انه سئل عن هذه القصة فقال هذا وضع من الزنادقة وصنف فيه كتاباً -

مکذب براہین - صفحہ نمبر ۷ مین لکہتے ہین - "اور اُنپنشدون کے مخفی رکہنے مین یہہ مصلحت بہی اور اہل اسلام سے چہپانے کا یہہ مطلب تہا - کہ وہ تعصب وجہالت سے غیر مذہب کی کتب کو جلادیا کرتے تہے - ایسا نہو کہ ان ست دہرم کی کتابون کو جلادین "

پہر مکذب نے صفحہ نمبر ۹ ۷ مین اسکندریہ کے کتب خانہ کی تباہی - کا ذکر کیا ہے - کہ فیلونس حکیم اور فاضل اجل کی عرض پر عمرو سپالار افواج نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ ثانی سے اس کتب خانہ کے بارے مین ارشاد پوچہا تو خلیفہ نے لکہا فی الفور جلادئیے جاوین - چہہ مہینہ تک

ص ۲۳۷ - کو زندیقون نے وضع کیا ہے ۔ امام رازی کہتے ہین - یہہ قصہ جہوٹا بناوٹی ہے اسکا ماننا ناجایز ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہہ نبی اپنی طرف سے کچہہ نہین بولتا یہہ تو وہی کہتا ہے جو اسکے دل مین وحی کی جاتی ہے اور اللہ تعالے فرماتا ہے عنقریب ہم تجہے قرآن پڑہاتے ہین - پہر تو اُسے فراموش نہ کریگا - جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہہ کہنا روا رکہے کہ آپ نے بتون کی تعظیم کی ایسا شخص بیشک کافر ہے - اسلئے کہ یہہ واضح ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بہاری کوشش بتون کا نابود کرنا تہا - ابن کثیر اپنی تفسیر مین لکہتے ہین - کہ اس باب مین جتنی روائتین ہین یا تو مرسلہ ہین یا منقطعہ ہین اور ایسی روائتین حجت نہین ہوا کرتین - پہر امام صاحب فرماتے ہین - ہم تجہے سمجہا چکے ہین کہ یہہ تمام روائتین حجت پکڑنے کے قابل نہین ہین - کیونکہ اہل صحت مین سے کسی نے انہین روایت نہین کیا اور نہ کسی ثقہ نے سند صحیح یا سلیم متصل سے انہین اسناد کیا - اور امام صاحب تفسیر کبیر مین لکہتے ہین - محمد بن اسحٰق بن خزیمہ سے روایت ہے کہ اُسے اس قصہ کی بابت سوال کیا گیا - اس نے جواب دیا کہ زندیقون نے اسے گہڑا ہے - اور اُس نے اس بارہ مین ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے ۔

وہ ہمام گرم ہوتے رہے تھے ۔ انتہے مختصراً۔

یہہ اعتراض صرف پادری صاحبان کی کاسہ لیسی کا نتیجہ ہے - واالا ناظرین - غور کرین -

اوّل - اگر اسلام کے عادات مین یہہ ہوتا - تو اسلام والے پہر خلیفہ عمر رضا اپنے عہد سعادت مہد مین - یہود - اور عیسایون کی پاک کتابون کو جلاتے - کیونکہ وہی دونون مذہب ان پاک کتابون والے مذہب اسلام کے پہلے مخاطب تہے - پہر مجوس پر اسلام کا پورا تسلط ہوا - مگر کوئی تاریخ نہین بتاتی کہ اسلام نے انکی کتابین جلائین - اگر یہہ فعل اسلام یا خلفاء اسلام کا داب ہوتا تو اس کے ارتکاب کے اسباب ہمیشہ اسلام مین موجود تہے - اور اسلام کا کوئی مانع نہ تہا -

*نوٹ - اگرچہ اسوقت تک جبکہ اس واقعہ کی تحقیق نہ کی گئی تھی اور صحیح حالات روشنی مین نہ آئے تہے یہہ الزام مسلمانونکو دیا جاتا تہا مگر اب مصنف مزاج اور حق پسند علما مین ایسے لوگ بہت کم رہ گئے ہین جو یہہ ناحق الزام مسلمانون کو دیتے ہون اس الزام کی وجہ زیادہ تر تعصب یا ناواقفیت پر مبنی تہی اور اس وقت بھی جب یہہ الزام لگانے والے کے پاس کوئی صحیح سند موجود نہ تھی یعنی اس قصہ کے بیان کرنے والے دو مورخ اس واقعہ سے ۵۸۰ برس بعد پیدا ہوے تہے - اور کوئی پہلی سند ان کے پاس موجود نہ تہی سنٹ کرائی سے جس نے اسکندریہ کے کتب خانہ کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکہی ہین - اس روایت کو بالکل جہوٹا ٹہرایا ہے - اور معلوم ہوا ہے کہ یہہ کتابین جولیس سیزر کی لڑائی مین جل گئی تہین جیسا پلوٹارک ہی لائف آف سیزر مین لکہتا ہے کہ جولیس سیزر نے دشمنون کے ہاتہہ مین پڑجانے کے خوف سے اپنے جہازون کو آگ لگا دی اور وہی آگ بڑہتے بڑہتے اس حد تک پہونچ گئی کہ اس نے اسکندریہ کے مشہور کتب خانہ عظیم کو بالکل جلا دیا -

ہینڈی صاحب نے اپنی کتاب مین ڈکشنری آف ڈیٹس ریلیٹنگ ٹو آل ایجز جہان اس غلط روایت کو درج کیا ہے وہان اپنی تحقیقات سے یہہ نوٹ لکہا ہے کہ "یہہ قصہ بالکل مشکوک ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول کہ اگر وہ کتابین مخالف اسلام ہین تو جلا دینا چاہئین، مسلمانون نے تسلیم نہین کیا - اس قول کو بعض نے تھیوفلس اسکندریہ کے بشپ سے منسوب کیا ہے جو ۳۹۰ء مین ہوا اور بعض نے اسے کارڈنل زمینز کے ہاتہہ لگایا ہے جو ۱۵۰۰ء مین تہا"

ہمارے مشہور جوان مرد ڈاکٹر لائٹنر نے اپنی کتاب سنین الاسلام مین اس غلط روایت کی پیروی کی ہے اور افسوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنی تحقیقات مین دہوکا ہوا ہے - ڈریپر صاحب نے مشہور کتاب مین پہلے اس قول کو غلط راویون سے نقل کیا ہے - لیکن بعد مین جاکر اس قول کی غلطی کو تسلیم کیا ہے اور لکہا ہے کہ درحقیقت یہہ کتابین جولیس سیزر کی لڑائی مین جل گئی تہین - اور اب کامل یقین کے ساتہہ کہا جاسکتا ہے کہ یہہ قول بالکل بے اصل اور محض فسانہ ہے - اگر رونے کے لایق ہے تو یہہ سچا واقعہ ہے کہ متعصب کارڈنل زمینز نے اسی ہزار عربی قلمی کتابین گریناڈا کے میدانون مین برباد کرنے والی آگ کے شعلون کے حوالے کردی تہین - (دیکہو کانفلکٹ بی ٹوین سائنس اینڈ ریلیجن) عبد الکریم

دوم - اگر مذہبی وغیرہ کتابون کا جلانا - اسلامی بادشاہون - اور عوام اسلام کا کام ہوتا - تو یونانی فلسفہ - یونانی طب - یونانی - یونانی علوم کے ترجمے عربی زبان مین محال ہوتے -

سیوم - اگر کتابون کا جلانا - اسلامی لوگ اختیار کرتے تو ضرور تہا - کہ مکذب براہین اپنے ملک سے کوئی نظیر دیتے - اور انہین اسکندریہ مین سمندر پار پہنچانا پڑتا -

چہارم - سات سو برس سے زیادہ اسلام نے ہندستان مین سلطنت کی - اور اس عرصہ مین - بھاگوت - رامائن - گیتا - مہابہارت - اور انکے مثل - لنگ پران - مارکنڈی - مشہور کتابین جو آجتک مذہبی کتابین - اور مقدس پستک یقین کیجاتی ہین کسیکے جلانے کی خبر کان مین نہین پہنچی بلکہ ان کتابون مین سے بعض کے ترجمے ہوے - پس تعجب آتا ہے ؟ - کہ ان ہندوٗن نے کیونکر سمجھہ لیا کہ مسلمان انکی پستکون کو جلاتے ہین - **انصاف** سے سوچو -

پنجم - یاد رکہو - ہم ایک الزامی جواب دیتے ہین - اگرچہ الزامی جواب بعض لوگ پسند نہین کرتے - مگر ہم اسلئے ایسا جواب پسند کرتے ہین کہ اس قسم کے جواب سے راستی پسند مخاطب کا دل خود ہی اندرونی جواب کا طالب ہوتا ہے - اور حقیقی جواب ایسی حالت مین زیادہ تر موثر بنتا ہے - اس الزامی جواب مین پہلے ہم عیسائیون کو لیتے ہین جو اس اعتراض کے پہلے بانی ہین اور مکذب براہین نے انہین کے اخبار نور افشان - نمبری ۲۱ - جلد ۱۲ مطبوعہ ۲۲ - مئی ۱۸۸۴ع سے یہہ سوال اخذ کیا ہے - اور اسوقت الزامی جواب کی خوبی پہ انکو متی ۷ باب ۱ - ۵ - لوکا ۶ باب ۳۷ - یاد دلاتے ہین اور پہر عرض کرتے ہین کہ وہ اعمال ۱۹ باب ۱۸ - ۲۰ مین ملاحظہ

فرماتے ہین کہ اسمین کیا لکہا ہے۔

اور بہتیرون نے انمین سے جو ایمان لائے تہے آکے اپنے کامون کا اقرار کیا۔ اور بہتون نے جو جادوگر تہے۔ اپنی کتابین اکٹھی کرکے سب لوگون کے آگے جلا دین۔ اور انکی قیمت کا حساب کیا۔ تو پچاس ہزار روپیہ ثابت ہوئین۔ اسیطرح خداوند کریم کا کلام بڑہگیا۔ اور غالب ہوا۔

اب اس تعلیم پر جو عملی کارروایات ہوئین وہ سنئے۔ اور یہہ بہی یاد رہے کہ اسکندریہ کے کتب خانہ مین ایسی کتابین نہ تہین۔ جو محل مجال اعتراض ہین۔

کتاب والٹن مطبوعہ ۱۸۳۸ء جلد سوم مین ہے۔

جب وکلف کے ترجمہ جلانے کا حکم ہوا تو ۱۴۰۸ء مین ایک کتاب ٹیلے نے تصنیف کی اور ۱۴۲۸ء مین کونسل منعقد ہوئی جسکے حکم سے وکلف کی ہڈیان قبر سے نکال کر جلائی گئین۔

۱۵۲۶ء مین کارڈنل ولسی اور بشپ لوگون نے حکم دیا کہ ٹنڈیل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے۔ اور اس مضمون کے اشتہار اپنے علاقہ مین جاری کئے کہ لوتہر کے بعضے پیرون نے ترجمہ غلط کیا ہے۔ اور خدا کے کلام کو جہوٹے ترجمون اور الحادی حاشیون سے خراب کیا ہے اسلئے وہ ترجمے جس جس کے پاس ہون تیس دن کے عرصہ مین جنرل واٹیکر کے پاس حاضر کرے ورنہ کلیسیا سے نکالا جاویگا اور بدعتی

نوٹ۔ جادوگری کسکو کہا گیا ہے۔ پادری کلارک آیتہ ۱۹ کے نیچے لکہتے ہین۔ دنیا مین ہزارہا کتابین نفسانی اور شیطانی موجود ہین جنسے لوگ بگڑتے ہین عقلاً و نقلاً وہ بری ہین۔ مثلاً برے شعرون کی کتابین۔ کوک شاستر کی کتابین یا جہوٹے قصے۔ کہانیان جو شہوۃ انگیز ہین۔ اور وہ افسانے اور قصے جو لوگون نے برے مطلب پر تیار کئے ہین۔

پہر رابرٹ کلارک تفسیر اعمال۔ ۱۳ باب ۸ درس کی تفسیر مین لکہتے ہین۔

ہشیار۔ نجومی۔ جادوگر یہہ ایک ہی تہے۔ (متی ۲-۱) مین جو لفظ مجوسی لکہا ہے وہ لفظ اور یہہ لفظ ایک ہی ہے پہر کہا کہ تواریخ مین لکہا ہے کہ ٹائبیریس نیرک ہیومس۔ کلاسس جولیس۔ طبریوس شہنشاہ یہہ سب کے سب اپنے لیئے سا جادوگر کو رکہتے تہے۔ اور نپولین شہنشاہ فرانس جو ابہی مرا ہے ایسی ٹائمی کے زمانہ مین بہی اپنے ساتہہ جادوگر رکہتا تہا۔ اعمال کے ۱۳ باب ۶ درس کے تفسیر مین کہا ہے رومی لوگ جادوگرون کو بہت چاہتے تہے اور انسے شگون و فال دریافت کرتے تہے۔ جیسے اسوقت ہندؤن مین ہورہا ہے۔ اور بعضے مسلمان بہی تعویذ گنڈے۔ اور رمل۔ اور فال کشائی۔ اور ٹوٹکے کرتے ہین۔ رابرٹ کلارک تفسیر اعمال ۱۹ باب ۲۰ درس مین لکہتے ہین۔ بس یہہ کتابین بہی خداوند کی کلام کے غلبہ سے جل گئین اور جادوگری کا اعتقاد دلون سے نکل گیا۔ بطلان مٹ گیا۔ کلام صدق پہیل گیا۔

کہلاوے گا - اور اسی اِل ٹونسل بشپ لنڈن اور ٹامس مور نے تمام نسخے خرید کر کے پالی کراس مین جلا دئیے

پہر ۱۵۲۹ء مین بہت نسخے بائیبل سار مین علانیہ جلا دئیے گئے -

جب سنہ ۱۵۳۰ مین ٹنڈیل نے پہر نظر ثانی کر کے دوبارہ چہپوایا - اور جان وغیرہ کی معرفت اس کی

اشاعت کی تو - لنڈن کے بشپ نے شائع کرنے والون کی تشہیر کی اور ایک لاکہہ اٹہاسی ہزار چار سو

روپیہ چہہ آنہ آٹہہ پائی جرمانہ کیا -

پہر ۱۵۴۶ء مین ہنری ہشتم شاہ انگلستان کا حکم صادر ہوا - کہ ٹنڈیل اور کورڈیل کے ترجمے اور نیز

وہ کتابین جنکے پارلیمنٹ نے اجازت نہین دی - اور نیز فرت اور وکلف کی کتابین نہ پڑہی جاوین - اور

ملکی اور کلیسائی افسرون کو دیجاوین کہ وہ جلادی جاوین -

پہر ۱۵۵۵ء مین بناٹ کی کتاب مع انجیل جلائی گئی -

پہر ۱۵۵۵ء مین اشتہار جاری ہوا کہ بدعتی کتابین کہین نہ بہیجی جاوین اور نہ کوئی اپنے پاس رکہے۔

یہہ پاک عیسائیون کی کاروائیان تہین جو انہون نے خلاف مذہب تحریرات اور کتب کی

اشاعت کی انسداد مین جاری رکہین - اب ہم روشن ضمیر آریہ صاحبان کو ستیارتہہ پرکاش

مطبوعہ بار اول کے صفحہ ۱۹۴ و ۲۱۶ و ۳۱۲ کے دیکہنے کی تکلیف دیتے ہین جو انکے واجب القدر

گورو دیانند صاحب کی تصنیف سے ہے - وہ تحریر فرماتے ہین -

دوسری بات یہہ ہے کہ جو آدمی ستشاسترون کا پرتیت پرچار کرے - اور جو کوئی جال پستک رچے

وا پڑہے - پڑہاوے - اسکو راجہ شرچہیدن تک ڈنڈ دیوے - جیسے کہ کوئی متھیا جال پستک نہ رچے -

ستیارتہہ پرکاش صفحہ ۱۹۴ -

اور صفحہ نمبر ۲۱۵ - مین دیانند جی نے لکہا ہے -

مہاتما رتہا تہے اکادشی - مہا گوت آدکون کی کہتا کرنے والے اور مندرون کے پوجاری

اور شنپردایہ والے - بیراگی - سنئیو - بام مارگی اور کہ پنڈت مہاتما - اور سدہ بھی لوادو پڑسے بینے رہتے ہین پرنتو انکو سب جگت کے ٹہگنے والا جاننا - بیس - اور یہہ سب پرسدہ جو ہین انکو ڈنڈ سے راجہ اپدیش کر دے - ایسا ڈنڈ دے کہ کوئی اس کا منکہہ پرجا مین نہ ہینے پاوے - تب ہی راجہ اور پرجا کی انتی ہوگی - انتہا نہین ؎

پہر ستیارتہہ پرکاش مین - آریہ ورتی مذاہب کی کارروائی صفحہ ۲۱۲ مین لکہی ہے اور جو جو ہیدآد کو ن کے پستک کو پایا اور پورب کے آتی ہا نسون کا انکا پرایا ناش کر دیا جسے کہ انکو لپد یا دستہا کا سمرن بہی نہ ہے -

پہر جینیونکا راج اس دیش مین اتینت جم گیا - تب جین بہی بڑے ادمان مین ہوگئے اور کو کرم انیا بہی کرنے لگے ؎

الزامی جوابات پر نظر ڈالنے کے واسطے جو تکلیف دی گئی تھی اس تکلیف کو اب ہم زیادہ کرنا نہین چاہتے اور انصاف پسند طبائع کو اب اسی طرف مائل کرتے ہین کہ وہ سکندریہ کے کتب خانہ کا حال ملاحظہ فرمائین :-

مصر کے جغرافیہ مین جسکو فکری نے لکہا ہے - یون آیا ہے :-

احترقت - کتب خانہ بطلیموس الاول - فی عہد یولیس قیصر الرومان بان - عند محاصرۃ یولیس بالاسکندریۃ - رمت الاعداء الاستیلاء علے سفینۃ - فاضرم فیہا النار - انتہی -

ثم قال

البلوان الرومانی - اہدی الی المملکۃ کیلوسطبرہ من کتب خانہ برجام ۲۰۰ الف او ۴۰۰ الف کتب -

فاصابہا الحریق مرتین بواسطۃ الدیانۃ النصرانیۃ لانہ اتفق عبدۃ الاوثان فی مدۃ حکم

تیدوسس قبل الاسلام"

علاوہ برین

اہل اسلام بے سند بات کو پرانے زمانہ کی باتون سے قابل **اعتبار** نہین سمجھتے مخالفون کو ضرور ہے کہ اسکا پورا **ثبوت** دین-

اب بمقابلہ ڈاکٹر لائیٹنر کی بے سند بات کے مشہور اور یورپ والون کے نزدیک **محقق** ہسٹورین گبن صاحب کے فٹ نوٹون کا ترجمہ ملاحظہ ہو-

تاریخ گبن صفحہ نمبر ۴۶-باب ۵۱-جلد نمبر ۶

اول- یہود یا عیسائیونکی مذہبی کتابون کے نہ جلانے کی دلیل یہہ ہے کہ اہل اسلام خدا کے نام کی بہت عزت کرتے ہین اور انکی کتابون کو وہ کتب الہیہ مانتے ہین جیسا کہ صفحہ نمبر ۳ جلد ۶ مین ذکر ہے- دیکھو مکتوبات فریقش

دوم- اسکندریہ مین دو کتب خانہ تھے- ایک بروچین کا کتب خانہ جو گیلیس کے عہد حکومت مین ۶۳ سنہ ع مین جلایا گیا تھا- جیسا گبن باب ۱۰- جلد ۱ صفحہ ۴۳ مین ہے- دوسرے کا نام سیریپیم کا کتب خانہ تھا- جسکے نصیب مین اسی وصیت کا سامنا ہوا جو پہلے کتب خانہ کو ہوا- یعنے تھیو پالیس کے جور وجفا سے تباہ کیا گیا جسکا باب ۲۸ مین ذکر ہو چکا ہے- اور جسکا حوالہ گبن اس موقع پر دیتا ہے- یہہ بیش قیمت ذخیرے دو سو پچاس برس پہلے حضرت عمرؓ کے حملہ کے تباہ ہو چکے تھے- اور اس وقفہ کے عرصہ مین کوی تواریخ کسی بادشاہ محب وطن یا کسی عالم کا پتہ نہین لگا سکتی جسکو ان کتب خانون کے پورا کرنیکی خواہش ہوئی ہو- یا جسکے پاس وسائل انکے پورا کرنے کے ہون- ابوالفرگیس کا افسانہ اسقدر مشہور نہو جاتا- اگر اسکے

یہہ غرض نہوتی - کہ روم کے وحشی فتح یابون کو اسبات کا الزام دیا جاوے - کہ انہون نے دنیا مین علمی تاریکی پہیلانے کی کوشش کی -

گبن صفحہ نمبر ۲۸۴ جلد نمبر ۳ باب ۲۸

تہیوڈاسس کے زمانہ (۳۷۸ - ۳۹۵) مین جب اسکندریہ کے بتونکی تباہی کا حکم نافذ کیا گیا تو عیسائیون نے بڑی خوشی اور خورمی کے نعرے بلند کئے اور بدنصیب بیگنس نے جنگی تندی کے باعث یہہ حملہ ہوا تہا - جلدی شکست کھائی - اور کچھہ بہاگ گئے اور کچھہ چھپ گئے -

تہوفیلس نے آگے قدم بڑہایا تو کہ سیریپس کے مندر کو تباہ کرے - اور بجز اس کے کوئی مشکل اسے سد راہ نہوئی کہ وہان کی بڑی بڑی اشیا جو مقدار اور وزن مین بہاری تہین - دشوار رکاوٹین معلوم ہوئین - اور مجبوراً اسے ان بناؤن کو چھوڑ کر اسبات پر قناعت کرنی پڑی - کہ اس مندر توڑ کر ایک تو وہ خاکستر بنایا - اور اسکی ایک حصہ پر تہوڑی دیر بعد ایک گرجا تعمیر کیا - تو کہ عیسائی غازیون کی یادگار رہے -

قیمتی کتب خانہ اسکندریہ کا تباہ اور برباد کیا گیا اور قریباً بیس سال بعد خالی الماریان ایسے نظارہ کنندون کے غم و غصہ کو بڑہاتی تہین - جنکا دل مذہبی تعصب سے بالکل سیاہ نہوا ہو -

پرانے عقلا کی تصانیف جنمین سے بہت تباہ ہوگئین یقیناً بعض ان مین سے بت پرستی کے زمانہ کی تباہی سے بچگئے ہونگے - تا کہ آئندہ نسلین ان سے فائدہ اٹہاوین - اور انکے مطالعہ سے اپنے دلکو خوش کرین -

پہر گبن صفحہ ۴۸۳ باب ۱۰ جلد ۱ مین اسکندریہ کی آبادی اور اسکا جلیل القدر

تجارتگاہ ہونا بیان کرنیکے بعد لکھتے ہین کہ اسمین مختلف قومون کے آدمی آباد تھے
آخرا نہین ایسا عام فساد ہوا کہ بارہ برس تک قایم رہا۔ یہہ لڑائی سیول اور ملٹیری
آدمیون مین ایک جوتے سے شروع ہوئی۔ اس تباہ شدہ شہر کے بعض حصون
مین باہم خط وکتابت اور آمد ورفت کا سلسلہ قطع ہوگیا۔ اور ہر ایک کوچہ خون
سے پُر ہوگیا۔ اور اسکی عمارتین ڈہائی گئین حتے کہ اسکا بہت حصہ تباہ ہوگیا۔
وسیع اور شاندار محلے یروشلیم کا معہ دیگر محلون اور عجائب خانون اور بادشاہون
اور فلاسفرون کے مکانات کے تباہ ہوگیا۔ اور اسکے بعد قریباً ایک سو برس تک
ویران پڑا رہا۔ بلکہ اب بھی اسکی حالت ایسی ہے۔

مکذب صفحہ نمبر ۱۸۔ مگر اہل اسلام سے ایک ضروری گذارش ہے کہ آدم وحوا
وشیطان۔ وموسے۔ ونوح۔ وابراہیم۔ ویوسف۔ وخضر۔ ویعقوب۔ ولوط
ولقمان۔ وسکندر۔ واصحاب کہف۔ ویاجوج۔ وماجوج۔ وعمران۔ وذکریا۔
وعیسے۔ ومریم۔ ومحمد صاحب کے خانگی امورات وجنگ وجہاد وسامری۔
ویونس۔ ویحیی۔ ودوزخ۔ وبہشت۔ کی نہرون کا حال حور وقصور وغلمان۔
وخیرات وزکوۃ۔ وحج واحرام وسنگ اسود۔ ونکاح۔ ومتاع۔ وحلال۔
وحرام۔ وقربانی وغیرہ کے قصہ وکہانی نکالکر باقی کوسا اے بہائیو۔ اگر آپ انصاف
سے مطالعہ فرماوینگے تو بخوبی جان جاوینگے کہ کسقدر الٰہی تعلیم باقی ہے"۔

مصدق۔ اس سمجھدار کو اتنی بھی خبر نہین۔ کہ حرام وحلال کی بحث اور
خیرات اور زکوۃ کا حکم قصہ کہانیون مین داخل ہے۔ یا سچی تعلیمات مین ؟ پہر یہہ
خبر نہین کہ ان پاک قصون مین کسقدر صداقتین بہری ہوئی ہین۔ بہرحال ان

قصہ کہانیون کے سوا جو کچھ صداقتین اور پاک تعلیمات قرآن کریم مین ہین انکی
لئے کئی مجلد بہی کفائت نہین کرسکتین۔ اسلئے کہ قرآن کریم ان تمام حقہ
تعلیمات و علوم کا مجموعہ ہے جنکی ضرورت ہمکو لاحق ہے۔ یا ہوگی۔ کیا ہی سچ کہا
جسنے کہا۔ جمیع العلم فی القرآن لاکن تقاصر عنہ افہام الرجال۔ مگر یہان جسقدر
اس کتاب مین گنجائش ہوسکتی ہے نہائت مختصر گذارش کرتے ہین تفصیل کے
واسطے احکام القرآن حضرت پیر و مرشد مجدد الوقت میرزا غلام احمد صاحب
کی اور اقتباس انوار شیخ محمد عبید اللہ صاحب۔ اور جواہر صمد جناب عبد الصمد
پیغام محمدی۔ سید محمد علی۔ نیل المرام نواب صاحب وغیرہ دیکہنے چاہئے پان
ان مضامین بالا کے سوا جنکو مکذب نے بیان کیا۔ قرآن کریم مین اس قسم کے
مضامین ہین۔

اول۔ باری تعالے کی ہستی اور اسکی توحید کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ۝

او مخاطب تو کہہ دے۔ اصل بات تو یہہ ہے۔ کہ خود بخود
موجود جسکا نام ہے اللہ پوجنے کے لائق۔ فرمانبرداری
کا مستحق وہ ایک ہے۔ اپنی ذات مین یکتا۔ صفات
مین بیہمتا۔ ترکیب و تعدد سے پاک۔ اللہ جسکا نام
ہے۔ وہ اصل مطلب مقصود بالذات ہر کمال مین بڑہا
ہوا۔ جسکے اندر نہ کچھہ جاوے۔ کہ کہانے پینے وغیرہ کا

	محتاج ہونا اسکے اندر سے کچھہ نکلے کہ کسیکا باپ بیٹے ہین نہ وہ کسیکا باپ اور نہ کسیکا بیٹا - اسکے وجود مین اسکے بقا مین اسکی ذات مین اسکی صفات مین کوئی بھی اسکے جوڑ کا نہین ؂
وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پ ۲ - س بقر - ر ۱۹ -	تمہارا معبود صرف ایک ہی ہے - جسے اللہ کہتے ہین ہر ایک کامل صفت سے موصوف ہر ایک برائی سے پاک - بن مانگے احسانات کرنیوالا - مانگنے والون کے سوال ومحنت پر عنایت فرما - اس اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہین ؂
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰـهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ پ ۱۰ - س توبہ ر ۵ -	لوگون کو ایک اللہ کی پوجا کے سوا کسیکی پوجا کا حکم نہین - ایک ہی معبود ایک ہی پورن پوجنی کے بنا کوئی پرستش وعبادت فرمانبرداری کے لایق نہین ؂ -

دوم - باری تعالے کے وجود اور توحید پر دلایل

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ	بے شک - آسمانون اور زمین کی پیدایش مین کہ دونون مین کسقدر مختلط القوے اشیا موجود ہین اور پھر انمین کیسا باہمی تعلق ہے - تمکو کسقدر وقتًا فوقتًا ضرورتون کا سامنا ہوتا ہے - پھر آسمان

بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا
أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ
مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ
وَّتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
پ ۲ - س بقرہ - ر ۴ -

اور زمین مین کتنا سامان تمہاری ضرورتون کے
علاوہ تمہاری راحت کے واسطے بہی موجود ہے - اور
رات ودن کے اختلاف مین کہ کسطرح دونون طول بالبلد
مین باہم اختلاف کہ ہر ایک دوسرے کے پیچھے
موجود ہے - اور عرض بلد مین باہم اختلاف کہ کم
وزیادہ موجود رہتے ہین - اور ان جہازون مین
جو لوگون کے لئے ہر قسم کے منافع کے واسطے سمندر
مین پتلے پتلے پانیون پر بڑے بڑے بوجھونکے
ساتھہ دوڑ رہے ہین - اور اسمین کہ اللہ تعالے
ویران وغیر آباد زمینون کو اس پانی سے آباد کردیتا
ہے جسکو وہ آپ بادلون سے اتارتا ہے - اور اسمین
کہ پینے کے لئے پانی کہانے کیلئے کہانے - غرض
آسمانون اور زمین کی پیدایش اور رات دن کی
روشنی واندہیری اور بادلون کی بارش کے بعد
اللہ تعالے نے ہی زمین مین ہر قسم کے جاندارون
کو پہیلایا - اور ہواؤن کے ادہر ادہر پہیرنے مین
کہ کہین ان مین کوئی حیوانات ونباتات کی زندگی کا
باعث ہین - کہین خون کے صاف کرنے اور گندے
پیسے اجزا کے نکالنے مین مددگار - کہین جہازون

اور کشتیون کے لیجاتے ہین مفت کے مزدور کہین
بادلون کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاتے ہین
فرمانبردار - کہین ضرورت کے موافق ذرات کو جمع
کردین - کہین صفائی مین مدد دین - اور بادلونمین
جو آسمان و زمین کے درمیان اللہ تعالے کے قبضہ
حکم مین مسخر ہو رہے ہین - ضرور ہی ان باتونمین
اللہ تعالے کی ہستی اسکی یکتائی اسکی کاملہ صفات
حکمت - قدرت - علم - رحم وغیرہ وغیرہ کے نشان
ہین - مگر صرف اس قوم کے واسطے جو عقل سلیم رکھتے
ہین -

سوم نہایت درجہ کا ظلم اور بے ایمانی جسنے دنیا مین جہالت اور اختلاف اور توہمات کو پہیلایا وہی جسکو شرک کہتے ہین قرآن کریم نے اس کا ابطال کیا

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا +
پ ۵ - س نساء - ر ۷ -

جان لو جسکا نام ہے اللہ ہر برائی سے پاک ہر ایک
کامل صفت سے موصوف وہ یہہ گناہ تو کبھی نہ بخشیگا
کہ اسکا کوئی شریک ٹھرایا جاوے - ذات مین اسکا ہمتا
سمجہا یا صفات مین اسکے ہمپلہ خیال کیا جاوے یا کسی
عبادت مین کسیکو اسکا ساجھی بنایا جاوے - اور شرک
کے نیچے کے گناہ - تمکو عفو کریگا = جسکے لئے اپنے

	رحم سے چاہے - جسنے کوئی شرک کیا اُسنے بڑی بھاری بدی کا طوفان باندھا -
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ؁ پ ۵ - س نساء ر ۱۸	جان لو جسکا نام ہے اللہ ہر بُرائی سے پاک ہر ایک کامل صفت سے موصوف وہ یہہ گناہ تو کبھی بخشیگا کہ اسکا کوئی شریک ٹھہرایا جاوے - ذات مین اُسکا ہمتا سمجھا یا صفات مین اسکے ہم پلہ خیال کیا جاوے یا کسی عبادت مین کسی کو اسکا ساجھی بنائے اور شرک سے نیچے کے گناہ اسکو عفو کر دیگا جسکے لئے اپنے رحم سے چاہے - جس نے کوئی شرک کیا وہ راہ حق سے بہک کر کہین دور جا پڑا ؁
اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ - پ ۶ - س المائدہ - ر ۱۰	بات یہہ ہے - کہ جسنے کسی چیز کو کسی پہلو پر بھی خدا کا شریک بنایا - اسپر اس معبود نے جو ہر ایک برائی سے پاک اور ہر ایک کامل صفت سے موصوف ہے سچے آرام گاہ کو جسکا نام جنت ہے - اسپر حرام کردیا - اور ایسے بدکار کا ٹھکانا - وہ آگ ہے جسے دوزخ کہتے ہین - ان ظالمون کا جو رزق کسی کا کہاتے ہین - اور فرمانبرداری کسے دوسرے کی کرتے ہین مخلوق کسی کی ہین اور مطیع کسی کی جزا سزا کے واسطے حاضر کسی کے پاس ہونا ہے حساب کتاب

	کھینچ لیتا ہے۔ اور فرمانبردار کسی کے بنتے ہیں کوئی بھی حامی نہ ہوگا۔
لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا۔ پ ۱۷۔ س انبیاء۔ ر ۲	اگر زمین و آسمان میں ایک معبود برحق کامل صفات سے موصوف اور برائیوں سے پاک ذات اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ اور معبود بنالئے جاویں۔ تو آسمان و زمین میں ایسی بڑی خرابی پڑے کہ دونوں میں تباہی آجاوے۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ جس قوم میں شرک پھیلتا ہے وہ قوم جاہل۔ وہم پرست۔ سچے علوم سے محروم افسانوں۔ ڈھکونسلوں میں مبتلا ہو کر آخر پھوٹ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔
سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ پ ۲۵۔ س ر ۲	تمام وہ چیزیں جو آسمانوں اور زمین موجود ہیں انسان کے قابو میں ہو کر انسان کے مفت مزدور اور انسان کے خادم ہیں۔

چہارم تمام مخلوقہ اشیاء جو انسانی نوع کیواسطے بے مزدوری مزدور ہیں۔ اور مزدوروں کو اپنا معبود بنانا اسطرح باطل کیا

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا	پس درست رکھ۔ مخاطب اپنے آپ کو سچے دین پر۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انسان سب سے قطع تعلق کرکے اللہ تعالیٰ کیطرف جھک جاوے

لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ پ ۲۱- س روم- ر ۴	اور تمام اقوال و افعال حرکات و سکنات اسیکی محبت سے صادر ہوں- یہی الٰہی فطرۃ کے مطابق بات ہے جس پر اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو پیدا کیا- الٰہی اندازہ کو بدلانا نہ چاہئے- یہی پکا اور ٹہیک دین ہے-

پنجم اللہ تعالےٰ کے کاملہ صفات کا بیان

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ	ہر ایک عیب سے پاک تمام صفات کاملہ کے ساتھ موصوف جسکا نام ہے اللہ اُسکے بغیر کوئی بھی پرستش و فرمانبرداری کا مستحق نہیں- دائم اور باقی تمام موجودات کا مدبر اور حافظ جسکو کبھی سُستی اونگھہ اور نیند نہو- اُسی کے تصرف اور ملک اور خلق مین ہین- آسمان و زمین اسی کی ہستی اور یکتائی کو ثابت کرتے ہین کوئی بھی نہین کہ اسکی کبریائی عظمت کے باعث اس پاک ذات کی پروانگی کے سوا- کسی کی سپارش بھی کر سکے- پس کسیکو مقابلہ و حمائت کی توکیا سکت ہوگی- وہ جانتاہے تمام جو کچھہ آگے ہوگا- اور جو کچھہ گذر چکاہے- موجودات کی نسبت کیا کہنا ہے کوئی بھی اسکے علم سے کسی چیز کا اسکی مشیت کے سوا احاطہ نہین کر سکتا- اسکا کامل علم آسمانون اور

الْعَظِيْمُ ۝ پ ۳ - س بقر - ر ۲	زمینون پر حاوی ہے اور وہ آسمانون اور زمینون کی حفاظت سے کبھی نہین تھکتا - وہ شریک اور جوڑ سے بُلند ہے -
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ	وہ ذات پاک جس کا نام ہے اللّٰہ تمام صفات کاملہ سے موصوف تمام برائیون سے پاک وہی جسکے سوا کوئی بھی پرستش و فرمانبرداری کے لایق نہین - اپنی ذات کو جو تمام غیبون کا غیب ہے - آپ ہی جانتا ہے - تمام ان اشیا کو جو موجود ہو کر فنا ہو گئین - یا ابتک ابھی پیدا ہی نہین ہوئین صرف اسکے علم مین ہی ہین - اور تمام موجودات کو جانتا ہے وہ رحمان برون بھلون سب کو روزی رسان - بن مانگے فضل کرنیوالا وہ رحیم جو بھلون کو اپنے فضل و رحم سے بخشے - اور کسیکے سوال و محنت کو ضائع نکرے - وہی اللّٰہ جسکی سوا کوئی دوسرا پرستش و فرمانبرداری کے لائق نہین **الملک** پورا مالک اشیا کی خلق و بقا پر **القدوس** تمام ان اسباب عیوب سے پاک جنکو حس دریافت کرسکے یا خیال تصور کرے یا وہم اسطرف جا سکے - یا قلبی قوی سمجھ سکین - **السّلام** تمام عیوب سے مبرّا سلامتی کا دینے والا - **المومن** امن کا بخشنے والا -

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ	اپنے کمالات و توحید پر دلائل قائم کرنے والا المہیمن سب کے اعمال کا واقف سب کا محافظ۔ العزیز بے نظیر سب پر غالب۔ ذرہ ذرہ پر متصرف الجبار سنوارنے والا ہمارے بگاڑون پر اصلاح کے سامان پیدا کرنیوالا اصلاح کی توفیق دینے والا المتکبر تمام مخلوقی عیوب اور مخلوق کے اوصاف سے مبرّا۔ تمام چھوٹون بڑون آسمانی اور زمینی شریک اور ساجھی سے اسکی پاک ذات بلند۔ ہو۔ وہ خود بخود موجود جس کا نام ہے اللہ الخالق۔ ہر ایک چیز کا کامل حکمت کے ساتھ اندازہ کرنے والا۔ الباری۔ ہر ایک چیز کو اسکے اندازہ کے مطابق بے نقص و تفاوت ظاہر کرنے والا۔ المصور اسی اندازہ اور عمدگی سے صورتون اور شکلون کا عطا کرنے والا۔ اسیکے ایسے نام ہین کہ تمام خوبیون پر شامل ہون۔ اسیکی تسبیحین کرتی اور اسیکی پاک اور کاملترین ہستی کو تمام وہ چیزین جو آسمان و زمین مین ہین ثابت کرتی ہین وہ غالب جسکے تمام کام حکمتون پر مبنی ہین

ششم الٰہی عبادت کی تاکید

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ	فرمانبردار۔ عبادت کرنے والے۔ اللہ کے ہو۔ اور

شَيْئًا - پ ٥ - س نساء - ر ٦ -	کسی چیز کو کچھ ہی ہو اسکا کسی امر مین ساجھی اور شریک نہ بناؤ -
فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ - پ ٥ - س مومن - ر ٢	اللہ تعالے کو پکارو - اسکی عبادت مین اخلاص سے کام لو اور دین کے قبول کرنے مین ظاہر و باطن مین دکھ سوکھ ہین - غرض کسی حالت مین ہو اللہ تعالے کے سوا کسیکے ساتھ تمہارا تعلق نہو اگر منکر برا مناوین تو پڑے مناوین -

ہفتم اللہ تعالے کی عبادت کرنے کی دلیل بیان فرمائی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً وَّأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَّأَنْتُمْ	سنو ! - او لوگو ! - فرمانبرداری کرو اپنے اس محسن مربی کی جسنے تمکو اور تم پہلون کو خلق کیا - اس سے فائدہ یہہ ہوگا کہ دکھون سے بچ رہوگے - وہ تمہارا مربی اور خالق وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین گول پہر آرامگاہ بنایا - اور آسمان کو ایسا کردیا - کہ وہ زمین کے قیام کا باعث ہورہا ہے - اور جہان دیکھو وہان زمین کے لئے نیو ہے - وہی جس نے بادلون سے ایسا پانی اُتارا جسنے تمہارے کہانے کے واسطے رنگ برنگ کے پھل نکالے - ایسے محسن - مربی - کامل صفات کے جامع کا کسیکو کسی امر مین شریک ٹہراؤ -

اور تم جانتے ہو تمہارے انسانی عمدہ قوے مین اتنا تو	تَعْلَمُوْنَ
رکھہ ہی دیا ہے - کہ ایسا محسن - مربی - کامل فرمانبرداری	پ ۱ - س بقر - ر ۳
اور عبادت کا مستحق ہے پس اپنے قوے کو بیکار نکرو ٭	

ہشتم اخلاق فاضلہ کی تعلیم دی

پسندیدہ باتین یہی تو نہین - کہ مشرق اور مغرب	لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
کی طرف موبہہ کرکے نماز پڑہ لی - نیکی اور عمدہ بات	وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
تو اس شخص کی ہے - جس نے دل سے مانا - زبان سے	وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
اقرار کیا - اور اپنے کامون سے کر دکھایا - کہ وہ اللہ	مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
کو مانتا جزا - وسزا کے دن پر یقین رکھتا ہے -	الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِكَةِ
ملائکہ اور اللہ تعالے کی پاک کتاب - اور سچے	وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ
نبیون پر اُسکے اعتقاد لایا ہے - اور با اینکہ	وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
اسے خود حاجت و ضرورت ہے - اور زندگی کا	ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
امیدوار ہے - مگر اپنے مال سے رشتہ دارون کی	وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ
خبرگیری کرتا ہے - اور یتیمون مسکینون اور	وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ
مسافرون سائل کی پرورش غلامون	وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى
کے آزاد کرنے مین مال کو خرچ کرے - عبادت	الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ
و نمازون کو ٹھیک درست رکھے - اپنے مال	بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا
سے مقرری حصہ جسے زکوۃ کہتے ہین - ادا کرتا ہے	وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ

وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ٭ پ ۲ ۔ س بقرہ ۔ ر ۶	اور نیکی تو انکی ہے ۔ جو تمام ان پہلے معاہدون اور اقرارون کا ایفا کرین ۔ جو انہون نے خدا تعالے سے یا اسکے کسی بندے سے باندہے ۔ باتون مین صداقت کو کام مین لاوین ۔ امانت مین خیانت نکرین افلاس مین ۔ مرض مین ۔ جنگ کی شدۃ مین ۔ تنگی مین ۔ تکلیف مین ۔ وفادار ۔ ثابت قدم مستقل مزاج رہین ۔
لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا	او مخاطب ! کبھی اللہ تعالے کے ساتھ کسیکو معبود نہ بنا تا کہ خدا کی بھی عبادت و فرمانبرداری کی ۔ اور اسکی بھی ۔ اگر شرک کا مرتکب ہوا تو دنیا مین برا اور ذلیل ہوگا ۔
وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ	او مخاطب تیرے مربی اور محسن پالنے والے والیکا حکم تو یہہ ہے ۔ کہ اسکے سوا کسیکی پرستش اور فرمانبرداری نہ کیجاوے ۔ اور ماں باپ سے پورا نیک سلوک ہو ۔ اگر او مخاطب تیرے جیتے ہوئے والدین بوڑھے ہوجاوین ۔ ایک یا دونون ۔ تو خبردار کبھی انسے کسی قسم کی کراہت نہ کریٹھیو ۔ اور نہ کبھی انکو جھڑکیو ۔ اور ان سے پیاری میٹھی نرم ادب کی باتین کیا کرنا ۔ انکی پرورش دنیاداری کے لحاظون سے

قال کا لفظ عربی مین اونہ لگانے کی طرح ہے

الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي
صَغِيرًا ۝ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ
بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ
تَكُونُوا صٰلِحِينَ فَإِنَّهُ
كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا
وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَ
الْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ
الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ
الشَّيٰطِينِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِرَبِّهِ كَفُورًا
وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ
ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ
تَرْجُوهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا
مَّيْسُورًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ
يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا
كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

نہین - بلکہ صرف دلی محبت و پیار سے اسطرح کرنا جسطرح
پرندے اپنے بچون کو پرون مین پرورش کے لئے
لیتے ہین - اور خدا سے یون دعائین مانگنا - اے میرے
انسے اسطرح رحم کے سلوک کر جسطرح انہون نے میرے
لڑکپن مین پرورش فرمائی - غرض جیسے والدین
تیرے لڑکپن مین تیرے ہمدرد تھے ایسا ہی تو انکے
لئے ہو - سنو - مخاطبو ! - تمہارا پرورش کرنے والا
تمہارے دلون کے بھید جانتا ہے - پس وہان
ریا اور دکھلاوا کام نہین آتا - اگر سچ مچ کے نیک ہو -
تو وہ خدا ہمیشہ ہی اپنی طرف رجوع لانیوالون کو
بخشنے والا ہے - او مخاطب ! - ہر ایک رشتہ دار
اور مسکین اور مسافر کو جو کچھ اسکا حق ہے دیدے -
اور اپنے نفسانی خواہشون پر - فخریہ - اور بڑائی
کے لئے - اور بے ایمانی کے کامون مین - اموال کو
ضائع مت کر - ناجائز طور پر مالون کو ضائع کرنیوالے
شیاطین کے بھائی ہین - اور شیطان تو ایسا ہے
کہ جس نے اسے پیدا کیا - اور جس نے اسکو پرورش
کیا اسکا بھی منکر ہوگیا - اگر ان لوگون کے دینے کو
جنہین دینا ہے - تیرے پاس کچھ نہو - اور تو اس امید پر

مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ اِنَّ
رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ
كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا
بَصِيْرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ
نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ
اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً
كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا
الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ
فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا
فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ
سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ
فِّي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ
مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا
مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ

کہ عنقریب تجھے تیرا محسن رب کچھ دیگا۔ تو سر دست
ان کو ایسا جواب دے جیسے انکو آرام ہو۔ اور انکی
امید بڑھے۔ نہ ایسا بخیل کنجوس بن۔ کہ گویا تیرے
ہاتھ تیری گردن سے بندھے ہین۔ اور نہ اتنا
فضول خرچ بن کہ کچھ بھی تیرے پاس نہ رہے۔ اگر
ایسا ہوا۔ تو تجھے ملامت لگے گی۔ اور تھکا ماندہ ہوجائیگا
(بعض انسانون کی حالت ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ محتاج
کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہین۔ اور فضول کر بیٹھتے ہین ایسونکو
مخاطب کرکے فرمایا) تیرے رب کی کیطرف سے ہی۔ کہ
کسیکو دولتمند کرتا ہے۔ اور کسیکو مفلس۔ تو کیون گھبراتا
ہے وہ حکیم اپنے بندون سے واقف اور انکے حالات
پر آگاہ ہے۔ اولوگو۔ اپنی اولاد کو اسلئے تو قتل
نہ کیا کرو۔ کہ ہم انکو کہانسے کھلا دینگے۔ تم اور وہ ہمارا ہی
رزق کھاتے ہین۔ اور بات تو یہہ ہے۔ کہ اولاد کا قتل
کسی سبب سے کیون نہو بڑی بھاری غلطی اور بدی
ہے۔ اور زنا کے تو نزدیک بھی مت جاؤ۔ یہہ بڑی
بے حیائی۔ اور بری راہ ہے۔ اور ایسے شخص کو بیوجہ قتل
نکر جسکا قتل اللہ نے حرام فرمایا۔ جو کوی بیوجہ قتل کیا گیا
اس مقتول کے وارث کو ہمنے طاقت دی ہے۔ کہ

هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ
اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ
اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ
وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ٥ وَلَا
تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ
كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا
كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ
عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا
ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ
رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا
تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

قاتل کو مار ڈالے - مگر کوئی ناجایز کام اس قصاص
مین نہ کرے - اور بے سبب مقتول کو مدد دی گئی کہ
اسکا بدلہ دنیا مین بہی لیا جاوے - اور آخرۃ مین گناہ
کے بوجہہ سے ہلکا ہو - کسی بہلے غرض کے سوا یتیمون کے
مال کے پاس مت جاؤ - اور انکا خیال رکہو یہانتک
کہ مضبوط اور بڑے ہو جاوین - اپنے معاہدون پر
وفاداری دکہلاؤ - تمہارے معاہدے خدا تعالے
سے ہون - یا اسکے بندون سے - یاد رکہو عہدون کی
بابت پوچہے جاؤگے - ناپنے اور تولنے مین پورا
ناپ اور پورا تول اختیار کرو - اس بات کا نتیجہ اس
دنیا مین بہت ہی اچہا ہوگا - اور اس امر کا انجام بہی
بہت عمدہ ثابت ہوگا - اور جو بات معلوم نہو اسکا
دعوے مت کرو - نا سمجہی سے گواہی نا دو - کان
اور آنکہہ - اور اعصابی مرکز جسے قلب کہتے ہین سب
سے انکے کامون کا سوال ہوگا - خوشی سے اتراتے ہوئے
زمین پر مت چلو - تو اے مخاطب! - اپنی طاقت سے
سے زمین کو نہین پہاڑ سکتا - اور نہ پہاڑون سے
اونچا ہو سکتا ہے - یہہ سب بری باتین ہین ان کی
برائی تیرے رب کو ناپسند ہے - یہہ وہ حکمت کی

فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا -	باتین ہین کہ تیرے رب نے تجھے وحی کے ذریعہ بتلا دین - اللہ تعالے کے ساتھ کسی کو بھی معبود مت ٹھہرانا - اگر شرک کیا تو جہنم مین ملزم ہو کر دھکیل دیا جاوے گا -
پ ۱۵ - س بنی اسرائیل ر ۴	
وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ	رحمٰن کے فرمانبردار بندے تو وہی ہین - جو زمین مین
يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا	سکینہ - وقار - اور تواضع کی چال چلتے ہین - نہ تکبر اور
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ	سستی کی - اور جب جاہل انسے الجھین - تو ان سے
قَالُوْا سَلٰمًا ٥ وَالَّذِيْنَ	ایسا سلوک کرتے ہین جسمین نہ بدی وایذا ہو - اور
يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا	نہ جہل ونادانی وہی جو اپنے رب کے آگے سجدون
وَّقِيَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ	اور قیام مین راتین گذار دیتے ہین - وہی جنکی
رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ	دعا ہے - کہ اے ہمارے رب ہٹا دے ہمسے دوزخ
جَهَنَّمَ ق اِنَّ عَذَابَهَا	کا عذاب - اللہ کا عذاب تو دائمی ہلاکت ہے - اور دوزخ
كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ	تو بڑی تکلیف کی جگہہ اور برا مقام ہے - وہی فرمانبردار
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ	بندے کہ جب اموال کو خرچ کرتے ہین - تو مالون کو
اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا	نہ بیجا ضائع کرین - اور نہ موقع مین دینے سے کمی
وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ	دکھلاوین - بلکہ خرچ مین پسندیدہ راہ اختیار کرین
ذٰلِكَ قَوَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ	وہی جو اللہ تعالے کی یاد کے ساتھ دوسرے معبود کو
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا	نہین پکارتے - اور ایسی جانون کے ناحق قتل سے
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ	بچتے ہین - جنکا قتل اللہ تعالے نے حرام فرمایا - اور

الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ	کسی قسم کا زنا نہین کرتے - اور جو کوئی بندون مین سے
وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ	ایسی کرتوت کرتا ہے - وہ بڑی سخت بدکاری مین
ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا	گرفتار ہوا - ایسے بدکار کے لئے عذاب بڑھا - اور
یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ	ذلیل و خوار ہوکر اس عذاب مین رہ پڑا - مگر بچا تو وہی بچا -
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ	جس نے بدی کو چھوڑ دیا - اور تمام بھلائیون کی اصل
فِیْهٖ مُهَانًا ۔ اِلَّا مَنْ تَابَ	ایمان کو اختیار کر لیا - اور اچھے اعمال کئے - آخر ایسے
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	لوگون کی شبہ ایمان جاتی رہتی ہین - اور انکے بدلہ مین
فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ	نیکیان آجاتی ہین - (دیکھو عربون کے حالات اسلام
سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ	سے پہلے اور پیچھے) اور ہر تائب کی توبہ اللہ تعالے
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔ وَمَنْ	قبول کرنے والا - اور اسکی توبہ پر رحم کرنے والا ہے -
تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ	جو کوئی بدی کو چھوڑ بھلے کامون کی طرف متوجہ ہوا
یَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مَتَابًا ۔ وَ	وہی اللہ تعالے کی طرف پسندیدہ طور سے جھکا وہی
الَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ	رحمان کے فرمانبردار بندے ہین - جو دہوکے کے
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا	پاس بھی نہین جاتے - اور جب کبھی کسی بیہودہ کام
کِرَامًا ۔ وَالَّذِیْنَ اِذَا	کے پاس سے بھی گذرتے ہین - تو اسطرح گذرتے ہین
ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	کہ بھلائیون کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے ہین
لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا	وہی جنکو جب کبھی الٰہی نشان دکھلائے گئے - تو اس
وَّعُمْیَانًا ۔ وَالَّذِیْنَ	نشان پر اندھے - اور بہرے کیطرح ٹھوکر نہین کھاتے
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا	وہی جو دعا مانگتے ہین کہ اے ہمارے رب ہمارے

مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۤؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا	ساتھیوں سے دینی بھائی ہوں یا اور دوست)۔ اور ہماری اولاد سے ہمیں آرام دے۔ وہ ہماری آنکھوں کا نور ہوں جو دل کے سرور کا نشان ہے۔ اور دعا مانگتے ہیں۔ کہ ہم سچے فرمانبرداروں کے واسطے آئندہ کیلئے نمونے ہوں۔ وہی اللہ تعالے کے فضل سے اپنے نیک اعمال کا بدلہ بڑے بلند مقامات کو پا کر وہاں نئی زندگی اور پوری سلامتی پاویں گے۔ اور پھر انتہا ہی نہیں۔ بلکہ تناسخ سے بچکر وہاں ہی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہیں گے۔ واہ وہ کیسے آرام کی جگہہ اور رہنے کا مقام ہے۔ او مخاطب! کہدے میرے رب کو تمہارے ہلاک وتباہ کرنیکی ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر تمہاری ہٹ پرستی نہ ہوتی۔ مگر تم تو راستی کو جھٹلا چکے۔ پس نافرمانی کا لازمی وبال تمپر ضرور آنیوالا ہے۔

نظم سیاستِ مدن کے اصول

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ پ ۵ س نساء ر ۵	فرمانبرداری کرو اللہ تعالے کی چاہے اسکا حکم اسکے کلام سے پہونچے۔ چاہے اسکے فعل سے (قانون قدرت) سے اور فرمانبردار ہو اللہ کے رسول کے کہ وہ

	اسی اللہ تعالےٰ کے تمہین پہونچاتا ہے۔ اور فرما خبردار رہو حکومت والون کے دنیوی حکام ہون یا سچے دین کے علما ہون۔
دہم جمہوری سلطنت کی بنا ڈالی اور مسلمانونکی صفات مین کہا	
وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ پ ۴ - س آل عمران - ر ۸	(جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق اولویت بلکہ ہر ایک مخاطب کو حکم ہوتا ہے) کہ حکومت مین اپنے لوگون سے مشورہ کرلیا کر۔
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پ ۲۵ - س شوریٰ - ر ۵	وہ نعمتین جو اللہ تعالےٰ کے پاس ہین بہت ہی اچھی اور ہمیشہ رہنے والی ہین۔ اور انہین کو ملین گی کہ جو ایمان لائے۔ اور اپنے رب ہی پر انکا بھروسا ہی۔ اور وہ جو بڑے بڑے گناہون سے اور بےحیائیون سے بچے رہتے ہین۔ اور اگر کسے پر غضب کرین تو عفو کرتے ہین اور انکی حکومت بھی مشورہ سے ہوتی اور کچھہ ہمارا دیا خرچ کرتے ہین۔

یازدہم بغاوت کی برائی سے آگاہ کیا اور بغاوت سے حکماً روک دیا

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

پ ٨ - س انعام - ر ٦

او مخاطب! تو کہدے۔ میرے رب نے تمام بیحیائیون کو حرام کردیا۔ کھلی بیحیایان یا چھپی اور ہر ایک اثم وبدی اور بیوجہ بغاوت کو اور اسکو کہ اسکا شریک ٹھہراؤ۔ اللہ کے ساتھ ایسی اشیا کو جنکے شریک ہونے کی دلیل کوئی بھی اللہ تعالے نے نہین اتاری۔ اور یہ بھی حرام ہے کہ اللہ تعالے کی نسبت ایسی باتین بناؤ جنکا تمکو علم ہی نہین۔

دوازدہم باہمی معاملات جو اصول تمدن پر فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ وَإِنْ كَانَ

او ایمان والو! اللہ تعالے کے عذاب سے جو اسکے نافرمانون کے لئے مقرر ہے اپنے آپکو بچائے رکھو۔ اور چھوڑدو جو کچھ بیاجون کا روپیہ تمکو لوگون سے لینا ہے۔ اگر مومن ہو تو ایسے ہی کام کرو۔ اگر اس معاملہ مین تمنے فرمانبرداری نہ کی۔ تو جان لو۔ کہ تم سے جنگ کرنیکا حکم خدا اور اسکے رسول سے لگ چکا۔ اگر اللہ کی طرف توجہ رکھو تو تمکو اصل سرمایہ کے لینے کی اجازت ہے۔ ظالم نہ ہووا لاظلم کی سزا بھگتو گے۔ اصل بھی نہ ملیگا۔

ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ
مَيْسَرَةٍ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمًا
تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَا
يَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ
بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن
يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ
وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَ
لْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ
شَيْئًا فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ
الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا
يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ
بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا
شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ
فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ
وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ

اگر تمہارا مقروض مفلس ہے۔ تو اسے آسودگی تک مہلت دو۔ اور اگر قرضہ عفو کردو۔ تو تمہارے حق مین بہت بہلا ہے اگر سمجھو

ڈرتے رہو اس وقت سے کہ تمہارا معاملہ اللہ کے سامنے پیش ہو اور وہان ہر جی اپنے کئے کی سزا بہگتنے۔ اور وہان کسی پر ظلم نہوگا۔

اے ایمان والو! ہر ایک معاملہ کو لکھہ لیا کرو جسکے لئے کوئی میعادی معاہدہ ہو اور ہر ایک کو چاہئے کہ معاہدین کو لکھا کرے۔ بلکہ چاہئے کہ معاہدہ کو وہ شخص لکھے جو ایسے معاملون کا لکھنے والا ہو۔ اور معاہدہ کو اس انصاف کے ساتھ لکھے جسمین ضرورت کے وقت تمسک مین نقص نہ نکلے۔ اور تمسک نویس کو تمسک کے لکھنے مین کبھی انکار نہوا کرے۔ کیونکہ کاتب کو اللہ تعالے نے فضل سے ایسا کام سکھایا۔ پس چاہئے کہ تمسکات کو لکھے اور لکھاوے وہ جسنے دینا ہو۔ اور ضرور ہے کہ لکھاتے ہوئے لکھانیوالا اللہ سے ڈرتا رہے۔ اور ذرہ بھی اسمین کمی و نقص نکرے۔ اور اگر لکھانے والا کم عقل اور بچہ اور لکھانے کے قابل نہین۔ تو اسکا سرپرست انصاف و عدل سے

الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا
فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ
وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا
وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ
صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ
ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا
أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا
تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ
وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَ
إِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَ
اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَإِنْ
كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا
كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ فَإِنْ
أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ
الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَ
لْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا تَكْتُمُوا

ساتھ لکھا دے۔ اور اپنے معاملات پہ دو مرد گواہ بنا
لیا کرو۔ اگر دو مرد گواہ نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں
دو کا فائدہ یہہ ہے کہ اگر ایک انمیں سے کچھ بہول
کہی۔ تو دوسری اُسے یاد دلائے گی۔ اور گواہ بلائے
پر انکار نہ کریں۔ اور ایسے سست نہ بنیو۔ کہ تہوڑا یا
بہتا میعادی معاملہ لکھنے میں چہوڑ دو۔ اللہ تعالے
کے یہان یہہ انصاف کی باتیں ہیں۔ اور جہاں گواہی
کی ضرورت پڑیگی۔ وہاں یہہ باتیں بڑی مفید
پڑیں گی۔ اور ایسی تدابیروں سے باہمی بدگمانیاں
جاتی رہیں گی۔ ہاں دستی لین دین۔ اور نقدی
کی تجارۃ میں تحریر کے نہونے سے گناہ ہی نہیں
مگر ہر ایک سودے میں گواہوں کا پاس ہوتا تو
ضرور چاہیئے۔ اگر اسپیشل ہوتا تو چوری کی چیزیں
لینے میں پولیس کی گرفتاری سے بہت کچھہ امن
ہو جاتا) اور یاد رہے کہ کاتب اور گواہ کو انکا ہرجانہ
دو۔ اگر نہ دوگے۔ تو بدکار ہوگے۔ خدا کا ڈر رکھو۔
اللہ تعالے تمہیں آرام کی باتیں سکہاتا ہے۔ اور
اللہ تعالے ہر شئے کو جانتا ہے۔ اگر کہیں ایسے سفر
میں لین دین کرو۔ جہاں تمکو کاتب نہ مل سکے

الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ پ ۳ - س بقرہ - ع ۷	تو رہن سے کام لو۔ مگر ضرور ہے۔ کہ مرہون چیز کا قبضہ کر لیا کرو۔ اور اگر ایسے معاملات مین ایک کو دوسری کی امانت و دیانت پر یقین ہو۔ تو امین کو چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کا خوف کر کے امانت دار حقوق کو پورا ادا کر دے۔ اور گواہی کو مت چھپاؤ گواہی کا چھپانے والا دل کا بڑا بدکار ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ	او ایمان والو!۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرو جیسا ڈرنیکا حق ہے۔ اور یہ بات کرد کھاؤ۔ کہ تمہاری موت اسلام ہی پر ہو اور اسلام یہی ہے کہ اپنے تمام وجود اور اپنی تمام طاقتون سے خدا تعالےٰ کے رستے پر پنجہ مارو کیا معنے تمام و کمال ظاہر و باطن آپ الہی ارادون کے پیرو ہو جاؤ ایسا نہو کہ کچھ خدا کے اور کچھ غیر کے بنے رہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کو تو سوچو! تم کیسے آپسمین ایک دوسرے کے دشمن تھے اسلام کے باعث تم سب کے دل ایک ہو گئے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپسمین بھائی بھائی ہو گئے ایک دوسرے کے خیرخواہ ایک دوسرے کے

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؕ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ پ ۴ - س عمران - ر ۲	دو دکہہ سوکہ بین شریک - اور تم اپنی بدی - بدکاری شرارتون سے دوزخ کے کنارے اور باہمی جنگون مین پہنسے پڑے تہے اللہ تعالے نے تمکو اس آفت سے نکالا - غور توکرو کسطرح اللہ تعالے بیان کرتا ہے - اپنے نشان کہ اسلام حق اور راحت بخش ہے - اور یہہ اسلئے کہ تم راہ پر آؤ - اوسلمانو! - تمسے ہمیشہ ایک ایسا گروہ رہے - کہ لوگون کو بہلائی کی طرف بلائے - ہر ایک پسندیدہ کام کا حکم کرے - ہر ایک ناپسندیدہ کام سے منع کرے - اور وہی لوگ مراد کو پہونچنے والے ہین اور نہ ہنو ان لوگون کی طرح کہ جنہون نے دین مین تفرقہ ڈالا - اور اختلاف مچایا - حالانکہ انکو اتفاق کی خوبیان اور اتفاق کی عمدگی کے دلائل بہی معلوم تہے - ایسے لوگون کو بڑا عذاب ہوگا -
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ	اے ایمان والو - اپنے گہر کے سوا کسی کے گہر مین اطلاع و اجازت کے بنا کبہی نہ جائیو - بے اجازت و اطلاع جانا وحشیون کا کام ہے - بلکہ سلام کہکر اجازت لو - (اگر اتفاقاً وہ نہ سنے تو تین بار تک پوچہو حدیث مین ہے)

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ	یہہ عمدہ باتین ہین - اور اسلیئے بتائی جاتی ہین
تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا	کہ اُنپر عمل کرو - اگر وہان کوئی نہو - تو وہان بدون
تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ	اجازت مت جاؤ - اگر تمکو کہاجاوے کہ اسوقت تمکو
وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا	اندر آنے کی اجازت نہین - واپس چلے جاو یہی
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ	پسندیدہ طرز ہے - اور اللہ تعالے تمہارے اعمال
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ	پر واقف ہے - ہان ایسے غیر آباد گہرون مین جہان
جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا	کسیکی سکونت نہین - اور تمہارا وہان اسباب رکھا
غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ	ہے - بدون اطلاع و اجازت بھی جانا
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا	روا ہے - اور خدا تعالے جانتا ہے - کہ تم کسی
تَكْتُمُوْنَ ۝ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا	گہر مین بہلائی کو جاتے ہو - یا شرارت کو - تو کہدے
مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا	ایمان والون کو کہ آنکہون کو نیچا رکہا کرین - اور
فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ	شرمگاہون کی حفاظت کرین - یہہ نہایت پسندیدہ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ	بات ہے - اور جو کچھ اپنی زبانون سے کہتے اور دلسے مانتے
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ	اور اعضا سے لیتے ہو - سب کو اللہ تعالے جانتا
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ	ہے - ایسے ہی ایمان والی عورتون سے بھی کہدے
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ	کہ آنکہون کو برائی سے بچا رکہین - اور شرمگاہون
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا	کی حفاظت رکہین - اور اپنے بناؤ سنگار کو مت
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى	دکہلاوین - مگر وہ حصہ لابدی ہے جو ظاہر ہے اور
جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ	اوڑہنی کو ایسا اوڑہین کہ جیب تک چہپ جاوے -

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ آبَائِهِنَّ اَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْ اِخْوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَائِهِنَّ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ
اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي
الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ
النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى
اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاَنْكِحُوا
الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ
الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا
فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اور عورتین اپنے بناؤ سنگار کو کسی پر ظاہر نہ کرین مگر
اپنے خاوندون اور باپون اور خسر اور اپنے بیٹون
اور خاوند کے بیٹون اور اپنے بھائیون اور بھتیجون
اور بھانجون اور اپنی نیکبخت بی بیون (عیسائی
مشن کی عورتون کو جو لوگ اپنے گھرون مین آنے
دیتے ہین اور اسلام کے مدعی ہین وہ غور کرین)
اور غلامون اور ان نوکرون پر جنہین عورتون
کی رغبت ہی نہین (جیسے پاگل) اور بچون پر
جو عورتون کے معاملات سے واقف ہی نہین۔ اور
عورتون کو واجب ہے۔ کہ ایسی طرح پاؤن زمین پر
نمارین کہ انکے کسی سنگار کی کسیکو خبر ہو جاوے۔
اللہ کی طرف رجوع رکھو۔ ایمان والو!۔ تو کہ نجات
پاؤ۔ اور نکاح کر دو اپنی بیوہ عورتون کو اور اپنے
نیک غلامون اور لونڈیون کو اگر غریب و مفلس ہین
تو اللہ تعالے ان کو اپنے فضل سے غنی کریگا۔
اور اللہ تعالے بڑی وسعت والا بڑے علم والا
ہے۔

پ ١٨ - س النور - ر ٣	
إنما المؤمنون إخوة فأصلحوا بين أخويكم واتقوا الله لعلكم ترحمون پ ٢٦ - س حجرات ، ر ١٣	تمام ایمان والے آپسمین بہائی بہائی ہین امیر سے غریب تک۔ شریف سے وضیع تک اجنبی سے اپنے پرائے ہم قوم تک - اگر ایمان والون مین رنج آجاوے تو ان بہائیون مین صلح کرادو - اور اللہ سے ڈرتے رہو تو کہ تمپر رحم ہو -

سیزدہم اپنے لوگون اور غیر قومون سے تعلق

يا أيها الذين آمنوا لا يسخر قوم من قوم عسى أن يكونوا خيرا منهم ولا نساء من نساء عسى أن يكن خيرا منهن ولا تلمزوا أنفسكم ولا تنابزوا بالألقاب بئس الاسم الفسوق بعد الإيمان ومن لم يتب فأولئك هم الظالمون پ ٢٦ - س حجرات - ر ١٤	اوایمان والو! - کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے جیسے تم ہنسی کرتے ہو اور جیسے تم مسخرہ بناتے ہو شاید تمسے اچھا ہو - اور نہ عورتین ہنسی کرین عورتون سے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جسے ایک عورت تمسخر کرتی ہے دوسری سے اچھی ہو - اور اپنون کو کوئی طعن مت دیا کرو - اور کسیکی نسبت برا لقب مت لو ایسی کرتوتون سے برے لقب دینے والا اللہ تعالے کے یہان سے فاسق وبدکار ہونیکا لقب پاتا ہے اور مومن کہلا کر فاسق بننا برا ہے جو لوگ بری کامون سے باز نہ آئے وہی بدکار ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ پ ٢٦ - س حجرات - ر ١٤	اے ایمان والو - بہتی بدگمانیوں سے بچو بعض بدگمانی بدکاری ہوتی ہے - لوگون کی عیب جوئی مت کیا کرو - اور ایک دوسرے کا گلہ کبھی نہ کرو گلہ کرنا ایسا برا ہے جیسا بھائی کا گوشت کھا لینا کیا یہہ امر کسیکو پسند ہے - بے ریب کسیکو بھی یہہ بات پسند نہین - اللہ سے اسکی نافرمانیون پر ڈرو اللہ تعالے ان لوگون کو جو نافرمانیون کو چھوڑ اسکی طرف متوجہ ہوتی ہین - رحم کرتا ہے -
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ پ ٢٦ - س حجرات - ر ٢	(اللہ تعالے فرماتا ہے) ہمنے ہی تمکو پیدا کیا نر و مادہ سے - اور تمکو قومون اور قبائل پر تقسیم کیا - تو کہ یک دوسرے سے تعارف رکھو اور تمہین یاد رہے کہ خدا کے یہان تم مین سے وہی معزز ہے جو بڑا پرہیزگار ہے اور جان رکھو - اللہ تعالے علیم و خبیر ہے -
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ	نیکی و بدی - دونون ایک دوسرے کے ساتھ ہم پلہ اور خوبی مین مساوی نہین - بدی کا دفعیہ نیکی کے ساتھ کر دکھاؤ - اگر ایسا ہی حسن سلوک اپنے دشمنون سے کر دکھاؤ گے تو تمہارے دشمن

وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ج وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ پ ٢٤ - س حٰم السجدہ - ر ١٨	بہی تمہارے سچے دوستون اور گرم جوش والے خیر خواہون کیطرح ہوجاوین گے- اس نصیحت کو وہی لوگ مانین جو بڑی بُردباری اور بلند حوصلگی کا حصّہ رکھتے ہین -

چہاردہم مومنین کے صفات ہین فرمایا-

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ پ ١٣ - س رعد - ر ١٨	نصیحت تو وہی پکڑین جو عقل والے ہین- وہی جو الٰہی معاہدون کا پورا خیال رکھتے ہین اور جس کسی سے مستحکم وعدے کئے انکو نہین توڑتے- جنسے ملاپ کرنا چاہئے انسے ملاپ کرتے- اللہ کی نافرمانیکا خوف رکھتے اور بُرے کامون کے بدلہ سے ڈرتے وہی اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے طالب ہوکر بردباری کرتے ہین اور نمازون کو درست رکھتے اور کچھ اللہ کا دیا- ظاہری اور باطنی طور پر خرچ کردیتے ہین- اور خاص بدی کے مقابلہ خاص نیکی سے کیا کرتے ہین- انہین کو انجام کا آرام ہوگا-

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ پ ۲۰ - س قصص - ع ۹	پہلی کتابون کے ماننے والے اگر قرآن کریم پر بھی ایمان لائے تو انہین دوہرا بدلہ ملیگا اسلئے کہ اُنہون نے بڑی ہی بردباری کی - اور اُن کی چال ہی ایسی ہے - کہ بدی کا مقابلہ نیکی کے ساتھ کر دیتے ہین
لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ پ ۲۸ - س الممتحنہ - ع ۲	جو لوگ تمسے مذہبی عداوت پر نہین لڑتے - اور نہ انہون نے تمکو جلا وطن کیا - اُنسے سلوک اور انصاف کے برتاؤ سے اللہ تعالے کبھی نہین منع کرتا بلکہ ایسے منصف تو اللہ تعالے کو محبوب و پیارے ہین - اللہ تعالے تو اِن لوگون کی محبت و دوستی سے تمکو منع کرتا ہے جنہون نے تم سے مذہبی جنگ کی اور اسلام کے باعث تمسے لڑے اور تمکو جلا وطن کیا اور تمہاری جلا وطنی مین تمہارے دشمنون کے مددگار ہوئے - اور جو ایسے دشمنون سے پیار کرین وہی ظالم ہین -
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ پ ۲۵ - س زخرف - ع	تو اُن سے درگذر کر اور سلام کہدے -

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ پ ١٨ - س نور - ر ٨	دکھ اور تکلیف دینے والوں پر عفو کرو اور اُن سے درگزر۔ کیا تمکو پسند نہین کہ اللہ تعالے تمسے درگزر کرے اگر اللہ تعالے کا تمسے درگزر کرنا تمہین پسند ہے تو اسکی یہی تدبیر ہے کہ تم لوگون سے درگزر کرو۔
پانزدہم تعلیم اور تعلم اور علم کی ترقی کے واسطے	
وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ پ ۴ - س عمران - ر ٢	او اسلام والو! تمسے ایسے لوگ ہوا ہی کرین جو بھلائیون کی طرف بلادین اور ہر ایک پسندیدہ بات کا حکم کرین اور ہر ایک بُرائی سے روکین اور وہی ہین نجات پانیوالے (یہان محمدن مشنری کی تاکید ہے) کبھی نہونا۔ ان لوگون کی طرح جو آپس مین پھٹ پڑے اور کھلے نشانون کے بعد بھی اختلاف مچایا۔ یاد رکھو انہین کو بڑا عذاب ہوگا۔
كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اسلام والو! تم تو بڑی عمدہ قوم بھلائیون کے سکھلانے کو ہو۔ صرف لوگون کے فائدہ کے لئے اللہ تعالے نے تمہین بنایا۔ ہر پسندیدہ بات کا حکم کرتے ہو۔ اور

وَيُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ - پ ۴ - س عمران - ر ۳	ہرایک ناپسند امر سے روکتے ہو اور اسپر بڑہکر یہہ بات ہے کہ اللہ تعالے پر ایمان لائے ہو ✤
إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ✤ پ ۲۲ س فاطر - ر ۱۵	اللہ کے بندون مین اللہ تعالے سے وہی ڈرین جنکو علم ہے۔ یعنے پاک علم والے ہی اللہ کے نافرمان نہین ہوا کرتے ✤
يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ پ ۲۸ - س مجادلہ - ر ۲	اللہ ایمانداروں اور پاک علوم کے عالمون کو ہی درجات پر پہونچاتا ہے ✤
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ پ ۲۳ - س زمر - ر ۱۵	مخاطب ! تو کہہ بہلا - کہین علم والے - اور جاہل بہی برابر ہوتے ہین ہرگز نہین ✤
وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا پ ۱۵ - س بنی اسرائیل - ر ۱۵ أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ پ اول - س بقرہ - ر ۸	اور تو اے محمد کہدے - یا اے مخاطب کہدے - اے میرے رب مجہے علم مین ہمیشہ ترقی دے ✤ نبی نے کہا - خدا کی پناہ - کہ مین جاہلون سے ہون ✤
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا	وہ لوگ ایسا کیون نہین کرتے - کہ انکی ہرایک قوم و قبیلہ سے ایک بڑا گروہ دنیا مین سمجھ پیدا کرے اور وا پس ہو کر اپنی اپنی قوم کو علم سیکہہ کر

إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ پ ۱۱ - س توبہ - ر ۳	برائیون کے بدنتائج سے ڈراوے - تاکہ انکی قومین برائیون سے ڈرجاوین +
فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ - پ ۱۴ - س نحل - ر ۸	اگر تمکو علم نہو - تو علم والون سے پوچھ لیا کرو +
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ پ ۴ - س آل عمران ر	تمام کتاب والون سے تو اللہ تعالے مستحکم وعدہ لے چکا ہے کہ وہ لوگ کتاب کا مطلب لوگون کی بھلائی کے لئے سنادین - اور الٰہی کتاب کو نہ چھپاوین (آریو! تمہاری عملی کارروائی کیا دکھاتی ہے)
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا پ ۲۴ - س سجدہ فصلت - ر ۱۸	اس شخص سے بھلی بات کس کی جس نے لوگون کو اللہ کی طرف بلایا + اور اچھے کام کئے +

شانزدہم یتامی کے حق مین فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا پ ۴ - س نساء - ر ۱۲	جو لوگ ظلم کی راہ سے یتیمون کا مال کھا جاتے ہین وہ یاد رکھین - وہ انگارے کھاتے ہین آگ ہی انکے پیٹ مین جاتی ہے - بے ریب وہ جلتے دوزخ مین بیٹھین گے

یتیموں کے اموال یتیمون کو دیدو - اور انکی اچھی چیزین اپنی بُری اشیا سے نہ بدلو - اور اپنے اموال سے ملاکر بہی انکے مال نہ کہاؤ - بس بالکل انہین کا مل کہا جانا کیا بُرا ہوگا - بے شک یہہ بات بڑی بدی ہے -	وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا۔ پ ۴ - س نساء - ر ۱۱

ہفتدہم کوٹ آف وارڈس اور حجر کا راحت بخش قانون سمجہایا

اگر اس قانون پر عمل ہوتا تو دنیا سے ہزارون مفاسد اٹھ جاتے - کیونکہ اس قانون کے مطابق حکم ہے جب کوئی یتیم مالدار رہجاوے یا کوئی شخص گو کم عمر نہین مگر اپنے اموال کو نادانی کم عقلی سے ضائع کرتا ہے - تو دونون صورتون مین صاحب مال کو اس مال کے تصرف سے روکدو - اور اس مال کی حفاظت رکہو اور صاحب مال کو بقدر ضرورت اس وقت دیتے رہو کہ عاقبت اندیشی سے خرچ کرسکے ؎

نادان بچون کو انکے مال نہ دیدینا - مال ہے تو معیشت اور گزارہ کا ذریعہ ہے ہان ان بچون کو کہانے اور پہننے کے لئے ان اموال سے کچھ دیتے رہو اور انہین میٹھی پیاری زبان سے تسلی دو - اور امتحان کرتے رہو - جب یتیم بڑے اچھے جوان نکاح کرنے کے قابل ہوجاوین - اور تمہین ثابت ہوجاوے	وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ

مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا	کہ اپنا آپ اب سنبھال لین گے۔ تو انکے مال انہین
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا	دیدو۔ اور ایسا نہو کہ ناجائز طور پر انکے بڑے ہونے
تَاْكُلُوْهَا اِسْرَافًا وَّبِدَارًا	سے پہلے ہی تم خود برد کرلو۔
اَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا	دولتمند یتیم کے اموال کا نگران تو اس مال سے
فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ	کچھ بھی نہ لے۔ مگر غریب نگران۔ مناسب حق الخدمۃ
فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ	کہا لے۔
فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ	اور جب یتیموں کا مال یتیموں کو دو تب ہی گواہ
فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى	رکھہ لو۔ کہ یہ چیز میرے پاس تھی صحیح وسالم
بِاللّٰهِ حَسِيْبًا لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ	پوری تمنے دیدی۔ اور یاد رکھو اللہ تعالے کافی
مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ	حساب کرنے والا ہے ماں باپ اور رشتہ داروں کے
الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ	مال کے وارث مرد ہی ہین اور عورتین بھی کوئی
اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا	کم کوئی زیادہ حقدار ہے۔
وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى	ہر ایک وارث کا حق الہی قانون مین مقرر ہے
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ	اور جب ورثہ کی تقسیم پر رشتہ دار یتیم۔ اور مسکین
فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ	جمع ہون۔ تو انہین اسمین سے کچھہ دو اور جو بات
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ	کہو ایسی ہو کہ شریعت اسے پسند کرے۔
لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ	خدا کا خوف کرو۔ تمہارے ننھے ننھے بچے اگر
ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ	رہجا دین۔ اور تم مرجاؤ تو تمکو مرتے وقت کتنا ہی
فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا	انکا فکر ہوتا ہے۔ ایسے ہی عام یتیموں کا فکر رکھو۔

سَدِیۡدًا اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ؏ پ۴ ۔ س نساء ۔ ر اول	اور جو بات کہو بڑی پختہ ہو۔ جو لوگ یتیموں کے مال کہا جاتے ہین ۔ بے ریب اپنے پیٹ مین آگ ڈالتے ہین ۔ اور جلتے دوزخ مین پیٹھین گے ۔

ہژدہم غلامی کی پرانی رسم کے استیصال کی ہدایت فرمائی

فَاِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَضَرۡبَ الرِّقَابِ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡهُمۡ فَشُدُّوا الۡوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعۡدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَهَا ؏	جب کفار سے تم معرکہ آرا ہو تو ان دشمنوں کی گردنیں مارو۔ یہانتک کہ تم فتحمند ہو جاؤ پہر دشمنوں کو قید کر لو۔ آخر۔ احسان کرکے چھوڑ دو۔ یا جرمانہ لیکر رہا کرو۔

پہر اسیپر ہی اکتفا نہین فرمایا۔ بلکہ اور جگہہ کے گرفتار غلاموں کے رہا کرانے کیواسطے اوس مذہبی چندہ مین جسمین ہر ایک مسلمان کو جو پچاس باون روپیہ کا بھی مالک ہو۔ اسی اڑہائی روپیہ فیصدی کے حساب سے دینے پڑتے ہین ۔ ایک رقم غلام آزاد کرنے کی بہی قایم کی۔ بدون اسلام کے کسی مذہب نے یہہ تدبیر تجویز کی ہو تو کوئی نشان دے۔ بلکہ ماورا اسکے اور بہت سی تدابیر قایم کین جنکے ذریعہ غلام آزاد کئے جاوین **مثلاً** فرمایا۔

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ پ ۱۰ - س توبہ - ع ۸	خیرات تو فقیرون مسکینون - اور صدقات کے کارکنون اور ان کافرون کا جنکو اسلام و مسلمانون سے لگاؤ ہے حق ہے صدقات کو غلامون کے آزاد کرنے اور غیر خاص آفتین آئی ہین انکی امداد دینی اور خدائی کامون جہاد وغیرہ - اور مسافرون کی مدد کاری مین خرچ کرو - یہہ امر اللہ کیطرف سے نہایت ضروری ہے اور اللہ تعالے علم والا ہے -
وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا پ ۲۸ - س مجادلہ - ع اول	جو لوگ اپنی بی بیون کو مان کہہ بیٹھے اور انہین الگ کرنا چاہتے ہین پہر اس بات پر نادم ہوئے انپر لازم ہے کہ بی بی کے پاس جانیسے پہلے غلام آزاد کرین وغیرہ وغیرہ -

اور جنگ کے قیدیون کو بجائے اسکے کہ جیل خانون مین جاہل بنائے جاوین یا جاہلون کی صحبت مین رکہے جاوین - اہل اسلام کے گہرون مین اس طور پہ رکہنے کا حکم ہوا کہ انہین بہائیون کی طرح رکہو جیسے آپ کہاتے ہو ویسا کہلاؤ جیسا آپ پہنتے ہو ویسا پہناؤ - انکی عمدہ تادیب کرو -

نمونہ دہم عام احسان

تمام مذاہب کے بڑون کی بےادبی سے منع کیا - اور   فرمایا -

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ پ ٧ - س انعام - ر ١٩	کبھی برا نہ کہنا انکو جنکو لوگ پوجتے ہین اور جنھین لوگ اللہ تعالے کے سوا پکارتے ہین - اگر تم برا کہہ بیٹھوگے تو بت پرست تمہارے مقابلہ مین نا سمجھنے سے اللہ تعالے کو برا کہہ بیٹھین گے -

کل دنیا مین منذرین کا آنا تسلیم فرمایا اور انصاف سے مذاہب پر کلی انکار نہین کیا - بلکہ تمام انبیا و رسل پر یقین کرنا اور انپر ایمان لانا سکھایا اور فرمایا

اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ - تمام امتون مین - نافرمانون کو ڈر سنانے والے گذر چکے ہین -

پ ٢٢ - س فاطر - ر ١٥

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پ اول - س بقر - ر اول	متقی وہی ہین جنھون نے مان لئے وہ احکام جو جناب تجھپر اترے اور وہ احکام بھی جو تجھ سے پہلے تمام لوگون کی ہدایت کو نازل ہو چکے ہین - اور پچھلے دن پر انکا یقین ہے خدا کی طرف سے وہی ہین جو راہ پر ہوئے اور وہی نجات پانے والے ہین -

کسی نبی کی نسبت طعن نہین کیا - انبیا کی تعلیم پر کہین بھی نکتہ چینی نہین کی بلکہ نصائح کو بدون طعن و تشنیع بیان کیا ہے مطاعن بیان کرنے مین بالکل سکوت فرمایا -

طعن کیا گیا ہے کہ مسلمانون مین جو کسل اور سستی - حرام خوری - عیاشی

فضول خرچی غرور ہے وہ صرف اسلامی تعلیمات کا نتیجہ ہے - مگر میں کہتا ہون آیات ذیل کن لوگون کی مقدس کتاب مین ہین -)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ پ ۳ - س بقرہ - ر ۵	ایمان والو ! - اپنی کمائی اور زمین کی عمدہ برکات سے جو ہمنے تمہارے لئے نکالے ہین اچھی اچھی چیزین خدا کی راہ مین خرچ کرو -
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ پ ۲ - س بقرہ - ر ۵	او ایمان والو ! - اللہ تعالے کی دی ہوئی چیزون سے نہایت ستھری اور پسندیدہ کمایون کو کھاؤ - اور اللہ تعالے کا شکریہ کرو - اگر اسکے فرمانبردار ہو -
وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ پ ۲ - س بقرہ - ر ۷	آپسمین ایکدوسرے کے اموال کو ناجائز طور پر مت کھایا کرو - اور نہ اپنے مالون کو حکام تک پہونچاؤ کہ اس ذریعہ سے لوگونکے اموال کو دبالو اور جان بوجھ بدی مین مبتلا رہو -
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ	بدکاری کے پاس بھی نجاؤ زنا بڑی بیحیائی - اور برائی ہے اور بری راہ ہے -

سپیلا گ - پ ۱۵ - س بنی اسرائیل - ر ۴	
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پ ۷ - س مائدہ - ر ۲	اے ایمان والو! شراب - قمار بازی - بت پرستی شگون لینے یہہ شیطانی کام بڑے ہی گندے ہین پس انسے بچو تو کہ نجات پاؤ -

بستم عیاشی سے یہانتک نفرت دلائی کہ بدکار عورتون اور کسبیون سے نکاح کے بارے مین کہا -

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پ ۱۸ - س نور - ر اول	بدکار تو بدکارون یا بت پرست عورتون کو ہی نکاح کرتے ہین اور بدکار عورتین بھی ایسی ہین کہ نہین بدکار یا مشرک ہی بیاہین اور ایمان والون پر تو یہہ باتین حرام ہی ہین -

بست و یکم اسراف اور حق تلفی اور غرور کے بارے مین ارشاد ہوتا ہے

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ	رشتہ دارون - مسکینون - مسافرون کو انکی حق دیدو

اَلْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ٥ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ - پ ١٥ - س بنی اسرائیل - ر ٣	اور فضول مت کرو - فضول والے شیطانون کے بھائی ہوا کرتے ہین -
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا پ ١٥ - س بنی اسرائیل - ر ٣	اتراتا ہوا زمین پر مت چلا کر - کبھا تو زمین کو پھاڑیگا کبھی نہین - اور اونچائی اور بلندی مین پہاڑ کو نہ پہونچیگا - تمام یہہ بری باتین تیرے رب کو ناپسند ہین -

رھی یہہ بات کہ یہہ قصص قرآن مین کیون ہین سو اسپر گذارش ہے - آدم و حوا شیطان کا قصہ صفحہ نمبر ١١٩٠٤ تصدیق سے شروع ہوتا ہے - اسپر غور کرو - کیا صرف کہانی ہے ؟ سیدنا موسی نمبر ٧ و نوح نمبر ٥ لوط علیہم السلام کے مختصر قصے تصدیق نمبر ٧ مین مندرج ہین لقمان ص نمبر ٦٣ وسکندر نمبر ٦٤ - یاجوج ماجوج کے قصے تصدیق صفحہ نمبر ٦٨ مین مذکور ہین سنگ اسود کا تذکرہ آگے آتا ہے -

ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اسوقت سنا دیتے ہین اور انصاف مانگتے ہین کہ کیا یہہ کہانی لغو ہے یا تمام بلند پروازیون اور ترقیون کی جڑہ ہے -

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ پ ۳ - س بقرہ - ر ۲	بھلا تو بیان تو کرو - اس شخص کی طرف جسنے ابراہیم راستباز سے رب کی بابت بحث کی - کیا یہہ بحث بدلہ نہی اس بات کا کہ اللہ تعالے نے اسے پادشاہی دے رکہی تھی - جب ابراہیم علیہ السلام راستباز نے کہا میرا رب تو ایسا طاقتور ہے - کہ زندہ کرتا اور مارتا ہے - تو اوس نادان نے (غور کرو) - کیا جواب دیا میں بہی مارتا اور زندہ کرتا ہون - جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکہا کہ یہہ ایسا نادان ہے - کہ زندہ کرنا اور مارنا ہی نہین سمجہتا تو فرمایا - اچھا اللہ تعالے تو سورج کو مشرق کیجانب سے طلوع کرتا ہے - تو سورج کو مغرب کی طرف سے لا دکھا - اتنی بات سنکر کافر بغلین جہانکنے لگا - اور اللہ تعالے تو ایسے بدکارون کو بحث کی سمجہہ بھی نہین دیتا -
وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ	اور بیان کردے اس کتاب مین ابراہیم کا قصہ بیشک وہ راستباز نبی تھا - ابراہیم نے اپنے باپ کو کہا اے پیارے باپ کیون بتون کی پرستش کرتا ہے - وہ تو تمہاری دعاؤن کو سنتے نہین - اور تمہاری حالت کو دیکہتے نہین - اور اگر سنتے اور دیکہتے بہی تو تمہاری کچھ بھی حاجت براری نہین کرسکتے - میرے

مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ
صِرَاطًا سَوِيًّا ۔ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ
الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ
اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ
مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ
وَلِيًّا ۝ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ
اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ
لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ
مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ
بِيْ حَفِيًّا ۝ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
اَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ
بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝ فَلَمَّا
اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا
نَبِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا

پیارے باپ۔ مجھے توخدا پرستی کے فوائد کی بھی
ہے مجھے معلوم ہے۔ کہ بت پرستی ہمارے تمدنی۔
اخلاقی۔ وغیرہ وغیرہ مین مضر ہے۔ مگر افسوس
تجھے ان باتون کی خبر نہین پس تجھے چاہیئے میرا
کہا مان۔ مین تجھے سیدہی راہ بتادونگا۔ اے
پیارے باپ نافرمان اور رحمت سے دور شیطان
کی فرمانبرداری مت کر۔ شیطان تو رحمن جیسے محسن کا
نافرمان ہے۔ میرے پیارے باپ بیے مجھ
تو ڈر ہے۔ کہ تجھے رحمن ہی عذاب دے۔ اور تو
شیطان کا ساتھی ہوجاوے۔ ابراہیم کے باپ
نے جواب دیا۔ کیا تو ہمارے بتون سے پھر گیا۔ اگر
تو اپنے خیال و اعتقاد سے نہ ٹلا۔ تو مین تجھے سنگسار
کرونگا۔ پس چاہیئے۔ کہ تو مجھ سے بچ کر کہین چلا جا
ابراہیم نے کہا تجھے برے اعتقاد سے سلامتی رہے
میری طرف سے تجھے دکھ نہ پہونچے۔ مین تو
بہرحال اپنے رب سے تیرے لئے معافی مانگونگا
وہ مجھ پر مہربان ہے۔ اور تم سے۔ اور تمہارے
بتون سے جنہین تم خدا کے سوا پکارتے ہو سب سے
الگ ہون۔ اور صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہون

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا پ ۱۶ - س مریم - ر ۳	اور امید ہے - کہ جسطرح تم بتون کو پکار کر پورے کامیاب نہین ہوتے - یقیناً میرا حال ایسا نہوگا - پس جب ابراہیم ان لوگون سے اپنے بت پرست باپ اور اپنی بت پرست قوم اور انکے بتون سے الگ ہوا - تو اسے اللہ تعالے نے نبی بیٹا اسحق جیسا اور نبی پوتا یعقوب جیسا عطا فرمایا - اور ان لوگون کو اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے اتنے انعامات بخشے - جنکے بیان کی حاجت ہی نہین - کیونکہ ابراہیمی خاندان کے برکات ظاہر ہین - تمام دنیا کے لوگ ان کی مدح اور ثنا کرتے ہین +
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ	ابراہیم کی وہ خبر انپر پڑھ سنا - جب اُسنے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہا - کہ تم لوگ کسکی پرستش کرتے ہو - ابراہیم کے باپ اور قوم نے جواب دیا کہ ہم تو بتون کی پرستش کرتے ہین اور انہین کے پاس بیٹھے رہتے ہین ابراہیم نے کہا - کیا یہہ بت تمہاری پکار کو سُنتے ہین - یا کیا تمکو نفع دیتے ہین یا تم کو کوئی دکھہ دیتے ہین - بت پرست لوگون نے جواب دیا - ہم بت پرستی کی دلیل تو نہین رکھتے - مگر ہمنے اپنے بزرگون کو پایا ہے - کہ وہ ایسا ہی کرتے ہین - تب

تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ
الْاَقْدَمُوْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ
عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ
وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ
وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ
وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ
يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ
رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ
بِالصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ
صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ
مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَ
اغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ
الضَّآلِّيْنَ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ
يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ
بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

ابراہیم نے جواب مین کہا۔ سنو تم بت پرستی کے
معتقد تو کہا کرتے ہو۔ کہ جنکی پرستش ہم کرتے
ہین۔ اگر ہم چھوڑ بیٹھین۔ تو شاید ہمین دکھ دین
سنو! جن لوگون کی تمنے اور تمہارے باپ دادا نے
پرستش کی۔ وہ سب کے سب ۔ مجھے برے
لگتے ہین۔ اور اللہ تعالے رب العلمین کے سوا کوئی
بھی مجھے پیارا نہین۔ وہی رب جسنے مجھے پیدا کیا۔
اور وہی میرا راہ نما۔ اور مجھے منزل مقصود تک
پہونچانے والا۔ وہی جو مجھے کہانا دیتا ہے اور پانی
پلاتا ہے۔ اور جب کبھی اپنی غلطی سے بیمار ہوتا ہون
تو فضل سے شفا بخشتا ہے۔ وہی جو مجھے مارے۔ اور
پھر جلاوے۔ وہی جسپر مجھے امید ہے۔ کہ بری اعمال
کی سزا اور نیک اعمال کی جزا کے وقت مجھے معاف
دیگا۔ اے میرے رب مجھے سمجھ عطا کر۔ اور بھلے
لوگون کے ساتھ رکھ۔ اور مجھے اپنی
انعام والی جنت کا وارث کر۔ اور میرے باپ پر
عفو کر۔ وہ تو بھولا اور بہک گیا۔ اور مجھے قیامت
مین ذلیل نہ کر۔ قیامت کا وہ دن ہے جسمین مال
اور اولاد کام نہ آوے۔ مگر وہی نجات پاوے جو

پ ۱۹ - س شعرا - ر ۵ اللہ تعالےٰ کے پاس سلامت والے دل کے ساتھہ آیا۔

مکذب - ضرورت الہام پر دلائل قاطع کا لکھنا بعد ملاحظہ کل قرآن شریف کے ہرچند غور و فکر سے دیکھا گیا کوئی ضرورت الہام قرآن کی بابت گمان تک نہو پہنچی - چہ جائیکہ ثبوت و اطمینان سوائے قصہ جات مذکورہ بالا کے اگر کوئی عمدہ بات قرآن شریف ثابت کرے - جو وید مقدس مین نہو تب ہمین بھی موقعہ کلام کا ہو۔"

مصدق ایک پادری نے قرآن کریم کی عدم ضرورت پر ایک رسالہ بنام "عدم ضرورت قران" لکھا ہے - یہان مکذب براہین نے وہی مضمون اپنے مطلب پر لا ڈالا ہے اس جگہہ کوئی اپنا کمال نہین دکھایا - رسالہ عدم ضرورت قرآن کے مصنف سے میرے ایک دوست نے بالمواجہہ گفتگو مین کہا ہے - پادری صاحب! دنیا مین نیک بھی گذر چکے ہین - اور بدکار بھی کتابون کے مصنف بھی خدا تعالیٰ پیدا کر چکا اور تصنیفات کو تباہ کر دینے والے عیسائی بھی جیسے ڈکلائن اینڈ فال آف رومن امپائر وغیرہ مین اسکندریہ کے عظیم الشان کتب خانہ کے بابت مذکور ہے - اور جیسے حواریون کے اعمال سے ظاہر ہے کہ پچاس ہزار کی کتابین انکی تعلیم سے جلا دی گئین (دیکھو اعمال ۱۹ باب ۱۹)

اور آریہ ورت مین بدھ اور جینیون نے کتابین جلا دین - جیسے ستیارتھہ پرکاش طبع اول کے صفحہ نمبر ۳۱۲ مین مندرج ہے -

پادری صاحب! - برے اور بھلے سب تو ہو چکے اب اللہ تعالےٰ کو ایسے لوگون کے پیدا کرنے اور انکے خالق ہونے کی کیا ضرورت ہے -

پادری صاحب اس سوال کے جواب سے اسوقت ہی ساقط نہ تہے بلکہ آج ہی چپ ہین
مگر میرا اس کتاب مین پادریون کے جواب دینے کا ارادہ نہین اور نہ میری مخاطبت
کا منشا ہے - کہ ہمین ایسے جواب لکہے جاوین - بلکہ یہان تو یہہ تفتیش ہے کہ قران کریم
نے اپنی ضرورت کو کسطرح ثابت فرمایا ہے - اسلئے مجھے یہہ بیان کرنا پڑا کہ
قران کریم اپنی وجوہ ضرورت مین کیا کچھہ بیان کرتا ہے سو ان وجوہات کو لکہنیکی ضرورت نہین
مگر اسقدر کہنے سے چشم پوشی نہین کرسکتے - کہ مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۹ مین
لکہا ہے "ہم لوگ جو تناسخ کو مانتے ہین کسی کا الہام پانے سے محروم رہنا اسکی شامت
اعمال جانتے ہین" پس ہم آریہ کو کہتے ہین ہمارے سید و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کسی
ایسی بدعملی مین گرفتار نہ تہے جسکی شامت کے باعث الہام سے محروم رہتے -
سوچو - اور غور کرو ! - قرآن کریم ہمارے سید و مولا حضرت رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کو قرآن لانے والا رسول ثابت کرنے اور حضور علیہ السلام کو قرآنی ہادی
بنانے پر فرماتا ہے کہ اس قسم کا عہدہ رسالت و نبوت کا عطا کرنا ایک خاص شخص
کی نسبت ہمارا فضل ہے - اور ظاہر ہے - کہ اللہ تعالے کا فضل بے ثمر و ضائع نہین
ہو سکتا - اسلئے کہ یہہ قدرت یہہ طاقت کا فضل ہے - اگر ایک شخص کے حال پر
باریتعالے کی نظر عنایت ہوا ور اللہ تعالے اسے معزز و ممتاز ہادی اور رسول
بنانا - اور اسے قران جیسی کتاب دینا چاہے اور پہر رسول نہ بنا سکے اور قرآن
جیسی کتاب نہ دے سکے تو کیا اللہ تعالے قادر مطلق کی طاقت بیکار نہو گی ؟ -
اس ہمارے سید ابن ابراہیم علیہما الصلوۃ والسلام کی
نسبت جب آپکے پہلے مخاطبون مین سے چند ناسمجہ اور ناعاقبت اندیشون نے

اسی قسم کا اعتراض کیا تھا۔ تو وہ دو گروہ تھے۔ عرب کے قدیم باشندے۔ اور یہود۔ دونوں کو قرآن کریم مین اسطرح جواب دیا گیا۔ **اول عربون** کے سوال کو اسطرح نقل فرمایا ہے۔

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اور جواب مین فرمایا ہے۔ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔

اس سوال وجواب مین ایک لطیفہ غور کے قابل ہے۔ اُمّی۔ اَن پڑھ۔ عربون نے یہہ تو نہ کہا کہ رسول کیون ہوا؟ اور اللہ تعالےٰ نے کیون رسول کرکے بھیجا؟ کیونکہ آخر اتنی تو سمجھہ رکھتے تھے۔ کہ رسولون کا آنا ملہمون کا پیدا ہونا بیوجہ نہین ضرور ان کا بابرکت وجود برکات کا مثمر ہے مگر یہہ کہا۔ کہ رسولون کا آنا بے شک ضروری اور فضل ہے۔ پر جنپر دنیوی فضل ہو رہا ہے وہی اس روحانی فضل کے مورد کیون نہوئے؟۔ اگر ایسے ہی رسول ہوتے تو بڑی کامیابی ہو جاتی۔

پادریو! - آریو! - کاش تم اتنی عقل رکھتے!! اور جواب سے یہہ ظاہر کیا جب دنیوی ترقیات کو دیکھتے ہو کہ بعض ترقی کے اعلے درجہ پر پہونچ گئے

---

[1] اور عربون نے کہا یہہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیون نہ اترا؟

[2] قرآن کا نازل ہونا قرآن کا لانیوالا ہونا تو اللہ تعالےٰ کا فضل ہے وہ اتنا بھی نہین سمجھتے کہ دنیا کے گزارے مین بہی تو ہم ہی تقسیم کرتے ہین اور بعض کو بعض پر مختلف درجون کے فضائل دیکر عزت بخشی ہے تو کہ ایک دوسرے کے کام آوین بادشاہ رعایا کا فائدہ کرے اور رعایا بادشاہ کی خدمتگزار رہے جب ظاہری دنیا و دولت کی تقسیم ان لوگون کی تجویزون پر نہین تو نبوۃ و رسالت تو ان تمام چیزون سے بڑہکر ہے جسکو یہہ لوگ جمع کرتے ہین۔ کیا اس رحمت و فضل کو یہہ لوگ اپنے ناقص عقل سے تقسیم کرنا چاہتے ہین۔ پ ۲۵ - ع ۹

ہین اوربعض سخت تنزل مین گرفتار۔ پس روحانی معاملات کو دنیا کی حال پر کیون نہین قیاس کرتے جیسے دنیاوی عزتون کی تقسیم الٰہی ارادون اور اسکے قدرتی اسبابون سے ہورہی ہے اور تمہاری عقلین وہان پوری حاوی نہین ایسے ہی روحانی عزت بہی جسکا اعلے حد نبوة ورسالت ہے۔ تمہاری غلط منطق سے کسیکو نہین مل سکتی۔ ہان یہان ختم نبوت پر بحث ہوسکتی ہے۔ مگر وہ دوسری بحث ہے جو عنقریب ہم خود بیان کرینگے (انشاء اللہ تعالے)۔ اور یہود اور عیسائی ضرورت قرآن کے دریافت کرنیوالون کو فرمایا۔

ام یحسدون الناس علی ما اتٰھم اللہ من فضلہ فقد اتینا ال ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتینٰھم ملکا عظیما

عیسائی یہودی مانتے ہین کہ ابراہیم راستباز کے ساتھ اسکی راستبازی پر وعدہ ہے کہ اسکے گھرانے کو معزز و ممتاز کیا جاوے۔ اور اسکے گھرانے تمام گھرانے برکت پاوین۔ (پیدایش ۱۲ باب ۳)۔ یہہ وعدہ جیسا اس راستباز سے الہامی طور پر کیا گیا ویسا ہی الحمد للہ اسکا ظہور مشاہدہ مین آرہا ہے۔ غور کرو۔ آریہ گھرانے کی کتابونکی اشاعت اور ابراہیمی گھرانے کی تعلیمات کی اشاعت دیکہلین ابراہیمی تعلیمات کی اشاعت عیسائیون کے ذریعہ سے ہون یا اہل اسلام کے وسیلہ سے۔

یہود نے حضور علیہ الصلوة والسلام کے سامنے مدینہ طیبہ مین ایک داو کہیلا۔ اور

---

[1] کیا ان یہود اور عیسائیون کو سہاتت پر حسد آیا ہی کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل سے عربون مین رسول بہیجا اور اسے کتاب دی تو نہین کہ تم ابراہیم کے فرزند ہو۔ اب یہی تو کتاب اور حکمت اور بڑی بادشاہت ابراہیم ہی کی نسل کو ملی ہے کیونکہ اسمعیل ابراہیم کا پہلوٹہا تہا اور قریش جنمین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہوئے اسیکی اولاد ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونیسے ابراہیم کی نسل والو یہ عہدہ رسالت ابراہیم کے گہر سے نہین نکلا پس تمہین کیون حسد آگیا۔
سپارہ ۵ - رکوع ۵

حضور علیہ السلام سے لوگون کو ہٹایا اور کہا

وَلَا تُؤْمِنُوْا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ

اسکے جواب مین قرآن فرماتا ہے ۔

قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ[1]

غرض اللہ تعالے کا وہ فضل ۔ ارادہ علم اور قدرت جسنے وہ مخلوق کو پیدا کرتا ۔ اور عزت کے لائقون کو عزت دیتا ہے ۔ اسکی تکمیل اور اسکا پورا ہونا ایک لابدی امر ہے ۔ کیونکہ اسکا کوئی مانع نہین ۔ جب سیدنا نبی عرب کو اسنے اپنے خاص فضل اور رحمت سے نبی رسول ۔ رسولون کا سردار رسولون کا خاتم بنایا ۔ اور اسے قرآن جیسی پاک کتاب دینی چاہی تو اس قادر مطلق کے فضل وارادہ کا کون مانع ہے یہہ دنیا ۔ اور دنیا کے لوگ اسکا ملک اور ملک ہے ۔ اور اللہ تعالے اپنے ملک کی رعایا پر مختلف جسمانی حکام بنایا کرتا ہے تو کہ انکا انتظام دنیا مین کسیقدر امن کو قایم رکھے ۔ روحانی انتظام جسمانی انتظام سے زیادہ ضروری اور توجہ کے قابل ہے ۔ اگر دنیا کے انتظام کیواسطے اللہ تعالے نے مختلف ناظم بہیجے تو دنیوی انتظام سے زیادہ ہی روحانی انتظام کیواسطے کئی ناظمون کا آنا ضروری نہین؟

---

[1] تو کہدے وہ خاص ہدایت جسے الہی کہتے ہین وہ تو یہی ہے کہ دیا جاوے کوئی مثل اسکی کہ دئے گئے تم (استثنا ۱۸ ۔ باب ۱۸) بلکہ تم پر حجت بین غالب آوے تمہارے پالنے رب کے سامنے تو کہدے یہہ نبوۃ اور رسالت اللہ تعالے کا فضل ہے اور اسکے ہاتھ ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسیع وعلم والا خاص عزت ورحمت جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالے بڑے فضل والا ہے ۔ پ ۳ س آل عمران ر

دوسری ضرورت

جزیرہ نما عرب کے لوگ الٰہیہ مواعظ سے مُدّت تک محروم رہے - توریت اور انجیل نے عرب کے جیتنے مین کوئی کامیابی نہ دکھائی - بھلا بید جسکی تعلیم سے ہم آریہ ورتی لوگ باوجود کوشش کے بھی واقف نہین ہوسکے - کیونکر فائدہ اٹھاتے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے - کہ تمام بلاد کے لوگ بیرونی یا اندرونی یا دونون قسم کے معلمون کی تعلیمات کو قبول کرتے اور مان سکتے ہین اور جیسی جسمانی فتوحات مین بیرونی لوگونکے محکوم بن جاتے ہین - ویسے ہی روحانی فتوحات مین بیرونی فاتحوں کے ماتحت ہوسکتے ہین -

یورپ - افریقہ - امریکہ - پر جو اثر شامی مذہب کا پڑا ہے - اس سے ظاہر ہے کہ اصل اور پاک عیسائیت درکنار اور سیدنا مسیح علیہ السلام کا رسول ماننا کیا - یہ لوگ ابن اللہ بلکہ خود خدا ماننے کو تیار ہین ہند - سند - افغانستان - چین کے حالات ظاہر ہین - کہ چین والے تو نہایت کمزور قوم آریہ ورتون سے ایک غیر الہامی شخص گوتم کی تعلیم ماننے کے لئے بھی تیار ہین اور بلاد کی حالت پر اگر نگاہ کو دوڑاؤ - اور افریقہ کی اندرونی اس پھیلاؤ پر نظر کرو جسمین اسلام سر توڑ اور کچھ عیسائی مذہب ترقی کر رہا ہے - تو میری اس عرض کی صداقت پر ناظرین کو کلام نہ ہوگا - تجربہ اور مشاہدہ نے صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے - کہ صرف عرب کی بلکہ قریش اور ان مین بھی حجازی اور اہل مکہ ہی بخصوصیت اس دنیا مین ایسے لوگ ہین جنپر عام طور سے غیر قومون کی ظاہری یا باطنی تاثیر نے اثر نہین کیا -

(دیکھو یرمیاہ کی کتاب ۱ - باب ۱۰)

دنیا مین کوئی قوم ایسی نہین گذری جسکے مرکز پہ بیرونی حملون کے زد کا اثر نہین پہونچا ہمنے ایشیا - یورپ - افریقہ - امریکہ - نیوہولینڈ - نیوزی لینڈ وغیرہ اور انکی یروشلم اور پیٹرامون کے معبد - پارسیون کے ایرانی آتشکدہ بابل - کانسٹنٹ جی - لاسہ - انطاکیہ وغیرہ کو دیکھہ لیا -

کسی مین مکہ یا مکہ والون کی آن نہ دیکھی - جب دنیا پر - اور دنیا کے ہادیون اور ہادیون کے جان نثار مشنریون پر حجت کے طور پر ثابت ہوگیا - کہ کوئی بہی عرب کے مرکز تک راستبازی کو کامل طور پر نہ پہونچا سکا -

جب پہلے اپدیشکون اور مشنریون نے اس قوم عرب کی نسبت یہہ کمزوری دکہائی اور انپر اتمام حجت نہ کرسکے - تو اللہ تعالے کے فضل - اور رحم نے جوش مارا - اور اس قوم کو محروم نہ رکہا بلکہ وہان ایسا ہادی پیدا کردیا اور اسے قران جیسی کتاب دی - جسکی قوی تاثیر نے وہ تمام صداقتین اور راستبازیان جو دنیا بہر کے ملہمون کے پاس اور پاک کتابون مین منتج تہین - مرکز عرب کو بہی پہونچا دین اور اسطرح جو الزام دنیا کے راستباز مشنریون پر تہا کہ انہون نے اپنا پورا کام نکیا یعنی مرکز عرب کو نہ جیتا - اسکو اٹہا دیا - اور ان راستبازون اور راستبازیون کی بدلہ مین حضرت نبی عرب اور قران کریم نے کفائت کی - اور راستبازونکے سچے ارادے کی تکمیل قرآنی ضرورت نے ثابت کردی ترقی چونکہ بتدریج دنیا مین پہیلتی ہے - اسلئے وہ تمام صداقتین ہمارے سید و مولے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اول عرب کے مرکز اور تمام عرب مین پہیلین - پہر اس کے جانشینون کی وساطت سے اور بلاد مین پہیل رہی ہین اور امید

ہے آہستہ آہستہ تمام دنیا پر اس مجموعہ جدا قتون کی حجت قایم ہو جائے گی۔ چونکہ تجربہ۔ پھر مشاہدہ نے ثابت کردیا ہے کہ اور لوگون پر اور اُن کی مرکز پر مختلف مشنریون کا اثر پڑتا رہا۔ اور ان مشنریون پر اور ان کے مرکز پر عرب کا اثر پڑ سکتا ہے۔ تو اس نتیجہ کے تجربہ اور مشاہدہ سے پورا یقین ہے۔ کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی۔ کیونکہ اب کوئی براعظم نہین رہا جسکے عام باشندے ایسے ہون کہ انپر کسی قومی الہمتہ مشن کا اثر نہ پڑ سکے۔ بلکہ کل دنیا کا اثر دوسرے پر۔ اور عرب کا اثر دنیا پر ثابت ہو چکا۔ اب موجودہ دنیا پر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ عرب کا درہ مستقل۔ وفادار استبار مشن قایم ہو تو تمام قومین اسکی بات ماننے کو تیار ہین اس مضمون کو قرآن کریم اسطرح بیان فرماتا ہے۔

وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ؕ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

[1] یہہ بابرکت کتاب ہے ہمنے ہی اتارا۔ پس اُسکے مطابق عمل در آمد کرو اور اپنے آپکو نافرمانی کے بد نتائج سے بچائی رکھو تو کہ رحم پاؤ یہہ کتاب تمہین اسلئے دی ہے کہ کہین یہہ نکہہ دو کہ الٰہی کتاب ہمسے پہلے ایسے دو گروہ یہود و عیسائیون کو اتاری گئی۔ جنکے علوم سے ہم بے خبر تھے۔ یا یہہ نہ کہہ دو اگر ہمین الٰہی کتاب ملتی۔ تو ہم پہلون سے زیادہ راستی کے راہ پر چلتے۔ پس سنو! تمہارے رب کیطرف سے تمہین کہلی مفصل کتاب ملی ہے۔ جو راہ نما و رحمت ہے۔

مُنفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ [۱] ط

عرب جو دنیا بہر کو عجم کا خطاب دیتے تہے کیا نہین کہہ سکتے تہے ہم عجمون گونگون کی کب مانین ۔ کسنے عرب کو

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً [۲] فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ کا حکم دیکر فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کا لقب دیا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا [۳] کس نے کہا ۔ ذرہ اسکا نشان دو !

تیسری ضرورت

دنیا مین ہمارے سادات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام تشریف لائے اور انہون نے بقدر امکان راستی اور راستبازی کو دنیا مین پہیلایا ۔ مگر انکے ناعاقبت اندیش ۔ اور جہوٹے بلکہ ناسمجہ پیروون نے انکی پاک تعلیم مین نافہمیون کو ملا دیا اور اسمین خلاف مچایا ۔ ہندوؤن نے اللہ تعالے کو معاذ اللہ کئی اوتارون ۔ کچہہ ۔ مچہہ ۔ اور سورکے اشکال پر دنیا مین آنا اعتقاد کیا ۔

عیسائیون نے اللہ تعالے کے خاکسار بندے حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا یا خدا کا ازلی بیٹا یقین کیا ۔ بلکہ ان مین رومن کیتہولک نے سیدنا

---

[۱] اہل کتاب کے منکر اور مشرک کبہی اپنی بدمستی نہ چہوٹتے اگر اللہ تعالے کی طرف سے اللہ کا رسول جو کہلی دلیل ہے نہ آتا ۔ اور وہ پاک صحیفے جنمین کئی مضبوط کتابین موجود ہین نہ پڑہ سناتا ۔ پ ۳۰ ۔ سورہ بینہ ۔ ر

[۲] خدا تعالے کے رسے پنجہ مارو کیا معنی تمام و کمال ظاہر و باطن الہی ارادہ کی پیرو ہوجاؤ ایسا نہو کہ کچہہ خدا کے اور کچہہ غیر کے بنے رہو اور اللہ تعالے کی اس نعمت کو تو سوچو ! ۔ تم کیسے آپسمین ایکدوسرے کے دشمن تہے ۔ اسلام کے باعث تم سب کے دل ایک ہوگئے اور اللہ تعالے کے فضل سے آپسمین بہائی بہائی ہوگئے ایکدوسرے کے خیرخواہ ایک دوسرے کے دکہہ سکہہ مین شریک ۔

[۳] او لوگو ! ۔ بے ریب مین تم سب لوگون کی طرف اللہ تعالے کا رسول ہوکر آیا ہون ۔

مسیح کی والدہ صدیقہ مریم کو بھی معبود ٹھہرایا۔ یہودیوں نے اللہ تعالے کی صفات میں تشبیہ تک نوبت پہونچائی۔ آریہ بیچارے تو یہانتک گرے کہ باریتعالے کی ہمہ قدرت سرب شکتیمان ذات کو اپنے پر قیاس کرکے کہہ دیا جیسے بدون میٹر اور مادہ کے مخلوق میں کوئی شخص کوئی چیز نہیں بنا سکتا۔ باریتعالے سے بھی بدون مادہ کے کسی چیز کا بننا اسنبھو اور محال ہے۔ اور اس فاسد قیاس کے باعث کروڑوں کروڑ ذرات عالم کو غیر مخلوق۔ کروڑ کروڑ ارواح کو غیر مخلوق کہہ بیٹھے۔

ابدی نجات کی سچّی طلب ہر سلیم الفطرۃ کے قلب میں موجود ہے۔ اس کے حصول کیواسطے لوگ کیسے بھول بھلّیان میں پڑے ہیں یہود نے تو یقین کر لیا ہم ابراہیم راستباز کے فرزند ہیں صرف اُسی رشتہ کے باعث نجات پا جائینگے جیسے کہتے ہیں

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃ[1]

عیسائی تو ایسی حالت میں جا پڑے۔ کہ اپنی ساری لعنتوں ملامتوں کے بدلے میں حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ ملعون بنایا۔ (دیکھو نامہ گلتیان ۳ باب ۱۳۔)

اور بعض نے مع بعض آریہ ورتی سادھوں کے رہبانیت اختیار کی۔ آریہ جو گھبرائے اور بھولے تو تناسخ کے قائل ہوکر ابدی نجات کے ہی منکر ہو بیٹھے اور بعض آریہ ورتیوں نے تو اپنی نجات کے واسطے باری تعالے کو سوؤر اور کچھ اور کچھ تک اوتار لینے والا مان لیا۔

---

[1] گنی گنتی کے دن ہی نہیں تو آگ چھوئے گی پھر نجات پا جائینگے ۔۔

ایسے لوگون کے واسطے ضرور تہا - کہ ایک زبردست ملہم والہام آوے جو ان لوگونکو ان عظیم الشان غلطیون سے بچاوے یا آگاہ توکردے - اور وہ ہمارا ہادی اور ہمارا قرآن تہا - جسنے ان بطلانون کا ابطال فرمایا غرض ایسی ضرورت کی نسبت فرمایا -

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ +[1]

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ +[2]

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ[3] وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ

آریون سے جسقدر اختلاف ہوا ہمنے قران کریم کے ذریعہ سے کافیصل قول لکہدیا ہے - باقی یہود تو ایسے ذلیل ہو رہے ہین - کہ سردست انکے واسطے قلم اوٹہانے کی ضرورت نہین - اور عیسایون کے واسطے بقدر ضرورت اہل اسلام نے ہر زمانہ مین اتمام حجت کر دیا ہے - جنہین خاکسار نے بہی چار مجلد کی کتاب جسکے دو مجلد شائع ہو چکے ہین - اور باقی بہی انشاء اللہ شائع ہونیوالے ہین - لکہدی - اور رسالہ ابطال الوہیت مسیح غالبًا اندلون شائع ہو جائیگا - اسلئے یہان ہر ایک مسئلہ پر بحث نہین کرتے -

چوتہی ضرورت

اللہ تعالے کے پیارے بندے دنیا مین آئے اور انہون نے الٰہی الہام

---

[1] بے ریب یہہ قرآن بنی اسرائیل پر اکثر وہی باتین ظاہر کرتا ہے جسمین وہ اختلاف مچا رہے رہین - پ ۲۰ سورۂ نمل ر ۲ -

[2] ہمنے قرآن تو صرف اسلئے تجہہ پر اُتارا ہے کہ جن باتون مین انہونے اختلاف کر رکہا ہے اُسے تو ظاہر کردے اور یہہ قرآن ہدایت و رحمت ہے ایماندارون کے لیئے -

[3] بے ریب یہہ قرآن ایک فیصلہ کی بات ہے - اور یہہ قرآن کوئی ہنسی اور تمسخر نہین -

لوگون کو بت پرستی سے روکا - مگر آخر کار لوگون کی سابقہ بت پرستی ہادیون کی محبت کے ساتھہ ایسی ملی - کہ ہادی ہی معبود بنائے گئے - دیکھو حالات حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام اور رام چندر جی اور سری کرشن جی کے - مگر ہادی اسلام نے اس دعوت توحید کو اسطرح پورا کیا - کہ اپنی عبودیت کو الٰہی توحید کا لازمی جزو قرار دیا اور کھول کھول سنایا -

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ

پانچوین ضرورت

حضرات انبیا اور راہبرون (صلوات اللہ علیہم وسلامہ) کی وساطت اور انکے جان نثار پیرون کی کوشش سے صداقتین اور راستبازیان دنیا مین پہیلتی رہین - اور لوگون کی استعداد اور ترقی کے موافق مختلف ملکون مین مختلف وقتون پر اللہ تعالے نے صداقتون کے لانیوالے راستبازون کے پہیلانیوالے پیدا کئے - مگر ہر ایک ہادی نے جہان وہ روحانی قوانین اور ضروری جسمانی قاعدے الٰہی الہام سے سکہائے جو انسانی نوع کے لئے مشترک النفع تہے وہان ہر ایک نبی نے اپنی اپنی قوم کو کچہہ قواعد وضوابط مختص الزمان اور مختص المقام بہی تعلیم کئے -

علاوہ برین ترقی یافتہ قوم جسکو کبہی الٰہی الہام نصیب ہوا - آخر وہ الٰہی نافرمانیون کے باعث ادبار مین آ گئی - انسے الہام کی حفاظت ہی نہو سکی یا وہ الٹ پہیر اور

ك - کہہ کہ مین تمام دنیوی معاملات مین) تمسا ایک آدمی ہون (تم مین مجھہ مین فرق یہہ ہے) میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے - اسکے احکام کی بجا آوری مین لگے رہو جاؤ - اور ہر قسم کی لغزش کی معافی مانگو - اور مشرکین کے لئے ہلاکت ہے +

زبان ہی مرگیٔی جسمین وہ الہام ہوا تہا - یہانتک وہ قوم ادبار مین پہنسی کہ اس
مین اپنے ہادی کے جانشین ملہم اور مقدس لوگ جو اس زبان کو ہمیشہ زندہ
رکہین اور ان تعلیمات کو مختلف تدابیر سے پہیلایا کرین انکا آنا ہی موقوف ہوگیا
جیسے آریہ اور عیسائیون مین - اور انکے بعد یہود ون پارسیون وغیرہ مین مشاہدہ
کیا جاتا ہے - اور اس قدیم الہام کی تفاسیر ہی ایسی مختلط ہوگئین کہ حق کا باطل
سے جدا کرنا محال ہوا - اور قوی التاثیر مخلص ملہم جسکو اللہ کی طرف سے تائید ہو
اس قوم مین پیدا نہوا - تو اللہ تعالے لے آؤ تو ہم کو جو صداقتین پہیلاوے الہام
فرماتا ہے - اور اسے قوت بخشتا ہے - تمام قرآنی صداقتین اگر دنیا کی مختلف
کتابون اولڈ ٹسٹمنٹ - نیو ٹسٹمنٹ - سقراط کے ملفوظات - چار وید
ژند - وستا - وساتیر وغیرہ سے عبری - یونانی - ویدک سنسکرت - دری
کالڈی - جین - وغیرہ السنہ سے لینی پڑتین اور انہین انکے مفسرین کے غلط
خیالات کو الگ کرنا پڑتا - تو کیا مشکل بلکہ محال کام ہوتا - پہر اگر کوئی ایسا جان باز
ہوتا بہی اور وہ شب و روز کی محنتون سے کسی حد تک پہونچ بہی جاتا تو اوسکو
دوسرون کے تسلیم کرانے مین کتنی دقتین ہوتین تامل کرو ! - جو کچہہ کہیتون مین
سے ہم لاتے ہین - جو لطیف دودہ خون و گوبر کے درمیان سے چارپایون
کی وساطت سے ہمین ملتا ہے - جو لطیف لطیف میوے راحت بخش ہیوے
ہم باغون سے لاتے ہین اور وہ نہایت صحت بخش چیز جو شہد کی مکہی کی
وساطت سے ہمین ملتی ہے - اگر ہم اپنی کمسٹری آلات کے ذریعہ لینا چاہتے
تو کتنی مشقت پہر غلطی و نافہمی مین مبتلا ہوتے اللہ تعالے نے تمام تعلیمات کو قرآن

ہین یکجا جمع کردیا ہے - اور ہمین مختلف السنہ اور اقسام اقسام کی کتب کے جابجا ایک آسان کتاب پڑھ لینا کافی ہے والحمد للہ -

اب ہم دعوے سے کہتے ہین کہ کوئی روحانی صداقت قرآن سے باہر نہین اسی ضرورت کیطرف قرآن شریف اشارہ فرماتا ہے جہان فرماتا ہے -

تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لھم الشیطان اعمالھم فھو ولیھم الیوم ولھم عذاب الیم وما انزلنا علیک الکتب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون واللہ انزل من السماء ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا ان فی ذلک لایۃ لقوم یسمعون وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشربین ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا ان فی ذلک لایۃ لقوم یعقلون واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونھا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ان فی ذلک لایۃ لقوم یتفکرون پ - ۱۴ - س نحل - ر - ۱۴

سلہ - اللہ کی قسم تجھ سے پہلے بھی ہمنے رسول بھیجے - پر مردود شیطان نے لوگونکو انکی بدعملیان خوبصورت کر دکھائین - وہی آج انکا دوست اور والی ہوا - اور ایسونکے دوکھہ کی مار ہے - اور قرآن تو تجھپر انکی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے - کہ جن اہم دینی معاملات مین لوگون نے اختلاف مچا رکھا ہے - تو کھولکر سنادے کہ ان اختلاف مین حق کیا ہے - علاوہ برین تمام صدہا فنون کو یکجا جمع کرکے بتانے والا - اور یقین کرنے والون اور اسکے مطابق عمل رکھنے والون کے واسطے بڑے فضل و رحمت کا ذریعہ ہے اللہ ہی بادل سے پانی اتارتا ہے جس سے ویران زمین کو آباد کیا اس قدرتی نظارہ مین نبوت کو نشان ہیں

اور فرمایا

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۱؎

اور فرمایا

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۲؎

چھٹی ضرورت

جسمین سوال کے اس حصہ کا جواب بھی ہے - کہ قران مین کیا ایسی صداقتین بھی ہین جو اور کتب مین موجود نہین - صداقتین - راستیا زبان - قران کریم سے پہلے بھی دنیا کے مختلف اقوام کے پاس موجود تہین - گو محرف و مخلوط ہی کیون نہون مگر پہر بہی وہ صداقتین صرف دعوے ہی تہے - جنکی عوام کو حاجت تھی

۱؎ - اور ہمنے ہی صداقت والی کتاب تیری طرف نازل کردی جسنے سچ کر دکہایا اوس کتاب کو جو اس کتاب کے سامنے ہے اور تمام مواعظ پر شامل ہے - پس تمہین اس اللہ کی اُتاری کتاب پر حکم کر۔

۲؎ - اہل کتاب اور مشرکون کا کافر گروہ اپنی شرارت و کفر سے کبھی نہ ٹلتے اگر اللہ کا ایسا رسول جو ایک کہلی دلیل ہے نہ آتا - اور یہہ پاک صحیفہ جسمین تمام مضبوط کتابین موجود ہین نہ پڑہ سناتا -

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۰۵ (مگر اس قوم کے لئے جو سُنتے - سننے والو - جو کچھہ آبادکہیتون سے لاتے ہو وہ سب کچھہ پہلے ہی موجود ہوتا ہے - مگر جبتک پانی نہین برستا - تب تک تم اور تمہارے کہیتون کے طبعی قوی یہہ ضروری بات عمدگی سے کیا بلکہ مہیا ہی نہین کرسکتے ایسی ہی صداقتین بہی بڑی تعلیمات اور وہ جو کہون سے ملی جلی موجود ہین تم تمیز نہ کرسکتے اگر یہہ الٰہی الہام اللہ کیطرف سے نہوتا اسیطرح تمہارے دودہ دینیوالے چارپایون مین بہی ایک ایسا ہی جسمانی نظارہ روحانی نصیحت لینے کو موجود ہے کہ ہم ہی تمکو چارپایون سے دودھ - اور گوبر مین ملا ہوا نکلوا کر دودہ الگ کرکے پلاتے ہین - غور کرو دودہ کے ذرات اور عام ذرات سے ملی تہی - کسطرح الٰہی سامان نے الگ کئے اور انگور - و کہجور کے پہلون سے سرکہ - اور کہانے کے لئے میوہ اور رسینچ کو ان مین سے عمدہ عمدہ مہیا ورمیں لیتے ہو اس قدرتی نظارہ مین بہی عقل والون کے واسطے نشان ہے - کہ یہہ ذرات مختلف شہد بنتا ہے موجود تو

علے العموم سابقہ کتب مین ان دعوون کے دلائل موجود نہ تہے - اگرچہ
ان دعوون کے دلائل تہے بہی - تو پہلی کتابون مین آنیوالے باطل مذاہب
کی تردید مین مدلل گفتگو کا سامان بخلاف قرآن کے موجود نہ تہا بلکہ یون ہی
کہئے کہ قرآن ایسی صداقتون کی جامع کتاب نازل ہوا ہے جسکی جمعیت کے
سامنے کسی نئی اور پرانی پستک کو مقابلہ کی تاب نہین - مین نے کہی دفعہ
قرآن کے ایک ضروری مسئلہ نکاح پر عیسائیون سکہون ہندون سے -
سوال کیا - کہ کس رشتہ مین نکاح کی ممانعت ہے - اس ممانعت پر کوئی
خاص قول جناب سید نا مسیح کا یا اسکے رسول بنانے والا کا اپنی کامل کتاب
انجیل سے پیش کرو - گورو نانک جی کے گرنتھ صاحب سے بتاؤ - وید کی
خالص شرتی سے یا شرتی کے خاص ملہمون کے اقوال سے دیکہاؤ کسی نے
بہی آجتک تو کوئی نشان ہی نہین دکہایا - جب ایسے ضروری مسائل پر بہی
بحث نہین تو ہماری کل روحانی ضرورتون کو کیونکر یہہ کتابین پورا کر سکتی ہین -
اور اگر ایسے مسائل مین جنکا ذکر اوپر گذرا برہمون یا نیچرل اسیٹ لوگون کے قواعد
سے کام لینا ہے - تو اپنی کتاب کے کامل ہونیکا دعوے مت کرو - غرض - اگر
صداقتون کا ایک جا جمع ہونا اور انکا مدلل ہونا عقلا کے نزدیک کوئی ضروری امر

شہادتا یا صرف ۳۰۶ بعد تہا ہی - مگر الٰہی عطا کردہ قوت نے کسطرح انکو یکجا کر دیا - ایسی ہی صداقتین بہی مختلف ملکون
مین موجود مگر مخلوط تہین اس الہام کے ذریعہ نبی عرب کو ہوا یکجا جمع ہوگئین - شہد کی مکہی کو تیرے رب ہی نے وحی
بہیجی کہ پہاڑون اور درختون اور بعض بلیون مین گہر بنا - اور اپنے مذاق کے تمام میلون سے کہا - فرمانبردار
ہوکر اپنے رب کی بتائے ہوئے راہون پر چل اس مکہی کے اندر سے مختلف رنگت کی شربت نکلتی ہے جسمین کئی لوگون
کے لیئے شفا ہے - یہہ بیت آیتین تذکرہ والون سے وسطلہ ان ہے - یہہ جواب ہیں ان لوگون کے واسطے جو کہتے ہین قرآن
کریم کتب سابقہ کا اقتباس ہے +

ہے۔ اور ہے۔ تو قرآن کریم کا نازل ہونا ہی ضروری ہے۔

مثلاً اللہ تعالے موجود ہے ایک ضروری مسئلہ ہے جسپر قرآن نے یہ دلیل دی ہے۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔

اللہ تعالے کا کوئی شریک نہیں۔ ایک دوسرا مسئلہ ہے۔ اسپر قرآن فرماتا ہے

لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔ ؎۱

قرآن کی کلام الٰہی ہونے کی دلیل فرماتا ہے۔

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ ؎۲ پ اول سورۃ بقرہ ر ۳

اور فرماتا ہے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا ؎۳

؎۱ - اگر زمین و آسمان کے درمیان ایک اللہ کے سوا کئی اور معبود بھی پوجی جاویں تو یہہ دونوں خراب ہو جاویں کیونکہ جہالت - وہم پرستی - نفاق - وشرارت - بت پرستی کا لازمی نتیجہ ہے - اور ان باتوں سے اس آبادی میں ویرانی کا آجانا ضروری ہے -

؎۲ اگر اس کتاب میں جو اللہ تعالے نے اپنے بندے پر اتاری تمکو کچھہ تردد ہے - اور تمہارے خیال میں ہے کہ اس شخص نے خود ہی بنالی ہے - تو مصنوعی مصنوعی ہوسکتی ہے - اسکی مثل ایک سورہ بنا لاؤ -

؎۳ تو کہہ دے کہ اگر تمام جن اور آدمی اس امر پر تل جاویں کہ قرآن کی سی کتاب بنالیں - تو ہرگز اسکی مثل نہ بنا سکیں گے - اگرچہ ایک دوسرے کی پیٹھہ بھریں - اور باہم مددگاری کریں - کیونکہ قدرتی مصنوعی نہیں ہوسکتی -

اور فرمایا ہے

لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا[1]

یاد رہے۔ اختلاف دو قسم کا ہوا کرتا ہے۔ اوّل یہہ کہ ایک آیت دوسری آیت کے خلاف ہو۔ دوم یہہ کہ کوئی قرآنی مضمون نیچرل فلسفی یا کسی سچے علوم کے خلاف ہو۔ قرآن مین ہر دو قسم مین سے کسی قسم کا اختلاف نہین اس تیرہ سو برس مین نیچرل فلسفی کی کتنی سر توڑ ترقی ہوئی۔ مگر کچہہ بھی قرآنی بیان کی غلطی ثابت ہو نسکی۔ ہان عامہ قرآنی دلائل کو تو عامہ علماء اسلام اور متکلمین ملتہ خیر الانام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام بیان کرتے رہے۔ اور کرتی ہین۔ اور کرین گے مگر قرآنی آیات بیّنات تو ایسے ہی ہین کہ ان کی پرزور تاثیرات سے ہمیشہ ظلی طور پہ اس قسم کے نمونے اسلام مین پیدا ہوتے رہتے ہین جو اپنی پاک تاثیرات سے دنیا مین الٰہی سچی توحید اور اپنی کتاب کے فاضلہ اخلاق کو پہیلایا کرتے ہین۔ اور غیر قومون مختلف پیرایون سے اس الٰہی محبت اور فضل کو پورا کیا کرتے ہین جنکے لئے ملہمون اور کتابون کا آنا الٰہی کتاب ماننے والے مذاہب مین ضروری ہے۔ ہمیشہ ہر صدی مین اس تحریف اور ایزاد اور نقص کو دور کرتے ہین۔ جو انسانی آزادی کے باعث سچے مذہب مین آجاتی ہے۔ اور ہمیشہ قوم کو جگاتے اور اصل کتاب کو پہیلاتے ہین۔ حال ہی سے اہل اسلام کو دیکہہ لو کیسے کمزور ہین ضعیف ہین مگر اپنی کتاب کا درس اسکی اصلی زبان مین کسقدر دے رہے ہین۔ عیسائی۔ آریہ۔

---

[1] ۔ اگر قرآن اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور شخص کا بنایا ہوتا تو اسمین تہوڑا کیا بہت ہی اختلاف ہوتا۔

یا رسی ذرہ آنکھہ اٹھا کر دیکھین اور موںہہ پرسے پردہ اٹھا دین۔

لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ[1] ظَاہِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ ط اور

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ[2] عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا

کا مصداق بنکر اسلام کیطرح اپنی صداقت کو کون ظاہر کرتا ہے۔ عملی حالت پر نگاہ کرو اور ہر کوئی اسلام مین شریک ہوا مسلمانون کا بہائی بن گیا۔ جماعت اسلام مین شریک کہانے مین۔ مصافحہ کا ہاتہہ ملانے مین آزاد۔ قرآن پڑہنے مین قوم کا مساوی مستحق۔ مسجد مین غرض ہر امر مین جماعت اسلام کے بادشاہ اسلام کا بہی اسلام مین ہم پلہ۔ یورپین چرچ مین نیٹو عیسایون کے لئے عملی ممانعت کہانی ہین انکی تحقیر کو ہم ذکر کے آریہ کے حالات سے چشم پوشی ہی کرنا مناسب سمجھتے ہین۔ کیونکہ آجتک انہون نے نہ کسی غیر قوم کو وید پڑہایا۔ اور نہ وید کو پڑہا کر اپنے ساتھہ بے تکلف آریہ کے حقوق مین کسی کو مساوی حقدار کیا ایسی ہی عملی اور علمی ضرورتون کے پورا کرنے کے واسطے قرآن نازل ہوا جیسے فرماتا ہے

قَدْ جَاءَکُمْ[3] بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا۔

اور فرماتا ہے

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ[4] اِخْوَانًا

---

[1] ایک طائفہ میری امت کا اپنی راستبازی کے باعث ہمیشہ غالب رہیگا۔

[2] اور ہر صدی کے سر سے پر اللہ تعالے اس امت مین ایسے لوگ پیدا کر دیتا ہے جو اصل دین حق ایزا دیون اور تحریفون کو دور کرتے رہتے ہین اور جاہلون کی غلط تاویلات کو باطل کرکے ہمیشہ دین کو تر و تازہ اور نو بنو رکہتے ہین اسمین پژمردگی نہین آنے دیتے۔

[3] بے ریب تمہارے پاس اپنے رب کیطرف سے ایک برہان آگئی اور ہمنے ہی تمہاریطرف ایک ایسا نور نازل فرمایا جسمین ذرہ کدورت نہین اور ہر طرح خالص ہے [4] پہر تم اللہ کے فضل و انعام سے بہائی بہائی ہوگئے

ساتوین ضرورت

قرآن والی صداقتین مختلف بلاد۔ مختلف کتابون مین اگرچہ ان لین پہلے ہی موجود تہین۔ مگر اول توان کتابون کا غیر محرف ہم تک بہم پہونچنا اور پہر ان صداقتون پہ نہایت پرانی بولیون کے ذریعہ واقف ہونا اور انکی تفاسیر مین سے غلط کو صحیح سے الگ کرنا کیسا مشکل اور محال ہوتا۔ پہر آخر ان صداقتون کے مجموعہ کو بہی کسی نہ کسی پیرایہ مین بیان کرنا ہی پڑتا۔ علاوہ برین جو ایک پیرایہ مین سمجہانے اوسے دوسرے پیرایہ مین بتانا بلحاظ رحم اگر ضروری ہے۔ تو اوسی ضرورت پر قرآن نے فرمایا ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ[1]

اور فرماتا ہے

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا[2]

آٹھوین ضرورت

جب اللہ تعالے زمین و آسمان اور ان کے درمیان غرض جو انسانی ضرورة کی اشیا تہی پیدا کر چکا تو اسنے انسان کو جسکا وجود وبقا ان اشیا پر موقوف تہا پیدا کیا۔ اور اوسمین علاوہ ان قوی کے جو جمادات۔ نباتات۔ حیوانات۔ مین موجود ہین نیک و بد علوم و اخلاق کا مادہ بہی رکہدیا۔

---

[1] جن لوگون کے پاس کوئی بہی ایسا ملہم نہین پہونچا جو لوگون کو انکی نافرمانیون سے ڈرادے۔ تو انکو بہی ڈرادے۔

[2] یہہ قرآن عربی زبان مین ہے اسلیئے کہ تو ان نافرمانون کو ڈرادے جو اس شہر مین رہتے ہین۔ جو دنیا کے تمام شہرونکی مربی مان ہے۔ اور توحید الٰہی کی تعلیم سب کا اصل ہے اور ان تک بہی نافرمانی کا ڈر پہنچادے جو اس شہر کے گرد رہتے ہین۔

علمی حصہ مین انسان ان سوشیل مارل۔ پولٹیکل قواعد وضوابط کا محتاج تھا۔ جنکے باعث اکل۔ شرب۔ لباس۔ آسائش۔ آرام۔ جماع۔ اور تمدن۔ وامن مین۔ ابتداء۔ انجام نشیب۔ وفراز۔ بہرشائستگی۔ آخر۔ افادہ۔ واستفادہ ہی پر اکتفا نہین کرتا بلکہ وہی علوم لینے کا حقدار ہوجاتا ہے اور عملی حصہ مین انسان ارادہ استطاعت کو لیکر کبھی باری تعالے سے انس ومحبت پیدا کر کے استقلال استقامت۔ فراخ۔ حوصلگی۔ نفع رسانی۔ عاقبت اندیشی سے ایسا پاکیزہ باطن بنتا ہے۔ کہ ظاہری نجاست کیسا تہ بہی بارگاہ الٰہی مین مناجات نہین کرتا۔ مگر کبہی انسان شتر بے مہار۔ ہر ایک ضرورۃ مین ناعاقبت اندیش۔ رہبان۔ فرعون۔ مضطرب تنگ دل۔ بخیل۔ ایسا گندہ کہ پاکیزگی کا نام ہی نجانے۔ ہوجاتا ہے قطرۃ کی موافق سبھی آرام وہ اشیا کا نام نیکی اور مخالف اشیا کا نام بدی ہے۔ مگر رسم۔ رواج۔ آب وہوا۔ ناقص تعلیم۔ افلاس۔ دولتمندی۔ حکومت کی بُری تاثیر انسان کو ایسے پہندے مین پہنساتی ہے۔ کہ مخالف اشیا کو موافق اور موافق کو مخالف سمجہہ کر عقل وتمیز کو کہو بیٹہتا ہے۔ فطری ممیزہ قوۃ اور نور ایمان۔ اور کانشنس جسے نفس لوامہ کہئے وہ ایک بیج کیطرح ایسے کمزور رہجاتی ہی کہ انہین ایجاد کیا تمیز ہی نہین رہتی سنو! میرے ایک پیارے نوجوان نے (اللہ تعالے اسے علم وعمل مین ترقی دی) آگنی ہوتری کو اسکی اس لفظ کو سنکر کہ تُمہیں پر ہو مین تیری راحت بخش بارگاہ کے پاس لوگونکو لایا چاہتا ہُن مگر وہ نہین آتے‘‘ اچہی دعا کے بعد کہا۔ کیا آپ یقینی طور پر ہمین اس بارگاہ تک پہونچا دوگے۔ جسکا دعوے کرتے ہو۔ تب آگنی ہُوتری نے کہا۔ یقیناً مین نہین کہ سکتا کہ تم میرے تعلیمات کے ذریعہ ضرور وہانتک پہونچ جاؤگے۔ کیونکہ ممکن ہے کبہی

میرے اقوال کی غلطی ثابت ہوجاوے تب میرے پیارے نوجوان عزیز نے (اعطاہ اللہ علما وعملا آمین) کہا ہم نجات کے طالب ہمارا کانشنس ضعیف ہے۔ غلطی سے محفوظ نہیں۔ ایک طرف محمد صاحب ہمیں بلاتا ہے۔ "اِدہر آؤ۔ مین یقیناً تمہیں نجات تک پہنچا دونگا۔" دوسری طرف آپ کہتے ہیں ادہر آؤ شاید میں ہی پہنچا دوں تاؤ کسکے پیچھے چلیں۔ اسپر گنی ہوتری ساکت ہوئے

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ[1] وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

غرض جب ان اسباب سے جنکا ذکر اوپر ہوا تمیز ٹہیک نہیں بنتی۔ تو انسان کو یقینی آرام دہ متفق دممیز کے ملنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تب ہمہ قدرت ہمہ فضل۔ ہمہ طاقت۔ اللہ تعالے جسکی گہر مین بخل نہین اسکی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ پہر جو کچہہ ایک ملک مین الہام سے سکہایا۔ ممکن ہے کہ دوسرے ملک مین اس الہامی تعلیم کا اثر نہ پہیلے۔ اسلئے دوسری قوموں مین اللہ تعالے ملہم بہیجتا ہے جیسے فرماتا ہے۔

وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ[2]

اور فرمایا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ[3] حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

---

[1] تب منکر اسلام لگا بغلیں جہانکنے۔ اور اللہ ظالم بدکار کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا

[2] نافرمانوں کو نافرمانی پر ڈرانے والے ہر قوم مین گذر چکے۔

[3] جب تک ہم اپنی طرف سے رسول نہ بہیجیں جبتک کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے۔

دنیا مین اللہ تعالے نے لوگون کی ہدایت کو ملہم رسول بہیجے۔ اور انکو صداقتین بنائین۔ اور ان ملہمون کو ان صداقتون کے پہیلانے کی لو لگا دی مگر ان تعلیمات کے پہیلانے مین انبیا و رسل کو کوئی اور حد بندی نہین کردی گئی کہ فلان مدت تک فلان ملک تک اس ہدایت کو پہیلاؤ پھیلانے کا ثواب ملیگا۔ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدس روح بہی مستثنا آزاد بنائی گئی ہتی۔ وہ مجبور نہین تھی۔ جب ایک ملہم کے ہدایات و تعلیمات کے پھیلاؤ مین ظاہری یا باطنی یا دونون صورت مین کچھ وزہ کمزوری ہوئی۔ اور اسکا پورا اثر اسکی ازمنہ یا قوم یا ملک تک بھی ایسا نہوا جسکی بعد قوم کا عذر نہ رہے۔ تو اور پاک شخص اس عہدہ پر ممتاز کیا گیا۔

غور کرو حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کی تاثیر کیسی کمزور ثابت ہوئی جناب کے حواریون سے فسٹ نمبر کے حواری عیسائی کلیسیا کے فونڈیشن سٹون سیدنا مسیح علیہ السلام کو ملعون کہہ بیٹھے۔ اور جو کچھ ہوا اسکریوطی نے سلوک کیا وہ دنیا سے مخفی نہین اور جو کچھ روحانیت آپکی پاک تعلیم سے آپکی قوم کو حاصل ہے معلوم ہو جو احضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کا وہ قول کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکلنا اسسے آسان ہے۔ کہ دولتمند خدا کی بادشاہت مین داخل ہو (متی ۱۹ باب ۲۴)۔ اور یورپ و امریکہ کی دنیاداری۔) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے مخاطب ایسے تہے۔ کہ جب انکو حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی آہنی تنور (یسعیاہ۔ ۱۱ باب ۴) سے نکال لائے۔ اور حکم کیا کہ کنعان کو چلو تو انکار کر بیٹھے۔ قرآن کریم اس قصہ کو عبرت کے لئے نقل فرماتا ہے

وَاذ قَال مُوسى لقومه يا قوم اذكروا نعمة الله عليكم اذ جعل فيكم انبيَاء وَجعلكم
ملوكا وَاتكم مَا لم يؤت احدا من العلمين يقوم ادخلوا الارض المقدسة
التى كتب الله لكم ولا ترتدوا على ادباركم فتنقلبُوا خسرين قالوا يموسى ان فيها
قومًا جبارين وَانا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانا داخلون قال
رجلن من الَّذين يخافونَ انعم الله عَليهِما ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم
غلبونَ وعلى الله فتوكلوا ان كُنتم مؤمنين قالوا يموسى انا لن ندخلها ابدا ما داموا
فيها فاذهب انتَ وَربُّكَ فقاتلا انا ههنا قاعدون ٭

آخر بدون یوشع بن نون - اور کالب بن یفنہ کے کوئی بہی فرمانبردار نہ نکلا دیکھو گنتی
١٤ باب ٣٠)

سبحان اللہ کیسی بہی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے حکم ماننے مین بیرخی دکہائی -
ویدوالے سورج - وآیو - اگنی - انگہرہ کہتے ہین انکی نسبت کوئی شہادت
نہین دیسکتا - کون تہے - کہان کے رہنے والے - کیسے چال چلن کے تہے اور
یہہ کہ انہون نے اگر ملہم تہے - اور وید سچے الہامات ہین - تو کسقدر ویدون کا اثر
دنیا مین پہیلایا رہے اسکے جانشین اور جانشینون کے تعلیم یافتہ سو بموجب دعوی
آریہ کے قریبًا دو ارب برس گذرتے ہین کہ ویدون نے دنیا مین ظہور پایا اور

لہ جب موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا - اے میری قوم اللہ تعالے کے انعام کو یاد کرو جو تمپر کیا کہ
تمہاری قوم مین انبیا بنائے اور تمکو بادشاہ بنایا اور تمکو اپنے اپنے فضل سے وہ کچھ دیا کہ کسیکو نہ دیا اے
میری قوم کنعان کی پاک زمین (ہولی لینڈ) جسکو اللہ تعالے نے تمہارے لئے ابراہیمی بشارتون مین
لکہا ہے - اسمین داخل ہوجاؤ - اور کبھی پیچہے نہ پہرو - اگر پیچہے ہٹے اور میری نافرمانی کی تو ٹوٹا پاتے
پیچہے پہر گئے - تب انہون نے (موسی کی قوم نے) جواب مین کہا موسی اس زمین کے لوگ بڑے طاقتور ہین
اور جب تک وہ نہ نکلین ہمتو کبہی اس ملک مین نہ جاوین - ہان اگر وہ لوگ نکل کر کہین چلے جاوین تو خیر ہم بہی

اس عرصہ مین وید کے اتباع مین کسی نے انکا صحیح ترجمہ ہی نکرد کہایا - دوسرون سے کیا اپنی لوگون سے بہی اخفا کرتے ہین - رہی یہہ بات کہ ویدون پر عمل درآمد ہا سو آریہ کا **چال چلن** ہی بتاتا ہے - کہ کسقدر وید پر **عمل** کرتے ہین -

غرض جب کسنے نبی کی پاک تعلیم نے دنیا پر اپنا قوی اثر نہ دکہایا - اور نہ اس نبی کے جانشین نے ان پاک تعلیمات کو جگت پر ظاہر کیا - تو اللہ تعالے کے رحم وفضل نے اور کو یہہ عہدہ عطا کردیا - یہانتک کہ ایک ایسا **آدمی** دنیا پر ظاہر ہوا - جسنے ان تعلیمات کو پھیلایا - اور اشاعت مین جو کسر باقی رہی اسکی تلافی وہ جانشین کرنے لگے جنکی کرامات و پاک تاثیرات کے اثبات مین علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی پیشین گوئی ہو چکی تھی - اور چونکہ الدال علی الخیر کفاعلہ کی روسی جانشینون کی پاک کوششون کا ثواب ان ہادیون کے نامہ اعمال مین بھی اضافہ درج ہوتا ہے - اسواسطے یہہ سب آپکی کوششین ہین - صلی اللہ علیہ وسلم روحانی ہدایت و ترقی دفعی اور مخلوق کے فرد فرد کے لئے کسی مذہب مین ضروری نہین امید ہے کہ جسطرح عرب وشام ومصر و روم - اور ہند و سندہ تاتار - پر بلا واسطہ یا بالواسطہ حجت قایم ہوگئی - اسیطرح تمام دنیا پر حجت قایم ہو جائیگی - جب دنیا کو مجموعہ صداقتون کا پہونچگیا - اور اونپر حجت قایم ہوگئی - تو یہہ حسب احکام سنانے نکا پورا

حاشیہ بقایا صفحہ ۳۱۵ - ملک مین چلے جائین گے - کہاں ان دو آدمیون سنے جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرنے والے تھے اور انپر ہمت و حوصلہ کا انعام تہا - ہمت مت ہارو - جو رہی بہی نہین بلکہ دروازون کے رستہ چلے جاؤ - جب حسب الحکم الٰہی داخل ہوگئے - تو جیسے الٰہی وعدہ ہے - فتحمند ہوگے - اگر ایمان رکہتے ہو اللہ پر بھروسا کرو - پھر بھی یہی جواب دیا اسے موسیٰ جبتک وہ لوگ وہان موجود ہین ہم اس ملک مین کبھی نہین جائین گے - ہان - تو اور تیرا رب - تم دونون لڑو ہم تو یہین بیٹھے رہینگے -

ہو گیا۔ اب انکی جزا و سزا کا وقت آجاویگا اسی ضرورت کیطرف قرآن شریف اشارہ فرماتا ہے۔

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین

ایک عجیب یادداشت

خاکسار تو قرآن کریم کی ضرورت پر مضمون لکھکر مطبع میں روانہ کر چکا تھا۔ کیونکہ مجھے زیادہ تر قرآنی صداقتوں کا اظہار اور سیر اتمام حجت مطلوب رہتا ہے مگر الہٰی قدرت سے وہ مضمون چند آیات کے ترجمے لکھنے کے واسطے میرے پیارے عبدالکریم نے واپس کر دیا۔ ابھی وہ اوراق میرے پاس ہی تھے کہ ۲-۱ اپریل ۹۰ء کو حضرت پیرومرشد سلمہ ربہ کی علالت طبع سنکر قادیان چلا گیا۔ وہاں کسی تقریب پر وید کی قدامت کا ذکر آگیا۔ تو اسوقت مجھ خاکسار کے دلمیں ضروری معلوم ہوا کہ وید کی قدامت پر کچھ لکھوں یورپین لوگوں کی تحقیقات اور برہمو سبھا کے پنڈتوں کے خیالات ویدوں کی نسبت شائع ہو چکے ہیں۔ انکا تذکرہ شاید موجب تطویل ہو اسلیئے ایک مختصر امر کا بیان لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کیونکہ تکذیب براہین نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۸۱ و نمبر ۸۲ میں دعویٰ کیا ہے۔

؎ بے شک احسان کیا اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں پر جبکہ اسنے بھی انہیں سے ایک رسول بھیجا جو پڑھتا ہے انپر میرے آیات اور عملی طور پر انہیں پاک و صاف کرتا ہے۔ اور انکو سکھاتا ہے۔ کتاب اور نہایت پاکیزہ و عمدہ باتیں اگرچہ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

دوسری باتین یالشئے عمدہ باتین قرآن سے پہلے کتابون مین موجود ہین پس اسبات سے تو کسیکو انکار نہین کہ ان پہلی کتابون نے وہ باتین قرآن سے نہین چرائین۔ مگر فریق ثانی کے ذمہ یہہ الزام ضرور ہے۔ جسّے اسکی راستی و الہامیت سراسر کافور ہے۔ سو اس پر ایک ریمارک ہے۔ کہ پارسیون کو دعوے ہے کہ وہ اور انکا مذہب۔ انکی کتاب آریہ ورتی کتابون سے ہان آریہ ورتی مقدس کتابون بلکہ ویدون سے بہت پرانے ہین۔ کیونکہ آریہ سنے دیانندی تحقیق پر ایک ارب چہا نوین کروڑ کا زمانہ اس موجودہ سلسلہ کے واسطے اپنے عندیہ مین ثابت کیا ہے۔ اور پارسیون کے دساتیر مین لکھا ہے

دیکھو نامہ شت جی۔ افرام ساتیر نمبر ۲۔ سفرنگ صفحہ ۴۳۔

(۱۶) بنام ایزد روزی دہ جاندار و آمرزندہ نیکوکار۔

(۱۷) گفتیم کہ نخستین آباد را بگزیدیم پس از و سیزدہ پیغمبر آباد نام پیہم فرستادم

(۱۸) باین چہاردہ پیغمبر جہان آراستہ و آرام یاب شد۔

(۱۹) پس از یشان کہ چہاردہ آباد باشند بادشاہان جانشین و بیرہ تا (خلفاء) آنان جہان را خوب داشتند۔

(۲۰) چون صدزاد سال در بادشاہی ایشان را رفت آباد آراد۔ بادشاہ جہانداری گذاشتہ یزدان پرست شد۔

ایکسو زاد کتنا ہوتا ہے اسکی دیکھو تفصیل باید دانست کہ فرسنداج کیشان ہزار بارہ ہزار سال را یک **فرد** گویند و ہزار **بارہ** فرد را یک **ورد** و ہزار بارہ۔ ورد را یکمرد و ہزار **بارہ** مرد را یک **جاد** و سہ ہزار جاد را یک **واد** و ہزار واد را یک **زاد** نامند بدین شمارہ **صدزاد** سال در گروہ آبادیان خسروی پائید (سفرنگ دساتیر

صفحہ نمبر ۴۴ و ۴۵) یہہ حساب لگائے تو یہہ عدد ....۳۰ ہوتا ہی

حساب دانو! ذرہ اسپر غور کرو ایک ارب چہا نوین کروڑ سے کتنا آگے ہے۔ اب اگر اسکے آگے ستجی افرام کی ابتدا سے آجتک کا حساب لگائیے تو اور سوچ لو نوبت بکجار سید کا معاملہ ہے۔ کیونکہ نامہ شت شائے کلیوجی مین لکہا ہے۔

(۴) اے شاہ کلیوپوجی الادچون آب (رونق) و پیمان رواے جہان بیک اسپار سال کشید مردمان بزہ کار (گناہگار) شد ندجی الاداز ایشان بیرون رفت۔ سفرنگ صفحہ نمبر ۱۶۔ اور اسپار ایک ارب سال کو کہتے ہین یہہ زمانہ بالا کے بعد جیان کی سلطنت و مذہب کا وقت ہے۔

اگر مکذب براہین کا قول درست ہے تو فرسنداج گیشون نے وید سے کچہہ نہین چورایا بلکہ فریق ثانی کے ذمہ یہہ الزام ضرور ہے جسنے اُس (وید) کی رشتی الہامیت سراپا کافور ہے۔ والا آریہ ثابت کرین کہ آبادیون نے بہی وید سے تعلیم پائی۔
اب خاکسار چند وہ دلائل بیان کرتا ہے جنسے یقین پیدا ہوا ہے کہ ہندیون نے پارسیون سے سیکہا۔

اول - قدامت - پارسی بحساب بالا آریہ کے پہلے ہین۔ **دوم** - بیاس جی کا پارسی فرسنداج کیش زرتشت کے پاس جانا - اور اُنکا مذہب قبول کرنا - اور یہہ امر کچہہ مخفی بہی نہین ہوا بلکہ بڑی ہی مجلس مین واقع ہوا - دیکھو نامہ زرتشت آیتہ نمبر ۶۵ و ۶۶ و آیتہ نمبر ۱۶۲ سفرنگ صفحہ نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳۵ - **سیوم** - دونون ادیان کے اُن تعلیمات کا باہم موافق ہونا جنپر سچے دین اسلام سے آریہ کو اختلاف ہے مثلاً مسئلہ تناسخ - دیکھو ساتیر فرزآباد وخشوران وخشور آیتہ نمبر ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ -

گوشت نہ کہانا - اور اسکے ترک کو ضروری یقین کرتا دیکھو - آیتہ نمبر ۱۳۶ و ۱۳۷ -
سورج اور چاند اور کواکب - اور عناصر کی پرستش دیکھو نامہ شت شائے کلیو آیتہ
نمبر ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و نامہ وخشور یاسان امہ نمبر ۵۴ و ۵۵
بلکہ غور کیجئے تو اکثر حصہ کیا انکی کل تعلیمات کا خزانہ وہی پارسی ہین - وبس
(ذرا غور کرو) -

تکذیب صفحہ نمبر ۸۲ - "احقاق حق و ابطال باطل سے قاصر رہنا - احقاق حق مین
جسقدر قرآن کم زبان ہے اسی قدر ابطال باطل مین وہ قاصر البیان ہے - سات آسمانون
اور سات زمینون کا ہونا زمین کے اوپر پہاڑون کو بمنزلہ میخون کے ٹھوکنا تاکہ زمین جنبش
نہ کرے سورج کا چشمہ گلی مین ڈوبنا چاہ بابل مین ہاروت و ماروت کا قید ہونا چشمہ ہای
دودھ و شہد و شراب کا بہنا سلیمان کے وقت جانورون کا بولنا وغیرہ حق کے ظاہر کرنے
سے قطعی پرہیز ہو رہا ہے - ورنہ اہل عالم و ماہران تواریخ و ہیئت و جغرافیہ انکی تردید برابر
کر رہے ہین" -

مصدق احقاق حق کا قصہ سُن چکے ہو - تمام حقوق کا سرتاج اور بڑا حق عقل
کا شمس اور الہامی مذاہب مین اللہ تعالے کا ماننا ہے - اسکو غور کرو کس کامل طور پر
قرآن نے بیان کیا - اور کس کامل طور پر ثابت کیا - اور کس طرح اللہ تعالے کو عیوب
سے مبرا بتایا - سونے - اور کھانے - اور بچہ - جننے سے پاک یقین کرایا - یہود اون کے ہاتھ
سے پٹنے سے پاک بتایا ابطل اباطیل شرک کی جڑھ کاٹی -
رہی یہہ بات کہ سات آسمان باطل ہین وغیرہ وغیرہ سو اسکا جواب نمبر وار دیتے
ہین ::

اول نہ سات آسمانون اور سات زمینون کی کہی عالم بلکہ اہل عالم ماہر تواریخ و
ہیئت وجغرافیہ نے ممبر وار تزدید کی ہے مگر دو آدمی انکا نام ہی لکھدیا ہوتا۔
سُنئے۔ آپکو ہم بتاوین۔ آپنے تو منکر اہل علم کا نام نہین لیا۔ ہم ماننے والون کے
نام سناتے ہین۔ یوگ۔ پاتنجل کرت سوتر نمبر ۲۵ دیاس منی کی بہاس ادہیا سوم
سورج دہارنا کی شرتی مین لکھا ہے۔ بہو کی اوپر بہور سور مہر جن تپ انتر
ستت۔ یہہ سات آسمانی طبقات ہین۔ جو زمین کے اوپر ہین اور مہاتل۔ رساتل
اتل۔ ستل وتل۔ تلاتل۔ پاتال۔ یہہ سات طبقات زمین کے نیچے ہین۔ اب
بتائیے یہہ آریہ ورتی اہل علم او رہیئت دان اور جاگرفی کے ماہر تھے یا نہ تھے مگر ہان تو بتاؤ
جنبو دیپ کے گرد لون سمندر اور شاک دیپ کے گرد۔ اکہیور س سمندر کش دیپ
کے گرد سورا سمندر۔ کرونچ دیپ کے گرد سرپی سمندر۔ شال مل دیپ کے گرد دوہی سمندر
گیؤ مید دیپ کے گرد۔ کہیر سمندر۔ پشکر دیپ کے گرد۔ جل سمندر۔ ان دیپون کا بیان اور
تشریح کس جاگرفی دان سے پوچھین۔

پہر مین کہتا ہون۔ کہ زمین اور آسمان کا سات سات حصص مین منقسم ہونا بہی تقسیم ہے
جو سراسر حق ہے۔ اسکے ماننے مین بطلان ہی کیا ہے۔ کہ قرآن کریم نے اسکا
ابطال نہین کیا۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مین سبع ارضین کا تذکرہ موجود ہے۔
مگر یاد رہے۔ موجودات مرکبہ کی تقسیم کئی طرح ہوسکتی ہے۔ اگر اللہ تعالے نے یہہ
تقسیم فرمادی تو بطلان کیا ہوا۔

اب ہم ایک ایسی بات کہتے ہین جسکے سُننے سے کسی منصف آریہ کو قرآن کریم
کے سبع سموات کہنے مین انکار کی جگہہ نہین۔ زمین سے لیکر جہانتک فوق مین

اللہ تعالے کی مخلوق ہے۔ اس مخلوق کو اللہ نے ایک تقسیم مین سات حصون پر تقسیم کیا ہے۔ ہر ایک آسمان جسکا بیان اللہ تعالے نے قرآن مین کیا ہے انکا بیان آیات ذیل موجود ہے

اوّل وہ مقام جسمین ہمارے لئے کہانیکا سامان رکہا ہے۔ جیسے فرمایا ہے۔

وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ

دوم۔ وہ مقام جسکے اندر جانور اوڑتے ہین جیسے فرمایا۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ صٰٓفّٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ

سوم۔ وہ مقام جسمین اولے بنتے ہین اور کہیتون اور باغون کو ویران کرتے ہین جیسے فرمایا۔

فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ

چہارم۔ وہ مقام جسمین سے مینہ آتا ہے جیسے فرمایا۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ۔

پنجم۔ وہ مقام جسمین ستارے اور نیازک گرتے ہین۔ جیسے فرمایا۔

وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰھَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ

---

[1] اور آسمان ہی مین تمہارے لئے رزق یعنی کہانے پینے کا سامان رکہا ہے اور وہ چیز ہے جسکا تمہین وعدہ دیا گیا ہے

[2] کیا یہہ لوگ پرندون کیطرف نہین دیکہتے کہ کیسی صفین باندہے آسمانی فضا مین موجود ہین +

[3] پہر ہمنے ہی اتارا بدکارونپر انکی بدکاری کے بدلہ آسمان سے عذاب +

[4] اور ہمنے آسمانون یعنی بادلون سے پانی اتارا اور اسکے درمیانی ہونے سے پہل نکالے جو تمہارے لئے رزق یعنی کہانے اور پینے کا سامان ہین +

ششم - وہ مقام جسمین ستارے ہین جیسے فرمایا۔

وَجَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ

ہفتم - وہ حصہ جوان سب کے اوپر ہے - اور جسمین اللہ تعالے نے بہشتون کو رکھا ہے - کہ ان مشہود ستارون سے اوپر بہی کوئی مقام ہے - جیسے فرمایا -

جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ

بقیہ اعتراضات تکذیب صفحہ نمبر ۸۲ کا جواب

دوم - "پہاڑ زمین پر میخون کی طرح ٹہوکے گئے"

مصدق - یہہ مشاہدہ ہے - اور ہمنے اسپر ایک مضمون لکھدیا ہے - جو عنقریب آتا ہے - اسے ضرور پڑہو +

سوم - "سورج کا چشمۂ گلی مین ڈوبنا"

مصدق - قرآن مین نہین لکہا +

چہارم - "چاہ بابل مین ہاروت ماروت کا قید ہونا"

مصدق - قرآن مین نہین لکہا - بلکہ چاہ بابل کا کوئی تذکرہ بہی قرآن مین نہین - ہاروت ماروت کے قید ہونیکا بیان بہی نہین +

پنجم - "چشمہ ہا دودہ و شہد و شراب کا ہونا"

مصدق - ہم دنیا مین بھی دیکھتے ہین - تو آپنے اُسکا ابطال کیسے تجویز کرلیا دیکہو مادہ گائی بہینس کا شیردان - مکہی کا چہتہ - انگور کی جہتریان "

ششم - "سلیمان کے وقت جانورون کا بولنا"

مصدق - یہہ امر بہی قرآن کریم مین نہین آیا جانور تو اب بھی بولتے ہین

اسوقت کی کیا خصوصیت ہے قرآن مین صرف اتنی بات آئی ہے +

کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام منطق الطیر کو جانتے تھے علم منطق الطیر کو عبری
مین وَبْرَهَاعَرَفْ کہتے ہین وَبْرَ کے معنے بات - عَرَفْ کے معنی پرندہ
اور یونانی زبان مین اس علم کا نام اُرْنِی تھو لوجیا ہے - اُرنیس اور اُرنی
تھوس کہتے ہین اڑنے والیکو - اور لوجیا کے معنے لغت اور علم کے ہین - کتاب
تاریخ مین جو غالبًا شاہی روزنامچوں سے یا الہام سے تیار ہوئی ہے - اسکا
یہ باب ۳۳ ملاحظہ ہو -

تکذیب صفحہ نمبر ۳۸ - پر نظر

(۱) - "بیت اللہ کی نسبت کہ وہی خانہ خدا ہے"

(۲) - "چاہ زمزم کی منبع نہرہائے جنت کے سوتے ہین"

(۳) - "زمزم دل سے گناہون کے سیاہ داغ دہوتا ہے"

(۴) - "حجر الاسود کی تعظیم و چومنے سے گناہ معاف و معہد پاک ہوتا ہے"

(۵) - "زیارت مدینے سے دلکی لوزانی ہے"

(۶) - "شق القمر کے سحر آمیز تعلیم"

(۷) - "عرش کے برابر خدا کا وجود بیان کرنا"

مصدق - ان امور کا قرآن کریم مین کہین وجود نہین - ذرا مکذب صاحب
دکہا دین - باقی بیت اللہ کی طرف سجدہ کرنا - اسکی طرف سے پہر کر سجدہ کرنا ناروا
بلکہ گناہ و خطا ہے - حج و طواف احرام کعبہ عمرہ مین دوڑتے - قربانی حور و غلمان
شراب کا تذکرہ اسی کتاب مین کرینگے - انشاء اللہ تعالے

تکذیب صفحہ نمبر ۸۴

سومٹی کو آگ کے سامنی کس نے سجدہ کرایا ہے۔ اور ابراہیم کا سورج کو کس نے خالق اور رب ٹھرایا ہے۔ آگ چاند سورج اور ستاروں کو نذاری کون بتلاتا ہے۔ اور فرشتوں کو رب النوع کون ٹھراتا ہے۔

مصدق۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کبھی آگ کو سجدہ نہین کیا۔ آؤ کچھ خدا کا خوف کرو سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل توحید کے سردار اور موحدین کے مقتدا تھے **سنو**! اور ہوش کی کہو۔ یہہ مال و اسباب فانی اور زوال پذیر ہے۔ آخر اسے چھوڑنا ہے۔ سوشیل اصلاحون کی ناجایز تدبیرین تھین پہندے مین ڈالینگی۔ اور بجائے اسکے کہ تم مذہب کو صرف خیالی سوشیل حالت کی اصلاح کا ذریعہ بنا رہے ہو۔ اور تمہارے دلمین مین اپنے کانون ہنون سے سُن چکا ہون کچھ بہی نہین۔ الا ما شاء اللہ۔ یاد رکھو۔ سوشیل اصلاح مین یہہ منافقانہ کارروائی فائدہ نہ دیگی۔ **غور کرو**۔ اور **سنو**۔ ابراہیم علیہ السلام سچے اور پکے موحد خدا پرست تھے۔ انکی قوم ستارہ پرست اور سورج پرست تہی سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے سیارہ پرستی کی برائی پر مناظرہ کیا۔ اور کہا۔ کیا یہہ غائب ہونے والی اشیاء تمہارے رب ہو سکتی ہین۔ ہرگز نہین رب تو وہ ہو جو ہر وقت ان اشیا کا نگران رہے جنکی یہ ورش کرتا ہے۔ اور یہہ اشیاء تو غائب ہوجانیوالے ہین۔

دیکھو۔ اس ابراہیمی بحث کے اخیر چند آئتین ضمین صاف لکھا ہے یہہ سارا مناظرہ صرف توحید کے لئے تہا۔ جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔ ہان۔ آگ کو نذار بی کہنا اس امر کا تذکرہ بہی قرآن کریم مین تھین معلوم نہین ہوا۔

کہ مکذب نے کہان سے دہوکہا کہایا - اور ابراہیمی مناظرہ یہہ ہے -

فلما رأى الشمس بازغة قال هذا ربي هذا اكبر فلما افلت قال يقوم اني بريء مما تشركون - اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين - وحاجه قومه قال اتحاجوني في الله وقد هدين ولا اخاف ما تشركون به الا ان يشاء ربي شيئا وسع ربي كل شيء علما افلا تتذكرون - وكيف اخاف ما اشركتم ولا تخافون انكم اشركتم بالله ما لم ينزل به عليكم سلطانا فاي الفريقين احق بالامن ان كنتم تعلمون - الذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم اولئك لهم الامن وهم مهتدون وتلك حجتنا اتينها ابراهيم على قومه نرفع درجات من نشاء ان ربك حكيم عليم

فرشتون کو رب النوع کہنا قرآن کریم کا حکم نہین اسلامیون کا اعتقاد نہین - قرآن کریم تو مخلوقات مین کسیکو رب کہنا جائز نہین تبلاتا - جیسے فرماتا ہے -

ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله -

تکذیب کے صفحہ نمبر ۸۶ مین شخصی بحث ہے جو اس حصہ مین ہم نہین کرتے - کیونکہ یہہ حصہ خالص اسلام کے متعلق ہے - تکذیب کے صفحہ نمبر ۸۶ سے نمبر ۹۱ تک کوئی دلچسپ بحث نہین - اسلئے اسکا ہم ذکر ہی نہین کرتے - البتہ صفحہ نمبر ۹۲ مین تکذیب کا وہ فٹ نوٹ جسکا خلاصہ یہہ ہے - کہ حسب اعتقاد یہود و عیسای اہل اسلام بنی اسرائیل کے سوا کسی قوم مین کوئی پیغمبر کتاب لیکر نہین آیا غور کرنے قابل ہے - اس اعتقاد کے اثبات مین - (اگرچہ مسلمانون کا اعتقاد نہین)

مکذب نے جو اشارہ کیا ہے۔ وہ یہہ تین آیتین ہین۔

اول۔ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۔ پ اول۔ سورہ رکوع ۱۵

دوم۔ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ

پ ۵ سورہ ال عمران رکوع

سوم۔ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا

مگر مکذب یاد رکہین کہ ان آیات مین حصر و تخصیص کا کوئی لفظ نہین آیا۔ بلکہ قرآن شریف مین آیا ہے۔

ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ (و ان من قریۃ الا خلا فیہا نذیر۔)

تکذیب صفحہ نمبر ۸۵

"جہانتک مجہے معلوم ہے۔ ممبران آریہ سماج ہمیشہ اخلاق و محبت کے ساتہہ غیر مذہب والون سے گفتگو کرتے ہین"۔

مصدق۔ منشی صاحب اور کس شخص پر الزام لگائیے کس آریہ کی شکایت کیجئے۔ آپ ہی کا کلام آپکی تکذیب مین آپکے اخلاق کا عمدہ نمونہ ہے جو آپکے رد کو کافی دلیل ہے۔ کیونکہ آپ ہی مدعی ہین علمی طور پر کہانتک آپ اپنے اصل ہفتم کے تابع ہین "سب سے پریتی پوربک دہرم انسار یتا یوگ برتنا چاہیئے"۔ ہان دہرم انسار کا لفظ آپکے بچاؤ کی اچہی سپر ہے۔ غور کرو۔ اور اپنے اخلاق کی خوبی دیکہو۔

تکذیب صفحہ نمبر ۳

"بسا پنڈت و مولوی یا دری ؛ بنا حق شماتت شدہ مفتری"

اللہ تعالے آپکو فہم عطا کرے آپنے کن ہاتہون سے یہہ سطر لکہہ ماری ہے - جو تکذیب صفحہ نمبر ۳۶ مین ہے "خدا سے محمد یان بے علم نا فہم - مکار دہوکہ باز - فریبی - حیلہ پرداز ہے"

ہمارا خدا کون ہے - وہی جسکا نام الرحمن الرحیم ہے رب العالمین اور مالک یوم الدین ہے - وہی القدوس السلام المومن المہیمن - الخالق الرزاق العلیم الحکیم ذو الجلال والاکرام - وہی جسنے آسمان اور سورج اور چاند اور ہزارون ہزار کرے اور سب کچھہ بنایا - منشی صاحب آپکے اخلاق اور آپکی محبت بہری گفتگو کا فیصلہ آپکی کانشس نہین چہوڑ سکتا - آپ اپنے اور کسی آریہ سے ہی پوچھ لین یہہ تو آپکی جنکو ریفامری کا دعوے ہے - برتاؤ کا نمونہ تہا والا جو کچھہ مینے آریہ صاحبان کا سلوک اپنے نسبت دیکہا اسکی شہادت دون - تو منصف - سننے والے کے رونگٹے کہڑے ہو جاوین - مگر مین اپنا اشکو بتی و حزنی الی اللہ اپنی پریشانی اور دکہہ کو صرف اللہ ہی کے آگے بیان کرتا ہون اور کہتا ہون - اللہ تعالے آپ ہی میرا اور میرے عیال کا حافظ و ناصر ہو - اور ہماری حفاظت مین صرف اپنے رحم کو کام مین لاوے - آمین -

تکذیب صفحہ نمبر ۹۹

"نمونہ کے طور پر کچہہ اختلاف دکہاتا ہون"

مصدق منشی مکذب ! - قرآن نے اپنی راستی سچائی اور قرآن کے منجانب اللہ ہونیکے دلائل مین یہہ دلیل بہی دی ہے - کہ اسمین اختلاف نہین جیسے فرمایا -

لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کیا معنی اگر قرآن کریم اللہ تعالےٰ کیطرف سے اور اس علیم وخبیر کی کلام نہوتا - تو اسمین بہت ہی اختلاف ہوتا - حالانکہ اسمین ایک ذرہ بہر بہی اختلاف نہین ہے -

تکذیب ۱ - آپنے توریت شریف اور انجیل شریف کے اختلافات جسقدر ارقام کئے ہین انکا جواب اسوقت مین نہین دیتا - کیونکہ آپنے بالتخصیص ہمسے جواب طلب کیا ہے - عیسائیون کے متعلق اعتراض کا جواب عیسائی دین گے - دیکھو صفحہ ہم تکذیب اور تکذیب صفحہ نمبر ۸۵ - اپنے اختلافات کے بیان کرنے ستہرہ نمبر اختلافات کے بیان کئے ہین انمین صرف نمبر ۳ - اور نمبر ۱۵ - اور نمبر ۱۶ - اور نمبر ۱۷ - پانچ اختلاف قرآن کریم کے متعلق ہین - نمبر ۳ - جب خاوند چاہے طلاق دے سکتا ہے (یہہ پہلا اختلاف ہے) -

اوّل - قرآن مین یہہ حکم نہین - رکوع یا آیت کا پتہ دیجئے - علی العموم خاوند جب چاہے عورت کو طلاق دیدے - یہہ قرآن کا حکم نہین - ہان یہہ حکم اگر کچھہ شرایط کے ساتھہ ہو تو جدا امر ہے -

دوم - اگر مان لین - کہ قرآن مین یہہ حکم ہے - تو اسمین اختلاف کیا ہوا - یہہ تو ایک حکم ہوا اسکا مخالف حکم کہان ہے ؟

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا

خیال کرو - خاوندون کو بی بیون کے ساتھہ کس حکمت کے ساتھہ نباہ کا حکم ہوتا ہے - قرآن فرماتا ہے - اگر کسی اتفاق سے بی بی مکروہ بہی لگے - تو بہی پسندیدہ

سلوک کرو اسکا بدلہ اللہ تعالے بہت ہی بہت بہتری ان بی بیون مین رکہے گا-
غور کرو قرآن ماننے والا خدا کے وعدون کو سچ یقین کرنے والا اس امید پر بری
سے بُری بی بی کے ساتہہ بہی کتنا سلوک کریگا- قرآن نے دو ہی صورتین طلاق کے جواز کے لئے رکہی ہین اور ان
دو نون صورتون مین طلاق کا ہونا کمال حکمت پر مبنی ہے کیونکہ وہ دو نون صورتین اصل
منشا نکاح کے خلاف ہین اول زنا جیسے فرمایا-

وَلَا تَعۡضُلُوهُنَّ لِتَذۡهَبُوا بِبَعۡضِ مَا آتَيۡتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنۡ يَأۡتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ
وَلَا تُخۡرِجُوهُنَّ مِنۡ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخۡرُجۡنَ إِلَّا أَنۡ يَأۡتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ

دوم - بدچلنی- اور باہمی جہگڑا- اور فساد منزل- لاکن اسمین بہی پہلے مصالحت
کی تمام تدابیر کی جاوین- تب طلاق دین جیسے فرمایا

وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهۡجُرُوهُنَّ فِي الۡمَضَاجِعِ وَاضۡرِبُوهُنَّ
فَإِنۡ أَطَعۡنَكُمۡ فَلَا تَبۡغُوا عَلَيۡهِنَّ سَبِيلًا ○ وَإِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوا
حَكَمًا مِنۡ أَهۡلِهِ وَحَكَمًا مِنۡ أَهۡلِهَا إِنۡ يُرِيدَا إِصۡلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيۡنَهُمَا

سوم - طلاق دینے پر ایک زبردست جرمانہ رکہا ہے-

وان اردتم استبدال زوج مکان زوج وآتیتم احداھن قنطارا
فلا تأخذوا منہ شیئا اتاخذونہ بہتانا واثما مبینا وکیف تاخذونہ وقد
افضی بعضکم الی بعض واخذن منکم میثاقا غلیظا-

چہارم - یہہ حکم جسکو مکذ نے لکہا ہے- غالبًا اس صورت مین ہے- جہان میان
بی بی مین خلوت ہی نہین ہوئی- گویا نکاح ہی پورا نہین ہوا- ہمارے مولانا
جناب مولوی ابوسعید صاحب نے اشاعۃ السنۃ مین ان مسائل پر مفصل کلام کیا ہے

افسوس اس سفر مین وہ پرچے پاس نہین - ناظرین انکو ضرور ملاحظہ کرین -

مکذب - "اختلاف نمبر ۱۳ شراب کی حرمت" -

مصدق - شراب کی حرمت کا قرآن مین حکم ہے - اور اسپر سخت ممانعت ہے پھر اسمین اختلاف کیا ہوا - اختلاف تب ہوتا - کہ کہین قرآن مین شراب کی حلت ہوتی - اور کہین حرمت صرف اسمین اختلاف کیا ہوا - غور کرو -

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

ایک ہمارے پرانے دوست نے جنکو اب ہم کچھ ایسا تعلق نہین ہا - اور معلوم نہین ہوسکتا - کہ کیون - مگر یہہ کہ اسکے جلیس ہی ہمسے ناخوش ہین ایکدفعہ سوال کیا شراب کی نسبت صریح لفظ حرمت بھی موجود ہے ؟ مینے اُسکے آگے پہلی آیت متذکرہ بیان کی الا اسکو انکار رہا - اور کہا کہ صریح حرمت ہو تو مانونگا - خاکسار نے اسسے عرض کیا صریح لفظ حرام بھی قرآن مین ہے -

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ ۝

لہ - بے ریب شراب اور قمار بازی اور بت پرستی اور بدشگنی کا تیر شیطانی ناپاک باتین ہین - انسے بچے تو کہ نجات پاؤ شیطان کا تو منشا ہی ہے - کہ شراب اور قمار کے باعث آپسمین تمہاری عداوۃ و بغض پیدا ہو - او تمہین اللہ کی یاد اور نماز سے اس بہانے روک لے - پس اب بھی ان بری باتون سے کو گے کہ نہین اور فرمانبردار رہو اللہ و رسول کے اور نافرمانی سے خوف رکہو - اگر ہمارے حکمونکو نمانوگے تو جان رکہو ہمارے رسول کے ذمہ تو اتنا ہی تہا کہ اسنے کھول کر سنا دیا ۔

لہ لوگ تجہسے پوچھتے ہین کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے تو کہدے ان دونون مین بڑی بدی ہے - اور یہہ دونون بڑے اثم ہین ۔

اس آیت شریف سے ثابت ہوا - شراب میں اثم ہے - اور بڑا اثم ہے - اب اثم کا حکم سنو -

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ذرہ غور کرو شراب کی ممانعت کس زور سے فرمائی ہے ۔

تکذیب صفحہ نمبر ۱۰۰

تکذیب براہین اختلاف نمبر ۵ عام مسلمانوں کے لئے چار چار - اور محمد صاحب کیلئے ۹-۱۱-۱۸ بلکہ لاانتہا قرآن سورہ احزاب ۔

مصدق منشی صاحب ! - آپکی عربی دانی کا میں قائل ہو جاؤں اگر بنام خدا سورہ احزاب وغیرہ میں سے نو اور گیارہ - اور اٹھارہ - اور لاانتہا کا حکم نکالدو - آپکے لاانتہا کہنے کی راستی سورہ احزاب کی آیت ذیل سے ظاہر ہے

وَلَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

سورہ احزاب کی اس آیت سے تو آپکا لاانتہا کہنا بالکل غلط معلوم ہوتا ہے -

تکذیب براہین کے نزدیک نمبر ۱۶ - اور نمبر ۱۷ میں قرآنی اختلاف یہ ہیں

سلہ - تو کہہ میرے رب نے ہر ایک ظاہری اور باطنی بےحیائی کو اور اثم و ناحق کی بغاوت اور شرک کو جس کم بخت کے واسطے اللہ نے کوئی ثبوت کی دلیل نہیں اتاری اور اس امر کو کہ خدا پر ایسی باتیں بناؤ جنکا تمکو علم نہیں - میرے اللہ نے حرام کردیا ہے

سلہ - ان بی بیوں کے بعد تجھے کوئی بی بی حلال نہیں - اور نہ یہ امر تجھے جائز ہے کہ انکے بدلہ میں اور بی بیاں بنائے اگرچہ تجھے کیسی ہی پسند آویں مگر وہی عورتیں جنکا تو مالک ہو چکا ۔

بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو- مکہ کی طرف سجدہ کرو- پہلا حکم منسوخ ہوا!!

منشی صاحب کہیں تو فطرت و عقل سے ہی کام لیا ہوتا- کیا کرتے ہو- کہاں قرآن میں لکہا ہے کہ بیت المقدس کیطرف سجدہ کرو- اور نہ قرآن میں لکہا ہے کہ اب یہہ حکم منسوخ ہوا- قرآن میں کہیں نہیں لکہا کہ بیت المقدس کیطرف سجدہ کرو- اصل بات یہہ ہے- کہ ہر ایک مذہب میں دو قسم کے احکام ہوا کرتے ہیں- چاہے یہہ تقسیم عرفًا اور رسمًا ہو جاوے- چاہے حکمًا- ایک قسم کے احکام میں ایک مذہب کا آدمی اگر دوسرے مذہب میں چلا جاوے تو عام طور پر وہ بدنام نہیں ہوتا- مثلًا کوئی ہندو زکوۃ دیا کرے- یا کوئی مسلمان علی الصباح خواہ مخواہ ضروری نہالے- یا موچہیں بڑہالے- تو اپنی قوم سے علی العموم علیحدہ نہیں ہو جاتا- اور دوسری قسم کے وہ احکام جنکے کرنے سے جہٹ ایک قوم سے الگ اور دوسری میں شامل سمجہا جاتا ہے- مثلًا کوئی مرتد مسلمان عام مجلس میں نعوذ باللہ سور کہالے- یا کوئی آریہ کہلا کر ہماری نماز کی جماعت میں شامل ہو جاوے- اللہ تعالے نے رسول اللہ کے خالص احباب الگ کرنے کو ابتدا میں جب آپکے حضور اکثر عرب آتے تہے- اور مکہ کو قبلہ مانتے تہے بیت المقدس کو قبلہ بنایا تہا- مگر وہ حکم قرآن میں موجود نہیں- جب مدینہ میں تشریف لیگئے اور یہود و نصارے سے سابقہ پڑا تو مکہ کو قبلہ ٹہرایا؛

تمت

نظم در مدح تصدیق البراہین از سید حامد شاہ صاحب اہلمد معافیات ضلع سیالکوٹ جس کے ہر ایک کے ابتدائی حرف اعداد جمع کرنیسے سنہ ۱۸۹۰ء برآمد ہوتا ہے

کہان ہے طالب صادق کہان ہے
صداقت کے لئے جو نیم جان ہے

کہان ہے راستی کا جو ہے بہوکا
تلاش راستبازی مین دوان ہے

صراط مستقیم حق کا جو یان
کدہر ہے کس طرف کو اب روان ہے

سپاس و حمد رب العلمین ہے
کہ جو بندون پہ اپنے مہربان ہے

وہ خود ناصر ہے دین احمدی کا
مخالف ٹھہرے یہہ طاقت کہان ہے

محبون کو بشارت ہے بشارت
مبارک ہو یہہ برکت کا سمان ہے

پکار و چوٹ ڈنکے کی عزیزو
سنا دو سب کو جو پیر و جوان ہے

کہ پہلی جلد تصدیق البراہین
نکل کر راہنماے گمرہان ہے

کلام صدق پہیلا ہے جہان مین
بطالت کوئی دن کی میہمان ہے

تکذیب ہین کہان تصدیق دیکھین
ذرا جاگین کہ سونے مین زیان ہے

بہت سی شوخیان حق سے ہوئی ہین
نگہبان حق کا خود حق ہے عیان ہے

صداقت منصفون سے داد لے گی
عجب تصدیق کا طرز بیان ہے

ذرا تکذیب کو رکھ کر مقابل
بتائین کون ان مین بدزبان ہے

اُدہر تلخی ادھر شیرین زبانی
عوض مین بد کے کیا نیکی عیان ہے

ادب سیکھے ذرا وہ طفل مکتب
بزرگون سے جو کرتا شوخیان ہے

بتا دے گی اُسے تحریر تصدیق
مصنف اس کا کیا رطب اللسان ہے

فضولی سے نہین ہرگز سروکار
دلائل اور حقیقت کا بیان ہے

وہی سمجھے گا قدر ان موتیون کی
ہدایت جس کے سینے مین نہان ہے

نہین تعریف کرنے کی غرض کچھہ
صداقت خود بخود یان مدح خوان ہے

خزانہ ہر صداقت کا ہے قرآن
یہہ دنیا کو جتانا بے گمان ہے

یہ مصنف کو دعا دیتا ہے حامد +
کہ دیکھے آپکو جو مشتاق جان ہے +

کیا گیا ہے حجم چھوٹے ۱۶ صفحے قیمت بلامحصول ۱ر۔ پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جاسکتا +

اسلام پر لکچر۔ جو سید حامد شاہ صاحب نے انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے جلسہ مین دیا تہا۔ نہایت خوشخط چہپا ہوا قیمت ۱ر۔ پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جاسکتا +

سفرنامہ علیگڈہ۔ قیمت ۱ر پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جاسکتا +

گناہ پر لکچر۔ نہایت عجیب وغریب لکچر جو مولوی عبدالکریم صاحب نے سیالکوٹ کے ایک عام مجمع مین دیا۔ بالکل نئی تحقیقات ہے قیمت ۱ر۔ پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جاسکتا +

فاتح بنگالہ ایک دلچسپ بنگالی ناول "**بنگ وجیتا**" کا ترجمہ جسے دیوان کشن گوپال صاحب نایب تحصیلدار سیالکوٹ نے نہایت اعلے درجہ کی اردو مین ترجمہ کیا ہے نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر خوشخط اور صاف چہاپا گیا ہے۔ واقعات بڑے ہی دلچسپ ہین جو صرف دیکہنے کے ساتہہ تعلق رکہتے ہین قیمت بلامحصول عمہ ہے +

نماز اور اسکی حقیقت معہ ترجمہ۔ نہایت خوشخط چہپی ہے حجم ۲۰ صفحے قیمت بلامحصول ۴۔ +

المشتہر

غلام قادر **فصیح** پروپرائیٹر و مینیجر پنجاب پریس سیالکوٹ

عہ تاریخ از نتائج طبع مولوی فیروزالدین صاحب بورڈ سکول سیالکوٹ

نیا سے اڑ ہی ہے ظلمت کذب چمکے جو جہان مین اسکے انوار	پھیلا ہے جہان مین نور تحقیق تاریخ ہوئی فروغ تصدیق	۱۳۰۶ھ

فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب

مصنفہ

لیم مولوی نورالدین صاحب ملازم سرکار جمون وکشمیر

ین قیمت کتاب مین واجب القدر مصنف نے الزامی جوابات کے ساتھ جو بڑی متانت ا شستگی سے دیئے ہین حقیقی جواب صرف قرآن کریم سے دیئے ہین ۔ اور ن ان غیر منترقبہ موقعون پر کتاب اللہ کے مختلف مقامات کی نہایت لطیف تفسیر کردی ے ۔ ہٹ دہرم عیسائیون کا زور توڑنے کے لئے یہہ کتاب اپنی پوری رت ثابت کرتی ہے ۔ فی الحقیقت اس کتاب نے جدید لباس پہنکر ہر ایک رنے والے مناظرہ پسند علم دوست محقق کی دلی تعریف حاصل کی ہے ڈیمائی ندو حصون مین ۴۰۰ صفحہ سے زیادہ نہایت خوشخط **قیمت** عہ ۸ر بلا محصولڈاک

مشتہر

عبدالکریم بورڈ سکول سیالکوٹ

تصدیق براہین احمدیہ

جلد دوم

اس بیش قیمت کتاب کی دوسری جلد بھی بڑے اہتمام کے ساتھ
پنجاب پریس سیالکوٹ مین چھپ رہی ہے۔ اور عنقریب فروخت کیلئے
بالکل تیار ہو جائیگی۔ اس جلد مین بھی بڑے ضروری اور مفید مطلب
مضامین پر بحث کی گئی ہے خصوصاً مسئلہ تناسخ کی تردید مین بڑا مفصل
مضمون لکھا گیا ہے۔ درخواستین جلد آنی چاہئین

المشتہر عبدالکریم بورڈ سکول سیالکوٹ